شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

# کنز العُمّال

## فی سنن الأقوال والأفعال

مُستند کُتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے


تالیف

علّامہ علاء الدّین علی مُتّقی بن حسام الدّین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدّمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی



دار الاشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

اردو ترجمہ

# کنز العمال

حصہ دہم

مترجم

ابو عبد محمد یوسف تنولی

# عریضہ از مترجم

حدیث کی کتاب کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال حدیث کی شہرہ آفاق کتب میں سے ایک اہم کتاب ہے۔ سچ پوچھے تو یہ حدیث کا عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارالاشاعت کے مدیر اعلیٰ اور انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے انھوں نے اس کتاب کی اہمیت کو سمجھا اور پھر اس کے ترجمے کے لئے جملہ اخراجات کو برداشت کیا یوں اب یہ عظیم کتاب مترجم ہو کر آپ کے ہاتھوں میں آ گئی ہے۔

خصوصاً جلد نمبر ۱۰ اہل علم کے لیے نسخہ کیمیاء سے کسی طرح کم نہیں سچ پوچھئے تو مجھے یوں کہنے میں ذرہ برابر باک نہیں محسوس ہو رہی کہ طبقہ علماء کو کنز العمال کی ''کتاب العلم'' اول تا آخر حفظ کرنی چاہئے۔ آج کل جہاں بے راہ روی اور وہ رستہ جو علماء کا نشان سمجھا جاتا ہے اس میں خود اہل علم حضرات کی طرف سے تقصیرات کی جارہی ہیں ایسے حالات میں متذکرہ بالا حصہ اہم کردار ادا کر سکتا ہے کتاب العلم میں علماء کو ان کا اصل مقام دکھایا گیا ہے گوفنی اعتبار سے کتاب العلم کی اکثر احادیث پر کلام ہے جیسا کہ آپ ملاحظہ کرلیں گے لیکن ترغیب وترھیب کا جو پہلو یہاں نمایاں کیا گیا ہے بخدا حدیث کی کسی اور کتاب میں ایسا شاندار نظر سے نہیں گزرا۔

پھر کتاب الطب میں جن جزئیات کو خوبصورت انداز میں منظم کیا گیا ہے اس کی مثال بھی کہیں ملنا مشکل ہے آج جب حصول علم کی راہیں بہت زیادہ ہموار ہو چکی ہیں لیکن توہمات عوام الناس میں جوں کے توں ہیں اس لیے کنز العمال جلد ۱۰ کتاب چہارم طیرہ فال کے جملہ مضامین از حد نفع بخش ہیں۔ پر مجلد کے آخر میں غزوات کے ابواب کو جس بسط و تفصیل سے بیان کیا گیا ہے وہ بھی محتاج بیان نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے ترجمہ کو آپ تک پہنچانے میں جس جس کا بھی ادنیٰ سا حصہ ہے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

ابو عبد محمد یوسف تنولی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ و صحبہ اجمعین.

# کتاب الطب والرقی والطاعون......من قسم الاقوال وفیہ ثلثۃ ابواب الباب الاول فی الطب وفیہ فصلان الفصل الاول فی الترغیب وفیہ ذکر الادویۃ

## علاج امراض جسمانی، جھاڑ پھونک اور طاعون سے متعلق احادیث قولیہ

اس مجموعہ میں تین باب ہیں۔

## پہلا باب......طب (علاج الامراض)

اس میں دو فصلیں ہیں۔

## فصل اول (علاج کی) ترغیب میں

اس میں دواؤں کا ذکر ہے۔

۲۸۰۷۲..... طبیب حقیقی اللہ کی ذات ہے اور شاید تو کچھ ایسی چیزوں سے آرام پا جائے جن سے تو دوسروں کو جلا ڈالے۔ شیرازی عن مجاھد مرسلاً

۲۸۰۷۳ اللہ ہی طبیب ہے۔ ابو داؤد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۴ تو معاون ہے اور اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔ مسند احمد عن ابی رمثہ

۲۸۰۷۵..... ہر مرض کی جڑ بدہضمی ہے۔ دارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن السنی، ابونعیم عن علی وعن ابی سعید وعن الزھری مرسلاً

۲۸۰۷۶..... اللہ کے بندو! علاج معالجہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کوئی ایسی بیماری نہیں اتارتا جس کی دوا اس نے نہ اتاری ہو بجز بڑھاپے کے۔

(مسند احمد زوائد مسند ابن حبان حاکم عن اسامۃ بن شریک

۲۸۰۷۷..... اے اللہ کے بندو! علاج کرو پس بے شک اللہ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ رکھی ہو سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن اسامۃ بن شریک

۲۸۰۷۸ بے شک اللہ تعالیٰ نے جہاں بیماری کو پیدا کیا ہے وہاں دوا کو بھی پیدا کیا ہے پس دوا کرو۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷۹..... بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا نہ اتاری ہو اس دوا کو جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے، علاوہ موت کے۔ حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸۰ تحقیق جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری ہے۔(حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۸۰۸۱ دوا فیصلہ الٰہی سے ہے اور ارادہ الٰہی سے ہی وہ شفا بخش ہو جاتی ہے۔طبرانی کبیر ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۰۸۲ دوا تقدیر الٰہی ہے اور یہ (تقدیر الٰہی) اس کو نفع پہنچاتی جس کو اللہ چاہے جس چیز کے ذریعہ سے (بھی) چاہے۔

ابن السنی عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۰۸۳ بے شک اللہ تعالیٰ نے مرض اور علاج دونوں کو پیدا کیا پس تم دوا کرو اور حرام سے علاج نہ کرو۔

طبرانی کبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنها

۲۸۰۸۴ بے شک جس ذات نے بیماری کو بنایا اسی نے دوا کو بنایا پس جس چیز کے متعلق اس کی مشیت ہوئی اس میں اس نے شفا رکھی اس شخص کی۔

مناوی فیض القدیر میں کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں اسحاق بن نجیح ملطی ہے جو واضع حدیث تھا۔سیوطی نے اس کے ضعف کا اشارہ دیا ہے۔اس حدیث کے تمام طرق غیر صحیح ہیں۔ابن عربی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے باطل ہے۔جس کو شفا دینے کا ارادہ کیا۔

ابو نعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۸۰۸۵ اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا۔ابن ماجه عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۸۰۸۶ ہر بیماری کا علاج ہے پس جب بیماری (میں مبتلا شخص) کو علاج پہنچایا جائے تو وہ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مسند احمد مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۰۸۷ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر (یہ کہ) اس سے ٹھیک ہونے کا سبب (بھی) اتارا۔ابن ماجه. عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

## الاکمال

۲۸۰۸۸ علاج کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا سوائے موت اور بڑھاپے کے۔

ابن حبان عن اسامه بن شریک

۲۸۰۸۹ معالجہ کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا سبب شفا بھی اتارا۔

ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۰۹۰ اے لوگو! علاج کرواؤ پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی مگر اس کی شفا کا سبب بھی پیدا کیا سوائے سام کے اور سام موت (کا نام) ہے۔طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۰۹۱ اے لوگو! دوا کرو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔

ابو نعیم فی الطب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۸۰۹۲ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے اس کے ساتھ دوا بھی اتاری۔ابو نعیم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۸۰۹۳ بے شک جس ذات نے بیماری اتاری اس ذات نے دوا بھی اتاری اور کسی بیماری کو اس کی دوا اتارے بغیر نہیں نازل کیا سوائے ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔طبرانی کبیر عن صفوان رضی اللہ عنه بن عسال

۲۸۰۹۴ زمین میں کوئی بیماری نہیں رکھی گئی مگر اس کا علاج پیدا کیا گیا ہے جو جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ نہیں جانتا۔

طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۸۰۹۵ یقین رکھیو اس امر کا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری بجز ایک بیماری (یعنی) بڑھاپے کے۔

مستدرک حاکم عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنه

۲۸۰۹۶..... سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور اللہ تعالیٰ شانہ نے زمین میں کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کا علاج پیدا کیا۔
مسند احمد روایت ایک انصاری صحابی کے رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۷..... اللہ عز وجل نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ زمین میں اس کی دوا پیدا کی۔ اس کو جانتا ہے وہ جس کو اس کا علم ہے اور ناواقف ہے وہ جس کو اس کا علم نہیں۔ خطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۸..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹۹..... اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر البتہ اس کے ساتھ سبب شفا بھی اتارا جس کو علم ہے وہ جانتا ہے اور جس کو علم نہیں وہ ناواقف ہے۔ مسند احمد، حکیم ترمذی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب مستدرک حاکم بیھقی فی السنن عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۰..... بے شک اللہ عز وجل ہی طبیب ہے اور لیکن تو مردمہربان (معاون ہے)۔ ابونعیم فی الطب۔ عن عبدالملک بن ابحر عن ابیہ عن جدہ

۲۸۱۰۱..... اللہ ہی طبیب ہے (تو نہیں ہے) بلکہ تو تعاون کرنے والا شخص ہے اس بیماری کا طبیب وہی ہے جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔
ابو داؤد عن ابی رشہ رضی اللہ عنہ

## التداوی بالقرآن.....علاج بالقرآن

۲۸۱۰۲ تم پر دو علاج ضروری ہیں شہد اور قرآن کریم۔ ابن ماجہ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۳..... بہترین دوا قرآن ہے۔ ابن اماجہ عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۴..... شفا طلب کر اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی حمد بیان کی قبل اس کے کہ مخلوق اس کی حمد بیان کرے اور اس (کلام) کے ذریعہ جس کے ساتھ اللہ نے اپنی توصیف کی (یعنی الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد۔ بس جس شخص کو قرآن نے شفا نہ دی (یعنی وہ قرآن کی قرأت سے شفایاب نہ ہوا) پس اللہ نے اس کو شفا نہیں پہنچائی (یا یہ کہ اللہ اس کو شفا نہ دے۔ ابن قانع. عن رجاء الغنوی

پہلا ترجمہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ بددعا آپ ﷺ کا شیوہ نہیں مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیض القدیر میں کہا ہے کہ رجاء غنوی کا نام منبہ بن سعد ہے۔ ذہبی نے تاریخ الصحابہ رضی اللہ عنہم میں اس حدیث کی عدم صحت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۲۸۱۰۵ (ایک عورت سے فرمایا گیا) تو کتاب اللہ کے ذریعہ اس (بچی یا خاتون) کا علاج کر۔ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

## الاکمال

۲۸۱۰۶..... جو شخص قرآن کے واسطہ سے طالب شفا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا نہیں دی۔ دارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۰۷..... سر میں (فاسد خون کے اخراج کے لئے) حجامت کرنا (سینگیاں لگوانا) بیماریوں کا چارہ گر ہے اس کی ہدایت کی تھی مجھ کو جبریل نے جس وقت کہ میں نے یہودیہ عورت کا کھانا کھایا تھا۔ ابن سعد بن انس)
ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

## محاجمت کے ذریعہ علاج کروانا

۲۸۱۰۸ مہینہ کی سترہ تاریخ کو بدھ کے دن حجامت ایک سال کی بیماریوں کا علاج ہے۔
ابن سعد طبرانی کبیر کامل لابن عدی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ تذکرۃ الموضوعات ۲۰۸، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳

۲۸۱۰۹.....سر میں حجامت کرنا جنون، جذام (کوڑھ) برص اور ڈاڑھ اور اونگھ کی بیماریوں کے واسطے ہے۔

عقیلی. عن ابن عباس رضی اللہ عنهما طبرانی کبیر ابن السنی فی الطب عن ابن عمر تذکرة الموضوعات ۲۰۸

۲۸۱۱۰.....نہار منہ حجامت کروانا زیادہ مفید ہے اور اس میں شفا ہے برکت ہے اور یہ حافظہ میں اور عقل میں زیادتی کا سبب ہے بس اللہ تعالیٰ کی برکت کو ساتھ لے کر جمعرات کے دن سینگیاں لگواؤ اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کو فصد سے بچو اور (دوشنبہ) پیر اور منگل (سہ شنبہ) کو سینگیاں لگواؤ اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو عافیت دی اور بدھ (چہار شنبہ) کو حجامت سے پرہیز کرو اس لئے کہ یہ وہ دن ہے جس میں ایوب علیہ السلام مبتلائے مرض ہوئے اور جذام اور کوڑھ کا مرض بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم ابن السنی ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۸۱۱۱.....حجامت (کے ذریعہ فاسد خون کا اخراج) ہر بیماری میں نافع ہے تنبیہ (پکڑو) پس حجامت کرواؤ۔

مسند فردوس للدیلمی عن ابی هریرة، ضعیف الجامع ۲۷۵۵

۲۸۱۱۲.....اتوار کے دن حجامت شفاء ہے۔ مسند فردوس، ضعیف الجامع ۲۶۵۹

۲۸۱۱۳.....چاند کے مہینہ کی ابتدا میں حجامت کا علاج ناپسندیدہ ہے اس کے نفع کی امید اس وقت تک نہیں جب تک کہ چاند گھٹنے نہ لگے۔

ابن حبیب عن عبدالکریم، ضعیف الجامع ۲۷۵۵

۲۸۱۱۴.....جس نے مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کی تو یہ سال بھر کی بیماریوں کا علاج ہوگا۔
یعنی جب بھی سترہ کو منگل کا دن پڑ جائے۔

طبرانی کبیر سنن کبریٰ للبیهقی عن معقل بن یسار رضی اللہ عنه، ذخیرة الحفاظ ۵۰۸۵

۲۸۱۱۵.....جس نے مہینہ کی سترہ انیس اور اکیس تاریخ میں حجامت والا علاج کروایا تو یہ ہر بیماری سے شفایاب ہونے کا ذریعہ ہوگا۔

ابو داؤد مستدرک حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۱۶.....جس نے بدھ کے دن یا ہفتہ (سنیچر) کے دن حجامت کروائی پھر اس نے اپنے جسم پر سفید داغ دیکھے تو وہ اپنے علاوہ ہرگز کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

مستدرک حاکم بیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، ضعیف الجامع ۲۳۷۲ الضعیفه ۱۵۲۷

۲۸۱۱۷.....جس نے جمعرات کی دن حجامت کروائی اور بیمار ہوگیا تو وہ اس میں مرجائے گا۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۱۱۸.....جبریل علیہ السلام نے مجھ کو بتایا کہ سینگیاں لگوانا ان تمام معالجات میں زیادہ نافع ہے جو لوگ کرتے ہیں۔

مستدرک حاکم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۱۹.....گرمی کی شدت کے مقابلہ کے لئے حجامت کے ذریعہ مدد حاصل کر اس لئے کہ بعض اوقات آدمی میں خون کا دوران زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ حاکم فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۸۱۲۰.....تمہاری دواؤں میں زیادہ بہتر حجامت ہے اور قسط بحری ہے بس مسل کر اور دبا کر اپنے بچوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

مسلم عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۲۱.....بے شک وہ سب سے بہتر دن جس میں تم حجامت والا علاج کرو سترہ انیس اور اکیس کا دن ہے۔

ترمذی عن ابن عباس، ضعیف الترمذی ۳۵۵

۲۸۲۲۲.....بالیقین جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی حجامت کرے گا تو اس کو ایسی بیماری لاحق ہو جائے گی جس سے وہ شفایاب نہیں ہوگا۔ عقیلی عن ابن عمر رضی اللہ عنه، ضعیف ۱۸۸۹ الجامع. الضعیفة ۱۷۱۱

۲۸۱۲۳.....جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی میں خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد. ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک، عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۲۴ ....رگ کا کاٹنا دکھ کا باعث ہے اور حجامت (نشتر لگا کر فاسد خون کا اخراج) اس سے بہتر ہے۔

مسند فردوس. عبدالله ابن جراد، ذخيرة الحفاظ

۲۸۱۲۵ ....جس شب مجھے (مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا (اور معراج ہوئی) اس شب میں ملائکہ کی جس کی جماعت کے پاس سے بھی میں گذرا وہ یہ کہتی گئی کہ محمد! حجامت کو لازم کرلو۔ ترمذی ابن ماجه عن ابن عباس رضي الله عنهما

۲۸۱۲۶ ....حجامت کرو پندرہ تاریخ کو یا سترہ کو یا انیس کو یا اکیس کو دوران خون تم میں زیادہ ہو کر کہیں تمہیں ہلاک نہ کر ڈالے۔

بزار، ابونعيم، عن ابن عباس رضي الله عنهما

۲۸۱۲۷ ....جب گرمی سخت ہو تو عمل حجامت سے مدد لو ایسا نہ ہو کہ خون تم میں سے کسی پر غالب ہو کر اسے ہلاک کر ڈالے۔

مستدرك حاكم عن انس رضي الله عنه

۲۸۱۲۸ ....سر میں حجامت کرو سات بیماریوں کا علاج ہے جب کہ حجامت کروانے والا ان کی نیت کرے۔ جنون، سے دردسر سے، جذام سے سفید داغوں اونگھ سے داڑھ کے درد سے اور اس اندھیرے سے جس کو آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے پاتا ہے۔

طبراني كبير ابونعيم عن ابن عباس رضي الله عنهما

۲۸۱۲۹ ....بے شک حجامت سر میں ہر بیماری کا علاج ہے جنون کا جذام کا، اور رات میں نظر نہ آنے کا، کوڑھ کا اور دردسر کا۔

طبراني كبير عن ام سلمه رضي الله عنه

۲۸۱۳۰ ...بے شک جمعہ کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں جو کوئی بھی حجامت کروائے گا ہلاک ہوجائے گا۔

ابويعلى عن حسين بن علي رضي الله عنه

۲۸۱۳۱ ....بے شک حجامت میں شفا ہے۔ مسلم عن جابر رضي الله عنه

۲۸۱۳۲ ....بے شک سہ شنبہ (منگل) کا دن خون کا دن ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون (جاری ہونے کے بعد رکتا نہیں ہے)۔

ابوداؤد عن ابى بكرة رضي الله عنه، ضعيف الجامع ۲۰۳۰ الكشف الالهي ۷۹

۲۸۱۳۳ گدی کے گڑھے (جو سر کے پیچھے حصہ کے آخر میں ہوتا ہے) میں حجامت لازم پکڑو پس وہ بے شک بہتر بیماریوں سے شفا ہے اور ان پانچ سے جنون، جذام، برص، ڈاڑھوں کا درد۔ طبراني كبير ابن السني ابونعيم عن صهيب رضي الله عنه

۲۸۱۳۴ بہترین دوا حجامت اور فصد کھولنا ہے۔ ابو نعيم في الطب عن علي رضي الله عنه

۲۸۱۳۵ وہ بہترین چیز جس سے تم دوا کرو حجامت ہے۔ مسند احمد طبراني كبير مستدرك حاكم عن سمرة رضي الله عنه

۲۸۱۳۶ ....حجامت میں شفا ہے۔ سمويه والضياء عن عبدالله بن سرج رضي الله عنه

۱۔ حجامت کسی سینگ یا سینگ نما نشتر سے ہوتی ہے جیسے جونک لگائی جاتی ہے اور فصد رگ میں کٹ لگا کر اخراج خون کے لئے بولا جاتا ہے۔

۲۔ یہ حصہ جو ترجمہ صفحہ نمبر ۱۴ کا ہے کا اجرت کے بغیر ہے اس لئے کہ مسجد میں بیٹھ کر ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲۸۱۳۷ ....جس رات مجھ کو معراج کا سفر کرایا گیا اس رات میں جس جماعت ملائکہ پر بھی میں گذرا انہوں نے یہی کہا اے محمد! اپنی امت کو حجامت کے علاج (کی افادیت) کی خوش خبری سنا۔ ابن ماجه عن انس رضي الله عنه ترمذي عن ابن مسعود رضي الله عنه

۲۸۱۳۸ کیا خوب بندہ ہے جو حجامت کرتا ہے کہ خون کو لیجاتا ہے اور کمر کو ہلکا کرتا ہے اور نگاہ کو روشن کرتا ہے۔

ترمذي ابن ماجه مستدرك عن ابن عباس رضي الله عنهما، ضعيف ابن ماجه ۷۶۲ الضعيفه ۲۰۳۶

۲۸۱۳۹ ...جس شب مجھے معراج کرائی گئی میں جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا اس نے مجھے حجامت کا مشورہ دیا۔

طبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما

۲۸۱۴۰ ....وہ بہترین دن جس میں تم حجامت کرو سترہ انیس اور اکیس ۲۱ تاریخ کا دہ ہے اور میں اس رات جب مجھے معراج کرائی گئی

جس جماعت ملائکہ کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا اے محمد! حجامت کو لازم کرلو۔

مسند احمد مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، المتناھیة ۱۴۶۸

۲۸۱۴۱..... جب تم میں سے کسی کا مریض کسی شے (کے کھانے) کی خواہش ظاہر کرے تو چاہئے کہ اس کو وہ چیز کھلادے۔

ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ضعیف الجامع ۳۷۳

۲۸۱۴۲..... بے شک جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ حجامت ان تمام اشیاء میں بہتر ہے جن کے ساتھ لوگوں نے علاج کیا۔

رواہ الخطیب عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۳..... بے شک حجامت میں شفا ہے۔مسلم عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۴..... جس نے حجامت کے وقت آیۃ الکرسی پڑھی اس کو دہری حجامت کا فائدہ ہوگا۔ابن السنی والدیلمی عن علی رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۵..... اگر ان چیزوں میں سے کسی میں جن سے تم علاج کرتے ہو خیر ہے تو وہ حجامت ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۶..... کیا خوب دوا ہے حجامت کہ (فاسد) خون کو دور کرتی ہے نگاہ کو تیز کرتی ہے اور کمر کو ہلکا کرتی ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۷..... کیا ہی خوب عادت دوپہر کو سونا (آرام کرنا اگرچہ سوئے بغیر ہو) اور کیا ہی خوب معمول ہے حجامت کروانا۔

دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۴۸..... جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گذرا تو وہ مجھے کہتی اے محمد (ﷺ!) حجامت کو لازم کرلو۔ترمذی ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۴۹..... اے ابن حابس! بے شک اس میں شفا ہے سر اور ڈاڑھ کے درد سے اور اونگھ سے اور برص اور جنون سے روایت کیا اس کو ابن سعد نے بکر اشج سے یعنی بکر اشج کہتے ہیں کہ مجھ کو خبر پہنچی کہ اقرع بن حابس نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے ایسے وقت میں کہ آپ ﷺ سر کے آخری حصہ میں حجامت کروا رہے تھے انہوں نے پوچھا کہ آپ نے وسط سر میں حجامت کس لیے کروائی پس یہ گذشتہ روایت ذکر کی۔ابن سعد عن بکر الا شج

شاید اس سے مراد غشی ہے یا دماغی تھکن جو باعث ہوتی ہے کثرت نوم کی۔واللہ اعلم۔

۲۸۱۵۰..... درمیان سر میں عمل حجامت پاگل پن جذام، اونگھ اور داڑھ (کے درد) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۱..... وہ حجامت جو درمیان سر میں ہو وہ جنون جذام اونگھ اور ڈاڑھ (کی تکلیف) کی خاطر ہوتی ہے اور آپ اس کا نام منقذہ رکھتے تھے (بچاؤ کرنے والی بچانے والی)۔مستدرک حاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنه

اس روایت پر علامہ ذھبی کا کلام ہے۔

۲۸۱۵۲..... سر کے گڑھے میں حجامت نسیان (بھول) کو پیدا کرتی ہے پس تم اس سے بچو۔اور لا الہ الا اللہ کی اور استغفار کی کثرت کرو پس یہ دونوں دنیا میں ذلت سے بچاؤ ہیں اور آخرت میں آتش دوزخ سے ڈھال ہیں۔دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۳..... نہار منہ حجامت علاج ہے اور پیٹ بھرے پر بیماری ہے اور مہینہ کی سترہ کو شفا ہے اور سہ شنبہ کو بدن کی تندرستی ہے اور جبریل علیہ السلام نے مجھ کو اس کی وصیت کی حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ بہت ہی ضروری ہے۔دیلمی عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۴..... یک شنبہ کے دن حجامت شفا ہے۔دیلمی عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۵..... جس نے سہ شنبہ کو بتاریخ ہفدہ ماہ قمری حجامت کی (یعنی کروائی) اللہ تعالیٰ اس سے سال بھر کی بیماری دور کرے گا۔

ابن حبان فی الضعفاء بیھقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۱۵۶......جس کی حجامت مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل (سہ شنبہ) کے دن پڑگئی تو وہ ایک سال کے علاج کے برابر ہوگی۔رافعی عن ابن شھاب

۲۸۱۵۷......جس کو مہینہ کی سترہ تاریخ کے منگل کو حجامت کا اتفاق ہوگیا تو وہ اس دن کے موقع کو بغیر حجامت کرائے نہ نکلنے دے۔

ابن حبان فی الضعفاء طبرانی کبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں رکھا ہے۔

## جمعرات کو حجامت کی ممانعت

۲۸۱۵۸......پنج شنبہ کو حجامت نہ کراؤ پس جس شخص نے پنج شنبہ (جمعرات) کے دن حجامت کرائی پھر اس کو کوئی ناگواری (تکلیف) پیش آئی تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔شیرازی ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵۹......پنج شنبہ کے دن حجامت نہ کرواؤ پس جو شخص اس دن حجامت کرائے اور اس کو کوئی تکلیف پیش آئے تو وہ اپنے علاوہ کسی کو ہرگز ملامت نہ کرے۔شیرازی خطیب، دیلمی ابن عسا کر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۶۰......بے شک جمعہ کے روز میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو بھی حجامت کرے گا ہلاک ہوگا۔ابویعلی عن السید الحسین

ابویعلی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۸۱۶۱......اس کو دفن کردے کتا اس کو ڈھونڈ نہ لے (یا اس کو زمین میں سے باہر نہ نکال دے) (روایت کیا اس کو ابن سعد نے ھارون بن رتاب سے) وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی۔اس کے بعد اوپر والا ارشاد بیان کیا۔ابن سعد فی الطبقات

## متفرق دوائیں، لدود، سعوط وغیرہ

۲۸۱۶۲......بے شک ان چیزوں میں سے بہتر جن سے تم دوا کرو لدود اور سعوط ہے (لدود وہ دوا ہے جو منہ کے ایک کنارے سے ڈالی جائے (بانچھ میں) سعوط وہ دوا ہے جو ناک میں چڑھائی جائے اور پیدل چلنا ہے اور حجامت ہے اور وہ بہترین شے جس کو تم سرمہ بناؤ اثمد ہے پس بے شک وہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ترمذی مستدرک عن ابن عباس، ضعیف الجامع ۱۸۵۵

## اثمد

۲۸۱۶۳......اثمد نظر کو تیز کرتا ہے اور بال کو اگاتا ہے۔تاریخ بخاری عن معبد بن ھوذۃ

۲۸۱۶۴......بہترین دوا، لدود وسعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کروانا اور جونک لگوانا ہے۔ابو نعیم عن الشعبی

یہ روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۵......وہ بہترین دوا جو تم برتو لدود وسعوط ہے اور پیدل چلنا اور حجامت کرواناہے۔ترمذی ابن السنی ابونعیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۶۶......اس عود ھندی کو اپنے اوپر لازم کرلو پس بے شک اس میں سات علاج ہیں گلوں کی دکھن میں ناک سے چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں ایک بانچھ (کنار فم) میں دی جاتی ہے۔بخاری عن ام قیس رضی اللہ عنہ

۱۔ یہ ترجمہ ہے عذرہ کا جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ حلق میں خون آنے یا خون رک جانے کی وجہ سے شدت کرتی ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ حلق کے آخر میں جہاں ناک اور حلق کے راستے ملتے ہیں وہاں پیدا ہونے والے ورم سے اس کی ابتدا ہوتی ہے پہلے اس کے علاج کے لئے عورتیں کسی رسی کو خوب بٹ کر ناک میں داخل کرتی تھیں جب وہ مقام تکلیف پر ٹکراتا تھا تو سیاہ خون نکل آتا اس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۲۸۱۶۷......بہترین دوا سعوط ولدود ہے اور حجامت ہے اور پیدل چلنا اور جونک لگوانا۔بیھقی عن الشعبی
روایت مرسل ہے۔

۲۸۱۶۸......شہد ایک گھونٹ کی نسبت بہتر علاج کسی بھی چیز میں نہیں تجربہ کیا گیا۔
ابو نعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا. ضعیف الجامع ۵۰۹۵

۲۸۱۶۹......جس نے ہر ماہ تین دن بوقت صبح شہد چاٹا اس کو کوئی بڑی تکلیف لاحق نہ ہوگی۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۰......اس کو شہد پلا، اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ثابت ہوا۔
مسند احمد بخاری، مسلم، ترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

## شہد کی فضیلت

۲۸۱۷۱......شفا شہد کے گھونٹ میں اور حجامت کرنے والے کے نشتر چبھونے میں اور آگ کے داغ میں ہے اور میں اپنی امت کو داغ سے روکتا ہوں۔
بخاری ابن ماجہ، عن ابن عباس

۲۸۱۷۲......اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں خیر ہے تو حجامت والے کے نشتر میں یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو تکلیف کی جگہ میں لگے اور میں پسند نہیں کرتا اس کو کہ داغ لگواؤں۔مسند احمد بیھقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۳......اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ تین ہیں حجامت والے کا نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا آگ کا وہ داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور اس کو میں پسند نہیں کرتا۔مسند احمد، عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۱۲۵۲

۲۸۱۷۴...... بے شک کوکھ (پہلو کو لھے سے شروع ہو کر پسلیوں کے نیچے تک) گردہ کی رگ (یانس) (کا مقام) ہے، جب اس میں حرکت آتی ہے تو وہ اپنے مبتلا کو تکلیف پہنچاتی ہے پس (جب ایسا ہو تو) اس کا علاج کر تو گرم پانی اور شہد سے۔
ابو داؤد مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

اس روایت کے بارہ میں ذھبی نے میزان میں منکر ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ضعیف الجامع ۱۷۳۷ المتناھیہ ۱۷۳

۲۸۱۷۵......البتہ کوکھ گردہ کی نس (کا مقام) ہے جب اس کو حرکت ہوتی ہے تو وہ اپنے مبتلا کو تکلیف سے دوچار کرتی ہے پس اس کا علاج کر گرم پانی اور شہد سے۔رواہ الحارث، ابو نعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۱۷۶......وہ حلال درھم جس سے کوئی شہد خریدے اور آب باراں میں اس کا مشروب بنا کر نوش کرے ہر مرض سے شفا ہے۔
مسند فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۱۷۷......اگر ان چیزوں میں جن کے ساتھ تم علاج کرتے ہو شفا ہے تو حجامت کرنے والے کے نشتر میں ہے یا شہد کے گھونٹ میں یا آگ کے تیز داغ میں ہے جو بیماری پر لگے اور میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔طبرانی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۸......اگر کسی چیز میں شفا ہے تو وہ حجامت کرنے والے نشتر ہے یا شہد کا گھونٹ ہے یا داغ ہے جو پانی سے لگ کر ہو اور داغ کو مکروہ جانتا ہوں اور اس کو محبوب نہیں رکھتا۔طبرانی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۷۹......داغ دو اس کو اگر چاہو اور اگر چاہو تو گرم پتھر سے تاپو۔مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۰..... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبودو پس اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا ہے۔
ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

# التداوی بالصدقۃ..... صدقہ سے علاج

۲۸۱۸۱..... اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو۔ ابو شیخ عن ابی امامہ

۲۸۱۸۲..... اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو پس بے شک صدقہ تم سے بیماریوں اور عوارضات کو دور کرتا ہے۔
فردوس دیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ضعیف الجامع ۹۵۷

فیض القدیر میں بیہقی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے منکر ہے۔

۲۸۱۸۳..... اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو اور اپنے اموال کو زکوۃ کے ذریعہ محفوظ کرو۔

۲۸۱۸۴..... کسی مریض کا علاج صدقہ سے بہتر دوا سے نہیں کیا گیا۔
دیلمی عن عمر رضی اللہ عنہ، الشذرۃ ۳۶۴، کشف الخفاء ۱۱۴۸، دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

القسط:..... ہندوستان میں پیدا ہونے والی ایک خوشبودار لکڑی جو بطور دوا اور بطور بخور استعمال کی جاتی ہے۔ القاموس الوحید

۲۸۱۸۵..... وہ بہترین چیز جس سے علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے۔
امام مالک، مسند احمد، بخاری، مسلم ترمذی نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۶..... وہ پسندیدہ شے جس سے تم علاج کرو حجامت اور قسط بحری ہے اور اپنے بچوں کو گلے کی دکھن کی وجہ سے (بطور علاج) مسل کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔ مسند احمد نسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۷..... پہلو (کی تکلیف) کا علاج قسط بحری سے کرو اور زیتون سے۔ مسند احمد، مستدرک حاکم عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۸..... اپنے بچوں کو دبا کر تکلیف نہ دو اور قسط کو لازم کرو۔ بخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۱۸۹..... تم اپنے بچوں کے گلے جلالو گے (یعنی اگر اپنے طریقہ سے علاج کرتے رہے تو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کو جس سے آپ مخاطب تھے۔ فرمایا کہ) قسط ھندی لے اور ورس لے اور اس بچے کی ناک میں چڑھا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

شاید اس سے ذات الجنب (نمونیا) مراد ہے۔

ورس ایک قسم کا پودا جو رنگائی کے کام میں لایا جاتا ہے۔ ہلدی ہندوستانی زعفران۔ ممکن ہے کہ یہاں ہلدی مراد ہو اس لئے کہ ہلدی اس قسم کے دیسی علاج میں آج بھی مستعمل ہے۔

۲۸۱۹۰..... اے عورتوں کی جماعت! تمہارا ناس ہو اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن درپیش ہو یا اس کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ہندی لے۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۱..... (عورتوں سے فرمایا کہ) اپنے بچوں کو نہ مارو جس عورت کو بھی گلے کی دکھن پیش آئے یا اس (کے بچے) کے سر میں درد ہو تو چاہئے کہ قسط ھندی لے اور اس کو پانی کے ساتھ رگڑے پھر اس کی ناک میں چڑھائے۔
مستدرک حاکم سنن سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۲..... اپنے بچوں کے گلوں کو نہ جلاؤ (بلکہ) اپنے اوپر قسط ھندی کو لازم کرلو اور ورس کو پس اس دوا کو بچہ کی ناک میں چڑھاؤ (یہ بھی عورتوں سے فرمایا۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۳..... کس وجہ سے اپنے بچوں کو تکلیف دیتی ہو؟ تم میں سے ہر کسی کو کافی ہے کہ قسط ھندی لے پھر اس کو پانی میں سات بار رگڑے

پھر بچہ کے حلق میں پہنچائے (مسند احمد۔ مستدرک حاکم عن جابر رضی اللہ عنہ) اس روایت کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ان کے پاس ایک بچہ تھا جس کی ناک کے دونوں نتھنوں سے خون ابل رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو کیا ہوا گھر والوں نے کہا کہ اس کو گلے کی تکلیف ہے آپ فرمانے لگے (آگے اوپر والا ارشاد ذکر کیا)

۲۸۱۹۴..... کیوں اپنے بچوں کو (کپڑے کی) اس بتی سے نشتر لگائی ہو؟ اپنے اوپر اس عودھندی کو لازم کرلو بیشک اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے جن میں سے ذات الجنب (نمونیہ) ہے گلے کی ڈھن میں یہ ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور ذات الجنب میں کنارہ فم (بانچھ) سے حلق میں پہنچائی جاتی ہے (مسند احمد۔ بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن حبان، عن ام قیس رضی اللہ عنہ بنت محصن) راویہ حدیث یعنی ام قیس رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اپنے ایک بیٹے کو لے کر اور میں نے گلے پھول جانے کی وجہ سے اس (کے متاثرہ حصہ) کو مسلا تھا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا (جو ابھی گذرا)۔

محدث عبدالرزاق نے اس حدیث کو منہا ذات الجنب (اور ان سات میں سے ذات الجنب (نمونیہ) ہے تک نقل کیا ہے زہری کہتے ہیں کہ (روایت کا ٹکڑا) **یسعط للعذة ویلد من ذات الجنب** (گلے کی ڈھن میں ناک میں چڑھائی جاتی ہے اور نمونیہ میں کنارہ فم سے حلق میں پہنچائی جاتی ہے) مدرج ہے یعنی راوی کا اضافہ ہی منجملہ کلام رسول نہیں۔

یا یہ ترجمہ کیا جائے: ''اس کے دو نتھنے خون چھوڑ رہے تھے۔''

# التمر ...... کھجور

۲۸۱۹۵..... کھجور کھانا درد قولنج سے امان ہے (ذریعہ حفاظت ہے)۔ ابونعیم عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۱۹۶..... تمہاری کھجوروں میں بہتر کھجور برنی ہے جو بیماری کو لے جاتی ہے اور خود اس میں کوئی بیماری نہیں۔

الرویانی، ابن عدی، شعب الایمان بیہقی ضیاء عن بریرة رضی اللہ عنہ عقیلی، طبرانی فی الاوسط ابن السنی ابونعیم فی الطب مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ طبرانی فی الاوسط مستدرک حاکم ابونعیم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ الالحاظ ۲۸۵ العقبات ۳۱

ا۔ مستدرک حاکم کی تلخیص میں علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو منکر بتایا ہے۔

۲۸۱۹۷..... کھجوریں نہار منہ کھاؤ پس بے شک یہ پیٹ کے کیڑوں کے لئے قاتل ہے۔

ابو بکر فی الغیلانیات. فردوس للدیلمی عن ابن عباس، الاسرار المرفوعة ۱۹ اسنی المطالب ۱۱۰۶

۲۸۱۹۸..... کچی کھجور کو تیار کھجور کے ساتھ ملا کر کھا (اور) باسی کو تازہ کے ساتھ کھاؤ اس لئے کہ شیطان جب اس کو دیکھتا ہے تو غصہ (افسوس) کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ابن آدم زندہ ہے حتیٰ کہ باسی کو تازہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

ترمذی ابن ماجه، مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ، ترتیب الموضوعات ۷۸۷ ضعیف ابن ماجه ۷۲۳

۲۸۱۹۹..... تحقیق تو ایک مریض القلب آدمی ہے (لہٰذا) حارث بن کلدہ کے پاس جو بنو ثقیف کا ایک فرد ہے جا پس وہ علاج کرنے والا شخص ہے سو مناسب یہ ہے کہ وہ مدینہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی سات عجوہ کھجوریں لے اور انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے پھر کنارہ فم (بانچھ) کے راستے گھر والے تیرے تجھے کھلا دیں۔ ابوداؤد عن سعد رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۰۳۳

۲۸۲۰۰..... بے شک مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات) کے بالائی مضافات کی عجوہ کھجوروں میں شفا ہے اور یقیناً وہ صبح دم تریاق ہیں (یعنی علی الصبح کھانا علاج زہر ہے)۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

ا۔ یہ ترجمہ عوالی کا ہے نجد سے ملتا ہوا مدینہ منورہ کا بالائی حصہ عوالی کہلاتا ہے عوالی کا بعد تین سے آٹھ میل کے درمیان ہے۔ اور نچلا حصہ وہ ہے جو

منہ سے ملتا ہوا ہے۔

۲۸۲۰۱...... عجوہ کھجور جنت کی ہے (یعنی جنت کا خصوصی پھل ہے) اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنبی من سے ہے (جس کا قرآن کریم میں قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ضمن میں تذکرہ ہے) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسندا حمد ترمذی ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه مسند احمد نسائی ابن ماجه عن ابی سعید. وعن جابر رضی الله عنه

۲۸۲۰۲...... عجوہ جنت کی (کھجور) ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کنبی من میں سے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے اور عربی مینڈھا جو سیاہ ہو عرق النساء کا علاج ہے اس کا گوشت کھایا جائے اور شوربا تھوڑا تھوڑا کر کے پیا جائے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۳۸۵۰

۲۸۲۰۳...... مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے بالائی حصہ کی عجوہ کھجور میں علی الصبح نہار منہ ہر سحر سے شفا ہے یا فرمایا کہ ہر قسم کے زہر سے شفا ہے۔مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۲۰۴...... جس نے روزانہ صبح سات عدد عجوہ کھجور لیں اس کو اس دن زہر یا سحر اثر نہیں کرے گا۔

مسند احمد بخاری مسلم، ابوداؤد عن سعد بن وقاص رضی الله عنه

## الاکمال

۲۸۰۲۰۵...... جس نے مدینہ منورہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے دونوں جانبوں کی عجوہ کھجوریں نہار منہ کھائیں اس کو اس دن زہر اثر کرے گا نہ سحر اور اگر شام کے وقت کھائے تو صبح تک اثر نہیں کرے گا۔مسند احمد عن عامر بن سعد عن ابیه رضی الله عنه

۲۸۲۰۶...... (آپ ﷺ نے ایک صحابی سے فرمایا) کیا تو کھجور کھا رہا ہے حالانکہ تجھے آشوب چشم ہے۔معجم طبرانی کبیر عن صهیب رضی الله عنه

۲۸۲۰۷...... اے علی! اس نوع سے لے اس لئے کہ یہ تیرے زیادہ موافق ہے۔ترمذی عن ام المنذر

## اللبن...... دودھ

۲۸۲۰۸...... گائے کے دودھ سے علاج کر پس بے شک میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ اس میں شفا ڈالتا ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کو کھاتی ہے۔طبرانی کبیر عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۲۰۹...... گائے کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کا گوشت بیماری ہے۔طبرانی کبیر عن ملیکه بنت عمرو

حدیث میں بقر کا لفظ وارد ہے امکان ہے کہ عجل اس میں داخل نہ ہو (ایسے ہی بے بیاہی بچھیا بھی جیسا کہ لبن اور سمن سے اشارہ ملتا ہے)۔

۲۸۲۱۰...... گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ دوا ہے اور اس کے گھی کو بھی اس لئے کہ وہ شفا ہے۔اور اس کے گوشت سے پرہیز کرو اس لئے کہ اس کا گوشت بیماری ہے۔ابن السنی ابونعیم مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی الله عنه، السنی المطالب ۹۰۹

۲۸۲۱۱...... تمہیں گائے کا دودھ ضروری ہے پس بے شک وہ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور اس کے گوشت بیماری ہے۔

ابن السنی، ابونعیم عن صهیب رضی الله عنه

۲۸۲۱۲...... تم پر گائے کا دودھ لازم ہے اس لئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ابن عساکر عن طارق بن شهاب

۲۸۲۱۳...... بے شک اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی شفاء کا سبب بھی اتارا ہے پس گائے کے دودھ کو لازم کر لو اس لئے کہ وہ ہر درخت کو کھاتی ہے۔مسند احمد عن طارق بن شهاب

۲۸۲۱۴...... بے شک اللہ تعالیٰ نے کسی بیماری کو نہیں اتارا بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا ہو بجز بڑھاپے کے۔پس منجملہ ان علاجوں کے گائے

کے دودھ کو لازم پکڑ لو پس بے شک وہ ہر قسم کے پودے دکھاتی ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۵......گائے کے دودھ کو لازم کرلو اسلئے کہ وہ ہر قسم کے پودے کھاتی ہے اور وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۱۶......اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری بغیر اس کے کہ اس کے علاج کو نہ اتارا اور گائے کے دودھ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۷......اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اس کی دوا رکھی (یعنی زمین میں) سوائے موت اور بڑھاپے کے پس گائے کے دودھ کو ضروری قرار دو اس لئے کہ وہ ہر قسم کے درختوں کے پتے کھاتی ہے۔ ابوداؤد طیالسی ابو نعیم فی الطب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۸......گائے کے دودھ کو لازم کرلو اور اس کے گھی کو بھی اور اس کے گوشت سے بچو اس لئے کہ اس کا دودھ اور گھی شفا ہیں اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔ مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ التذکرہ ۱۳۸ التمیز ۱۰۹

اس روایت کی تصحیح میں کلام کیا گیا ہے۔

۲۸۲۱۹......اونٹوں کے دودھ اور پیشاب میں تمہارے فساد معدہ (یعنی بدہضمی و اسہال جس کو ذرب کہتے ہیں) کا علاج ہے۔

مصنف عبدالرزاق عن معمر بلاغا

## التطبب......بغیر علم، بغیر جانے علاج کرنا

۲۸۲۲۰......جس نے علاج کیا اور اس کی طبابت (لوگوں میں) معلوم نہیں ہے (یعنی تصدیق نہیں ہے) تو وہ ضامن ہے۔

مستدرک حاکم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۱......جس نے علاج کیا اور اس کا طبیب ہونا اس کے قبل معلوم نہیں تو وہ ضامن ہے۔

ابوداؤد بیہقی ابن ماجہ مستدرک حاکم عن عمرو بن شعیب عن امیہ عن جدہ

۲۸۲۲۲......جس نے علاج کیا اور وہ طب میں معروف نہیں پھر نقصان کیا جان کا یا اس سے کم کا تو وہ ضامن ہے۔

کامل ابن عدی، ابن السنی ابو نعیم فی الطب بیہقی عن عمرو بن شعب عن ابیہ عن جدہ

## دوا عرق النساء

۲۸۲۲۳......درد عرق النساء کا علاج دیہی بکری (بھیڑ) کی چکتی ہے اس کو پگھلایا جائے پھر تین حصے کیے جائیں اور نہار منہ روزانہ ایک حصہ پیا جائے۔ مسند احمد مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۲۴......جس نے کوئی مینڈھا خریدا یا اس کو ھدیہ میں ملا تو اس کو چاہئے کہ تین حصوں میں کھائے۔ پس روزانہ نہار منہ ایک حصہ کھائے اگر چاہے تو اس کو (پانی میں) جوش دے اور اگر چاہے تو یونہی کھالے۔ مراد اس سے مینڈھے کی چکتی ہے جس سے عرق النساء کا علاج کیا

جاتا ہے۔معجم کبیر طبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۵..... عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے اور وہ نہ زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو پھر اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرے پھر اس کو پگھلائے اور خوب اچھی طرح پگھلائے اور تین حصے کرے پھر عرق النساء کے لئے روزانہ نہار منہ ایک حصہ پی جائے۔

مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۶..... عرق النساء کی تکلیف میں عربی مینڈھے کی چکتی لی جائے جو چھوٹی ہو نہ بڑی ہو۔مستدرک حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲۷..... انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات میں سے ایک نبی نے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کمزوری کی شکایت کی پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں حکم فرمایا انڈے کھانے کا۔بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بیہقی

کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن الربیع سے نقل کرنے میں ابن الازہر السلیطی منفرد ہیں۔التنزیہ ۲۵۲ الفوائد مجموعۃ ۱۱ ۵

# الحمی ...... بخار

۲۸۲۲۸..... جب تم میں سے کوئی بخار میں مبتلا ہو جائے تو چاہئے کہ اپنے اوپر ٹھنڈا پانی ڈلوائے تین رات بوقت سحری۔ المعلۃ ۲۵ نسائی ابی یعلی مستدرک حاکم ضیاء مقدسی عن انس رضی اللہ عنہ مسند احمد بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۲ بخاری جہنم کی دھونکنیوں میں سے ایک دھونکنی ہے پس تم ٹھنڈے پانی کے ذریعہ اس کو اپنے سے ہٹاؤ (دھونکنی چمڑے وغیرہ کی بنی ہوئی وہ نالی ہے جس میں پھونک مار کر یا اس کو پھلا اور دبا کر آگ کو ہوا دی جاتی ہے تا کہ وہ دہک جائے)۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۰ .. بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔مسند احمد بخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما مسند احمد بخاری مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا مسند احمد بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نسائی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بخاری مسلم ترمذی، ابن ماجہ عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۱.. بخار جہنم کی دھونکنی سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی کے ذریعہ ہٹاؤ۔ابو داؤد طیالسی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۲ ام ملدم (یعنی بخار) گوشت کھاتا ہے اور خون پیتا ہے اس کی سردی اور گرمی (دونوں) جہنم سے ہیں۔

معجم کبیر طبرانی عن شعیب بن سعد رضی اللہ عنہ السنی المطالب ۲۸۸ ضعیف الجامع ۱۲۸۳

۲۸۲۳۳..... جب تم میں سے کسی کو بخار آئے تو (جان لے کہ) بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے لہٰذا ٹھنڈے پانی کے ساتھ اس کو اپنے سے بجھا دے پس جاری نہر میں ٹھنڈ حاصل کرنی چاہئے اور چاہئے کہ اس کے آنے کے رخ کی طرف منہ کرے اور کہے" **بسم اللّٰہ اللّٰھم اشف عبدک وصدق رسولک** " (یہ کام) صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے قبل (کرے) اور اس میں تین روز تین بار غوطہ لگائے۔پس اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہو تو پانچ دن اور اگر پانچ دن میں ٹھیک نہ ہو تو سات دن اور اگر سات دن میں ٹھیک نہ ہو تو نو دن (ایسا کرے) پس اللہ کے حکم سے وہ قریب نہیں کہ نو سے تجاوز کرے۔مسند احمد ترمذی، ضیاء، عن ثوبان رضی اللہ عنہ، ضعیف الترمذی ۳۶۶ ضعیف الجامع ۳۸۵

۲۸۲۳۴..... مجھ پر (پانی کے) سات مشکیزے جن کی گرہیں نہ کھولی گئی ہوں بہاؤ شاید کہ میں لوگوں سے (کچھ) کہہ سکوں۔

بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

# الاکمال

۲۸۲۳۵..... بخار کھاتا ہے اور پیتا ہے پس اس کی خوراک لوگوں کے گوشت ہیں اور پینے کی چیز ان کے خون ہیں۔

دیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۶.....بے شک بخار کی سختی جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (اور ایک متن حدیث میں ہے (کہ) زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۷.....بخار جہنم کی تپش سے ہے پس تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور متن کی ایک عبارت (یہ ہے کہ) اس کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

مسند احمد، بخاری، ابن حبان، عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مالک شافعی، احمد بخاری مسلم ابن ماجه نسائی ابن حبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ احمد بخاری مسلم ابن ماجه،ترمذی عن عائشه رضی اللہ عنہا احمد وعبد بن حمید، احمد، مسلم ،ترمذی ابن ماجه عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ، احمد، ابن قانع، بغوی، عن ابی بشر الحارث بن حزمة الا نصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۸.....بخار آگ کا ٹکڑا ہے پس تم خود سے اس کی گرمی پانی کے ذریعہ اتارو۔

ذخیرة الحفاظ ۲۷۱۵، طبرانی کبیر عقیلی مستدرک عن سمرة رضی اللہ عنہ

۲۸۲۳۹.....بخار جہنم کی دھونکنیوں میں سے ایک دھونکنی ہے پس سرد پانی سے اس کو اپنے سے ہٹاؤ۔

ابو داؤد طیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ طبرانی عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۰.....بخار جہنم کے ابال سے ہے پس اس کو ٹھنڈے پانی سے سرد کرو۔ طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۱.....اے انس! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور یہ آگ کا ٹکڑا ہے پس جب یہ تمہیں اپنی گرفت میں لے تو تم اس کے لئے مشکیزوں میں پانی ٹھنڈا کرو اور دو نمازوں (یعنی) مغرب وعشاء کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔

طبرانی کبیر۔ عن عبداللہ او عبد الرحمن بن رافع رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۲.....پانی کو مشکیزوں میں سرد کرو پھر فجر کی اذان واقامت کے درمیان اپنے اوپر ڈالو۔ یہ بات آپ ﷺ نے بخار زدہ لوگوں کے لئے فرمائی۔ بغوی عن بعض الصحابة رضی اللہ عنہ عنهم

۲۸۲۴۳.....جو آدمی بھی بخار میں مبتلا ہو پھر تین روز لگاتار غسل کرے اور ہر غسل کے وقت (یعنی غسل کرتے ہی) یہ کلمات کہے۔

بسم اللہ اللھم انی انما اغتسلت التماس شفا نک وتصدیق نبیک

تو وہ بخار اس سے ہٹا ہی دیا جائے گا۔ ابن ابی شیبه عن مکحول الوضع فی الحدیث ۳۱۹

# متفرق دوائیں

۲۸۲۴۴.....تلبینہ مریض کے دل کو تازگی بخشنے والا ہے (اور) پریشانی کو کم کرتا ہے۔ احمد بخاری ومسلم عن عائشه رضی اللہ عنہا

۲۸۲۴۵.....اچھی نہ لگنے والی فائدہ بخش چیز تلبینہ کو لازم کرو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک وہ البتہ تمہارے ایک فرد کے پیٹ کو ایسے دھو دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے چہرہ سے میل کچیل پانی سے دھو دیتا ہے۔

ابن ماجه، مستدرک عن عائشه رضی اللہ عنہا، ذخیرة الحفاظ ۳۵۳۵ ضعیف الجامع ۳۸۵۵

۲۸۲۴۶.....تلبینہ میں ہر مرض سے شفاء ہے۔ حارث عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۵

۲۸۲۴۷.....ہر بیماری کی جڑ برد ہے۔ عقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

عقیلی نے اس راویت کو منکر کہا۔

البرد، اس کا ترجمہ۔ سردی۔ نیند (مصباح) اور زکام (القاموس الوحید) سے کیا گیا ہے اور اگر یہ کثر دۃ کے معنی میں ہے تو اس کا ترجمہ بدہضمی ہے جیسا کہ حدیث (۲۸۰۶۵) میں ہے۔ ظاہر یہی ہے کہ یہ اس کے ہم معنی ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۸۲۴۸.....معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی طرف آرہی ہیں پس جب معدہ صحیح ہوگا تو رگیں تندرستی لیکر لوٹیں گی اور جب معدہ بیمار ہوگا تو

رگیں بیماری لے کر لوٹیں گی۔طبرانی معجم اوسط، عقیلی، ابن السنی ابونعیم فی الطب شعب الایمان بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه
بیہقی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور عقیلی نے کہا کہ باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ذھبی نے منکر کہا اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۴۹..... ہر بیماری کی جڑ بدہضمی ہے۔دارقطنی فی العلل عن انس رضی الله عنه، ابو نعیم فی الطب عن علی رضی الله عنه ابن السنی، ابونعیم تمام ابن عساکر عن ابن سعید رضی الله عنه

۲۸۲۵۰..... دونوں ہاتھ پر ہیں اور پاؤں برید (یعنی سفر کر کے پیغام پہنچانے والے) ہیں اور تلی میں سانس ہیں۔
ابو داؤد فی الطب عن ابی هریرة رضی الله عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

والصلوٰة والسلام علی سیدالا نبیاء والمرسلین وعلی اله واصحابة اجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین

# الحبۃ السوداء......کلونجی

۲۸۲۵۱..... کلونجی میں ہر بیماری سے شفا ہے بجز موت کے۔ابونعیم فی الطب عن بریرة رضی الله عنه

۲۸۲۵۲..... کلونجی کو لازم کرلو پس بے شک اس میں سام کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے اور سام موت ہے۔
ابن ماجه، عن ابن عمر رضی الله عنه ترمذی ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه مسند احمد عن عائشة رضی الله عنه

۲۸۲۵۳..... کلونجی ہر بیماری کا علاج ہے مگر سام کا اور سام موت ہے۔ابن السنی فی الطب عبدالغنی فی الایضاح عن بریدة

۲۸۲۵۴..... کلونجی میں علاوہ موت کے ہر بیماری سے شفا ہے۔مسند احمد بخاری مسلم ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

# الاکمال

۲۸۲۵۵..... بیشک اس کالے دانہ (کلونجی) میں ہر بیماری سے شفا ہے مگر یہ کہ موت ہو۔ابن ماجه عن عائشة رضی الله عنه

۲۸۲۵۶..... بے شک جنت میرے سامنے لائی گئی پس اس میں جو کچھ تھا اس کی مثل میں نے (آج تک) نہیں دیکھا اور (اس میں سے) میرے سامنے انگور کا ایک گچھا آیا اور وہ مجھے اچھا لگا۔پس میں نے اس کی طرف رغبت کی تا کہ اس کو پکڑوں اور وہ مجھ سے آگے چلا گیا اور اگر میں اس کو لے لیتا تو تمہارے بیچ میں اس کو گاڑ دیتا تا کہ تم جنت کا میوہ کھاؤ اور بے شک حبۃ السوداء (کلونجی) علاوہ موت کے ہر بیماری کی دوا ہے۔
مسنداحمد، مسند ابو یعلیٰ سنن سعید بن منصور . عن عبد الله بن بریدة رضی الله عنه عن ابیه رضی الله عنه

# الاترج والسفرجل......لیموں اور ناشپاتی

۲۸۲۵۷..... لیموں کو لازم کرو (معمول بناؤ) پس بے شک یہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔مسند فردوس عن عبد الرحمن بن دلهم
یہ روایت مفصل ہے۔

۲۸۲۵۸..... بہی کھاؤ پس بے شک وہ دل سے غم دور کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (بوجھ) ختم کرتا ہے۔
ابن السنی ابونعیم عن جابر رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۴۲۰۵

۲۸۲۵۹......بہی کھاؤ نہار منہ سوؤہ سینہ کی گرمی کو دور کرتا ہے۔ ابن السنی ابونعیم مسند فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۰......بہی کھاؤ تحقیق وہ دل کو تسکین بخشتا ہے اور قلب کو شجاع بناتا ہے اور بچوں کو خوبصورت بناتا ہے۔

فردوس عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۱......بہی کھانا دل کے ثقل کو دور کرتا ہے (قالی نے اپنی امالی میں روایت کیا انس رضی اللہ عنہ سے)

## الاکمال

۲۸۲۶۲......اے ابومحمد! اس کو لو بے شک یہ دل کو قوت دیتا ہے اور جی کو بھلا کرتا ہے اور سینہ کی تاریکی (شاید اس سے مراد غباوت ہے) کو دور کرتا ہے یہ روایت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ صحابی سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ کے ہاتھ میں بہی (ناشپاتی) تھا چنانچہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ طبرانی کبیر مستدرک حاکم سعید بن منصور عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۳......اے طلحہ! اس کو لے لو اس لیے کہ یہ دل کو سکون پہنچاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۶۴......یہ سینہ کے ثقل کو ختم کرتا ہے اور دل کو سکون بخشتا ہے مراد آپ ﷺ کی سفرجل تھی۔

طبرانی کبیر عن طلحہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

## الزبیب......کشمش

۲۸۲۶۵......کشمش کو لازم کرلو......اس لیے کہ یہ صفرا کو ختم کرتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے تھکن کو ہٹاتی ہے اخلاق (مزاج) کو بہتر کرتی ہے جی کو بھلا کرتی ہے اور فکر کو زائل کرتی ہے۔ رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۶۶......کیا خوب کھانا ہے کشمش (کہ) پٹھوں کو قوت دیتی ہے اور درد کو ختم کرتی ہے اور منہ کی بو کو خوشبو بناتی ہے اور بلغم کو دور کرتی ہے اور رنگ کو نکھارتی ہے (روایت کیا ابونعیم نے اور ابن السنی نے طب میں اور خطیب نے تلخیص میں اور دیلمی اور ابن عساکر نے سعید بن زیاد بن فائد بن زیاد ابن ابی ہند الداری عن ابیہ عن جدہ عن ابیہ زیاد عن ابی ہند کی سند سے)۔

۲۸۲۶۷......سنا اور شہد کو لازم کرلو اس لئے کہ ان دونوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

ابن ماجہ، مستدرک عن ابی ابن ام حرام

۲۸۲۶۸......آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا) تو کس چیز کا مسہل لیتی ہے؟ کہا شبرم کا آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے کھینچے والا ہے مروڑ پیدا کرنے والا۔ (راویہ حدیث کہتی ہیں کہ پھر یعنی یہ سن کر) میں نے سنا کا مسہل لیا اگر تحقیق کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک بروایت اسماء بنت عمیس

ا۔ یہ سنوت کا ترجمہ ہے جو حاشیہ میں نہایہ کے حوالہ سے مذکور ہے اور القاموس الوحید میں زیرہ اور پنیر کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔

۲۸۲۶۹......تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں موت کے سوا ہر بیماری سے شفا ہے (ایک سنا اور ایک شہد)۔

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۷۰۔۔۔۔۔سنا اور شہد میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ابن عساکر بروایت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۱۔۔۔۔۔سنا اور شہد کو لازم پکڑو پس البتہ ان دونوں میں علاوہ سام کے ہر بیماری سے شفا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا یارسول اللہ! اور سام کیا ہے؟ فرمایا موت۔

ابن ماجہ، حکم، فی لکنی ابن مندہ طبرانی کبیر مستدرک ابن السنی ابونعیم فی الطب بیھقی ابن عساکر بروایت ابو ابی ابن ام حرام

ابن مندہ نے کہا کہ یہ روایت غریب ہے۔

۲۸۲۷۲۔۔۔۔۔تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سوائے موت کے ہر بیماری سے شفا ہے سنا اور شہد۔محمد نے کہا کہ اور تیسری چیز مجھ سے فراموش ہوگئی۔

نسائی، سموبہ سنن سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۳۔۔۔۔۔اگر کوئی چیز موت سے شفا بخشش ہوتی تو سنا موت سے شفا بخش ہوتی۔

احمد، ابن ماجہ، بخاری، مسلم ابوداؤد بیھقی فی شعب الایمان بروایت اسماء بنت عمیس

یعنی اگر کسی چیز کا موت کو ٹال دینا طے ہوتا تو وہ سنا کی صورت میں ہوتا۔

یہ روایت ۲۸۲۶۸ ۲۷ پر گذری ہے اور وہاں کا حوالہ زیادہ معتبر ہے اس لئے کہ صحیحین میں اسماء کی یہ حدیث نہیں ہے۔تحفۃ الاحوذی

۲۸۲۷۴۔۔۔۔۔کیا ہے تجھے اور شبرم کو (یعنی اس کا استعمال کس لئے ہے) بے شک وہ گرم ہے مروڑ کرنے والا ہے۔لازم پکڑو سنا اور شہد کو۔

طبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہ

## الدباء والعدس۔۔۔۔۔کدو اور دال

۲۸۲۷۵۔۔۔۔۔کدو کو لازم کرلو بے شک یہ دماغ کو بڑھاتا ہے اور تم پر دال لازمی ہے اس لیے کہ بے شک وہ ستر انبیاء کی زبان سے مقدس (یعنی عیب سے دور) قرار دی گئی ہے۔طبرانی بروایت واثلہ

۲۸۲۷۶۔۔۔۔۔کدو کو لازم کرلو اس لیے کہ وہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو (یعنی اس کی قوت فکریہ کو) بڑھاتا ہے۔

شعب الایمان للبیھقی بروایت عطا مرسلا

۲۲۸۲۷۷۔۔۔۔۔کدو دماغ میں اضافہ کرتا ہے اور عقل کو بڑھاتا ہے۔مسند فروس بروایت انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۲۷۸۔۔۔۔۔کدو دماغ کو بڑھاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۷۹۔۔۔۔۔نفاس والی عورت کے لئے میرے پاس تازہ کھجوروں جیسی اور (عام) بیمار کے لئے شہد جیسی کوئی چیز نہیں۔

ابوالشیخ وابونعیم فی الطب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

# التین انجیر کا ذکر......اکمال میں سے

۲۸۲۸۰......انجیر کھاؤپس اگر میں کہوں کہ جنت سے کوئی میوہ اترا ہے تو میں کہوں گا کہ وہ یہ ہے اس لئے کہ جنت کے میووں میں گٹھلی نہیں ہے پس اس کو کھاؤ اس لئے کہ یہ بواسیر کو قطع کرتی ہے اور نقرس میں نافع ہے۔ابن السنی. ابو نعیم. دیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

# متفرق اشیاء

۲۸۲۸۱......لکڑی کا معمول بنالو پس بے شک اللہ تعالیٰ نے اس میں شفا رکھی ہے ہر بیماری سے۔

ابن السنی، ابو نعیم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۲......مہندی کو لازم کرلو اس لئے کہ یہ تمہارے سروں کو روشن کرتی ہے اور دلوں کو پاکیزگی بخشتی ہے اور جماع میں اضافہ کرتی ہے۔(یعنی اس کی قوت میں)اور یہ قبر میں شاہد ہے(گواہ۔موجود)۔ابن عساکر بروایت واثلہ

۲۸۲۸۳......ھلیلہ سیاہ کو لازم کرلو اس کو پیو اس لئے کہ یہ جنت کے پودوں میں سے ہے اس کا ذائقہ تلخ ہے اور یہ ہر بیماری سے شفا ہے۔

مستدرک براویت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۴......کاسنی کو لازم کرلو پس کوئی دن ایسا نہیں کہ اس پر جنت کے قطروں میں سے ایک قطرہ نہ ٹپکتا ہو۔

ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۵......جنگلی(صحرائی)اونٹوں کا پیشاب اور ان کا دودھ لازم کرلو۔ابن السنی وابو نعیم بروایت صہیب رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۶......اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں ان لوگوں کے فساد معدہ کے لئے شفا ہے۔ابن السنی ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۷......کھانا کھانے سے پہلے خربوزہ کھانا پیٹ کو خوب صاف کرتا ہے اور بیماری کو بالکل ختم کردیتا ہے(ابن عساکر بروایت بعض ہمسرگان یہ بدرگوار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ابن عساکر کہتے ہیں کہ سند اس روایت کی درست نہیں۔

۲۸۲۸۸......بطیخ(خربوزہ)میں دس باتیں(فائدے کی)ہیں یہ کھانا ہے اور مشروب ہے خوشبو ہے میوہ(پھل)ہے اسنان ہے(جس سے صابون کا کام لیا جاتا ہے)پیٹ کو دھودیتا ہے اور پشت کے پانی کو بڑھاتا ہے(قوت)جماع میں اضافہ کرتا ہے اور پیٹ کی ٹھنڈ کو قطع کرتا ہے اور جلد کو صاف کرتا ہے۔(رافعی فروس بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ ابو عمرو نوقانی نے کتاب البطخ میں موقوفاً علی ابن عباس روایت کیا)

۲۹۲۸۹......رات کا کھانا کھاؤ اگرچہ خشک ناکارہ کھجوروں کی ایک مٹھی ہو اسلئے کہ رات کے کھانے کا چھوڑنا بڑھاپے کا سبب ہے۔

ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۹۰......رات کا کھانا ترک نہ کرو ایک مٹھی کھجور(ہوتو بھی)نہ ترک کرو پس اس کا چھوڑنا بڑھاپا لے آتا ہے۔ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۸۲۹۱......رات کو کھانا بچاؤ ہے۔ابو بکر بن داؤد فی جزء من حدیثہ فردوس عن ابی الدرداء

اس کا ترجمہ خربوزہ اور تربوز دونوں ہیں یہاں کیا مراد ہے؟ غالباً تربوز ہے اس لئے کہ مشروب ہونا اس میں پایا جاتا ہے۔جو بروایت ابو حاتم قابل احتجاج نہیں ہے۔

۲۸۲۹۲ دنیا اور آخرت میں بہترین مشروب پانی ہے(اللھم ارزقناہ)۔ابو نعیم فی الطب عن برید رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۳......بہترین پانی ٹھنڈا ہے اور بہترین مال بکریاں ہیں اور بہترین چراگاہ پیلو اور ببول ہے(ابن قتیبہ نے غریب الحدیث میں ابن عباس

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

# صبح کا بہترین کھانا

۲۸۲۹۴... صبح کا بہترین کھانا سویرے کے وقت کا ہے اور عمدہ (پاکیزہ) کھانا اول دن کا ہے۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۵... زیتون کا تیل لازم کرو اس کو کھاؤ اور مالش کرو پس یہ بواسیر میں نافع ہے۔ ابن السنی عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۶... اس بابرکت پودے کو یعنی زیتون کے روغن کو لازم کرو اس سے علاج کرو

طبرانی کبیر، ابونعیم، عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۷... زیتون کو کھاؤ اور اس کو (جسم یا سر پر) لگاؤ اس لئے کہ یہ ایک مبارک درخت سے حاصل ہوتا ہے۔

ترمذی بروایت عمر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ترمذی مستدرک بروایت ابی اسیر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۸... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ یہ پاکیزہ اور بابرکت ہے۔ ابن ماجہ مستدرک بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۹۹... زیتون کھاؤ اور لگاؤ اس لئے کہ اس میں ستر بیماریوں سے شفا ہے جن میں سے ایک جذام ہے۔ ابونعیم فی الطب بروایت ابوھریرۃ

۲۸۳۰۰... حمام سے نکل کر دونوں قدموں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا درد سر سے بچاؤ ہے۔ ابو نعیم فی الطب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۱... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے اور وہ زہریلے کو آگے رکھتی ہے اور شفاوالے کو پیچھے رکھتی ہے۔ مسند احمد نسائی مستدرک عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۲... جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو چاہئے کہ اس کو ڈبو دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے سو مناسب ہے کہ اس کو پوری کو غوطہ دیدے پھر باہر نکال لے۔

ابوداؤد ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

# اگر شربت میں مکھی گر جائے

۲۸۳۰۳... جب تم میں سے کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دے پھر نکال دے اس لیے کہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے۔ بخاری ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۳۴... مکھی میں اس کا ایک پر بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ برتن میں گر جائے تو اس کو اندر کردو (ڈبودو) پس اس کی شفا اس کی بیماری کو ختم کردے گی۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۵... مکھی کے دو پروں میں سے ایک میں زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے پس جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو ڈبودو (کھانے میں) اس لئے کہ وہ زہر کو آگے کرتی ہے اور شفا کو پیچھے کرتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۹۳۰۶... آپ ﷺ نے ایک خاتون سے فرمایا۔ لہسن کو کچا کھا پس اگر میں ملک (اللہ) سے مناجات نہ کیا کرتا تو اس کو کھاتا۔

حلیہ ابونعیم، وابوبکر فی الغیلانیات عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۷... انجیر کھاؤ! پس اگر میں کہتا کہ جنت سے کوئی پھل نازل ہوا ہے تو کہتا کہ وہ انجیر ہے۔ اور تحقیق وہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں نافع ہے۔ ابن السنی ابونعیم فردوس عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۰۸... کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسند احمد بخاری مسلم نسائی عن سعید رضی اللہ عنہ بن زید رضی اللہ عنہ مسند احمد، نسائی ابن ماجہ عن ابی سعید رضی

اللہ عنہ وجابر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وعن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۰۹.....کھنبی من سے ہے اور من جنت سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ابو نعیم اعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۰.....کھنبی اس من سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

مسلم ابن ماجه، عن سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۱.....تروتازہ کھنبی کو اپنے اوپر لازم کرو اس لئے کہ یہ من سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم عن صهیب رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۲.....داغ کا بدل تکمید ہے (چھاپا گرم کرکے درد کی جگہ پر لگانا جب ٹھنڈا ہو جائے تو دوسرا رکھنا)۔

۲۸۳۱۳.....تین چیزیں نظر کو تیز کرتی ہیں سبزہ کو دیکھنا اور بہتے پانی کو دیکھنا اور بھلی صورت کو دیکھنا۔

مستدرک فی التاریخ بروایت علی رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ ابو نعیم فی الطب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا، خرائطی فی اعتلال القلوب بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۴.....تین چیزیں نگاہ کی قوت بڑھاتی ہیں اثمد کا سرمہ لگانا سبزہ کی طرف دیکھنا اور صورت زیبا کو دیکھنا۔

فوائد ابی الحسن العراقی بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۵.....اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ترمذی، ابن ماجه مستدرک عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۱۶۹۶ تحذیر المسلمین ۱۶۴

۲۸۳۱۶.....اپنے گھروں کو شیح (ایک بوٹی) اندرائن اور پودینہ کی دھونی دو۔

بیهقی فی شعب الایمان عن عبداللّٰہ بن جعفر عن ابان بن صالح انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۷.....اپنے گھروں کو لوبان اور شیح کی دھونی دو۔شعب الایمان بیهقی عن عبداللّٰہ بن جعفر

یہ روایت معضل ہے۔

## دوسری فصل.....ممنوع معالجات میں اور جذام کی خوفنا کی سے متنبہ کرنے میں

۲۸۳۱۸.....جس نے حرام سے علاج کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس (کے علاج) میں شفا نہیں رکھی۔ابو نعیم افی الطب عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۱۹.....بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جس کو تم پر حرام کیا۔طبرانی عن سلمة رضی اللہ عنہا

۲۸۳۲۰.....رسول اللہ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا۔احمد، ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۱.....آپ ﷺ نے داغ لگوا کر علاج کرنے سے منع فرمایا۔طبرانی کبیر عن سعد انطوی ترمذی مستدرک عن عمران

۲۸۳۲۲.....تحقیق آگ کسی کو شفا نہیں پہنچاتی۔طبرانی فی الکبیر عن سلمة بن الاکوع، ضعیف الجامع

۲۸۳۲۳.....میں داغ سے روکتا ہوں اور گرم پانی کو ناپسند کرتا ہوں۔ابن قانع عن سعد انطفری

۲۸۳۲۴.....بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں اتاریں اور ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی پس دوا کرو اور حرام سے نہ کرو۔

ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۵.....بے شک یہ دوا نہیں ہے یہ بیماری ہے یعنی خمر (شراب)۔ حمد مسلم ابن ماجه ابو داؤد عن طارق بن سوید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۲۶.....بے شک یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے یعنی خمر شراب۔ ترمذی عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

# الاکمال

۲۸۳۲۷ ..... بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کردی۔

ابویعلی، طبرانی کبیر، بیهقی عن ام سلمة رضی الله عنها، مستدرک حاکم بیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه موقوفاً

۲۸۳۲۸ ..... جس کو کوئی بیماری لگ جائے مختلف بیماریوں میں سے تو ہرگز کسی ایسی چیز کی طرف گھبرا کر نہ لپکے جو اللہ تعالیٰ نے حرام کردی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ایسی چیز میں جو اس نے (خود) حرام فرمادی شفا نہیں رکھی۔

# المجذوم ...... جذام کی بیماری والا

جذام کوڑھ کے مرض کو کہتے ہیں جس میں اعضاء جسم گل سڑھ کر گرنے لگتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۲۸۳۲۹ ..... مجذوم سے اس حال میں بات کر کہ اس کے اور تیرے درمیان ایک نیزے یا دو نیزوں جتنا فاصلہ ہو۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن عبدالله بن ابی اوفی

۲۸۳۳۰ ..... مجذوم لوگوں کو تیز نظروں سے (یعنی گھور کر) نہ دیکھو۔ ابوداؤد طیالسی بیهقی عن ابن عباس

۲۸۳۳۱ ..... مجذوم سے ایسے ڈرو جیسے کہ شیر سے بچا جاتا ہے۔ تاریخ بخاری عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۳۳۲ ..... جذام والے سے پرہیز کر جیسے درندے سے کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں جا اترے تو تم کسی اور وادی میں اترو۔

ابن سعد عن عبدالله بن جعفر

۲۸۳۳۳ ..... اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی تو وہ یہ ہے یعنی جذام۔ ابن عدی عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۳۳۴ ..... نہیں کوئی آدمی مگر اس کے سر میں جذام کی ایک رگ ہے جو جوش سے پھڑکتی ہے پس جب وہ جوش مارتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے ہیں سو اس کا علاج نہ کرو (یعنی اس زکام کا)۔ مستدرک عن ام المؤ منین عائشه رضی الله عنها

# الاکمال

۲۸۳۳۵ ..... ناک میں بال کا اگنا جذام سے بچاؤ ہے۔ ابویعلی طبرانی اوسط عن ام المو منین عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۳۶ ..... جذام میں یہ بات مفید ہے کہ تو روزانہ سات دن تک مدینہ منورہ (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کی عجوہ کھجوروں کے سات دانے لے۔

فائدہ: ..... ابن عدی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ اس روایت کو اس سند سے محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن عبدالرحمان طفاوی کے پاس ایسی غریب اور منفرد روایات ہیں جو قابل برداشت ہیں اور میں نے اس روایت میں متقدمین کا کلام نہیں دیکھا (انتہیٰ) اور ابن معین نے اس کے بارہ میں فرمایا کہ "صالح ہے" اور حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔

ابن عدی ابونعیم فی الطب

۲۸۳۳۷ ..... کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس میں جذام کی کوئی نس نہ ہو سو جب وہ نس حرکت میں آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام کو مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کو تھما دیتا ہے۔ دیلمی عن جریر رضی الله عنه

۲۸۳۳۸ ..... واپس جا پس ہم نے تجھ کو بیعت کر لیا ہے (یہ حدیث عمرو بن شدید کے آل سے) ایک شخص سے مروی ہے جس کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ابن ماجه کتاب الطب باب الجذام

ا۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے وفد ثقیف کے ایک مجذوم سے فرمایا۔

۲۸۳۳۹...... مجذوم لوگوں کو دیر تک نہ دیکھتے رہو جب تم ان سے بات کرو تو مناسب ہے کہ تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فصل ہو۔
احمد، ابویعلی، طبرانی، کبیر، ابن جریر عن فاطمہ بنت الحسین رضی اللہ عنہ عن ابیھا ابن عساکر عن فاطمہ عن الحسین رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۰...... مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔ ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۱...... اے انس! فرش لپیٹ دے تاکہ وہ اس پر اپنے پیروں سے نہ چل پڑے (یہ حدیث خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی) کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک مجذوم شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۸۳۴۲...... کھا بسم اللہ پڑھ کر اللہ کے بھروسہ پر اور اللہ کے سہارے پر (یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں اس کا ہاتھ رکھوایا یعنی شریک طعام کیا اور یہ ارشاد فرمایا یعنی بسم اللہ الخ۔

## الفالج۔ من الاکمال

### فالج کا بیان اکمال میں سے

عبد بن حمید ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ ابن ابی عاصم ابن السنی ابن حبان مستدرک بیھقی سنن سعید بن منصور عن جابر ؓ۔

۲۸۳۴۳...... فالج قریب ہے کہ لوگوں میں پھیل جائے یہاں تک کہ وہ طاعون کی تمنا کرنے لگیں۔ بغدادی عن انس رضی اللہ عنہ

## دوسرا باب...... دم کر کے جھاڑ پھونک کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

## پہلی فصل...... اس کی جواز کے بارے میں

۲۸۳۴۴...... جب تجھے تکلیف ہو تو اپنا ہاتھ وہاں رکھو جہاں تو درد محسوس کرتا ہے پھر یہ پڑھ:

بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا

ترجمہ...... میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلہ سے اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اپنے اس درد سے پھر اٹھا اپنا ہاتھ اور اس عمل کو لوٹا طاق مرتبہ۔ ترمذی مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۵...... جب تم میں سے کوئی دیکھے اپنے آپ سے یا اپنے مملوک سے یا اپنے بھائی سے وہ چیز (یا حالت) جو اس کو اچھی لگے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرے اس لئے کہ نظر حق ہے۔ ابویعلی طبرانی، مستدرک عن عامر بن ابیعہ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۶...... جب تم آگ دیکھو تو اللہ اکبر کہو اس لئے کہ اللہ اکبر کہنا اس کو بجھا دیتا ہے۔
ابن السنی ابن عدی ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۴۷...... جب تم میں سے کوئی کسی تکلیف کو محسوس کرے تو اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں درد محسوس کرتا ہے پھر سات بار کہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما آجد۔ مسند احمد، طبرانی کبیر عن کعب بن مالک

۲۸۳۴۸...... کاش کہ تم اس کے واسطے دم کرتے اس لئے کہ اس کو نظر ہے۔ مسلم سنن کبریٰ لبیھقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۸۳۴۹...... اپنے دم مجھ پر پیش کرو جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ (اس کے الفاظ میں) شرک نہ ہو۔
مسلم ابوداؤد عن عوف بن مالک

۲۸۳۵۰...... کیا تم نے اس کے لئے دم نہیں کیا پس تحقیق میری امت کی تہائی اموات نظر سے ہوتی ہیں۔ حکیم ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۵۱.....ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے آپ نے فرمایا کہ دم کیا کر جب تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ ہو۔مستدرک عن شفا بنت عبداللہ

۲۸۳۵۲.....(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا (اے اللہ بڑے کو چھوٹا کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے) اس تکلیف کو چھوٹا کردے جو مجھ کو ہے۔

ابن السني عن بعض امهات المؤمنين

۲۸۳۵۳.....آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جبریل میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! کیا آپ کو تکلیف ہوئی؟ میں نے کہا ہاں، جبریل نے کہا کہہ:

بسم الله ارقيک من کل شيء يوذيک من شر کل نفس أوعين حاسد بسم الله ارقيک الله يشفيک

ترجمہ:......میں دم کرتا ہوں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ ہر اس چیز سے جو تجھ کو تکلیف پہنچائے ہر نفس کے شر سے یا حاسد کی نظر سے اللہ کے نام کے ساتھ میں تجھے دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا دے

مسندا حمد صحیح مسلم تر مذی ابن ماجه عن ابی سعید رضی الله عنه مسند احمد، ابن حبان مستدرک عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۲۸۳۵۴.....اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لا شفاء الا شفاء ک لايغا در سقما.

لے جا تکلیف کو اے لوگوں کے رب شفا عطا فرما تو ہی شفا بخشنے والا ہے نہیں کوئی شفا مگر تیری شفا نہیں چھوڑتی کسی تکلیف کو۔

مسند احمد، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابن مسعود رضی الله عنه مسند احمد ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۵۵.....آپ ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اکشف الباس رب الناس اله الناس

ترجمہ:......دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب لوگوں کے معبود۔ابن ماجه عن رافع بن خديج رضی الله عنه

۲۸۳۵۶..... اکشف الباس رب الناس

ابن جزير ابونعيم ابن عساکر عن ثابت بن قيس بن شماس ابوداؤد نسائی عن ثابت رضی الله عنه

۲۸۳۵۷..... اذهب الباس رب الناس ولايکشف الکرب غيرک

دور کردے تکلیف کو اے لوگوں کے رب اور نہیں دور کرتا تکالیف کو کوئی بھی تیرے علاوہ۔خرائطی عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۵۸..... بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دی اور وہ نہیں ہوئی ہے تمہارے دم سے۔

ابن سعد تاريخ بخاری طبرانی کبير عن جيلة بن الازرق

۲۸۳۵۹.....کیا تو اس کو رقیۃ النملۃ (چیونٹیوں کا دم) نہیں سکھاتی؟ جیسا کہ تو نے اس کو لکھنا سکھایا۔

مسند احمد ابوداؤد عن الشفائيت عبدالله رضی الله عنه

۲۸۳۶۰.....کھا پس البتہ مری زندگی کی قسم جس شخص نے غلط دم پڑھ کر کھایا (تو وہ اس کا نصیب) البتہ تحقیق تو نے سچے دم کے ذریعہ سے کھایا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد مستدرک عن خارجه بن الصلت عن عمه علاقه بن صحار

۲۸۳۶۱.....کیا ہے تمہارے اس بچہ کو کہ رو رہا ہے کیوں نہیں جھاڑ پھونک کروائی تم نے اس کے لئے نظر سے (بچاؤ کے لئے)۔

مسند احمد عن عائشه رضی الله عنها

۲۸۳۶۲.....ابو ثابت کو حکم کرو کہ تعوذات پڑھے دم کرکے، جھاڑ پھونک کا عمل نہیں ہے مگر نظر بد میں یا بخار میں یا زہریلے جانور کے ڈسنے میں۔

احمد ابوداؤد عن سهل بن حنيف

۲۸۳۶۳.....جو آدمی تم سے کسی تکلیف کی شکایت کرے یا اس کا بھائی اس کے سامنے کسی تکلیف کا اظہار کرے تو چاہئے کہ وہ کہے:

ربنا الله الذی في السماء. تقدس اسمک امرک في السماء والارض کما رحمتک في السماء والارض فاجعل رحمتک في الارض اغفرلنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من

رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الوجع.
پس (یہ کلمات کہنے سے) وہ ٹھیک ہو جائے گا۔
ترجمہ، دعا:...... ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اس کے بعد خطاب کی صورت میں بطریق مناجات کہے) تیرا نام پاک ہے تیرا حکم آسمان میں ہے اور زمین میں ہے جب کہ تیری رحمت آسمان میں ہے سو تو ایسے ہی اپنی رحمت کو زمین میں بھی متوجہ کر دے ہمارے قصور کو معاف فرما اور غلطیوں کو بھی تو پاکیزہ نفوس کا رب ہے اپنی رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا نازل فرما اس درد پر۔ ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۹ ضعیف الجامع ۵۴۳۲

۲۸۳۶۴......(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے کسی ڈسے ہوئے پر سورۃ فاتحہ کا دم کیا بعوض بکریوں کے ایک ریوڑ کے جب رسول اللہ ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کس نے بتایا کہ یہ دم ہے تم نے ٹھیک کیا، یہ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔

احمد، بخاری مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۵......دم نظر بد، یا بخار یا اس خون کے لئے ہی ہے جو رکتا نہ ہو۔

ابو داؤد مستدرک عن انس رضی اللہ عنہ، ضعیف ابی داؤد ۸۳۸ ضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۳۶۶......کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو جبریل نے مجھ پر پڑھا، یوں کہنا:

بسم اللّٰہ آرقیک اللّٰہ یشفیک من کل داء یاتیک من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسدٍ اذا حسد
یہ دم تین بار کیجیو۔
ترجمہ:...... میں تجھے اللہ کے نام کے ساتھ دم کرتا ہوں اللہ تجھ کو شفا بخشے ہر اس بیماری سے جو تیرے پاس آئے گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔

ابن ماجہ، متدرک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۲۱۶۶

۲۸۳۶۷...... اللھم رب الناس مذھب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشف شفاء لا یغادر سقما.
(اس کا ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے)۔ احمد، بخاری، ابو داؤد ترمذی نسائی عن انس

۲۸۳۶۸......(آپ ﷺ نے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) حفصہ رضی اللہ عنہا کو رقیۃ النملہ سکھا دے۔

ابو عبید عن ابی بکر بن سلیمان بن خثیمۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۳۶۹......انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچتے تھے پس جس کی موافقت ان کی لکیر سے ہوگی تو وہ ہے (صحت کو پہنچنے والا)۔

مسند احمد شیخین ترمذی عن معاویۃ بن الحکم

۲۸۳۷۰......جو یہ کر سکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ نفع پہنچائے۔ احمد شخین نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۱......نہیں ہے کوئی دم مگر نظر بد سے یا بخار سے۔

مسلم ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ احمد شخین ابو داؤد ترمذی عن عمران عن ابی لیلیٰ

۲۸۳۷۲......جب رہائش گاہ میں سانپ ظاہر ہو تو اس کو کہو:

انا نسئلک بعھد نوحٍ و بعھد سلیمان بن داؤد ان لا تؤذینا
ترجمہ:......ہم تجھ سے نوح اور سلیمان علیہما السلام کے عہد کے ساتھ یہ سوال کرتے ہیں کہ تو ہمیں نہ ستائے پس اگر وہ دوبارہ آئے تو اس کو مار ڈالو۔ ترمذی عن ابی لیلیٰ، ضعیف الترمذی ۲۵۲ تذکرۃ الموضوعات ۱۱۲

۲۸۳۷۳......انگشت شہادت اپنی ڈاڑھ پر رکھ پھر یٰس پڑھ۔ فردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۷۴......اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس حصہ پر رکھو جو تکلیف کر رہا ہے اور پڑھ بسم اللہ تین بار اور سات بار یہ کہہ اعوذ باللّٰہ وقدرتہ من شر

ماا جد و احاذر (میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی اور اس کی قدرت کی اس چیز کے شر سے جو میں پا رہا ہوں اور جس کا میں خوف کر رہا ہوں)۔

احمد مسلم ابن ماجه عن عثمان بن ابی العاص الثقفي رضی الله عنه

۲۸۳۷۵.....اپنا دایاں ہاتھ اس جگہ رکھ جس میں تجھے درد ہے پھر سات بار اس کو پھیر اور ہر دفعہ پھیرنے میں یہ کہہ آعوذ بعزة الله وقدرة من شر ما آجد. طبرانی کبیر مستدرک عن عثمان

۲۸۳۷۶.....(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا ہاتھ اس پر رکھ (اور) تین بار پڑھ بسم الله اللهم اذهب عني شر ما آجد بدعوة نبيک الطيب المبارک المکين عندک بسم الله (اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ دور فرما مجھ سے اس (تکلیف) کا شر جو میں پا رہی ہوں اپنے پاک نفس نبی کی دعا کے طفیل جو کہ تیرے دربار میں ذی مرتبہ ہے) (بسم اللہ)۔

خرائطي في مکارم الاخلاق ابن عساکر عن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنها

۲۸۳۷۷.....(ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا) اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھ اور کہہ:

اللّٰهم داوني بدوائک واشفني بشفائک واغنني بفضلک عمن سواک واحذر عني اذاک

اے اللہ! علاج فرما میرا اپنی دوا سے اور شفا دے مجھ کو اپنی شفا سے اور مستغنی کر دے مجھے اپنے ماسوا سے اور ہٹا دے مجھ سے اپنی تکلیف۔

طبرانی عن میمونة بنت ابی عسیب رضی الله عنها

## الاکمال

۲۸۳۷۸.....جو یہ کر سکتا ہے کہ اپنے بھائی کو نفع پہنچائے تو اس کو نفع پہنچانا چاہئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ نے جھاڑ پھونک سے منع فرمایا تھا اور میں بچھو کا جھاڑا کرتا ہوں دم کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

احمد، عبد بن حمید، مسلم، ابن ماجه، ابن حبان مستدرک عن جابر رضی الله عنه

۲۸۳۷۹.....جو آدمی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ یہ کرے (داڑھ کا درد)۔(خرائطي في مکارم الاخلاق عن الحسن یہ روایت مرسل ہے)۔

۲۸۳۸۰.....اسکني آيها الريح أسکنتک بالذی سکن له مافي السموت وما في الارض وهو السميع العليم.
ٹھہر جا اے ہوا! میں نے ٹھہرایا تجھے اس ذات کے توسل سے جس کے لئے ٹھہر گئیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور وہ سب جو زمین میں ہیں۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے سامنے ڈاڑھ کے درد کی شکایت تو آپ نے یہ دعا ارشاد فرمائی۔ رافعي عن ذکوان بن نوح

## تعسیر الولادة.....ولادت کی مشکل

۲۸۳۸۱ جب کسی عورت کو ولادت کی مشکل درپیش ہو تو کوئی صاف برتن لے اور اس پر لکھے کانهم يوم يرون مايو عدون آیت کے اخیر تک۔ اور کانهم يوم يرونها لم يلبثوا اخر آیت تک۔ اور لقد کان في قصصهم عبرة لاولي لباب آخر آیت تک۔ پھر برتن کو دھویا جائے اور اس عورت کو پلا دیا جائے اور پیٹ اور منہ پر چھینٹے دیے جائیں۔ ابن السني عن ابن عباس رضی الله عنهما، (تکميل النفع ۲

## العین من الاکمال.....نظر بد کا ذکر

۲۸۳۸۲.....جب تم میں سے کوئی اپنے نفس سے یا مال سے یا اپنے بھائی سے وہ دیکھے جو اسے (دیکھنے والے کو) اچھا لگے تو چاہئے کہ برکت کی

دعا کرے اس لئے کہ نظر (کی تاثیر) حق ہے (یعنی بارک اللہ کہہ دے)۔ ابویعلی، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ طبرانی مستدرک سنن سعید بن منصور عن عامر بن ربیعۃ مستدرک عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

# اچھی چیز دیکھ کر ماشاء اللہ کہے

۲۸۳۸۳۔۔۔ جو آدمی کسی چیز کو دیکھے اور وہ اس کو پسند آجائے اپنی ہو یا کسی اور کی تو چاہئے کہ یہ کہے ما شاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

دیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۴۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر (یعنی کسی سبب کے بغیر فیصلہ موت) کے بعد میری امت کے سب سے زیادہ مرنے والے نظر بد سے مرتے ہیں۔

دارقطنی بخاری فی التاریخ حکیم وسیمو یہ بزلو،ضیاء مقدسی عن جابر رضی اللہ عنہ، کشف الخفاء ۲ ۴۹۶

۲۸۳۸۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر اس کے گھرانہ مال یا اولاد میں کوئی بھی نعمت ارزاں کرے اور وہ اس کو بھلی لگے پھر وہ اس کو دیکھ کر ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ کہہ دے تو موت آنے تک اللہ تعالیٰ اس حال نعمت سے ہر آفت اٹھالیتے ہیں۔ ابن صصری فی الامالی، عن انس رضی اللہ عنہ

یہ روایت حسن ہے۔

۲۸۳۸۶۔۔۔ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی سے وہ حالت دیکھتا ہے جو اس کو پسند آتی ہے اس کی ذات میں (مثلاً صحت وتندرستی) یا اس کے مال میں (مثلاً ترقی) تو کیا چیز مانع ہے اس کے لئے اس بات سے کہ اس پر برکت کا جملہ کہہ دے اس لیے کہ نظر حق ہے۔

ابن السنی، طبرانی عن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ

۲۸۳۸۷۔۔۔ کس بنا پر تم میں کوئی اپنے بھائی کو مارتا ہے جب اپنے بھائی سے (کوئی خیر) دیکھے تو اس کو برکت کی دعا دیدے۔

نسائی، ابن ماجہ، طبرانی عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ طبرانی عن سھل بن حنیف

۲۸۳۸۸۔۔۔ کیوں قتل کرتا ہے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں نہ برکت بھیجی تو نے اس پر؟ بیشک نظر حق ہے۔ اس کے لئے وضو کر) اور ایک روایت میں ہے کہ غسل کر جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے وہ حال دیکھے جو اس کو پسند آرہا ہے تو برکت کا جملہ (دعائیہ) کہہ دے۔

مالک، دارقطنی، احمد، ابن حبان حاکم طبرانی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۸۹۔۔۔ نظر اور بدنظر قریب ہیں کہ تقدیر سے آگے بڑھ جائیں پس اللہ کی پناہ مانگو بدنظری اور نظر سے۔ دیلمی عن عبداللہ بن جراد

۲۸۳۹۰۔۔۔ لاؤ میرے ان دونوں بچوں کو تاکہ میں ان دونوں کی پناہ کا سامان کروں اس کلمہ سے جس سے پناہ دلوائی ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں اسماعیل واسحٰق کو (پھر آپ ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا پڑھی):

اعوذ کما بکلمات اللہ التامات من کل شیطن وھامۃ ومن کل عین لامۃ

میں تم دونوں کو پناہ دیتا ہوں اللہ کے نام (مکمل) کلمات کے ساتھ ہر شیطان سے اور زہریلی چیز سے اور لگ جانے والی نظر سے۔

ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ابن سعد طبرانی ابن عسا کر عن ابن مسعور رضی اللہ عنہ

۲۸۳۹۱۔۔۔ کیا تم اس کے لئے نظر کا جھاڑا نہیں کرتے۔ طبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۲۸۳۹۲۔۔۔ اس کو نظر ہے پس اس کا جھاڑا کرواؤ۔ مستدرک حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۸۳۹۳۔۔۔ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اس کے قتل سے مستغنی ہے بیشک نظر حق ہے پس جو بھی کسی سے وہ چیز دیکھے جو اس کو اچھی لگے (اس کی ذات سے) یا اس کے مال سے تو اس پر برکت کا دعائیہ جملہ کہہ دے (بارک اللہ) اس لئے کہ نظر واقعی چیز ہے۔

ابن قانع عن سھل بن حنیف عن ابیہ

۲۸۳۹۴..... اس میں سات آدمیوں کی نظر ہے (رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ میں ایک دن آیا اور ہانڈی ابل رہی تھی مجھے چربی کا ایک ٹکڑا اچھا لگا میں نے اس کو لیا اور کھالیا پھر میں ایک سال تک بیمار رہا میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔ جو گذرا۔

بغوی طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

ا۔عین اور نفس یہاں ساتھ وارد ہیں ان کا فرق دیکھ لیا جائے۔وعلی اللہ وصحبہ' اجمعین۔

۲۸۳۹۵..... کہہ اعوذ بكلمات الله التامات التي لايجاوزهن برولا فاجر من شر ماذر أفي الارض ومن شر مايخرج منها ومن شر مايعرج في السمآء وما ينزل منها ومن شر كل طارق الا طارقا يطرق بخير يا رحمن.

ترجمہ:...... میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ان پورے کلمات کی جن سے آگے کوئی نیک و بدنہیں بڑھ سکتا ان تمام چیزوں کے شر سے جن کو اس نے زمین میں پیدا کیا اور ان چیزوں کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہیں اور ان چیزوں کے شر سے جو آسمان میں چڑھتی ہیں اور جو اس کے شر سے جو اترتی ہیں اور ہر رات کے وقت آنے والے کے شر سے مگر وہ جو خیر کے ساتھ آئے (ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ! ایک تکلیف پہنچانے والا جنات میں سے مجھے ستاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ تعلیم فرمایا۔

سنن کبریٰ بیهقی ابن عساکر عن ابی العالیة رضی الله عنه

# قتل الحیات من الاکمال

# ذکر سانپوں کے مارنے کا اکمال میں سے

۲۸۳۹۶..... کچھ لوگوں آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک زمین ہے جو سانپوں سے پر ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی

علامہ ذھبی میزان الاعتدل میں فرماتے ہیں یہ حجاج کے آدمیوں میں سے تھا اور اسی نے سعید بن جبیر کو قتل کے لئے پیش کیا تھا۔ اس سے روایت لینا مناسب نہیں ہے جب تم (وہاں) پہنچو تو اس زمین پر جاؤ اور اس کا چکر لگاؤ اور کہو:

ان كنتم منا فلايحل لكم اذانا وان لم تكونوا فانانؤذنكم بحرب.

ترجمہ...... اگر تم ہم میں سے ہو تو تمہارے واسطے ہمیں تکلیف دینا حلال نہیں ہے اور اگر تم ہم میں سے نہیں ہو تو ہم تم سے جنگ کا اعلان کرتے۔ بغوی عن اسماعیل بن اوسط البجلی عن اشیاخ لهم

# الرقی الامور متعددۃ من الاکمال میں سے

# متعدد امور کے لئے جھاڑ پھونک کا بیان

۲۸۳۹۷..... اعوذ بكلمات الله التامات واسمائه كلها عامة من شر السامة واللامة وكل عين لامة ومن شر حاسد اذا حسد ومن شر آبي موة وما ولد.

میں پناہ لیتا ہوں اور اللہ کے بھرپور کلمات کی اور اس کے سارے ناموں کی جو (ہر فرد مخلوق کو) عام ہیں ہر زہریلی چیز کے شر سے اور ہر

آپڑنے والی تکلیف کے شر سے اور ہر لگ جانے والی نظر کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

تنتیس فرشتے آئے اور بولے لاؤ اپنی زمین کی مٹی اور اس کو (محمد ﷺ) کا دم کرو) گاڑ محمد ﷺ کا دم کر کے جن نے اس پر زنجیر لائی (یا پھندہ لایا) وہ کامیاب نہیں ہوا۔ یہ دم اللہ کے حکم سے جنون، جذام برص بخار اور نفس وعین (نظر) میں نافع ہے۔ (ابو نصرا لنجری عن ابی امامه اس روایت کے دوراوی ضعیف ہیں)۔

۲۸۳۹۸..... اللہ تعالیٰ کے حکم سے جنون و جذام برص نظر بد اور بخار میں یہ نافع ہے کہ یہ دعا لکھی جائے:

اعوذ بكلمات الله التامة و اسمائه كلها عامة من شر السامة والهامة ومن شر العين اللامة و من شر حاسد اذاحسد ومن شر ابی مرة وما ولد. ديلمی عن ابی امامه

۲۸۳۹۹..... جب تم میں سے کوئی تکلیف میں مبتلا ہو تو چاہئے کہ اپنا ہاتھ وہاں رکھے جہاں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے پھر کہے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد واحاذر

سات مرتبہ پڑھے۔ مسلم عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۰..... اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر اور سات مرتبہ پڑھ:

بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما آجد. ابوداؤد ترمذی طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۱..... بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے شفادی ہے اور میں تمہارے دم سے ٹھیک نہیں ہوا۔ راوی حدیث جبلہ بن الازرق سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو بچھو نے ڈنک مارا پس آپ پر غشی آ گئی لوگوں نے آپ کو پڑھ کر پھونکا پس جب آپ ﷺ ٹھیک ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

تاريخ بخاری ابن سعد بغوی باوردی ابن الكن ابن قانع (سموبه) طبرانی دارقطنی عن جبلة بن الازرق

۲۸۴۰۲..... تم میں سے جس کسی کو درد ہو تو درد والی جگہ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھے اور اس پر بسم اللہ تین بار پڑھے اور سات بار یہ پڑھے:

اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد واحاذر. طبرانی عن عثمان بن ابی العاص

۲۸۴۰۳..... اذهب الباس رب الناس. طبرانی عن رافع بن خديج رضی الله عنه

۲۸۴۰۴..... اكشف الباس رب الناس. ابن ماجه عن ثابت بن قيس بن شماس ابوداؤد، نسائی ابن حبان طبرانی ابن قانع حليه ابی نعيم سنن سعيد بن منصور عن يوسف بن محمد بن ثابت بن قيس عن ابيه عن جده

۲۸۴۰۵..... اعيذك بالله الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يو لد ولم يكن له كفوا احدمن شر ما تجد.

اس دعا سے تعویذ حاصل کر پس بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور جس نے اس سے پناہ لی اس نے اللہ کی اس نسبت سے پناہ حاصل کی جس کو اللہ نے اپنے لیے پسند کیا۔

ترجمہ...... میں تجھ کو پناہ دیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو تجھے ہو رہی اللہ کی جو احد ہے صمد ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ اس کو کسی نے جنا اور جس کا کوئی ہمسر نہیں۔ حکیم ترمذی عن عثمان بن ابی العاص

ا۔ اس جملہ (اعیذک ماتجد) کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مخاطب سے کہا جا رہا ہے کہ میں تجھے یہ کہتا ہوں کہ اس طرح تعوذ پڑھ:

اعوذ بالله الاحد الصمد الذی لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد من شر ما اجد. والله اعلم.

۲۸۴۰۶..... کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جس سے مجھے جبریل علیہ السلام نے دم کیا تھا: یعنی اس طرح کہنا:

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء ياتيك من شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد

ان کلمات سے تو تین بار دم کیا کر۔ ابن سعد ابن ماجه مستدرك عن ابی هريرة رضی الله عنه

۲۸۴۰۷..... کیا میں تجھے وہ دم نہ سکھاؤں جو جبریل نے مجھے کیا (علیہ السلام)۔ (یعنی) بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء يوذيك اس دم کو اختیار کر پس تجھے اس کی مبارک ہو۔ طبرانی مستدرك عن عمار رضی الله عنه

۲۸۴۰۸ کوئی بھی ایسا مریض جس کی موت کا وقت نہ آیا ہو (اور وہ) ان کلمات سے تعوذ کرے تو ضرور اس کو ہلکا پن حاصل ہوگا: بسم اللہ العظیم اسأل اللہ رب العرش العظیم ان یشفیہ سات بار پڑھے۔ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۴۰۹......کس چیز نے تجھے بتلایا کہ یہ دم ہے؟ تم صحیح نتیجہ کو پہنچے تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی لگاؤ۔(ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) کی ایک جماعت نے ایک زہریلے جانور کے ڈنک مارے ہوئے شخص کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا بعوض ایک ریوڑ بکریوں کے) اس پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد ابن ماجہ عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۲۸۳۶۴ پر گذر چکی ہے۔

۲۸۴۱۰......جس نے غلط جھاڑ پھونک کے ذریعہ کھایا (تو وہ اس کا نصیب) سو تو نے سچے دم کے ذریعہ کھایا ہے (حارث بن عمرو برجمی کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک آدمی کو دم کیا اور وہ صحیح ہوگیا (پھر اس نے کچھ دیا ہوگا) پس میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

ابن قانع عن خارجہ بن الصلت عن الحارث بن عمر ابرجمی

۲۸۴۱۱......پس میری زندگی کی قسم البتہ جس نے باطل (کلمات) سے دم کیا اور کھایا (تو وہ اس کا نصیب لیکن) البتہ تحقیق تو نے صحیح دم سے کھایا (خارجہ بن الصلت کے چچا راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آفت زدہ کو فاتحہ پڑھ کر دم کیا (اور وہ ٹھیک ہوگیا) تو انہوں نے کچھ دیا میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ یہ فرمایا (ﷺ) یہ حدیث ۲۸۳۶۰ پر گذر چکی ہے۔

احمد ابو داؤد طبرانی، مستدرک شعب الایمان لبیھقی عن خارجہ بن الصلت عن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۲ ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السمآء کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفرلنا ذنوبنا وخطایانا انک انت رب الطیبین فانزل رحمة من رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الوجع.

جب درد والا یا کوئی دوسرا اس پر پڑھے تو وہ ٹھیک ہوجائے گا۔(دیکھئے ۲۸۳۶۳ طبرانی مستدرک عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)

۲۸۴۱۳......کوئی حرج نہیں قرآن کا تعویذ لٹکانے میں آفت آنے سے پہلے اور آفت آنے کے بعد۔ابو نعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

## دوسری فصل......جھاڑ پھونک سے ڈرانے کے بیان میں

۲۸۴۱۴......جس نے داغ لگوایا یا جھاڑ پھونک کروائی تو وہ توکل سے بری ہوگیا۔

مسند احمد ترمذی ابن ماجہ مستدرک عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۵......بے شک جھاڑ پھونک کے کلمات (منتر) اور تعویذات اور (جھومنتر یعنی) ساحرانہ الفاظ (جن سے میاں بیوی یا دیگر انسانوں میں الفت یا عداوت پیدا ہوجائے) شرک ہیں۔مسند احمد ابن ماجہ ابو داؤد مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۶......جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کیا گیا۔احمد نسائی سنن بیھقی مستدرک عن عبداللہ بن علیکم رضی اللہ عنہ

۲۸۴۱۷......جس نے تعویذ لٹکایا تو تحقیق اس نے شرک کیا۔مسند احمد مستدرک عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ

ضعیف الجامع ۵۷۰۳

۲۸۴۱۸......جو سیپ (یا کوڑی) لٹکائے پس اللہ اس کو نہ چھوڑے (اور جو تعویذ لٹکائے تو اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے)۔

احمد مستدرک عن ایضا

۲۸۴۱۹......نبی ﷺ نے منتر سے اور تعویذات اور ساحرانہ ٹوٹکوں سے منع فرمایا۔مستدرک عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۴۲۰...... تین چیزیں سحر سے ہیں۔ منتر اور ساحرانہ ٹوٹکے اور لٹکائے جانے والے تعویذات۔ طبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنه

## الاکمال

۲۸۴۲۱...... خبردار بے شک اس سے تجھے کمزوری ہی بڑھے گی اور اگر تو اس حال میں مرا کہ تیرا یہ خیال ہو کہ پیتل کا یہ حلقہ (چھلا) تجھ کو نافع ہے تو تو فطرت کے علاوہ پر مرا (یعنی توحید پر موت نہ ہوگی)۔ مسند احمد طبرانی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۲...... بے شک یہ شیطان کا کام ہے (یعنی آسیب زدہ یا بیمار کا تعویذ)۔ مستدرک عن انس

۲۸۴۲۳...... آسیب والے کا یا بیمار کا تعویذ شیطانی چیز ہے (ذھبی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک حدیث نقل کی اس کا ایک جزیہ ہے)

۲۸۴۲۴...... جس نے کوئی چیز لٹکائی تو وہ اس کے حوالہ کردیا گیا۔

۲۸۴۲۵...... جس نے میاں بیوی کے درمیان جدائی کا عمل (سحر) کیا تو وہ دنیا اور آخرت میں اللہ کے غضب اور لعنت کا شکار ہو گیا اور اللہ پر حق ہے کہ اس کو جہنم کی آگ کی چٹان سے سزا دے الا یہ کہ توبہ کرے۔ دارقطنی فی الامراد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۵...... ہرگز نہ رہنے دیا جائے کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا پٹا یا کوئی بھی پٹا (ہار) مگر یہ کہ کاٹ دیا جائے۔ موطا مالک، مسند احمد، طبرانی عن ابی بشیر الانصاری رضی اللہ عنه، بخاری کتاب الجهاد مسلم کتاب اللباس باب کراهة قلادة الو ترفی رقبة البعیر

## تیسرا باب...... طاعون اور آفت سماوی کے بیان میں

۲۸۴۲۷...... جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں داخل نہ ہو اور جب وہ ایسی جگہ واقع ہو جائے جہاں تم مقیم ہو تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ مسند احمد، شیخین نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه، احمد شخین عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنه ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۸...... طاعون ایسی مصیبت کی نشانی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلا کیا تھا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس کے پاس نہ جاؤ اور جب وہ کسی جگہ آپڑے جب تم وہاں ہو تو پھر اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۲۹...... شہداء اور بستروں پر مرنے والے طاعون میں مرنے والوں کے بارہ میں ہمارے رب کے پاس جھگڑا لیجائیں گے پس شہدا کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم قتل کیے گئے اسے ہی یہ بھی قتل ہوئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی میں یہ بستروں پر مرے ہیں جیسے کہ ہم بستروں پر مرے تھے۔

پس اللہ تعالیٰ ان کے مابین فیصلہ کرے گا سو کہے گا ہمارا رب تبارک وتعالیٰ کہ ان کے زخموں کی طرف نظر کرو پس اگر ان کے زخم مقتولین کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ بھی ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہوں گے چنانچہ (فرشتے) ان کے زخموں کو دیکھیں گے پس اچانک ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہو جائیں گے اور یہ ان سے جاملیں گے۔ احمد، نسائی عن عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۰...... بے شک یہ وباء ایک عذاب ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا ہے اور اس کا کچھ حصہ زمین میں باقی ہے جو کبھی آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے پس جب یہ کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ میں اس کی (آمد کی) خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ۔ احمد، نسائی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۱...... جبرئیل میرے پاس طاعون اور بخار لے کر آئے پس میں نے بخار کو مدینہ میں روک لیا اور طاعون کو شام کی طرف روانہ کردیا پس طاعون میری امت کے لئے شہادت اور رحمت ہے۔ اور کافروں پر عذاب ہے۔ احمد، ابن سعد عن ابی عسیب رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۲...... طاعون ایک عذاب کا باقی حصہ ہے جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا پس جب وہ کسی زمین میں آجائے اور تم وہاں ہو تو

اس سے بچنے کے لئے وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں وہ آئے اور تم وہاں نہ ہو تو اس میں پڑاؤ نہ کرو۔

بخاری مسلم ترمذی عن اسامة رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۳......طاعون ہر مسلم کے لئے شہادت ہے۔احمد شیخین عن انس رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۴......طاعون ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا بھیجتا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسکو ایمان والوں کے لئے رحمت بنایا ہے پس جو بھی کوئی بندہ ایسا ہو کہ طاعون آجائے اور وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں صبر کے ساتھ امید اجر وثواب رکھتے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ سمجھتا ہو (یعنی یقین رکھتا ہو) کہ اس کو وہی کچھ ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اس شخص کو مانند شہید کے اجر ملے گا۔

طبرانی،احمد، بخاری عن عائشه رضی اللہ عنها و ارضاها

۲۸۴۳۵......طاعون (کی) گرہ ہوتی ہے مانند اونٹ کے غدود کے اس کے اندر جمار ہنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل لشکر جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ابو داؤد طیالسی، مسند احمد بخاری عن عائشه رضی اللہ عنها

۲۸۴۳۶......طاعون تمہارے دشمنوں یعنی جنات کے لئے عذاب ہے اور وہ تمہارے لیے شہادت ہے۔

مستدرک عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنه، کشف الخفاء ۱۶۵۸، الضعیفه ۸۲

۲۸۴۳۷......طاعون میری امت کے لئے شہادت ہے اور جنات میں سے تمہارے دشمنوں کے لئے مصیبت ہے یہ ایک گرہ ہے مانند اونٹ کے غدود کے یہ بغل میں اور پیٹ کے نچلے حصہ میں نکلتی ہے جو اس میں مر جائے وہ شہید مرے گا اور جو اس میں ٹھہرا رہے وہ اللہ کے راستہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والے کی مثل ہے اور جو اس سے بھاگے وہ لشکر جہاد سے بھاگنے والے کی مثل ہے۔

طبرانی اوسط ابونعیم عن عائشه رضی اللہ عنها

۲۸۴۳۸......جب تم کسی علاقہ میں طاعون کا سنو تو اس میں نہ جاؤ اور جب وہ آجائے اور (اس) علاقہ میں ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔

احمد،شیخین ترمذی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۳۹......اے اللہ، میری امت کا فنا ہونا اپنے راستہ میں زخمی ہونے سے اور طاعون سے قتل ہونے کی صورت میں طے کردے۔

احمد، طبرانی عن ابی بردة اشعری رضی اللہ عنه

# مدینہ منورہ کی وباء منتقل ہونا

۲۸۴۴۰......میں نے خواب دیکھا کہ ایک عورت بکھرے بال والی مدینہ سے نکلی حتیٰ کہ مہیعہ (جحفہ کے علاقہ) میں جا پڑی۔ پس میں نے اس کی تعبیر یہ کی تحقیق مدینہ (منورہ) کی وباء اس کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔احمد، ترمذی ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۲۸۴۴۱......تم ضرور ہجرت کروگے ملک شام کی طرف اور وہ تمہارے لیے فتح ہوگا اور (وہاں) تمہیں ایک بیماری ہوگی جو مثل پھوڑے یا گوشت کے (لمبے) پارچے کے ہوگی جو آدمی کے پیٹ کے نچلے حصہ میں لاحق ہوگی اس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کے نفوس کو شہادت بخشے گا اور اس سے ان کے اعمال کو سنوارے گا۔احمد عن معاذ رضی اللہ عنه، ضعیف الجامع ۳۲۶۰

۲۸۴۴۲......طاعون سے بھاگنے والا (جہاد کے) لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور اس میں صبر کرنے والا مانند لشکر میں جم کر لڑنے والے کے ہے۔مسند احمد مسند عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنه

۲۸۴۴۳......طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جس نے اس میں صبر کیا اس کے لئے شہید کے اجر کے برابر ہے۔

احمد عن جابر رضی اللہ عنه) ذخیرة الحفاظ ۳۶۸۹

۲۸۴۴۴......طاعون سے بھاگنے والا لشکر سے بھاگنے والے کی طرح ہے۔ابن سعد عن عائشه رضی اللہ عنها

# الاکمال

۲۸۴۴۵۔۔۔۔بے شک طاعون تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے اور یہ شہادت ہے۔
شیرازی فی الا لقاب عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۶۔۔۔۔شہداء اور طاعون میں مرنے والے آئیں گے پس طاعون والے کہیں گے کہ ہم شہداء ہیں سو ان سے کہا جائے گا دیکھو اگر ان کا زخم شہداء کے زخم جیسا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے جس کی خوشبو مانند مشک کی خوشبو کے ہے تو یہ شہداء ہیں پس ان کو ایسا ہی پائیں گے۔
احمد، طبرانی، عن عتبة بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۷۔۔۔۔تم ایک منزل میں پڑاؤ کرو گے جس کو جابیہ اور جو بیہ کہا جاتا ہوگا اس میں تمہیں ایک بیماری لاحق ہوگی مثل اونٹ کے غدود کے پس اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت دے گا اور تمہاری اولاد کو (بھی) اور اس سے تمہارے اعمال سنوارے گا۔ طبرانی ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۸۔۔۔۔اے اللہ! میری امت کی فنا نیزوں کے زخم اور طاعون کے ذریعہ کیجیو۔
باوردی عن اسامة بن شریک عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ

۲۸۴۴۹۔۔۔۔اے اللہ! میری امت کی فنا اپنے راستہ میں نیزوں سے زخمی ہونے اور طاعون زدہ ہونے کی صورت میں شہادت سے کیجیو۔
مسنداحمد. حاکم. بغوی. طبرانی، مستدرک عن ابی بردة الاشعری رضی اللہ عنہ اخی ابی موسیٰ الاشعری

۲۸۴۵۰۔۔۔۔میری امت نیزوں کے گھاؤ اور طاعون کے حملہ سے ہی فنا ہوگی۔ طاعون ایک گلٹی ہے مانند اونٹ کی گلٹی کے اس میں جمنے والا مثل شہید کے ہے اور اس سے بھاگنے والا مثل جہاد سے بھاگنے والے کے ہے۔ طبرانی اوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۴۵۱۔۔۔۔طاعون آفت سماوی کی نشانی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ لوگوں کو مبتلیٰ کیا تھا۔ پس جب تم اس کے متعلق سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب وہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آپڑے تو اس سے نہ بھاگو۔ مسلم عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۲۔۔۔۔بے شک یہ وباء ایک ایسی چیز ہے جس سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب کیا گیا اور اس کا کچھ حصہ ہنوز باقی ہے پس یہ کبھی آجاتی ہے اور کبھی چلی جاتی ہے پس جب یہ تمہارے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں آجائے تو اس سے نہ نکلو اور جب کسی علاقہ آئے جب کہ تم وہاں نہ ہو تو وہاں نہ جاؤ۔ طبرانی کبیر عن سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۳۔۔۔۔جب تم کسی شہر میں اس وباء کے متعلق سن لو تو وہاں نہ جاؤ اور جب آجائے اور تم وہاں تھے تو اس سے بچنے کی خاطر نہ نکلو۔
طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

۲۸۴۵۴۔۔۔۔اس کو اپنے سے ہٹا اس لیے کہ بیماری کے اختلاط سے ہلاکت ناشی ہوتی ہے۔
مسند احمد، ابوداؤد. بیہقی فی شعب الایمان عن فروة بن مسیک رضی اللہ عنہ

## بیماری کا عذاب ہونا

۲۸۴۵۵۔۔۔۔بے شک یہ بیماری ایک عذاب ہے جو تم سے پہلی امتوں کو دیا گیا ہے پس جب یہ کسی ایسے علاقہ میں ہو جس میں تم موجود نہیں تو اس میں سکونت نہ کرو اور جب کسی جگہ ہو جائے اور تم وہیں ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو۔

۲۸۴۵۶۔۔۔۔اس بیماری سے تم سے پہلی امتوں کو عذاب دیا گیا پس جب تم اس کے بارہ میں سنو تو اس میں نہ گھسو اور جب کہیں آجائے تو اس سے بھاگ کر نہ نکلو۔ طبرانی کبیر عن عبدالرحمن بن عوف

۲۸۴۵۷۔۔۔۔یہ بیماری ایک آفت ہے جس سے تم سے پہلی والی امتوں کو عذاب کیا گیا تھا پھر یہ زمین میں رہ گئی پس بعض اوقات چلی جاتی ہے اور

بعض اوقات آ جاتی ہے پس جو اس کی خبر کسی علاقہ کے بارہ میں سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جس کے ہوتے ہوئے کسی علاقہ میں یہ آ جائے تو اس سے بچ کر بھاگنا اس شخص کے نکلنے کا ذریعہ ہرگز نہ بنے۔ طبرانی عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۵۸... بے شک یہ طاعون ایک ایسی آفت ہے جس سے بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو عذاب دیا گیا تھا، جو تم سے پہلے تھی۔ سو یہ زمین میں موجود ہے کبھی چلی جاتی ہے اور کبھی لوٹ جاتی ہے پس جو شخص کسی علاقہ میں اس کی آمد کو سن لے تو ہرگز وہاں نہ جائے اور جو کسی علاقہ میں ہو اور یہ بیماری وہاں آ جائے تو وہاں سے ہرگز اس بیماری سے بچنے کی خاطر نہ نکلے۔ للعدنی عن اسامه بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۵۹ بے شک یہ تکلیف ایک ایسے عذاب کا باقی ماندہ ہے جس سے تم سے اگلوں کو عذاب کیا گیا تھا پس جب تمہارے ہوتے ہوئے یہ کسی جگہ آ جائے تو وہاں سے نہ نکلو اور جب کسی جگہ میں آ جائے (اور تم اس سے باہر ہو) تو تم وہاں نہ جاؤ۔

ابن قانع عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۶۰ بلاشبہ یہ طاعون ایک آفت ہے جو تم سے پہلے والوں پر نازل ہوئی۔ پس جب تم کسی جگہ میں اس کی آمد کو سنو تو اس جگہ نہ داخل ہوؤ اور جب آ جائے اور تم وہیں ہوؤ تو اس جگہ سے نہ نکلو۔ سمویه عن اسامة بن زید رضی اللہ عنه

۲۸۴۶۱ ... جب طاعون کہیں آ جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے نہ نکلو اور اگر تم کہیں اور ہو تو اس (کے دائرہ اثر) میں نہ جاؤ۔

مسند احمد طبرانی کبیر بغوی ابن قانع عن عکرمه بن خالد المخزومی عن ابیه عن جده

۲۸۴۶۲ جب طاعون کسی جگہ واقع ہو اور تم وہاں مقیم ہو تو اس سے بچ کر نہ نکلو اور جب تمہارے نہ ہوتے ہوئی کہیں آ جائے تو اس میں نہ داخل ہوؤ۔

طبرانی عن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنه

ملحوظ: طاعون کی وہ احادیث جن کا تعلق قسم افعال سے ہے وہ کتاب الجہاد کے شہادت حکمی والے باب میں ذکر کی گئی ہیں۔

# کتاب الطب

کتاب الطب (کی حدیثیں) جو منجملہ قسم افعال ہیں۔

## علاج کی ترغیب

۲۸۴۶۳... ام جمیلہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان سے عرض کیا کہ میں چہرہ سے جھائیاں دور کرنے والی عورت ہوں اور اب میں اس سے حرج محسوس کرنے لگی ہوں لہٰذا میں نے اس کے ترک کا ارادہ کرلیا ہے، پس آپ کیا فرماتی ہیں؟

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کے وقت میں اس کیفیت میں تھیں کہ اگر ہم میں سے کسی کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت ہوتی اور اس کو مشورہ دیا جاتا کہ اس کو اکھیڑ اور دوسری کی جگہ رکھ دے اور دوسری کو اکھیڑ اور پہلی کی جگہ رکھ دے پھر مجھے اس عمل کے بارے میں گمان ہوتا کہ یہ اس عورت کے لئے ممکن ہے تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتے پس جب تو (اس کو) دور کرے تو اس عورت سے (اس کو) ایسے حال میں دور کیجیو کہ وہ نماز نہ پڑھ رہی ہو (یعنی مخصوص ایام ہوں۔ ابن جریر

۲۸۴۶۴..... (مسند عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے ایسا درد ہو رہا تھا جس نے مجھے بیکار کر چھوڑا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا دایاں ہاتھ اس پر رکھ پھر سات مرتبہ پڑھ:

بسم اللّٰہ اعوذ بعزة اللّٰہ وقدرته من شر ما آجد واحاذر.

پس میں نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا دے دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۴۶۵.....(مسند اسامہ بن شریک) اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پاس موجود تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے تھے (یعنی بالکل مؤدبانہ سکوت کی حالت میں تھے) کہتے ہیں کہ میں نے سلام کیا اور آپ کے پاس بیٹھ گیا پس دیہات کے لوگ آ گئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا: کہنے لگے اے اللہ کے رسول! کیا ہم دوا دارو کریں؟ ارشاد فرمایا ہاں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کی دوا بھی اتاری سوائے ایک بیماری کے یعنی بڑھاپا۔

راوی کہتے ہیں کہ پس جب اسامہ بن شریک عمر رسیدہ ہوئے تو کہتے تھے کہ کیا تم اب میرے لیے کوئی دوا پاتے ہو؟

کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ سے کچھ اشیاء کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ہم پر فلاں فلاں چیز میں کچھ حرج ہے؟ ارشاد فرمایا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو معاف کر دیا مگر ایک آدمی سے کہ جس نے کسی مسلمان کی ظلماً حق تلفی کی پس یہ وہ آدمی ہے جو گنہگار ہوا اور ہلاکت میں گرفتار ہوا۔

عرض کیا وہ سب سے بہتر چیز جو لوگوں کو عطا کی گئی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوش اخلاقی۔ ابوداؤد طیاسی، مسند احمد، حمیدی، ابوداؤد، ترمذی ترمذی کہتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی ابن ماجہ ابو نعیم فی المعرفہ

## الا دویة المفردة الحمیة.....مفرد دوائیں.....پرہیز

۲۸۴۶۶.....ابونجیح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے طبیب عرب ''حارث بن کلدہ'' سے سوال کیا ''دوا کیا ہے'' اس نے کہا دانتوں کو بھینچنا۔ یعنی پرہیز۔ ابوعبید نے روایت کیا غریب میں۔ ابن السنی. ابو نعیم شعب الایمان بیهقی

## ترک الحمیة.....ترک پرہیز

۲۸۴۶۷.....عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو سنا فرما رہے تھے کہ اگر تمہارا مریض کسی چیز کو چاہے تو اس کو پرہیز نہ کرواؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس چیز کی خواہش اس لئے دی ہو کہ اس چیز میں اس نے اس کی شفا رکھ دی ہو۔

ابن ابی الدنیا. عبدالرزاق

۲۸۴۶۸.....مسند علی رضی اللہ عنہ۔ مجاھد سے مروی ہے وہ سعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں بیمار ہوا۔ سو نبی ﷺ میرے پاس میری عیادت کرنے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک میرے سینہ کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کی آپ ﷺ نے فرمایا..... یقیناً تو دل کی تکلیف والا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس جو ثقیف والوں کا بھائی ہے اس لئے کہ وہ علاج کرتا ہے پس اس کو حکم پہنچا کہ وہ سات کھجوریں لے کر ان کو کوٹے پھر گنارہ فم سے تجھے وہ استعمال کروائے۔

حسن بن سفیان ابونعیم ضعیف الجامع ۲۰۳۳

## الزیت.....زیتون کا تیل

۲۸۴۶۹.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ روغن زیتون کو سالن کے طور پر استعمال کرو اور اس کو تیل (برائے مالش) کے طور پر استعمال کرو پس وہ شجرہ مبارکہ (مبارک درخت) سے حاصل ہوتا ہے (ابراہیم بن ثابت نے اپنی حدیث میں روایت کیا۔ کشف الخفا ۹ المعلّه ۲۷۵

# البط ...... چیرا لگانا

۲۸۴۷۰.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے پاس اس کی عیادت کرنے گئے ان صاحب کی پیٹھ پر ورم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ پیپ ہے یہ اس میں سے نکالو۔ پس اس کو چیرا لگایا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ موجود تھے۔

ابویعلی، دورقی

اس حدیث میں ایک راوی اشعث بن سعید ہے اور وہ ضعیف ہے۔

۲۸۴۷۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آنکھوں میں دکھن تھی نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں تھیں جو آپ نوش فرمارہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے علی! کیا اس کی خواہش رکھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے میرے سامنے ایک کھجور ڈالی پھر دوسری ڈالی۔ یہاں تک کہ سات کھجوریں میری طرف کیں پھر فرمایا یہ کافی ہیں تجھے اے علی۔ ابن السنی و ابونعیم فی الطب

سند اس کی حسن ہے۔

۲۸۴۷۲.....وکیع کہتے ہیں کہ ہم کو فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زید بن الحباب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن اشعث نے جویبر سے اور انہوں نے ضحاک سے اور ضحاک نے نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ کہتے ہیں ”جس شخص نے اپنے صبح کے کھانے کو نمک سے شروع کیا اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کریں گے اور جس نے سات ۷ عجوہ کھجوریں کھائیں تو وہ اس کے پیٹ کی ہر بیماری کو فنا کردیں گی اور جس نے اکیس دانے سرخ کشمش کے کھائے وہ اپنے جسم میں کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھے گا۔

اور گوشت گوشت کو پیدا کرتا ہے اور ثرید عرب کا کھانا ہے پیٹ کو بڑھاتا ہے کولہوں کو ڈھیلا کرتا ہے اور گائے کا گوشت بیماری ہے اور اس کا دودھ شفا ہے اور اس کا گھی دوا ہے اور چربی اپنے برابر بیماری کو نکالتی ہے اور لوگوں کو گھی (کے استعمال) اور قرآن کی تلاوت سے بہتر کوئی اور علاج میسر نہیں ہوا۔ اور مسواک بلغم کو ختم کرتی ہے اور نفاس والی (زچہ) عورت نے تازہ کھجوروں سے بڑھ کر کسی اور چیز سے شفا نہیں پائی اور مچھلی جسم کو گھلاتی ہے۔

اور آدمی اپنی محنت سے چلتا ہے اور تلوار اپنی دھار سے کاٹتی ہے اور جو شخص بقا چاہتا ہے حالانکہ بقا ہے نہیں تو (بہر حال) اسے چاہئے کہ دن کا کھانا سویرے کھائے اور بیویوں سے مباشرت کم کرے اور چادر کو ہلکا رکھے۔

کسی نے کہا کہ بقا کی خاطر چادر کے ہلکا پن کا کیا معنی ہے؟ فرمایا قرض کے بوجھ کا کم ہونا (عبدالرزاق، عیسیٰ بن اشعث کو مغنی مجہول بتایا اور جویبر کو متروک کہا۔ اس حدیث کے کچھ حصہ کو ابن السنی اور ابونعیم نے کتاب الطب میں روایت کیا)۔

۲۸۴۷۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ابھی تازہ تازہ بیماری سے اٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تازہ کھجوریں تھیں آپ ﷺ نے ان کو ایک کھجور عنایت فرمائی پھر دوسری عنایت کی یہاں تک آپ سات تک پہنچے اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بس کرو (روایت کیا محاملی نے اپنی امالی میں، اس کی سند میں اسحاق بن محمد غزوی ضعیف ہے) لیکن اس کا ایک طریق اور ہے جو آرہا ہے۔

۲۸۴۷۴.....عروۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں بیمار ہوئی۔ پس میرے گھر والوں نے مجھے ہر چیز سے پرہیز کروایا حتیٰ کہ پانی سے بھی ایک رات مجھے پیاس لگی اور میرے پاس کوئی نہ تھا پس میں نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ کا رخ کیا اور اس میں سے میں نے پیا جتنا کہ مجھے پینا تھا اور میں ٹھیک رہی پس میں اس پینے کا صحت مندانہ اثر اپنے جسم میں محسوس کرنے لگی۔

عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ مریض کو کسی چیز سے ہرہیز نہ کراؤ۔ شعب الایمان بیھقی

## العسل......شہد

۲۸۴۷۵......مسند عامر بن مالک جن کی عرفیت ملاعب الاسنہ ہے خشرم بن حسان سے روایت ہے وہ عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بخار کی خبر بھیجی (اور) میں آپ سے دوا اور صحت یابی کی درخواست کر رہا تھا پس آپ ﷺ نے میرے پاس شہد کا ایک مشکیزہ روانہ فرمایا۔ ابن مندہ. ابن عساکر

ابن عساکر کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس کو خشرم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

## الکّی......داغ لگانا

۲۸۴۷۶......حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم دی کہ میں ضرور داغ لگواؤں گا۔ مسدد

۲۸۴۷۷......محمد بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنے والد سے جبکہ وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ذات الجنب (نمونیہ یا اس سے ملتی ہوئی تکلیف) لاحق ہوئی پس عرب کے ایک شخص کو بلایا گیا تاکہ وہ مجھے داغ لگائے اس نے انکار کیا الا یہ کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت دیں سو ان کے پاس گیا اور قصہ بتایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آگ کے قریب بھی نہ جاؤ پس اس کا ایک وقت مقرر ہے جس سے وہ نہ تجاوز کرے گا اور نہ کوتاہی کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

## الحقنہ

۲۸۴۷۸......سعید بن ایمن سے مروی ہے کہ ایک شخص کو درد تھا لوگوں نے اس کے سامنے حقنہ کا ذکر کیا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے اس کو جھڑک دیا (مگر) جب اس کو درد نے بے بس کر دیا تو اس نے حقنہ کیا اس درد سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ حضرت عمر نے اس کو دیکھا تو صحت یابی کے متعلق سوال کیا اس نے کہا کہ میں نے حقنہ (کے علاج کا استعمال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تکلیف عود کرے تو اس (علاج) کا اعادہ کرو (یعنی حقنہ لے)۔ رواہ ابونعیم

## الحجامة......حجامت

۲۸۴۷۹......(مسند علی رضی اللہ عنہ) مندل بن علی سے مروی ہے وہ سعد اسکاف سے وہ اصبغ بن بنانہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ پر گلے کی دونوں طرف کی رگوں اور شانے کی حجامت کا حکم لے کر نازل ہوئے۔ ابن ماجه

ابوبکر شافعی نے روایت کیا غیلانیات میں اور مندل ضعیف ہے اور سعد اور اصبغ دونوں متروک ہیں۔ ایضاً ابن عساکر

۲۸۴۸۰......بیان کیا ہم کو یوسف بن عمر نے کہ احمد بن عیسیٰ پر یہ بات (عبارت) پڑھی گئی (یعنی) ان کو کہا گیا کہ تمہیں ھاشم یعنی قاسم کے بیٹے نے بیان کیا کہ ہم کو یعلیٰ نے عبداللہ بن جراد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہا عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رگوں کو کاٹنا سبب تکلیف ہے اور حجامت اس سے بہتر ہے رگوں کا کاٹنا دکھن کا باعث ہے۔ مسند فردوس عن عبدالله بن جراد

۲۸۴۸۱......ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ابوالقاسم ﷺ نے خبر دی کہ آپ کو جبریل نے یہ خبر دی کہ حجامت ان چیزوں میں سب

سے زیادہ نافع ہے کہ جن سے لوگ علاج کرتے ہیں۔ (خطیب نے متفق میں)

۲۸۴۸۲ ...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی اور حجام کو اجرت عطا کی اور ناک میں دوا استعمال کی۔ ابن عساکر

۲۸۴۸۳ ...عبدالرحمن بن خالد بن ولید سے مروی ہے کہ وہ اپنے سر میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامت کرواتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان جگہوں میں حجامت کرواتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ جس نے ان جگہوں کا خون نکلوایا تو اس کو (یہ عمل یا کوئی بھی چیز) کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی مگر یہ کہ وہ کوئی چیز کسی مقصد سے استعمال کرے۔ ابن عساکر

۲۸۴۸۴ ...انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ تین جگہ حجامت کرواتے تھے دو گردن کی دونوں رگوں میں اور ایک کاندھے پر۔ ابن عساکر۔

۲۸۴۸۵ ...ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گلے کے دونوں طرف کی رگوں میں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہیں حجامت کرواتے تھے، بنو بیاضہ کے ایک غلام نے آپ کی حجامت کی جس کو ابوھند کہا جاتا تھا، اور وہ اپنے مالکوں کو روزانہ (غلہ کا) ڈیڑھ مد پیش کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کی سفارش فرمائی تو انہوں نے اس سے آدھا مد کم کر دیا اور آپ ﷺ حجامت کرنے والے کو اجرت دیا کرتے تھے اور اگر یہ حرام ہوتی تو آپ نہ دیتے۔ ابو نعیم

# ذیل الحجامۃ

۲۸۴۸۶ ...حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کروائی پھر حجام کو جب وہ فارغ ہو فرمایا کہ تیرا ٹیکس کتنا ہے اس نے کہا دو صاع (غلہ) آپ نے اس سے ایک کم کروا دیا اور مجھے حکم کیا پس میں نے اس کو ایک صاع دیا۔ ابن ابی شیبہ

اس روایت میں ابو جناب کلبی ہے جو ضعیف ہے۔

۲۸۴۸۷ ...ابو مرثد غنوی سے مروی ہے کہ انہوں نے حمزہ بن نعمان عدوی سے سنا اور ان کو صحبت نبوی کا شرف حاصل ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بال اور خون کے دفن کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۸۸ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حجامت کروائی، پس جب اسکو اس کی حجامت کی اجرت دی تو آپ ﷺ نے اس حجامت گنندہ کو فرمایا کہ تو نے اپنا ختنہ نہ لے لیا؟ اس نے کہا جی! آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا کہ اس کو کھا اور کھلا۔ ابن النجار

# ممنوع علاج

۲۸۴۸۹ ... عمار بن بشر سے مروی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اہل بصرہ کے ایک شیخ ابو بشر سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں معاذہ عدویہ کے پاس آیا کرتا تھا اور (اخف بہا) انکو گل خطمی لگایا کرتا تھا رضی اللہ عنہ (تاکہ سر دھل جائے وخف سخف۔ گل خطمی کو بھگو کر پھینٹنا تاکہ وہ صابن کی طرح گاڑھا لیس دار ہو جائے اور بالوں میں لگانے کے قابل ہو جائے)۔

دوسرا ترجمہ:......اور لیک کر جاتا تھا ان کے پاس (یہ آخف کا ترجمہ ہے۔ مگر یہ بعید معلوم ہوتا ہے) نیز اس صورت میں ایسا ہونا چاہئے پس میں ایک دن ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا اے ابو بشر! کیا میں تمہیں ایک عجیب بات نہ بتاؤں؟ میں نے پیٹ چلنے کی ایک دوا پی مگر میرا پیٹ اور سخت ہو گیا۔ پس اب تو میرے لیے مٹکے کا نبیذ منگوا اور اس میں سے ایک پیالہ میرے واسطے لے آ، سو میں مٹکے کے نبیذ کا پیالہ ان کے پاس لے آیا، انہوں نے اپنی چوکی منگوائی اور وہ پیالہ اس پر رکھ دیا، پھر کہا اے میرے اللہ! اگر تو یہ جانتا ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سنا کہ ''وہ کہتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مٹکوں کے نبیذ سے روکتے ہوئے سنا'' تو تو میری طرف سے اس کو جس طرح چاہے کافی ہو جا۔ راوی کہتے ہیں کہ پس فوراً وہ پیالہ الٹا ہو گیا اور اس میں جو تھا وہ گر گیا اور اللہ تعالیٰ شانہ نے وہ تکلیف جو ان کے پیٹ

میں بھی ختم کردی، اور ابوبشر اس واقعہ میں موجود تھے۔ رواہ ابن عساکر

# مکروہ الادویۃ ...... ناپسندیدہ دوائیں

۲۸۴۹۰ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حقنہ کو ناپسند کیا۔ رواہ ابو نعیم

۲۸۴۹۱ ...... سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ میں ان کی (جانور کی) دبر کا شراب سے علاج کروں۔ (حوالہ مفقود ہے)

۲۸۴۹۲ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کسی کو تکلیف ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی سے تین درہم طلب کرے یا اس کی مثل پھر اس سے شہد خریدے اور بارش کا پانی لے پھر (ان کو) اکٹھا کرے (یہ ہوگا اس کے لئے) (مزیدار خوش گوار مبارک سبب شفا)

عبد بن حمید ابن المنذر

ابن ابی حاتم ابو مسعود احمد بن انور رازی نے اپنے جزء میں روایت کیا۔

۲۸۴۹۳ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے مجھے حجامت کا اور فصد کھلوانے کا حکم دیا۔ ابن السني في الطب

اس روایت میں شمر بن نمیر ہے جس کے متعلق مغنی میں کہا اس کے پاس منکر احادیث ہیں۔ اور جرجانی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں۔

۲۸۴۹۴ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قلعہ کے دھوئیں کی وجہ سے آشوب چشم میں مبتلا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا اور دم کر کے جائے درد پر تھکارا اور اپنی (مبارک) انگلیوں سے دبایا پس اس کے بعد میں آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔ ابو نعیم فی الطب

۲۸۴۹۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل ہے کہ چونا لگانے کے بعد مہندی کا استعمال جذام اور برص سے امان (بچاؤ) ہے (روایت کیا ابو نعیم نے طب میں عبد بن احمد عامر کے نوشتہ سے جو ان کے والد سے اھل بیت کی روایت سے حاصل ہوا تھا)۔

# البط ...... چیرا لگانا

۲۸۴۹۶ ...... ابن رافع سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی ہے یا پاؤں پر تھی آپ مجھے گھر لے گئے اور فرمایا کہ اس کو چیرا لگاؤ اس لیے کہ پیپ جب ہڈی اور گوشت کے درمیان رہنے دی جائے تو وہ اسے کھا جاتی ہے۔ ابن ابی شیبہ

# الامراض۔ النقرس ...... مختلف بیماریاں۔ نقرس

۲۸۴۹۷ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درد نقرس کی شکایت کرنے آیا تو آپ نے فرمایا کہ دوپہر کی گرمیوں نے تجھے جھٹلا دیا (یعنی جب دوپہر کی گرمی میں ننگے پیر چلے گا تو درد کی شکایت نہ رہے گی گویا کہ گرمی تیرا ورد ختم کر کے کہے گی کہ تیرا شکایت کرنا غلط ہے)۔ دینوری

ہیثمی مجمع الزوائد میں کہتے ہیں کہ اس کو طبرانی نے روایت کیا۔ اور کہا کہ ابوبکر داھری کو میں نہیں پہچانتا اور اس کے علاوہ بقیہ لوگ درجہ صحت پر ہیں۔

# جذام ...... کوڑھ

۲۸۴۹۸ ...... عبدالرحمن بن قاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کا ایک وفد آیا کھانا لایا تو

وہ لوگ نزدیک سو گئے اور ایک آدمی جس کو یہ بیماری تھی الگ ہو کر بیٹھ گیا (یعنی جذام تھا) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا کہ قریب ہو جاوہ قریب ہوا آپ نے کہا کہ کھا اس نے کھایا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ وہیں رکھتے تھے جہاں اس کا ہاتھ رکھا جاتا اور آپ اسی جگہ سے کھاتے جس سے وہ مجذوم کھا رہا تھا۔ ابن ابی شیبہ ابن جریر

۲۸۴۹۹..... زھری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھ سے ایک نیزہ کے فاصلہ پر بیٹھو ان کو یہی تکلیف تھی۔ اور آپ بدری صحابی ہیں۔ ابن جریر

۲۸۵۰۰..... محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یحییٰ بن الحکم نے مجھے جرش (اردن کا ایک علاقہ) پر امیر بنایا میں وہاں پہنچا تو لوگوں نے مجھے بیان کیا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بیماری (جذام) والے کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس سے ایسے پرہیز کرو جیسے درندہ سے پرہیز کیا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں اترے تو تم اس کے علاوہ کسی اور وادی میں اترو۔ میں نے انہیں کہا اللہ کی قسم اگر ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے تمہیں یہ حدیث حائی ہے تو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا۔

پس جب امیر نے مجھے جرش کی امارت سے علیحدہ کر دیا تو میں مدینہ آیا اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے ملا میں نے کہا کہ اے ابوجعفر وہ کیا حدیث ہے جو آپ کی روایت سے مجھے اھل جرش نے بیان کی ہے (پھر اس حدیث کا مضمون بیان کیا)

وہ بولے اللہ کی قسم انہوں نے جھوٹ کہا میں نے ان کو یہ حدیث نہیں بیان کی اور میں نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے پاس برتن لایا جاتا اور اس میں پانی ہوتا پس وہ معیقیب رضی اللہ عنہ کو دیتے اور وہ ایسے شخص تھے کہ ان میں یہ بیماری پھیل گئی تھی (جذام) پس وہ اس میں سے پیتے پھر عمر رضی اللہ عنہ اس کو ان کے ہاتھ سے لیتے اور اپنا منہ ان کے منہ کی جگہ رکھتے حتیٰ کہ اس میں سے پیتے پس میں جان گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ یہ عمل اس بات سے بچنے کے لئے کرتے ہیں کہ عدوی (تعدیہ مرض بسبب مجاورت واختلاط کا عقیدہ) کا کوئی حصہ بھی ان کے طبیعت میں (نہ) داخل ہو جائے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لئے ہر اس شخص سے علاج کا مطالبہ کرتے جس کے متعلق مشغلہ علاج کا سنتے۔ حتیٰ کہ ان کے پاس یمن سے دو آدمی آئے پس آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اس مرد صالح کے لئے کوئی علاج ہے اس لئے کہ یہ بیماری ان کے بدن میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

ان دونوں نے کہا کہ ایسی چیز جو اس کو ختم کر دے اس پر تو ہم قادر نہیں ہیں البتہ ہم ایسی دوا ضرور کر سکتے ہیں جو اس کو روک دے اور بڑھنے نہ دے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا رک جانا بھی بڑی عافیت ہے پس بڑھے نہیں وہ کہنے لگے کہ کیا تمہاری زمین میں حنظل اگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے کہا تو پھر جمع کروا دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا۔ اور حنظل کے دو بڑے ٹوکرے آپ کے پاس جمع کر دیئے گئے۔ یہ دونوں صاحب حنظل کے دانوں میں مشغول ہوئے اور سب کو دو دو ٹکڑے کر دیا پھر معیقیب رضی اللہ عنہ کو لٹا دیا اور آپ کے پیروں کے تلووں پر حنظل رگڑنے شروع کیے حتیٰ کہ جب ایک ختم ہو جاتا تو وہ دوسرا لیتے (یہ عمل انہوں کر لیا) حتیٰ کہ ہم نے ملاحظہ کیا کہ معیقیب رضی اللہ عنہ کے ناک کی رطوبت سبز سیاہی مائل رنگ کی نکلنے لگی۔ پھر انہوں نے ان کو چھوڑ دیا اور کہا کہ اب یہ بیماری کبھی بھی نہیں بڑھے گی۔ پس اللہ کی قسم معیقیب رضی اللہ عنہ کا بدن ٹھہر گیا (یعنی جذام کی وجہ سے جھڑنا ختم گیا اور تکلیف آگے نہ بڑھی حتیٰ کہ ان کی موت آگئی (روایت کیا ابن سعد نے اور ابن جریر نے اس کا شروع کا حصہ "عدوی سے بچنے کے لئے تک نقل کیا۔

۲۸۵۰۱..... خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے صبح کے کھانے پر دعوت دی وہ ڈرے ان کے ساتھ معیقیب رضی اللہ عنہ تھے انہیں جذام تھا پس معیقیب رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ہی کھایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ اپنے سامنے سے کھاؤ اور اپنی حصہ سے کھاؤ اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا تو وہ میرے ساتھ ایک برتن میں نہ کھاتا اور میرے اور اس کے درمیان ایک نیزہ کے برابر فاصلہ ہوتا۔ ابن سعد ابن جریر

۲۸۵۰۲..... خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے لوگوں کے ساتھ شام کا کھانا رکھا گیا پس آپ باہر

تشریف لائے اور معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہیں صحبت نبوی (ﷺ) کا شرف حاصل ہے اور مہاجرین حبشہ میں سے ہیں" کہ قریب آؤ اور بیٹھ جاؤ اور اللہ کی قسم اگر تیرے علاوہ کوئی اور ہوتا جس کو یہ بیماری لاحق ہوتی تو وہ مجھ سے ایک نیزہ کی دوری سے آگے نہ بیٹھتا۔

ابن سعد. ابن جریر

۲۸۵۰۳..... قاسم بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام عبد (غالباً عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں انتظار کیا اور ام عبد نے ان پر خروج کیا تھا چنانچہ اہل جنازہ نے چہ میگوئیاں کیں۔

۲۸۵۰۴..... ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مجذومہ عورت کے پاس سے گذرے وہ بیت اللہ کا طواف کررہی تھی آپ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو تکلیف نہ پہنچا اگر تو اپنے گھر میں بیٹھ رہے (تو بہتر ہوگا) پس وہ عورت جا بیٹھی۔ اس واقعہ کے بعد ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور کہا جس شخص نے تجھے روکا تھا وہ فوت ہو چکا پس نکل کھڑی ہو وہ بولی میں ایسی نہیں ہوں کہ زندگی میں عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کروں اور وفات کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔ (روایت کیا مالک نے اور روایت کیا خرائطی نے اعتلال القلوب میں)۔

# جذامی شخص کے ساتھ کھانا

۲۸۵۰۵..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھا اللہ کے بھروسہ پر اور اس پر توکل کرتے ہوئے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۶..... عمرو بن الشرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مجذوم آدمی تھا آپ ﷺ نے دروازہ ہی پر اس کے پاس پیام بھجوایا کہ "ہم نے تجھے بیعت کیا سو لوٹ جا۔

۲۸۵۰۷..... نافع بن قاسم سے مروی ہے کہ وہ اپنی جدہ (دادی یا نانی) فطیمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی میں نے ان سے پوچھا کیا رسول اللہ..... جذام کے مریضوں کے بارے میں یہ فرماتے تھے کہ ان سے ایسے دور بھاگو جیسے تم شیروں سے دور بھاگتے ہو فرمایا ہرگز نہیں؟ بلکہ (یہ فرمایا) تعدیہ مرض کچھ نہیں! پس (اگر ہے تو) اول مریض کو کس سے اڑ کر لگا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۰۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ (زادھما شرفا وکرامۃ) کے درمیان ایک راہ میں تھے آپ عسفان کے پاس سے گذرے تو آپ نے مجذوم لوگوں کو دیکھا اور ایک متن میں یہ لفظ ہے کہ مجذومین کی وادی دیکھی پس آپ ﷺ نے رفتار تیز کردی اور فرمایا کہ اگر کوئی بیماری متعدی ہے تو وہ یہ ہے۔ ابن النجار

اس کی سند میں خلیل بن زکریا (شیبانی) جس کی اکثر احادیث منکر ہیں اور ان کا کوئی تابع نہیں۔

۲۸۵۰۹..... ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تعدیہ مرض کچھ نہیں اور مجذوم سے ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔

رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۰..... ابومریم شیم بن زبیب بکری سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر حضرت علی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا۔ یہ حضرات کھانا کھا رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے ایک شخص آیا جس کو برص کی بیماری تھی اس کھانے میں سے اس شخص نے لینا شروع کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ پیچھے کرو اور (یہ کہتے ہوئے) اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو آپ نے اپنے کھانے کا خوف کیا اور ہمنشین کو تکلیف دی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کی طرف دیکھنے گے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ کہا (علی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا کہ ایک شخص (اس موقع پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا! اے امیر المؤمنین! بے شک اس آدمی کا حال یہ ہے اور یہ ہے یعنی وہ اس کی تنقیص کررہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا

ہم اس کو شہر بدر کردیں؟

اس نے کہا نہیں! راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کے لئے اونٹ اور پہننے کے لئے ایک جوڑا کپڑوں کا مرحمت فرمایا۔ رواہ ابن جریر

## الحمی ...... بخار

۲۸۵۱۱ ...... (مسند بریدۃ بن حصیب) حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے سخت بخار ہے آپ ﷺ نے فرمایا "اور اے نعیمان تو مہیعہ سے کہاں ہے (شاید یہ معنی ہے کہ تیرا مہیعہ سے کیا تعلق؟ بخار تو مہیعہ والوں کو ہوتا ہے) وہ ایک وبازدہ زمین تھی۔ طبرانی فی الکبیر

۲۸۵۱۲ ...... رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں انہوں نے آپ ﷺ سے بخار کی شکایت کی اور اس کو برا بھلا کہا! آپ ﷺ نے فرمایا بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ یہ مامور ہے اور لیکن اگر تو چاہے تو میں تجھے وہ کلمات سکھادوں کہ جب تو ان کو پڑھے گی تو اللہ تعالیٰ تجھ سے بخار کو دور فرمادیں گے تو یوں کہہ:

**اللھم ارحم عظمی الدقیق وجدی الرقیق واعوذبک من فورۃ الحریق یا ام ملدم ان کنت امنت باللّٰہ والیوم الاخر فلاتا کلی اللحم ولا تشربی الدم ولاتفوری علی الفم ولا تصدعی الراس وانتقلی الی من زعم ان مع اللّٰہ الٰھا اخر فانی اشھد ان لاالٰہ الااللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ**

ترجمہ: ...... اے اللہ! میری باریک (نازک) ہڈی پر رحم فرما اور میری نازک کھال پر رحم فرما اور میں تیری پناہ لیتا ہوں آگ کے جوش سے اے ام ملدم اگر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو گوشت نہ کھا اور خون نہ پی اور منہ پر جوش نہ کر اور سر کو نہ دکھا اور چلی جا اس شخص کی طرف جو یہ باطل گمان کرتا ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے پس بے شک میں گواہ ہوں اس بات پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات پر کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ کلمات کہے اور بخار مجھ سے جاتا رہا۔ رواہ ابوالشیخ فی الثواب

اس کی سند میں عبدالملک بن عبدربہ طائی ہے جس کے بارہ میں مغنی میں کہا ہے کہ وہ متروک ہے۔

۲۸۵۱۳ ...... ام طارق سے جو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ باندی ہیں روایت ہے کہ نبی ﷺ سعد کے پاس تشریف لائے اور اذن مانگا سعد چپ رہے آپ ﷺ نے پھر دہرایا سعد (پھر بھی) چپ رہے آپ ﷺ نے پھر اذن مانگا سعد اب بھی خاموش رہے آپ ﷺ لوٹ گئے (اذن مانگنے سے مراد سلام کرنا ہے) سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا (آپ تشریف لائے) سعد کہنے لگے مجھے آپ کو اذن (جواب سلام) دینے سے صرف اس بات نے روکا کہ آپ ہم پر سلام کی زیادتی فرمائیں۔ (ام طارق کہتی ہیں کہ) میں نے دروازہ پر ایک آواز سنی کہ کوئی اجازت طلب کررہا ہے اور میں کسی کو دیکھ نہیں رہی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تو کون ہے؟ اس نے کہا ام ملدم، آپ ﷺ نے فرمایا **لامرحبابک ولا اھلا** ۔ نہ تو کشادہ جگہ آتی اور نہ اپنوں میں یعنی یہاں تیری جگہ نہیں ہے۔ کیا تو اھل قبا کی طرف جانے کو تیار ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا پس ان کی طرف چلی جا۔ ابن مندہ. ابن عساکر

۲۸۵۱۴ ...... عبدالرحمٰن المرقع بن صیفی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کرلیا اور وہ سرسبز زمین تھی تو لوگوں نے وہاں پڑاؤ کیا (جس سے) انہیں بخار ہوگیا ان لوگوں نے نبی ﷺ کو اس کی شکایت کی، ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بخار موت کا کھوجی ہے اور زمین میں اللہ کا قید خانہ ہے اور آگ (جہنم) کا ٹکڑا ہے (عسکری نے امثال میں)

# فصل فی الرقی المحمودة

۲۸۵۱۵..... مسند الصدیق رضی اللہ عنہ۔ عمرہ بنت عبدالرحمن نقل ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھیں اور ایک یہودیہ عورت انہیں دم کررہی تھی روایت کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ مالک، ابن ابی شیبہ، ابن جریر

روایت کیا بخاری و مسلم نے اور روایت کیا خرائطی نے مکارم الاخلاق میں۔

۲۸۵۱۶..... حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک یہودی عورت دم کررہی تھی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ ان منتروں کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ میں اسکو اللہ کی کتاب کا دم کرتا ہوں۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۱۷..... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا رسول اللہ ﷺ میری عیادت کرتے تھے ایک دن آپ نے میری عیادت کی اور مجھ پر تعوذ پڑھا۔ پس آپ ﷺ نے یہ پڑھا:

**بسم اللہ الرحمٰن الرحیم أعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد من شر ماتجد.**

تین بار آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پڑھا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا نصیب فرمائی۔

جب آپ ﷺ سیدھے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عثمان! ان کلمات سے تعوذ کر اس کی مثل کا تعوذ تو نہ کر سکے گا (روایت کیا ابن زنجویہ نے ترغیب میں اور ابویعلیٰ عقیلی اور خطیب نے اور حاکم نے کتاب الکنی میں اور بغوی نے مسند عثمان میں)۔

بغوی کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ علقمہ بن مرثد سے اس حدیث کو سوائے حفص بن سلیمان کی کسی نے روایت کیا ہو اور حفص بن سلیمان ابوعمرو صاحب القراءۃ ہیں اور ان کی حدیث میں لین (نرمی یعنی تثبت کی کمی) ہے۔

۲۸۵۱۸..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ کلمات پڑھے:

**اعیذک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد من شر ماتجد**

آپ علیہ السلام نے ان کلمات کو سات بار پڑھا پس جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اے عثمان! ان کلمات کے ساتھ تعوذ کر، پس تو ان سے بہتر کے ساتھ تعوذ نہ کرے گا۔ الحکیم

۲۸۵۱۹..... عبداللہ بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ جعفر رضی اللہ عنہ اپنے ایک بیمار بچے کے پاس تشریف لائے جس کو صالح کہا جاتا تھا۔ پس آپ نے یہ فرمایا..... پڑھ (یہ کلمات):

**لاالٰہ الااللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم، اللھم اغفرلی اللھم ارحمنی اللھم تجاوزعنی، اللھم اعف عنی فانک غفور رحیم.**

پھر فرمایا کہ یہ کلمات مجھے میرے چچا نے سکھائے اور کہا کہ ان کو نبی ﷺ نے سکھائے تھے۔ ابن ابی شیبہ، نسائی، حلیہ ابی نعیم حدیث صحیح ہے۔

## بخار کے لئے مخصوص دعا

۲۸۵۲۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو سخت بخار تھا سو

آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا اور یہ دونوں صاحب چلے گئے، نبی ﷺ نے ان کے پیچھے ایک قاصد بھیجا (یہ حاضر ہوئے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں میرے پاس آئے، اور جب میرے پاس سے گئے تو دو فرشتے اترے ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا اور ایک میرے پاؤں کے پاس پھر جو میرے پاؤں کے پاس بیٹھا تھا بولا: ان کو کیا ہے؟ پس سرہانے بیٹھے ہوئے فرشتہ نے جواب دیا کہ سخت بخار! پانی والے نے کہا ان کا تعویذ کر (یعنی آپ پر کلمات تعوذ پڑھ) پس وہ گویا ہوا:

بسم اللّٰہ ارقیک واللّٰہ یشفیک من کل داء یوذیک ومن کل نفس حاسدة وطرفة عین واللّٰہ یشفیک خذها فلتهنک

(اس کو لے مبارک ہو یہ تجھے) پس اس فرشتہ نے نہ دم کیا نہ پھونکا اور میری تکلیف جاتی رہی۔ میں نے تمہیں بلوایا تاکہ تمہیں خبر کروں۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة طبرانی

حافظ ابن حجر نے اپنی امالی میں کہا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

۲۸۵۲۱.... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس کو دم نہیں کروں گا (یا نہیں کرتا) مگر اس سے کہ جس پر سلیمان علیہ السلام نے عہد لیا تھا۔ ابن راهویه

روایت حسن ہے۔

۲۸۵۲۲ .... مسند بدیل، حلیس بن عمرو سے مروی ہے وہ اپنی والدہ فارعہ سے وہ اپنے جد (دادا۔ نانا) بدیل بن عمرو خطمی سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سانپ (کے کاٹے) کا دم (منتر) پیش کیا (یعنی آپ کو سنایا) آپ نے مجھے اس کی اجازت دی اور اس میں برکت کی دعا کی) (روایت کیا ابونعیم اور ابن مندہ نے ابن مندہ کہتے ہیں غریب روایت ہے جو صرف اسی وجہ (طریق) سے معروف ہے اصابہ میں کہا کہ اس کی سند میں غیر معروف روای بھی ہے)۔

۲۸۵۲۳.... مسند جبلہ بن ازرق راشد بن سعد سے روایت ہے وہ جبلہ بن ازرق سے روایت کرتے ہیں اور جبلہ بن ازرق نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی دیوار کے پاس نماز پڑھی جس میں سوراخ بہت تھے۔ پس جب آپ دو رکعتوں پر بیٹھے تو ایک بچھو نکلا اور آپ ﷺ کو ڈنک مارا سو آپ پر غشی طاری ہوگئی لوگوں نے آپ پر پڑھ کر پھونک ماری۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا بیشک اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے شفا دی، تمہارے دم سے یہ شفا نہیں ملی۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۴ .... حبیب بن فدیک بن عمر السلامانی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے نظر کا دم پیش کیا پس آپ ﷺ نے ان کو اس کی اجازت مرحمت فرمادی اور انہیں اس میں برکت کی دعا دی۔ رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۵.... محمد بن حاطب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ہنڈیا کو پکڑا (جس سے) میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے ایک صاحب کے پاس جو بلند ہموار زمین میں تشریف فرما تھے لے گئی اور ان کو یوں پکارا یا رسول اللہ! ان صاحب نے فرمایا: لبیک وسعدیک (میں تیرے پاس ہوں اور تجھے سعادت بخشتا ہوں) پھر میری والدہ نے مجھے آپ کے نزدیک کردیا آپ پھونکتے رہے اور (کچھ) بولتے رہے مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا کلام تھا پھر میں نے اس کے بعد اپنی والدہ سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھ رہے تھے انہوں نے کہا یہ پڑھ رہے تھے .... اذهب الباس رب الناس واشف آنت الشافی لا شافی الا انت۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۵۲۶ محمد بن حاطب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہانڈی میرے اوپر گر پڑی اور میرا ہاتھ جل گیا میری والدہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی آپ علیہ السلام اس ہاتھ پر لعاب اڑاتی پھونک مارتے رہے اور یہ پڑھتے رہے:

اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی. رواہ ابن جریر

۲۸۵۲۷.... مزید۔ جب ہم ارض حبشہ سے آئے تو مجھے میری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلی اور بولی یا رسول اللہ یہ آپ کا بھتیجا حاطب ہے اس کو آگ سے یہ نقصان پہنچا ہے (حاطب کہتے ہیں) پس میں نبی ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھتا مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے دم کیا یا

تھکا را اور نہ یہ پتہ ہے کہ میری کون سے ہاتھ میں یہ جلن ہوئی تھی بہر حال آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے دعا فرمائی۔(روایت کیا ابونعیم نے معرفہ میں)

۲۸۵۲۸..... مسند حکم جو والد ہیں شعیب کے) شعیب بن اسلم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنو اسلم کے ایک شخص کو کوئی تکلیف ہوئی اس کو رسول اللہ ﷺ نے پڑھ کر دم کیا۔رواہ ابونعیم

۲۸۵۲۹..... مسند حکیم بن حزام زہری حکیم بن حزام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا یارسول اللہ! کچھ ایسے منتر ہیں جن سے ہم ایام جاہلیت میں علاج کرتے تھے اور کچھ دوائیں ہیں جن کو برتتے تھے تو کیا یہ اللہ کی تقدیر کے کسی حصہ کو رد کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔رواہ ابونعیم

۲۸۵۳۰..... مسند سائب بن یزید۔رسول اللہ ﷺ نے مجھے ام الکتاب (فاتحہ) کا تعویذ کیا دم کر کے۔(دارقطنی نے افراد میں روایت کیا)

رواہ ابن عساکر

۲۸۵۳۱..... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوالدرداء جب مچھر تجھے تکلیف دیں تو پانی کا ایک پیالہ لے اور اس پر سات مرتبہ پڑھ

وما لنا ان لانتوکل علی اللہ الایة (آخر تک)

اس کے بعد:

فان کنتم امنتم بااللہ فکفوا شرکم واذا کم عنا

پھر (یہ پانی) اپنے بستر کے اردگرد چھڑک دے پس بے شک تو اس رات ان کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔دیلمی

۲۸۵۳۲..... مسند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ رسول ﷺ سے روایت کیا گیا جبریل علیہ السلام نے آپ پر دم کیا اس حال میں کہ آپ بخار میں تھے پس پڑھا:

بسم اللہ ارقیک من کل داء یؤذیک من کل حاسدًا ذا حسد ومن کل عین واسم اللہ ینشفیک

رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۵۳۳..... مسند ابی الطفیل رضی اللہ عنہ (ایک صحابی) میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا وہاں ہنڈیا ابل رہی تھی پس مجھے ایک چربی کا ٹکڑا اچھا لگا میں اس کو کھا گیا پس میں اس (اس کی وجہ سے یا اس کے بعد) ایک سال تکلیف میں رہا پھر میں نے یہ چربی والا قصہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اس میں سات آدمیوں کا جی تھا (شاید اس سے رغبت مراد ہو) پھر آپ ﷺ نے میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کو قے کیا اور وہ سبز رنگ کا ٹکڑا تھا پس قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا میں آج تک پیٹ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا۔طبرانی کبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۲۸۵۳۴..... (مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے اور میں بیمار تھا آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تجھے وہ دم نہ کروں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھایا ہے:

بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل ارب یؤذیک ومن شر النفا ثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۸۵۳۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ مریض کے لئے اپنی انگشت پر لعاب دہن لگا کر یہ پڑھتے:

بسم اللہ تربة ارضنا بریقة بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

ممکن ہے کہ نظر مراد ہو۔واللہ اعلم ابن ابی شیبہ

۲۸۵۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اپنا دست مبارک اس کے

کسی حصہ پر رکھتے اور پڑھتے:

**اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي شفاء لايغادر سقما. رواه ابن عساكر**

۲۸۵۳۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو تعویذ کرتی تھی (اور یہ پڑھتی تھی):

**اذهب الباس رب الناس بيدك الشفاء لا شافي الا انت ياشافي شفاء لايغادر سقما**

فرماتی ہیں پس میں آپ کے اس مرض میں جس میں آپ فوت ہوئے آپ ﷺ کو یہ تعویذ کرتی رہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ اٹھالے پس بات یہ ہے کہ یہ مجھے ایک مدت تک نافع تھا۔ رواہ ابن النجار

۲۸۵۳۸......اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دم کے ساتھ جھاڑتے تھے **امسح الباس رب الناس بيدك الشفاء لا كا شف الاانت** فرماتی ہیں کہ یہ جھاڑ میں نے آپ سے سیکھا اور اس سے آپ کو میں دم کرتی تھی۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۳۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مریض آتا تھا تو آپ اس کے لئے دعا کرتے اور پڑھتے:

**اللهم اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لاشفاء الا شفائك لايغادر سقما**

فرماتی ہیں کہ جب نبی ﷺ اپنے مرض الوفات میں بوجھل ہوئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اس کو پھیرنے لگی اور اس دعا کے ساتھ آپ کو تعویذ کرنے لگی آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے نکال لیا اور ارشاد فرمایا کہ رفیق اعلیٰ کی دعا کر پھر کہا...... **رب اغفرلي والحقني بالرفيق الاعلى** کہتی ہیں پس یہ وہ آخری کلام تھا جو میں نے آپ سے سنا۔ رواہ ابن جریر

۲۸۵۴۰......حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر بخار والے کو دم کرنے کی رخصت مرحمت فرمائی۔ ابن عساکر

۲۸۵۴۱......عبدالرحمٰن بن سائب رضی اللہ عنہ جو ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے بیٹے ہیں کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میرے بھتیجے! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے دم سے جھاڑا کروں پس یہ پڑھا:

**بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء فيك اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لاشافي الاانت. رواه ابن جرير**

۲۸۵۴۲......یونس بن حباب سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے تعویذ کے باندھنے کے متعلق رائے لی تو فرمایا ہاں جب کہ ہو اللہ کی کتاب سے یا نبی ﷺ سے منقول کلام سے اور مجھے حکم کیا اس کے ذریعہ بخار کا علاج کرنے کا کہتے ہیں پس میں چوتھے روز آنے والے بخار کے لئے لکھا کرتا تھا:

**ياناركوني بردا وسلما على ابراهيم وأرا دوابه كيدا فجعلنهم الاخسرين، اللهم رب جبريل وميكائيل واسرا فيل اشف صاحب هذا الكتاب. رواه ابن جرير**

۲۸۵۴۳......ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بے شک ایک بدخواہ جن مجھے ستاتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پڑھ:

**اعوذ بكلمات الله التامات من شر المى لا يجاوزهن برولا فاجر من شرما ذرا في الارض ومن شرما يخرج منها ومن شرما يعرج في السماء وما ينز ل منها ومن شر كل طارق الا طارقا يطرق بخير يارحمن**

کہتے ہیں کہ میں نے یہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے مجھ سے (اسکو) ہٹادیا۔ بخاری ومسلم۔ ابن عساکر

۲۸۵۴۴......حضرت ابی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے اس دوران آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھا تو ایک بچھو نے آپ کو ڈنک مارا آپ ﷺ نے اس کو پکڑا اور اس کو ماردیا پس جب آپ پھرے (فارغ ہوئے۔ ظاہر یہ ہے کہ آپ نے دوران صلوۃ اس کو مارا (از مترجم) تو فرمایا اللہ بچھو پر لعنت کرے کہ بغیر ڈنک مارے نہیں چھوڑتا کسی نمازی کو

اور نہ غیر نمازی کو اور نہیں چھوڑتا کسی نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور ان دونوں کو ایک برتن میں ڈالا پھر اس کو اپنی انگشت پر ڈالتے رہے جہاں اس بچھو نے آپ کو ڈنک مارا تھا اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے اور معوذتین سے اپنی انگشت کا تعوذ کرتے رہے اور ایک روایت میں ہے اور قل ھواللہ احد اور معوذتین پڑھتے رہے۔

ابن ابی شیبہ بیہقی فی شعب الایمان مستغفری فی الدعوات ابو نعیم فی الطب

۲۸۵۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں صاحب نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: لو انزلنا هذا القرآن علی جبل آخر سورت تک کے بارہ میں نقل کرتے ہیں کہ یہ سر درد کا دم ہے۔ دیلمی

۲۸۵۴۶..... حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو غمگین پایا: کہا اے محمد! یہ کیا پریشانی ہے جو میں آپ کے چہرہ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا کہ "حسن" اور "حسین" (رضی اللہ عنہما) کو نظر لگ گئی: کہا کہ نظر کی تصدیق کیجئے پس بے شک نظر حق ہے، کیا پھر آپ نے انہیں ان کلمات کے ساتھ تعویذ نہیں دیا (یعنی دم مراد ہے) پوچھا اور وہ کیا ہیں؟ جواب دیا کہہ:

اللّٰھم یاذاالسلطان العظیم ذالمن القدیم ذالرحمة الکریم وھی الکلمات التامات والدعوات المستجابات عاف الحسن والحسین من أنفس الجن واعین الانس.

آپ ﷺ نے یہ کلمات پڑھے پس دونوں صاحبزادے رضی اللہ عنہ وارضاھما آپ کے سامنے اٹھ کر کھیلنے لگے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو اس تعویذ کے ساتھ تعوذ فراہم کرو پس تعوذ کرنے والوں نے اس جیسے تعویذ کو نہیں پایا۔ روایت کیا ابن مندو ابن حنبل نے غرائب شعبہ میں اور جرجانی نے جرجانیات میں اور اصبہانی حجتہ میں اور ابن عساکر نے دارقطنی نے کہتے ہیں کہ اس حدیث کے بیان میں ابورجاء محمد بن عبیدہ اللہ حطیی متفرد ہیں جو اہل ستہ سے ہیں۔

۲۸۵۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما وارضاھما کو اللہ کے ان کلمات نامہ سے تعویذ کیا کرتے تھے۔

اعوذ کما بکلمات اللّٰہ التا مات من کل شیطن وھامة ومن کل عین لامة. طبرانی اوسط، ابن النجار

۲۸۵۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے بچھو نے ڈنک مارا۔ پس جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اللہ بچھو پر لعنت کرے نہ کسی نمازی کو چھوڑتا ہے اور نہ غیر نمازی کو بس ڈنک مارتا ہی ہے پھر آپ ﷺ نے پانی اور نمک منگوایا اور اس جگہ پر مسح کرتے رہے اور قل یاایھا الکافرون اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔ ابو نعیم فی الطب

## الرقی المذمومة ...... ناپسندیدہ جھاڑ پھونک

۲۸۵۴۹..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے والد کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج (روزانہ کی مقررہ اجرت) دیا کرتا تھا اور میرے والد اس کے راتب یومیہ سے کھایا کرتے تھے بس ایک دن وہ کچھ لایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھالیا غلام بولا کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہے اس نے جواب دیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کا عمل کیا تھا اور میں کہانت کو جانتا نہ تھا بس میں نے اس کو دھوکا دیا تھا وہ مجھے مل گیا اور اس نے مجھے اس کا بدل دیا سو یہ جو آپ نے کھایا وہی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (حلق کے اندر) داخل کیا اور جو پیٹ میں تھا سب قے کر دیا۔

بخاری۔ سنن کبریٰ للبیھقی

۲۸۵۵۰..... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہاتھ میں پیتل کا ایک حلقہ دیکھا ارشاد فرمایا کہ یہ

کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ کمزوری (کے علاج) کے لئے ہے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دے یہ تجھے بجز لاغری کے کچھ نہ دے گا۔ (ابن جریر کہتے ہیں کہ روایت صحیح ہے)

۲۸۵۵۱......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے بازو میں پیتل کا ایک کڑا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا واھنہ (لاغری) کی راہ سے ہے فرمایا کیا تجھے یہ بھلا لگتا ہے کہ تو اس کے سپرد کر دیا جائے؟ اس کو اپنے سے اتار پھینک (ابن جریر۔ کہتے ہیں کہ روایت درجہ صحت پر ہے۔

۲۸۵۵۲......عبدالرحمن بن ابی لیلی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عکیم جہنی رضی اللہ عنہ کو ایک دنبل نکل آیا ان سے کہا گیا کیا آپ اس پر کوئی منکا نہیں لٹکا لیتے (مثلا کوئی کوڑی یا سیپ یا گھونگا جس میں سوراخ کر کے دھاگا ڈال دیا گیا ہو) کہنے لگے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ اس میں میری جان ہے تب بھی میں اسکو نہ باندھتا اس کے بعد فرمایا ہے اللہ کے نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے (ابن جریر روایت کو صحیح قرار دیا)۔

۲۸۵۵۳......ابو بشر بن حارث بن خزمہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دیکر جبکہ لوگ اپنی اپنی خوابگاہ میں تھے بھیجا کہ ہرگز کسی اونٹ کی گردن میں کمان کا قلادہ (گہنا۔ ہار) نہ رہنے دیا جائے بس کاٹ دیا جائے۔ رواہ ابو نعیم

# الکتاب الرابع من حروف الطاء......الطیرۃ والفال والعدوی من قسم الاقوال (الطیرۃ)

# حروف طاء کی چوتھی کتاب بدشگونی......قبیل تعدیہ مرض از قبیل اقوال شگون

۲۸۵۵۴. پرندوں کو اپنے انڈوں پر رہنے دو۔ ابو داؤد عن ام کرز

۲۸۵۵۵......(نیک یا بد) فال جاری واقع ہوتی ہے تقدیر کے مطابق۔ مستدرک حاکم۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۸۵۵۶......بدشگونی کرنا شرک کی بات ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب المفرد. مستدرک حاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۵۷......زمانہ جاہلیت کے لوگ کہتے تھے کہ نحوست عورت میں ہے اور سواری میں ہے اور گھر میں ہے۔

(مستدرک حاکم، سنن کبریٰ للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاھا

۲۸۵۵۸......نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔ ترمذی نسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۵۹......نحوست گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۰......تین چیزوں میں تو نحوست ہی ہے: گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں۔ بخاری، ابو داؤد. ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۱......اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔

مالک احمد، بخاری ابن ماجہ. عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ بخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مسلم نسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۵۶۲......بدفالی یا نیک فالی کے لئے پرندوں کو اڑنے پر اکسانا اور کسی کو منحوس قرار دینا اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا بتوں (کو ماننے) کی قبیل سے ہے۔ ابو داؤد عن قبیصہ رضی اللہ عنہ ضعیف ابی داؤد ۸۴۲ ضعیف الجامع ۳۹۰۰

۲۸۵۶۳......انسان کے اندر تین چیزیں ہیں بدشگونی اور گمان (بد) قائم کر لینا اور حسد کرنا پس شگون سے اسکو نکالنے والی بات یہ ہے کہ (کلام سے) نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ تحقیق میں نہ پڑے اور حسد سے اس کو نکالنے والی بات یہ ہے کہ زیادتی نہ کرے۔

شعب الایمان بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ضعیف الجامع ۳۹۹۳

۲۸۵۶۴.....مومن میں تین خصلتیں ہیں بدشگونی (بد) گمانی اور حسد پس بدشگونی سے اس کو نکالنے والی یہ بات ہے کہ وہ (اس شگون کی بنا پر کام کر گذرنے سے نہ پھرے اور گمان سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ کھوج نہ لگائے اور حسد سے اس کو نکالنے والا وصف یہ ہے کہ حد سے تجاوز نہ کرے۔ابن صصری فی امالیه فردوس دیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۲۰۰۶

۲۸۵۶۵.....نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جس نے شگون لیا یا اس کے لئے شگون کیا گیا یا عمل کہانت کیا یا اس کے لئے کیا گیا یا جادو کیا یا کروایا۔

طبرانی عن عمران بن حصین رضی الله عنه

۲۸۵۶۶.....جس کو بدشگونی نے اپنے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا۔مسند احمد. طبرانی کبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۵۶۷.....بے شک پرندوں کو اڑنے پر اکسانا (بغرض راہ نمائی) اور پیش گوئی کے لئے کنکریاں پھینکنا اور (کسی شی ء میں) نحوست سمجھنا بتوں کو ماننے کی قبیل سے ہے۔ابن سعد. احمد. طبرانی فی الکبیر عن قطن بن قبیصه عن ابیه

۲۸۵۶۸.....بدشگونی شرک ہے بدشگونی شرک ہے۔

ابوداؤد طیالسی، احمد ابوداد، ابن ماجه، حاکم فی المستدرک بیهقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۵۶۹.....بدشگونی شرک کی قبیل سے ہے ترمذی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کہا کہ حدیث حسن ہے۔

۲۸۵۷۰.....جو شخص سفر کے ارادہ سے نکلا پھر نحس (کے تصور) سے رک گیا تو اس نے اس وحی کا انکار کیا جو حضرت محمد ﷺ پر اتاری گئی۔

دیلمی عن ابی ذر رضی الله عنه

۲۸۵۷۱.....بدشگونی وہی ہے جو تجھے چلادے یا روک دے۔احمد عن الفضل بن عباس رضی الله عنه

۲۸۵۷۲.....ھام رات کی تاریکی میں طلب انتقام کے لئے گشت کرنیوالا پرندہ کچھ نہیں ہے ہام کچھ نہیں ہے (یعنی من گھڑت بات ہے) الو جو اہل جاہلیت کے زعم کے مطابق مقتول کی روح ہوتی ہے یا میت کی بوسیدہ ہڈیاں ہوتی ہیں جو الو بن جاتی ہیں۔ حاشیه مشکوة ۲۹۲ ۲۰۳۹

۲۸۵۷۳.....اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو عورت میں اور سواری کے جانور میں اور گھر میں ہے۔

۲۸۵۷۴.....نحوست نہیں ہے پس اگر نحوست موجود ہے تو گھوڑے میں اور عورت میں اور رہائش گاہ میں ہے۔

طبرانی عن عبدالمهیمن عن ابن عباس رضی الله عنه عن سهل بن سعد عن ابیه عن جده

۲۸۵۷۵.....بدفالی ہے ہی نہیں اور بدفالی اس پر (بوجھ) ہے جو یہ کرتا ہے سو اگر کسی شے میں ہے تو گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں ہے۔

ابن حبان، ابن جریر، سعید بن منصور عن انس رضی الله عنه

۲۸۵۷۶.....بدفالی رہائش گاہ میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہے۔ابن جریر عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۵۷۷.....اس سے نکلو اس حال میں کہ یہ لائق مذمت ہے۔شعب الایمان البیهقی عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۵۷۸.....اس کو مذموم سمجھ کر چھوڑ دو (پشت پر دیکھیں)۔ ابوداؤد، سنن کبریٰ للبیهقی عن انس رضی الله عنه

۲۸۵۷۹.....جس کسی کو اس سے کچھ حصہ پہنچے تو چاہیئے کہ یوں کہے: اللهم لا طیر الا طیرک ولا اله غیرک (اے اللہ نہیں کوئی نحوست مگر تیری (پیدا کردہ) اور نہیں کوئی معبود مگر تو۔نسائی عن سلمان ابن بریدة عن ابیه

۱۔ہام اور ہامہ بغیر تشدید کے ہے تشدید کے ساتھ اس کا معنی زہریلی چیز ہے جیسے سانپ بچھو چنانچہ تعوذات میں جہاں ھامہ ہے وہ مشدد ہے جس کی جمع ھوام ہے اور معنی زہریلا جانور ہے۔از مترجم

۲۔ذروھا ذمیمۃ۔ھا ضمیر کا مرجع دار ہے چنانچہ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے:

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثر فیھا عددنا و اموالنا فتحو لنا الی دار قل فیھا عدد نا و اموالنا فقال. ذرو ھاذمیمة شکوة ۳۹۴۲

روایت اولیٰ جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بھی شاید یہی واقعہ ہے۔ فلینظر

۲۸۵۸۰..... جس شخص کو بدفالی اس کی حاجت سے روک دے تو اس نے شرک کیا۔ عرض کیا یارسول اللہ! اور اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا یوں کہے:

اللھم لاطیر الا طیرک ولاخیر الاخیرک ولااله غیرک

الشذرہ ۱۵۷ کشف الخفار احمد طبرانی ابن السنی فی عمل الیوم والیلة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

## اکمال

۲۸۵۸۱..... فال (نیک) مرسل ہے (چھڑانے والی ہے) اور چھینک سچی شاہد ہے۔ الحکیم عن الوھیب. ضعیف الجامع ۴۰۲۳

۲۸۵۸۲..... ہم نے تیری فال تیرے منہ سے حاصل کی۔ ابوداؤد عن ابی ھریرہ ابن السنی ابونعیم فی الطب عن کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ فردوس دیلمی عن ابن عمر، الاسرار المرفوعہ ۲۱۶ اسنی المطالب ۸۲

۲۸۵۸۳..... بہترین شگون خوش فالی ہے اور شگون مسلمان کو مانع نہیں بنتا پس جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ شگون دیکھے تو چاہئے کہ یہ کہے:

اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یرفع السیأت الا انت ولاحول ولا قوة الا بک

ابوداؤد. سنن کبریٰ بیھقی عن عروة بن عامر القرشی

۲۸۵۸۴..... سچا شگون فال نیک ہے اور یہ شگون مسلمان کو نہیں روکتا اور جب تم شگون میں سے کوئی چیز ناپسندیدہ دیکھو تو کہو:

اللھم لایاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیأت الا انت ولاحول ولا قوة الا باللہ

ابن السنی عن عقبة بن عامر القرشی ضعیف الجامع ۹۹

۲۸۵۸۵..... اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ نحوست تو عورت اور سواری کے جانور اور گھر میں ہے۔

مستدرک سنن کبری بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۲۸۵۸۶..... نحوست کچھ نہیں ہے اور بعض اوقات برکت گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔

ترمذی ابن ماجہ عن حکیم بن معاویة

۲۸۵۸۷..... الو میں کچھ نہیں ہے اور نظر حق ہے اور سچی شگون خوش فالی ہے۔

احمد، ترمذی عن حابس، ضعیف الترمذی ۳۸۵ ضعیف الجامع ۶۲۹۵

۲۸۵۸۹..... نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں اور رہائش گاہ میں اور سواری کے جانور میں۔

ترمذی نسائی، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ضعیف الترمذی ۵۳۴

۲۸۵۹۰..... شگون کچھ نہیں اور اس میں کا بہتر فال ہے (یعنی) وہ بہترین کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔ احمد. مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۵۹۱..... شگون کچھ نہیں اور تمام شگونوں میں سے بہتر فال ہے جو تم میں سے کوئی سن لے۔

## الاکمال

۲۸۵۹۱.....شگونوں میں سے بہتر فال ہے اور نظر حق ہے۔ دیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۲.....نہیں کوئی نحس (بدشگون) اور اس میں کی بہتر فال ہے عرض کیا گیا اور کیا ہے فال اے اللہ کے رسول، فرمایا اچھی بات درانحالیکہ اس کو تم میں کا کوئی فرد سنے۔ احمد مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۳.....خوب شے ہے فال (یعنی) وہ بہتر کلمہ جس کو تم میں کوئی فرد سنے۔ دیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۴.....اے فلاں! ہم موجود ہیں تیرے استقبال کو ہم نے تیری فال تیرے منہ سے لی، لے چلو ہمیں ہریالی کی طرف۔
طبرانی. ابونعیم فی الطب عن کثیر بن عبداللّٰه لمزنی عن ابیه عن جده الشذرة ۳۸

## العدویٰ

۲۸۵۹۵.....نہیں کوئی تعدیہ اور نہیں الو (کی شکل میں کوئی روح) اور نہ بدشگونی اور محبوب رکھتا ہوں میں نیک فال کو۔
مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۶.....نہیں کوئی تعدیہ مرض اور نہ بدشگون اور بس نحوست تین چیزوں میں ہے: گھوڑے میں، عورت میں اور گھر میں۔
احمد، بخاری و مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه

۲۸۵۹۷.....نہیں ہے کچھ چھوت اور نہ بدشگون اور پسند ہے مجھے فال نیک اور فال نیک اچھا کلمہ ہے۔
احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

۲۸۵۹۸ نہیں چھوت اور نہ ھامہ (الو اور نہ ہی مشرق میں مقابل کے طلوع کے ساتھ مغربی تارہ کا غروب دخل انداز ہے (بارش میں)۔
ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۵۹۹.....نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحس ہے اور نہ کوئی روح الو کی شکل میں ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمایئے کہ ایک اونٹ جس کو خارش ہو تمام اونٹوں کو خارش زدہ کر دیتا ہے۔ فرمایا یہ فیصلہ الٰہی ہے بھلا پہلے کو کس نے خارش زدہ کیا۔ احمد ابن ماجه عن ابی عمر رضی الله عنه

۲۸۶۰۰ نہ چھوت چھات ہے نہ بدشگون ہے اور نہ الو (کی شکل میں کوئی پیاسی روح ہے اور نہ کوئی اصفر ہے اور جذام والے سے تو ایسے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگے۔ (صفر کیا ہے؟) اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ اہل جاہلیت ماہ صفر کو منحوس خیال کرتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے نفی فرمائی۔

۲۸۶۰۱ کوئی چیز دوسری چیز کو تعدیہ نہیں کرتی (اگر یہ بات ہے تو) پھر اول کو کس نے لگائی کوئی چھوت چھات نہیں ہے اور نہ صفر کچھ ہے اللہ نے پیدا کیا ہے ہر نفس کو پھر اس کی حیات لکھی اور اس کا رزق اور مصائب لکھے۔ احمد نسائی، عن ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۶۰۲.....بیمار ریوڑ والا ہرگز نہ لائے (اپنے ریوڑ کو) تندرست ریوڑ والے کے پاس۔
احمد، بخاری مسلم ابو داؤد ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

۲۸۶۰۳.....نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ (کسی مقتول میت کی روح یا ڈھانچہ بشکل الو کا وجود ہے۔
(جو طلب انتقام کے لئے بھٹکتی پھر رہی ہو) اور نہ صفر ہے اور نہ غول بیابانی ہے۔

۲۸۶۰۴ نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کی روح (یا نہ الو ہے جو کسی روح کا قالب ہو۔
احمد، بخاری مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن ابی هریرة احمد، مسلم عن السائب بن یزید رضی الله عنه

۲۸۶۰۵......سو اول کو کس نے مرض لگایا؟ بخاری مسلم ابو داؤد عن ابی ھریرة

۲۸۶۰۵......بیابان کے بھوت کا کوئی وجود نہیں۔ ابو داؤد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۲۸۶۰۷......نہ صفر ہے اور نہ مقتول بے انتقام کا سر کچھ ہے اور نہ کوئی بیمار کسی تندرست کو مرض لگا تا ہے (قاضی محمد بن باقی انصاری نے اپنے شیوخ سے روایت کردہ احادیث کے ایک جزء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

۲۸۶۰۸......نہ صفر ہے اور نہ مقتول کی روح بشکل الو ہے اور نہ چھوت چھات ہے اور نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ طبرانی. ابن عساکر. عن عبد الرحمن بن ابی عمیرة المزنی

۲۸۶۰۹......کوئی چھوت چھات نہیں ہے۔ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۰......نہ چھوت چھات ہے اور نہ صفر ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح) ہے اور دو مہینے ساٹھ دن کے پورے نہیں ہوتے اور جس نے اللہ کے ذمہ کو توڑا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ طبرانی کبیر عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۱......نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی روح ہے) اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ہے پس جب تم کسی زمین میں طاعون کا سنو تو اس میں جا کر نہ ٹھہرو اور اگر وہ واقع ہو جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے نہ بھاگو۔

ابن خزیمة طحاوی، ابن حبان عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۲......نہیں ہے چھوت چھات اور نہ بدشگونی اور نہ ہامہ (طلب انتقام کے لئے گشت کرنے والی روح مقتول)

۲۸۶۱۳......نہ کوئی چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھٹکتی روح) کا جود ہے کیا تم نے نہیں دیکھا اونٹ کو کہ صحراء میں رہتا ہے۔ پس وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے سینے کے نیچے والے حصہ میں جو زمین سے نکلتا ہے) یا اس کے پیٹ کے چھپے ہوئے حصہ میں خارش کا ایک چھوٹا سا نشان ہو جاتا ہے جو اس سے پہلے نہ تھا پس (اس) پہلے اونٹ کو کس نے مرض منتقل کیا۔

شیرازی فی الالقاب. طبرانی کبیر حلیه ابی نعیم مستدرک حاکم بروایت عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۴......نہ کوئی چھوت کی بیماری ہے اور نہ ہام ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی حیات لکھی اور اس کی موت لکھی اور اس کی مصیبتیں اور روزی لکھی۔

۲۸۶۱۴......نہ چھوت چھات ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ (مقتول کی بھٹکتی روح) ہے اور نہ صفر ہے پس اول فرد کو کس نے مرض لگایا۔

مسند احمد. ابن ماجه. طبرانی کبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۵......نہ چھوت چھات والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور نہ ہامہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! خیال فرمایئے ایک ایسا اونٹ ہے جس کو خارش ہے پس وہ تمام اونٹوں کو خارشی بنا دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ فیصلہ الٰہی ہے پس پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی۔

مسند احمد. ابن ماجه. بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۸۶۱۶......نہیں کوئی بیماری چھوت والی اور نہ ہامہ (یعنی پرندہ کی شکل میں طلب انتقام کے لئے رات کو بھٹکنے والی روح) اور نہ صفر (پیٹ کا کیڑا جو بھوک میں ڈستا ہے یا ماہ صفر باعتبار آفات وبلیات) اور چاہئے کہ نہ اترے کوئی بیمار جانوروں کے ریوڑ والا تندرست جانوروں کے ریوڑ والے کے پاس۔ اور تندرست ریوڑ والا جہاں چاہے پڑاؤ کرے۔ عرض کیا گیا اور یہ کس وجہ سے فرمایا اس لئے کہ یہ (امر) باعث تکلیف (دیگراں ہے)

بیهقی بروایت ابی ھریرة

۲۸۶۱۷......نہیں کوئی اڑ کر لگنے والی بیماری اور نہ کسی مقتول کی روح (جو آ کر انتقام مانگے) اور نہ صفر اور پرہیز کرو جذامی سے ایسے جیسے کہ پرہیز

کرتے ہوتم شیروں سے۔ بیھقی بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۱۸......نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامہ (روح مقتول ہے) بدشگون ہے اور پسند ہے مجھ کو فال۔ دارقطنی (فی المتفق) بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۱۹......نہ چھوت چھات ہے اور نہ ہامہ (روح مقتول) ہے اور نہ بیابانی بھوت ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔

ابن جریر بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۰......نہ تعدیہ مرض ہے اور نہ نحوست ہے۔

۲۸۶۲۱......نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ھریرۃ

۲۸۶۲۲......نہ چھوت چھات ہے اور نہ نحوست ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح کا پرندہ ہے اور بہترین شگون فال ہے (اور نظر برحق ہے)۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۳......نہ چھوت چھات ہے اور بدشگون ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے۔ ابن جریر بروایت سعد رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۴......نہ چھوت چھات ہے لیکن نہ شگون بد ہے بھلا اول کو کس نے مرض لگایا۔ ابن جریر بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۵......نہ اڑ کر لگنے والی بیماری ہے اور نہ بدشگون ہے اور وکل انسان ألزلناہ طائرہ فی عنقہ اور ہر آدمی کے لگادی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے۔ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۳

# کتاب الطیرۃ والفال والعدوی......من قسم الافعال

## بدشگونی، نیک شگون اور چھوت چھات کی روایات جو از قبیل افعال ہوں

۲۸۶۲۶......نعمان بن رازیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم زمانہ جاہلیت میں پرندے اڑا کر فال معلوم کرنے کا مشغلہ رکھتے تھے اور اب اللہ تعالیٰ نے اسلام عطا فرمایا ہے پس آپ ہمیں اے اللہ کے رسول کیا حکم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام نے اس کی صداقت (واقعیت) کی نفی کی اور لیکن تم میں سے کوئی ہرگز سفر سے نہ رکے۔

ابن عساکر بروایت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ

۲۸۶۲۷......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہ بیماری کا اڑ کر لگنا ہے اور نہ صفر ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی پرندہ کے قالب میں انتقام کے لئے بھٹکنے والی روح ہے پس ایک اعرابی نے کہا اے اللہ کے رسول! پس کیا شان ہے اونٹوں کی کہ ہوتے ہیں بیابان میں ایسے جیسے کہ ہرن پھر ایک خارش زدہ اونٹ آتا ہے اور ان میں داخل ہوتا ہے پس ان سب کو خارشی کردیتا ہے ارشاد فرمایا بھلا اول کو کس نے یہ مرض لگایا۔ بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن جریر

۲۸۶۲۸......ابن شہاب سے مروی ہے کہ بے شک ابو سلمہ نے انہیں بیان کیا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لاعدوی (مرض سے مرض پیدا ہونا کچھ نہیں) اور وہ (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیمار مویشیوں والا (اپنے مویشیوں کو) تندرست مویشیوں والے کے پاس نہ لائے اور ابو سلمہ نے (ابن شہاب کو) کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں باتیں رسول اللہ ﷺ سے روایت کرکے بیان کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے قول لاعدوی کی روایت سے خاموش ہوگئے اور قائم رہے اپنے قول لا یورد ممرض علی مصح پر۔ یعنی پہلی روایت کو بیان کرنا چھوڑ دیا اور دوسری کی روایت کو بیان کرنا باقی رکھا۔

۲۸۶۲۹......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! خارش کا نشان اونٹ کے موٹے ہونٹ میں ہوتا ہے یا اس کی دم کی جڑ میں ہوتا ہے، پھر وہ تمام اونٹوں میں کھجلی پھیلا دیتا ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

پہلے کو کس نے لگایا؟ نہ چھوت چھات ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ صفر ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر نفس کو پیدا کیا پھر اس کی زندگی لکھی اور اس کو پیش آنے والی مصیبتیں لکھیں اور اس کی روزی لکھی۔ رواہ ابن جریر

یہ مضمون بخاری شریف میں بھی ہے وہاں یہ بھی ہے کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ وہ اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں نسیان کا شکار ہوتے ہوں۔

۲۸۶۳۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ کوئی بدشگونی ہے اور نہ کسی مقتول کی بھٹکتی روح ہے اور نہ بدشگونی ہے اور نہ صفر ہے پس ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اونٹ ایسا نہیں کہ اس کو خارش ہوتی ہے پھر وہ دوسرے اونٹوں میں رہتا ہے اور انہیں بھی مرض لگا دیتا ہے۔

(آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کیا تو نے خیال کیا کہ اول کو کس نے مرض لگایا؟ اور ایک عبارت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھلا پہلے کو کس نے خارش لگائی؟ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۱..... ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، کیا رائے رکھتے ہیں آپ میری اس لونڈی کے متعلق جس کی طرف سے میرے دل میں کچھ بات ہے؟ اس لیے کہ میں نے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رضی اللہ عنہم) سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ (نحوست) ہے تو وہ گھر میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور عورت میں ہے۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس بات کے نبی ﷺ سے سننے کا سختی سے انکار کیا، اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس احتمال کا انکار کیا کہ آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی ہو اور اس بات کا بھی کہ نحوست کسی چیز میں ہو اور فرمایا کہ جب تیری طبیعت میں اس کی طرف سے کچھ (خلجان) بیٹھ گیا ہے تو اس سے جدائی اختیار کر دے یا اس کو فروخت کر دے یا اس کو آزاد کر دے۔

رواہ ابن جریر

## کسی بھی چیز میں نحوست نہ ہونا

۲۸۶۳۲..... قتادہ ابوحسان سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا وارضاھا کے پاس داخل ہوئے اور آپ کو بیان کیا کہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نحوست عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت غصہ ہوئیں اور طیش میں آپ کو (گویا کہ) بھونچال آ گیا۔ فرمانے لگیں آپ ﷺ نے یہ بات نہیں فرمائی، بس یہ فرمایا ہے کہ اہل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۳..... ابوحسان سے روایت ہے کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نحوست عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اس پر آپ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا بس یہ فرمایا کہ اھل جاہلیت اس سے بدشگونی لیتے تھے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۴..... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک گھر میں سکونت اختیار کی اور اس وقت ہم (تمام انواع میں) کثرت وفراوانی والے تھے پس ہم احتیاج میں آ گئے اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہو گئے اور ہم میں اختلاف ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو فروخت کر دو یا اس کو بحالت مذمومیت چھوڑ دو۔

رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۵..... عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کی ہیں (یاد کی ہیں) آپ نے ارشاد فرمایا، نہیں ہے صفر اور ھامہ (کسی مقتول کی انتقام کی خاطر بھٹکتی روح) اور نہ اڑ کر لگنے والی بیماری اور (یہ کہ) نہیں پورے ہوتے دو مہینے ساٹھ دن کے اور جس نے توڑا اللہ کے ذمہ کو وہ نہیں سونگھ سکے گا جنت کی خوشبو۔ رواہ ابن عساکر

۲۸۶۳۶...... مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ثعلبہ بن یزید حمانی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ تو صفر ہے اور نہ ہامہ (کسی مقتول کی روح جو الو یا کسی اور پرندہ کی شبیہ کی شکل میں طلب انتقام کی خاطر آتی ہو) اور مرض نہیں لگا تا کوئی مریض کسی تندرست کو میں نے کہا! کیا آپ نے سنا اس کلام کو رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا ہاں! سنا میرے کان نے اور دیکھا میری آنکھ نے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۷...... مزید۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ ہے یا کسی چیز میں ہے تو وہ عورت میں ہے اور گھوڑے میں ہے اور گھر میں ہے۔ رواہ ابن جریر

## ذیل الطیرہ

۲۸۶۳۸...... سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے منحوسیت کا ذکر کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر وہ کسی چیز میں ہے تو عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۳۹...... ابوحازم سے مروی ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے سامنے منحوسیت کا ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم کہتے تھے اگر کچھ ہے (یعنی نحوست کا کچھ حصہ ہے) تو وہ عورت میں اور رہائش گاہ میں اور گھوڑے میں ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۸۶۴۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے نبی! بیشک ہم ایک دار میں مقیم تھے اس میں ہماری تعداد بہت تھی اور اس میں ہمارے اموال بکثرت تھے پس ہم ایک دوسرے دار کی طرف منتقل ہوئے تو وہاں ہماری تعداد گھٹ گئی اور وہاں ہمارے اموال کم ہو گئے، پس اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو اس کو (دعوھا فرمایا یا ذروھا فرمایا۔ معنی ایک ہے) بحالت مذمومیت۔

## حرف الظاء...... کتاب الظہار...... من قسم الافعال

حرف ظاء سے شروع ہونے والے حرف ظہار کے عنوان کے تحت آنے والی حدیثیں جو از قبیل افعال ہیں۔

۲۸۶۴۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے تحت (یعنی نکاح میں) چار بیویاں ہوں پھر وہ ان سے ظہار کرے تو اس کو ایک کفارہ کفایت کر جائے گا۔ مصنف عبدالرزاق. دارقطنی بخاری مسلم

۲۸۶۴۲...... قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کو اس سے شادی کرنے کی شرط پر اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح قرار دے دیا (یعنی یوں) کہا کہ اگر تجھ سے نکاح کروں تو تو مجھ پر ایسے ہے جیسے میری ماں کی پشت چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر اس سے نکاح کرے تو اس کے قریب نہ جائے جب تک کہ کفارہ ادا نہ کردے۔ عبدالرزاق. بخاری. مسلم

۲۸۶۴۳...... سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا جس کی تین بیویاں تھیں اور اس نے یہ کہہ دیا تھا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی پشت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر ایک کفارہ ہے۔

عبدالرزاق. کامل لابن عدی بخاری ومسلم

۲۸۶۴۴...... مسند عمرو بن سلمہ۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے وہ سلمہ بن صخر البیاضی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی سلمہ نے) اپنی بیوی کو اپنے اوپر ایسے قرار دے دیا جیسے ان کی ماں کی پشت (اور ظہار کی یہ قرارداد) رمضان کے گذرنے تک تھی، پس وہ (اس عرصہ میں) موٹی تازی ہو گئی اور تروتازہ (یعنی فربہ) ہو گئی سو وہ اس پر نصف رمضان میں (ہی) جا پڑے پھر نبی ﷺ کے پاس آئے گویا کہ وہ اس عمل کو گراں محسوس کر رہے تھے سو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے اس کی کہ ایک غلام آزاد کرے؟

انہوں نے کہا نہیں! فرمایا کیا اس کی طاقت رکھتا ہے کہ دو مہینے متواتر روزے رکھے؟ کہا نہیں! فرمایا کیا پھر یہ کرسکتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے؟ کہا نہیں!

پس نبی ﷺ گویا ہوئے کہ اے فروہ بن عمرو یہ فرق اس کو دیدے اور فرق ایک ٹوکرا ہے جس میں پندرہ ۱۵ یا ۱۶ سولہ صاع آتے ہیں پس یہ شخص ساٹھ مسکینوں کو یہ ٹوکرا کھلا دے۔

وہ بولا کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں؟ پس قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا اس شہر (مبارک) کی دونوں وادیوں کے درمیان کوئی شخص ہم سے زیادہ اس کا محتاج نہیں۔

پس (اس بات کو سن کر) نبی ﷺ ہنس پڑے۔ پھر فرمایا کہ اس کو اپنے گھر والوں کے پاس لے جا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۵...... یوسف بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہتے ہیں کہ مجھ کو خولہ بنت مالک ثعلبہ نے بیان کیا اور یہ (خولہ بنت مالک) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بھائی اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے تحت تھیں (یعنی نکاح میں تھیں) کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے شوہر کی جبکہ اس نے مجھ سے ظہار کیا تھا کھجور کے ایک ٹوکرے کے ساتھ اعانت فرمائی تھی اور دوسرے ٹوکرے کے ساتھ میں نے مدد کی تھی پس یہ ساٹھ صاع ہوئے تھے کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو صدقہ کردے اور مجھ سے فرمایا کہ لوٹ جا اپنے چچازاد کے پاس اور اس کے بارہ میں اللہ سے ڈرتی رہ۔ رواہ ابونعیم

۲۸۶۴۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قبل از نکاح ظہار کو اور قبل از نکاح طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۷...... ابن المسیب رضی اللہ عنہ تابعی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کیا پھر کفارہ دینے سے قبل اس سے مل گیا تو نبی ﷺ نے اس کو ایک کفارہ کا حکم فرمایا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۸...... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے ظہار کیا پھر کفارہ ادا کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے جا ملا پھر اس نے اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا اور تجھے اس عمل پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے پازیب دیکھے یا یہ کہا کہ میں اس کی پنڈلیوں کو چاند کی روشنی میں دیکھ لیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے جدا رہ یہاں تک کہ تو وہ کام ہی کرے جس کا اللہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۴۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ایک مجلس میں کئی بار ظہار کرے تو ایک کفارہ ہے اور اگر متعدد مجلسوں میں ظہار کیا تو متعدد کفارے ہیں اور ایمان (قسمیں) بھی اسی طرح ہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۸۶۵۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایلاء ظہار میں داخل نہیں ہوتا اور نہ ظہار ایلاء میں داخل ہوتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

# حرف العین

اس میں چار کتب ہیں۔علم۔عتاق۔عاریہ اورعظمت ازقبیل اقوال۔

# کتاب العلم

اس میں تین ابواب ہیں

## باب اول......علم کی ترغیب کے بارے میں

۲۸۶۵۱.....علم حاصل کرنا ہر مسلمان ہرفرض ہے۔عبدالرزاق وبیهقی شعب الایمان عن انس. ابو داؤد طیالسی وسعید ابن منصور وخطیب عن الحسینبن علی. طبرانی فی الا وسط عن ابن عباس. تمام عن ابن عمر طبرانی فی الکبر عن ابن مسعود. خطیب عن علی طبرانی فی الاوسط وبیهقی شعب الایمان عن ابن سعید

۲۸۶۵۲.....علم حاصل کرنا ہر مسلمان پرفرض ہے جوشخص کسی نااہل کے سامنے علم کے خزانے بکھیرے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے خنزیر کے گلے میں جواہر موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔رواہ ابن ماجه عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۲ وضعیف الجامع ۳۶۲۶

۲۸۶۵۳.....علم حاصل کرنا ہر مسلمان پرفرض ہے طالب علم کی لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتی کہ سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔

رواہ ابن عبد البر فی العلم عن انس

۲۸۶۵۴.....علم حاصل کرنا ہر مسلمان پرفرض ہے اللہ تعالیٰ مظلوم کی فریاد کو بہت پسند کرتا ہے۔

رواہ البیهقی فی شعب الا یمان وابن عبد البر عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۵۲۰ وضعیف الجامع ۳۶۲۵

فائدہ:.......اتنا علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد عورت) پرفرض ہے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ کے ضروری مسائل حلال وحرام کا ضروری علم اس حدیث کو آج کل کے مروجہ عصری علوم وفنون کے لیے پیش کرنا اور پھر عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں جانا اور اس حدیث کو حجت بنانا زبردست غلطی اور کم فہمی ہے، دینی علوم، عصری علوم، سائنسی علوم مباح ہیں فرض نہیں۔فلیتامل۔

۲۸۶۵۵.....علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں نماز روزہ، حج اور جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔رواہ الطبرانی وابن عبد البر عن انس

۲۸۶۵۶.....حصول علم کے لئے گھڑی بھر کا وقت صرف کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے حصول علم کی لیے ایک دن صرف کرنا تین مہینوں کے روزوں سے افضل ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۹ وضعیف الجامع ۳۶۲۳۔

۲۸۶۵۷.....طلب علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔رواہ الخطیب وابن عبد البر فی العلم عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۷۸ وضعیف الجامع ۳۸۶۸

۲۸۶۵۸.....علم عمل سے افضل ہے افضل اعمال وہ ہیں جو متوسط درجہ کے ہوں اللہ تعالیٰ کا دین سستی اور غلو کے درمیان ہے دو برائیوں کے درمیان نیکی ہوتی ہے اسے صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل کیا جاسکتا۔ یہ وہ سفر بہت بڑا ہوتا ہے جس میں سواری پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لاد

دیا جائے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن بعض الصحابة

۲۸۶۵۹...... حقیقی علم تین چیزیں ہیں ان کے سوا باقی سب کچھ فالتو ہے، وہ تین چیزیں یہ ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور ایسا فیصلہ جو موافق عدل ہو۔رواہ ابوداؤد وابن ماجه والحاکم عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۶۱۵ وضعیف الجامع ۳۸۷۱۔

۲۸۶۶۰...... حقیقی علم تین چیزیں ہیں کتاب اللہ سنت متواترہ اور لا ادری (یعنی میں نہیں جانتا)۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرة الحفاظ ۳۵۷۹ وضعیف الجامع ۳۸۷

۲۸۶۶۱...... علم اسلام کی زندگی اور بقا ہے اور دین کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر مکمل کر دیتا ہے جو شخص علم حاصل کر کے اس پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ علم بھی عطا کر دیتا ہے جو اس نے حاصل نہیں کیا ہوتا۔رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۲۔

۲۸۶۶۲...... علم خزانہ ہے اس کی کنجیاں سوال ہیں علم کے متعلق سوالات کرتے رہو چونکہ ایک سوال کرنے سے چار آدمیوں کو ثواب ملتا ہے سائل کو عالم کو سننے والے کو اور ان سے محبت رکھنے والے کو۔رواہ ابو نعیم فی الحلية عن علی

۲۸۶۶۳...... علم مومن کا جگری دوست ہے، عقل مومن کی دلیل اور راہنمائی ہے عمل اس کی درستی اور قیم ہے بردباری اس کا وزیر ہے بصارت اس کے لشکر کا امیر ہے رفاقت اس کا باپ ہے اور نرمی اس کا بھائی ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۸۶۶۴...... علم عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ دین کا سرمایہ ہے۔رواہ ابن عبدالبر عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۵

۲۸۶۶۵...... علم عبادت سے افضل ہے تقویٰ سرمایہ دین ہے عالم وہی ہوتا ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابو الشیخ عن عبادة

۲۸۶۶۶...... علم دین ہے نماز دین ہے ذرا دیکھو کہ تم کس سے یہ علم حاصل کرتے ہو اور یہ نماز کیسے پڑھتے ہو چونکہ قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

## نفع بخش اور نقصان دہ علم

۲۸۶۶۷...... علم کی دو قسمیں ہیں ایک علم وہ جو دل میں جاگزیں ہوتا ہے یہ علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبان کی حد تک ہو یہ ابن آدم پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔رواہ ابن ابی شیبة والحاکم عن الحسن مرسلًا ولخطیب عنه عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۷۸۔

۲۸۶۶۸...... علم میری میراث ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کی بھی میراث ہے۔رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ام هانی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۰

۲۸۶۶۹...... علم اور مال ہر طرح کے عیب کو چھپا دیتے ہیں جبکہ جہالت اور فقر ہر طرح کے عیب کو عیاں کر دیتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۱

۲۸۶۷۰...... علم سے منع کرنا حلال نہیں۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۴۰ والشذرۃ ۶۰۲

۲۸۶۷۱..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا امین ہوتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن معاذ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۷۔

۲۸۶۷۲..... عالم اور متعلم خیر و بھلائی میں دونوں شریک ہوتے ہیں ان کے علاوہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴۰۔

۲۸۶۷۳..... عالم زمین پر اللہ تعالیٰ کا سلطان ہوتا ہے جس نے عالم کی گستاخی کی وہ ہلاک ہوا۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس عن ابی ذر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۸ والمغیر ۹۵

۲۸۶۷۴..... عالم علم اور عمل کا انجام جنت ہے جب عالم اپنے علم پر عمل نہ کرے تو علم اور عمل جنت میں جائیں گے جبکہ عالم دوزخ میں جائے گا۔
رواہ الدیلمی فی مسندا لفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵۔

۲۸۶۷۵..... علماء اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر اس کے امین ہوتے ہیں۔ رواہ القضاعی وابن عساکر عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۴ والنواضح ۱۰۹۹

۲۸۶۷۶..... علماء میری امت کے امین ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن عثمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۸۵۵ وکشف الخفاء ۱۷۵۰

۲۸۶۷۷..... علماء زمین کے چمکتے ہوئے چراغ ہیں انبیاء کے خلفاء ہیں میرے اور تمام انبیاء کے ورثاء ہیں۔ رواہ ابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۸ وکشف الخفاء ۱۷۵۱

۲۸۶۷۸..... علماء راہنما ہوتے ہیں پرہیزگار لوگ سردار ہوتے ہیں ان کے ساتھ مل بیٹھنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔
رواہ ابن النجار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تکمیل النفع ضعیف الجامع ۳۸۷۷۔

۲۸۶۷۹..... علماء انبیاء کے ورثا ہوتے ہیں علماء سے اہل آسمان محبت کرتے ہیں سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی ان کے لئے استغفار کرتی ہیں حتیٰ کہ جب مرجاتے ہیں تا قیامت ان کے لئے مغفرت کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ رواہ ابن النجار عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۹۔

۲۸۶۸۰..... علماء کی تین قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ بھی اس کے علم سے مستفید ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں ایک وہ عالم کہ لوگ تو اسے دیکھ کر زندگی بسر کرتے ہیں لیکن وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن لوگوں کو اس سے نفع نہیں ملتا۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۶۸۱..... علماء کی اتباع کرو چونکہ علماء دنیا کے روشن چراغ ہوتے ہیں اور آخرت کے مصابیح ہوتے ہیں۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ والمتنزیہ ۲۷۶

۲۸۶۸۲..... عالم کے پھسل جانے سے ڈرو اور پھر اس کے رجوع کا انتظار کرو۔
رواہ الحلوانی وابن عدی و البیہقی فی السنن عن کثیر بن عبد اللّٰہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۷ و ذخیرۃ الحفاظ ۸۹

۲۸۶۸۳..... عالم کی گمراہی سے ڈرتے رہو چونکہ عالم کی گمراہی اسے دوزخ میں لا پھینکتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۴ والضعیفۃ ۲۰۶۶

۲۸۶۸۴.....لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا (اور لالچی) طالب علم ہوتا ہے اور سب سے زیادہ سیر وہ شخص ہوتا ہے جو علم کا طالب نہ ہو۔

رواہ ابونعیم فی کتاب العلم والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۵۴ والضعیفۃ ۸۲۰

۲۸۶۸۵.....مؤمنین کے پاس ٹھہرو چونکہ مومن کی گم گشتہ چیز علم ہوتی ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن النجار فی تاریخہ عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۸ وذیل اللآلی ۴۲

۲۸۶۸۶.....میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔رواہ نصر المقدسی فی الحجۃ البیھقی فی رسالۃ الاشعریۃ بغیر سند واوردہ الحلیمی والقاضی حسین وامام الحرمین وغیرھم ولعلہ خرج بہ فی بعض کتب الحفاظ التی لم تصل الینا

کلام:.......حدیث الحدیث ضعیف انظر والاسرار المرفوعۃ ۱۷ واسنی المطالب ۷۵ وقال المناوی فی الفیض ۲۰۹،) لم اقف لہ علی سند صحیح واقل الحافظ العراقی مسندہ ضعیف۔

۲۸۶۸۷..... جب مجھ پر کوئی ایسا دن آ جائے جس میں میرے علم میں اضافہ نہ ہو جو علم مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کرے اللہ تعالیٰ اس دن کے طلوع آفتاب میں برکت نہ کرے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ عن عائشہ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲ وترتیب الموضوعات ۱۳۵

۲۸۶۸۸..... پل صراط پر جب عالم اور عابد اکٹھے ہو جائیں گے عابد سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جا اور اپنی عبادت کے بسبب مزے کر جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہاں کھڑا ہو جا اور جس سے محبت کرتے ہو اس کی سفارش کرو تم جس کی بھی سفارش کرو گے تمہاری سفارش قبول کی جائے گی یا عالم کو انبیاء کی جگہ پر کھڑا کر دیا جائے گا۔رواہ ابوالشیخ فی الثواب والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۹۸ وضعیف الجامع ۲۹۱

۲۸۶۸۹..... جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں دنیا سے بے رغبتی عطا کرتے ہیں اور اسے اپنے عیوب دیکھنے کی توفیق دیتے ہیں۔رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس وعن محمد بن کعب القرظی مرسلاً

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۵ والکشف الالٰھی ۱۷

۲۸۶۹۰..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتے ہیں اور رشد و ہدایت اس کے دل میں القاء کرتے ہیں۔رواہ البزار عن ابن مسعود

۲۸۶۹۱..... جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں انہیں دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں اور چھوٹوں کو بڑوں کی عزت وتوقیر کرنے کی توفیق دیتے ہیں انکی معیشت میں انہیں وسعت عطا کرتے ہیں اخراجات میں میانہ روی کی توفیق عطا کرتے ہیں انہیں ان کے عیوب دکھاتے ہیں پھر وہ عیوب دیکھ کر ان سے توبہ تائب ہو جاتے ہیں اور جب کسی گھرانے سے برائی کرنا چاہتے ہیں انہیں ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد عن انس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۶ والضعیفۃ ۸۶۰

۲۸۶۹۲..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے بھلائی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس قوم کے فقہاء کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور جاہلوں کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب فقیہ بات کرتا ہے وہ اپنے بے شمار مددگار پاتا ہے اور جب جاہل بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مقہور ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے برائی کا ارادہ کرتا ہے اس کے جاہلوں کی تعداد بڑھا دیتا ہے اور فقہاء کی تعداد کم کر دیتا ہے پھر جب جاہل بات کرتا ہے اس کے مددگار بہت ہوتے ہیں اور جب عالم بات کرتا ہے دب جاتا ہے اور مقہور کر لیا جاتا ہے۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ عن حبان بن ابی حبلۃ والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۰ والضعیفۃ ۲۲۲۱

۲۸۶۹۳......طالب علم کو جب طلب علم کی حالت میں موت آ جائے وہ شہید ہے۔رواہ البزار عن ابی ذر والی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۴۵ والضعیفۃ ۲۱۲۶

۲۸۶۹۴......جب کوئی شخص قرآن مجید پڑھتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جمع کرتا ہے پھر وہ اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرتا ہے وہ انبیاء کا نائب ہوتا ہے۔رواہ الرافعی فی تاریخہ عن ابی امامة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۸ والمغیر ۳۲

# علم کی مجلس جنت کے باغات

۲۸۶۹۵......جب تم جنت کے (سرسبز وشاداب) باغات کے پاس سے گزرو ان میں چر لیا کرو عرض کیا گیا جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا علم کی مجلس۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۷۰۰ وکشف الخفاء ۲۷۸

۲۸۶۹۶......قیامت کے دن اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جسے علم حاصل کرنے کا موقع ملا لیکن وہ علم حاصل نہ کرسکا اور ایک اس شخص کو سب سے زیادہ حسرت ہوگی جس نے علم حاصل کیا پھر دوسروں نے اس کا علم سن کر نفع اٹھایا مگر وہ خود اپنے علم سے نفع نہ اٹھا سکا۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۶،۲۷ والتنزیہ ۲۸۱

۲۸۶۹۷......علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے چونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ رواہ العقیلی وابن عدی والبیهقی فی شعب الایمان وابن عبدالبر فی العلم

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۰۶ والتنزیہ ۲۵۸ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲۱،۵۴۳ لم یصح فیہ اسناد۔

۲۸۶۹۸......علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ طالب علم کی طلب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔رواہ ابن عبدالبر عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۰۷ وکشف الخفاء ۳۹۷ وقال المناوی فی الفیض ۵۴۲ لم یصح فیہ اسناد

۲۸۶۹۹......جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کریں گے۔ رواہ الترمذی عن ابی هريرة

۲۸۷۰۰......جس شخص نے علم حاصل کیا حصول علم اس کے گذشتہ گناہوں کے لئے کفارہ ہوگا۔ رواہ الترمذی عن سنجرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۵ وضعیف الجامع ۵۲۸۶

۲۸۷۰۱......جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا بیڑا خود اٹھا لیتے ہیں۔رواہ الخطیب عن زیاد بن الحارث الصدائی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۴۔

۲۸۷۰۲......جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ گھر واپس آ جائے۔رواہ ابونعیم فی الحلیة عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنوافح ۲۲۲۴۔

۲۸۷۰۳......جس شخص نے کسی دوسرے کو تعلیم دی اس کے لیے عامل کا اجر وثواب ہوگا اور عامل کے اجر وثواب میں کمی نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن ماجه عن معاذ بن انس

۲۸۷۰۴...... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا یا علم کا ایک باب سیکھا اللہ تعالیٰ اس کے اجر وثواب کو تا قیامت بڑھاتے رہیں گے۔
رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۰۴

۲۸۷۰۵...... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن معاویة احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس وابن ماجه عن ابی هریرة

۲۸۷۰۶...... جو شخص تعلیم دین کے لیے صبح وشام سفر کرتا ہے وہ جنت میں ہوتا ہے۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۷۱۲

۲۸۷۰۷...... جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد وہدایت القاء کرتا ہے۔
رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ وذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۷۰۸...... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے اور دین کی فہم عطا فرماتا ہے۔ رواہ السجزی عن عمر

کلام:...... حدیث کی سند میں ضعف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۹۰

۲۸۷۰۹...... بغیر علم کے عبادت کرنے والا شخص اس گدھے کی طرح ہے جو آٹا پینے والے مکان میں ہو۔ رواہ ابونعم فی الحیة عن واثله

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۶۷ وضعیف الجامع ۵۹۱۱

۲۸۷۱۰ کلمہ حق سب سے اچھا عطیہ ہے جو تم سن لیتے ہو اور پھر اسے اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس لے جاتے ہو اور تم اسے سکھا دیتے ہو۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۵۹۰ وضعیف الجامع ۵۹۶۷۔

۲۸۷۱۱...... علم کے ہوتے ہوئے سوجانا جہالت کی نماز سے بہتر ہے۔ رواہ ابونعم فی الحلیة عن سلمان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۷۳ واللؤلؤ المرصوع ۶۶۹

۲۸۷۱۲...... لوگوں میں دو طرح کے انسان معتبر ہیں عالم اور متعلم ان کے سوا باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۹۸۲ والضعیفة ۲۴۲۷

۲۸۷۱۳...... اللہ کی قسم تمہاری وجہ سے اگر کسی ایک شخص کو بھی ہدایت مل گئی تو یہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے افضل ہے۔
واہ ابوداؤد عن سهل بن سعد

## علماء کے قلم کی سیاہی

۲۸۷۱۴...... علماء کے قلم کی سیاہی کا شہداء کے خون کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی سیاہی خون سے بھاری نکلے گی۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعة ۴۲۹ والتذکرۃ ۱۶۹

۲۸۷۱۵...... قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ چنانچہ علماء کی سیاہی شہداء کے خون سے بھاری نکلے گی۔
رواہ الشیرازی عن انس المرهبی عن عمران بن حصین، ابن عبدالبر فی العلم. عن ابی الدرداء. ابن جوزی فی العلل عن النعمان بن بشیر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۶۶ التمییز ۲۰۱

۲۸۷۱۶...... علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو۔ رواہ البخاری فی الادب المفرد عن عمر

کلام: ...... حدیث کی سند میں عباد بن کثیر ہے اور وہ متروک ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۶۹ والضعیفۃ ۱۶۱۰

۲۸۷۱۷ ..... علم حاصل کرو اور علم کے لیے وقار سیکھو، جن علماء سے علم حاصل کرو ان سے عاجزی سے پیش آؤ۔ رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۵۷ وضعیف الجامع ۲۴۴۸۔

۲۸۷۱۸ ..... جو علم چاہو حاصل کرو تمہیں علم اسوقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک علم پر عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عوبی والخطیب عن معاذ ابن عساکر عن ابی الدرداء

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۶۲ ضعیف الجامع ۲۴۵۳۔

۲۸۷۱۹ ..... جو علم چاہو حاصل کرو بخدا تمہیں علوم جمع کرنے پر ثواب نہیں ملے گا جب تک علم پر عمل نہیں کرو گے۔

رواہ ابو الحسن بن الاحزم المدینی فی امالیہ عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۵۔

۲۸۷۲۰ ..... فرائض (میراث) کا علم حاصل کرو اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو بھی ان کا علم سکھاؤ چونکہ میں دنیا سے چلا جاؤں گا۔

رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۰ ضعیف الترمذی ۳۶۸۔

۲۸۷۲۱ ..... ستاروں کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستے ڈھونڈ سکو اور پھر اس کے آگے مزید اس علم کو حاصل کرنے سے باز رہو۔ رواہ ابن مردویہ والدارقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۶۔

۲۸۷۲۲ ..... بھلائی عادت ہے اور برائی لجاجت ہے جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن معاویۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۴۴۔

# ایک عالم ہزار عابد سے افضل

۲۸۷۲۳ ..... جس عالم سے نفع اٹھایا جائے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسندا لفردوس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۷۳ والمغیر ۹۲

۲۸۷۲۴ ..... علم مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جب بھی اسے علم کی کوئی بات ملتی ہے دوسری کی طلب میں لگ جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تخلیص الصحیفۃ ۲۱ والتمیز ۷۲

۲۸۷۲۵ ..... طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالب علمی سے راضی ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۹۔

۲۸۷۲۶ ..... جاہلوں کے درمیان طالب علم کی مثال ایسی ہے جیسے مردوں میں زندہ انسان۔

رواہ العسکری فی الصحابۃ وابو موسیٰ فی الذیل عن حسان بن ابی سنان مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۰۸ وکشف الخفاء ۱۶۶۶

۲۸۷۲۷ ..... طالب علم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہوئے مجاہد سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

۲۸۷۲۸ ... اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتا ہو۔
رواه الديلمي في مسند الفردوس عن عمار و انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۲۔

۲۸۷۲۹ ... طالب علم دراصل طالب رحمت ہوتا ہے اور طالب علم اسلام کا سرمایہ ہوتا ہے اسے اجر وثواب انبیاء کے ساتھ ملتا ہے۔
رواه الديلمي في مسند الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹۔

۲۸۷۳۰ ... عالم بنو یا متعلم بنو یا علم کے سننے والے بنو یا اہل علم سے محبت کرنے والے بنو اس کے علاوہ پانچویں قسم کا فرد نہ بنو ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔ رواه البزار والطبراني في الاوسط عن ابي بكر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۲۹ والا تقان ۲۲۲

۲۸۷۳۱ ...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرنا افضل عمل ہے علم تمہیں نفع پہنچائے گا خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر جہالت تمہیں کسی صورت نفع نہیں پہنچائے گی خواہ اس کے ساتھ عمل قلیل ہو یا کثیر۔ رواه الحكيم عن انس

کلام:...... اگرچہ حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۹۷ والمغیر ۳۲ لیکن۔

۲۸۷۳۲ ... کیا میں تمہیں کچھ خصلتیں نہ سکھاؤں جن کے اپنانے سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع پہنچائے گا علم حاصل کرو چونکہ علم مومن کا دلی دوست ہے بردباری مومن کا وزیر ہے عقل اس کی ویل اور راہبر ہے عمل اس کا نگران اور محافظ ہے مہربانی اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اس کے لشکر کا امیر ہے۔ رواه الحكيم عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۶۸

۲۸۷۳۳ ...... علماء کے ختم ہونے سے پہلے علم لکھ لو (یعنی حاصل کرلو) علماء کے مرجانے سے علم ختم ہوجاتا ہے۔ رواه ابن النجار عن حذيفه

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۰۹۰

۲۸۷۳۴ ...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ جو شخص کسی راستے پر حصول علم کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرے گا جس شخص کی آنکھیں ضائع ہوجائیں اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے علم میں اضافہ عمل کے اضافہ سے بہتر ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔ رواه البيهقي في شعب الايمان عن عائشة

۲۸۷۳۵ ...... اللہ تعالیٰ نے علم کی مختلف مٹھیاں علاقوں میں بکھیر رکھی ہیں جب تم کسی عالم کے متعلق سنو کہ وہ دنیا سے اٹھالیا گیا ہے تو گویا علم کی مٹھی اٹھالی گئی یہی سلسلہ جاری رہتا ہے حتیٰ کہ علم باقی نہیں رہتا۔ رواه الديلمي في مسند الفردوس

۲۸۷۳۶ ...... اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بل میں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواه الطبراني والضياء عن ابي امامة

۲۸۷۳۷ ... صاحب علم کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں مچھلیاں بھی۔ رواه ابويعلى عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے النوافح ۹۳۵

۲۸۷۳۸ ... خیر کی تعلیم دینے والے معلم کے لیے ہر مخلوق دعائے رحمت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔
رواه الديلمي في مسند الفردوس عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۵

۲۸۷۳۹ ... معلم خیر کے لیے ہر چیز استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ سمندروں میں تیرنے والی مچھلیاں بھی۔
رواه الطبراني في الاوسط عن جابر والبزار عن عائشة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۱۸

۲۸۷۴۰ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ آدمی پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے خیر کی تعلیم دینے والے معلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اور اہل آسمان، اہل ارض، حتیٰ کہ بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں اور سمندر میں تیرنے والی مچھلیاں بھی اس کے لیے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ رواہ الترمذی عن ابی امامۃ

۲۸۷۴۱...... اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا کرنے کے بعد تم سے علم یکسر نہیں چھینے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا اور جہال باقی رہ جائیں گے انہی جہلاء سے مسائل پوچھے جائیں گے اور فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۲۸۷۴۲...... حکمت شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتی ہے حتیٰ کہ غلام کو اٹھا کر بادشاہوں کی مسند پر لا بٹھاتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۸۶۶ وضعیف الجامع ۲۷۳۲۔

۲۸۷۴۳...... مومن جب علم کا ایک باب سیکھتا ہے خواہ اس پر عمل کرے یا نہ کرے اس کا یہ سیکھنا ایک ہزار رکعت نوافل سے افضل ہے۔

رواہ ابن لال عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۶۸

۲۸۷۴۴...... فرشتے طالبعلم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنھا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۸۶

۲۸۷۴۵...... فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ رواہ البزار عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۷۶ والضعیفۃ ۲۱۳۰

۲۸۷۴۶...... جو شخص حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلائیں گے فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالبعلمی سے خوش ہوتے ہیں عالم کے لیے اہل آسمان، اہل ارض اور پانی میں تیرتی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر علماء انبیاء کے وارث ہیں انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے وہ تو وراثت میں علم چھوڑتے ہیں لہٰذا جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں علم حاصل کرے۔ رواہ احمد بن حنبل واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان عن ابی الدرداء

۲۸۷۴۷...... فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ وہ اس کی طالبعلمی سے خوش ہوتے ہیں۔

رواہ الطیالسی عن ابی الدرداء عن صفوان بن عسال

## فرشتوں کا پَر بچھانا

۲۸۷۴۸...... جو شخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے فرشتے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں چونکہ فرشتے اس کی طالب علمی سے خوش ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ والحاکم وابن حبان عن صفوان بن عسانی

۲۸۷۴۹...... عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو علم حاصل کریں گے تم انھیں خوش آمدید کہو انھیں خراج تحسین پیش کرو اور انھیں تعلیم دو۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۷۳

۲۸۷۵۰...... جو دل علم وحکمت سے خالی ہو وہ ویران گھر کی مانند ہوتا ہے لہٰذا تم علم حاصل کرو دوسروں کو تعلیم دو اور دین میں سمجھ پیدا کرو جہلاء کی حالت میں نہیں مرنا چونکہ اللہ تعالیٰ جہالت کا عذر قبول نہیں کرتا۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۰۷

۲۸۷۵۱...... یہ دونوں جماعتیں خیر و بھلائی پر ہیں یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور رب تعالیٰ سے دعائیں کر رہے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے انھیں عطا کرے چاہے نہ کرے جبکہ یہ لوگ علم سیکھتے ہیں اور دوسروں کو سکھاتے ہیں مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ علمی مذاکرات کرنے والی مجلس میں بیٹھ گئے۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عمرو

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۴۲

۲۸۷۵۲...... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے سے افضل کوئی عبادت نہیں، ایک فقیہ ہزار عابدوں سے بھی زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے ہر چیز کا ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۸۸ وتذکرۃ الموضوعات ۲۰

۲۸۷۵۳...... اللہ تعالیٰ کی کوئی عبادت ایسی نہیں جو تفقہ فی الدین اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے افضل ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۰۵

۲۸۷۵۴...... جو شخص بھی حصول علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں جس شخص کو اس کا عمل پیچھے دھکیل دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جاتا۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی هریرة

۲۸۷۵۵...... وہ عالم جو کسی قبیلے سے حصول علم کے لیے نکلا ہو اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں جو شیطان کی کمر توڑنے والی ہو۔

رواہ الدیلمی فی مسندا الفردوس عن واثلة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۳۔

۲۸۷۵۶...... علماء کے ساتھ مل بیٹھنا عبادت ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۵۴

۲۸۷۵۷...... کلمہ حکمت مومن کا گم گشتہ متاع ہے جہاں بھی اسے ملتا ہے فوراً اُچک لیتا ہے۔ رواہ ابن جان فی القضاء عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۳۰۱

۲۸۷۵۸...... جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور وہ صرف خیر و بھلائی کا علم حاصل کرنے کے لیے آیا ہو یا اس کی تعلیم دینے کے لیے آیا ہو وہ اس مجاہد کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو جو شخص اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے آیا وہ اس شخص کی مانند ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہو۔ رواہ ابن ماجه الحاکم عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۳۶

## دین کی سمجھ عطیہ خداوندی ہے

۲۸۷۵۹...... جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتے ہیں اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتے ہیں میں تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے یہ امت برابر اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن معاویة

۲۸۷۶۰...... عالم کے مرنے سے اسلام میں رخنہ پڑ جاتا ہے جب تک دن رات ادلتے بدلتے ہیں یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔

رواہ البزار عن عائشة ابن لال عن ابن عمرو عن جابر

کلام:...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۳۹ ضعیف الجامع ۵۸۹۴

۲۸۷۶۱...... لوگ سونے اور چاندی کی کانوں کی مانند ہیں جاہلیت میں جو افضل سمجھا جاتا تھا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے (روحیں حاضر کیے ہوئے لشکر ہیں لہٰذا جن جن روحوں کا آپس میں تعارف ہوجاتا ہے وہ ایک دوسرے سے مانوس ہوجاتی ہیں اور جو روحیں ایک دوسری سے طرح دے جاتی ہیں وہ ایک دوسری سے غیر مانوس رہتی ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی هريرة

۲۸۷۶۲...... اے ابوذر! اگر تم کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کروگے وہ تمہارے لیے ایک سو رکعت سے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم علم کا ایک باب سیکھو گے خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے وہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعت سے زیادہ بہتر ہے۔ رواہ ابن ماجه عن ابی ذر

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۳

۲۸۷۶۳...... دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے اور تقویٰ افضل دین ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

**کلام:**...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۸۸ ضعیف الجامع ۱۰۲۴

۲۸۷۶۴...... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں جس شخص نے علماء کا اکرام کیا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا اکرام کیا۔

رواہ الخطیب عن جابر

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۵۱ وذیل اللآلی ۳۸۔

۲۸۷۶۵...... علماء کا اکرام کرو چونکہ علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

۲۸۷۶۶...... ایک فتنہ برپا ہوگا جو عبادت کو تباہ و برباد کردے گا اس فتنے سے صرف عالم ہی بچ پائے گا۔ رواہ ابونعیم فی الحلية عن ابی هريرة

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۵۱۳ والضعیفۃ ۲۴۴۲

۲۸۷۶۷...... اہل جنت جبکہ جنت میں رہ رہے ہوں گے تاہم وہاں بھی وہ علماء کے محتاج ہوں گے چونکہ اہل جنت ہر جمعہ کو رب تعالیٰ کی زیارت کریں گے رب تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا مجھ سے جس چیز کی چاہو تمنا کرو میں تمہاری ہر تمنا پوری کروں گا چنانچہ اہل جنت علماء کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: ہم رب تعالیٰ سے کس چیز کی تمنا کریں علماء کہیں گے فلاں فلاں چیزوں کی تمنا کرو۔ چنانچہ جنت میں بھی لوگ علماء کے محتاج ہوں گے جس طرح دنیا میں ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن جابر

**کلام:**...... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۹۸ وتذکرۃ الموضوعات ۱۸

۲۸۷۶۸...... ہر چیز کا ایک مرکزی ستون ہوتا ہے اور اس دین کا مرکزی ستون فقہ ہے بخدا ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ رواہ ابن حبان والخطیب عن ابی هريرة

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۹۳۱ والکشف الالٰہی ۱۴۷

۲۸۷۶۹...... علماء کی مثال ستاروں کی سی ہے چنانچہ بحر و بر میں ستاروں کو دیکھ کر تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کی جاتی ہے جب ستارے ماند پڑ جاتے ہیں عین ممکن ہوتا ہے کہ مسافر راہ گم کرجائیں۔ رواہ احمد بن حنبل عن انس

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تبییض الصحیفۃ ۱۶ وضعیف الجامع ۱۹۷۳

۲۸۷۷۰...... قیامت کے دن سب سے پہلے انبیاء کی سفارش قبول کی جائے گی پھر علماء کی اور پھر شہداء کی۔

رواہ المرهبی فی فضل العلم والخطیب عن عثمان

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۴۸ والضعیفۃ ۲۱۱۱

۲۸۷۷۱...... کیا میں تمہیں سب سے بڑے سخی کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے اور میں اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی ہوں پھر میرے بعد انسانوں میں وہ شخص سب سے زیادہ سخی ہوگا جو علم حاصل کرے پھر علم پھیلائے قیامت کے دن جب وہ اٹھایا جائے گا وہ تنہا ایک امت ہوگا اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان پیش کرتا ہے حتیٰ کہ قتل کردیا جاتا ہے۔ رواہ ابویعلی عن انس

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۰۳ وضعیف الجامع ۲۱۶۱

۲۸۷۷۲ کیا میں تمہیں اپنے خلفاء اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلفاء اور مجھ سے پہلے انبیاء کے خلفاء کے متعلق نہ بتاؤں؟ چنانچہ یہ حاملین قرآن اور حاملین حدیث ہیں جو مجھ سے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روایت کرتے ہیں۔

رواہ السجری فی الابانة والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳ اوالضعیفة ۸۵۵، ۲۳۷۵

۲۸۷۷۳ جو بچہ حصول علم اور عبادت میں مشغول رہتے ہوئے جوان ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بہتر (۷۲) صدیقین کا اجر وثواب عطا فرمائے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفة ۷۰۰

۲۸۷۷۴ ... عالم اور عابد کے درمیان ستر درجات کا فرق ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی هريرة

۲۸۷۷۵ ... مردوں کا حسن و جمال ان کی زبانوں کی فصاحت میں ہے۔ رواہ القضاعی عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳۰ وتذکرۃ الموضوعات ۲۰۴

۲۸۷۷۶ حق بات کی درستگی حقیقی جمال ہے اور سچائی کے ساتھ افعال کو پورا کرنا کمال ہے۔ رواہ الحاکم عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۶۵۵ والمغیر ۵۳

۲۸۷۷۷ دو خصلتیں منافق میں نہیں جمع ہوسکتیں اچھی عادات (اچھے خلاق) اور دین کی سمجھ بوجھ۔ رواہ الترمذی عن ابی هريرة

۲۸۷۷۸ میری امت کے علماء میری امت کے افضل لوگ ہیں اور علماء میں وہ لوگ افضل ہیں جو رحم کرنے والے ہوں خبردار! اللہ تعالیٰ عالم کے چالیس گناہ بخش دیتا ہے جاہل کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے۔ رحم کرنے والا عالم قیامت کے دن آئے گا جبکہ اس کا نور چمک رہا ہوگا اور اس کی روشنی میں چلے گا نیز اس کی روشنی مشرق تا مغرب جگمگا رہی ہوگی جیسے روشن ستارہ چمک رہا ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة والخطیب عن ابی هريرة القضاعی عن ابی عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۵ والجامع المصنف ۱۷۱

۲۸۷۷۹ میری امت کے افضل لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو اللہ کی طرف بلاتے ہوں اور انھیں اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بناتے ہوں۔

رواہ ابن النجار عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۷۰۔

۲۸۷۸۰ جو لوگ جاہلیت میں افضل ہوں وہ اسلام میں بھی افضل ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں۔

رواہ البخاری عن ابی هريرة

۲۸۷۸۱ تم لوگوں کو کانیں (سونے چاندی کی کانیں) پاؤ گے ان میں سے جو جاہلیت میں افضل ہوگا وہ اسلام میں بھی افضل ہے بشرطیکہ جب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں اور امارت کے معاملہ میں تم اس شخص کو سب سے افضل پاؤ گے جو لوگوں میں سب سے زیادہ امارت کو ناپسند کرتا ہو امارت میں پڑنے سے قبل، قیامت کے دن لوگوں میں سب سے برا تم اسے پاؤ گے جو دو چہروں والا (دوغلا) ہو ان لوگوں کے پاس آئے ایک چہرہ لے کر دوسرے لوگوں کے پاس جائے دوسرا چہرہ لے کر۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن ابی هريرة

۲۸۷۸۲ ... لوگوں میں سب سے زیادہ افضل شخص وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہو اور جو سب سے زیادہ دین میں سمجھ بوجھ رکھتا ہو جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہو جو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن حبان عن درة بنت ابی لهب

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

# علم کی بدولت بادشاہت

۲۸۷۸۳ ... حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال بادشاہت اور علم میں اختیار دیا گیا انھوں نے علم کو اختیار کیا اس کی وجہ سے بقیہ دو چیزیں بھی انھیں عطا کردی گئیں۔ رواہ ابن عساکر والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۷۸۴ ...... عالم کا گناہ صرف ایک ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دوگنا ہوتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۵۰ والمغیر ۶۶

۲۸۷۸۵ ...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے جو ہم سے حدیث سنے پھر اسے یاد رکھے اور پھر اس شخص تک پہنچائے جو اس سے زیادہ فقیہ ہو۔ رواہ ابن عسا کر عن زید بن خالد الجهنی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ والمشتھر ۱۷

۲۸۷۸۶ ...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت کا علم رکھتا ہو اس کی ایک رکعت جاہل کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن علی

۲۸۷۸۷ ... عالم کی دو رکعتیں غیر عالم کی ستر رکعات سے افضل ہوتی ہیں۔ رواہ ابن النجار عن محمد بن علی مرسلاً

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶۔

۲۸۷۸۸ ...... علم حاصل کرنے میں سبقت لے جاؤ سچے آدمی کی بات دنیا اور جو کچھ دنیا کے اوپر سونا چاندی ہے سب سے افضل ہے۔

رواہ الرافعی فی تاریخه عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۲ والضعیفة ۹۳۳

۲۸۷۸۹ ...... عالم کا گھڑی بھر کے لیے اپنے بستر پر ٹیک لگا کر علم میں غور و فکر کرنا عابد کی ستر سالہ عبادت سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۰۵ والمغیر ۷۵۔

۲۸۷۹۰ ...... تمہیں علم حاصل کرنا چاہیے چونکہ علم مومن کا قلبی دوست ہے بردباری اس کا وزیر ہے عقل اس کی دلیل ہے عمل اس کا محافظ ہے رفاقت اس کا باپ ہے نرمی اس کا بھائی ہے اور صبر اسکے لشکر کا امیر ہے۔ رواہ الحکیم عن ابن عباس

۲۸۷۹۱ ...... تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہیے قبل ازیں کہ علم اٹھالیا جائے عالم اور متعلم اجر و ثواب میں دونوں شریک ہیں انکے بعد بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔ رواہ ابن ماجه عن ابی امامة

۲۸۷۹۲ ...... صبح و شام تحصیل علم کے لیے صرف کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

رواہ ابو مسعود الاصبهانی فی معجمه وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳۔

۲۸۷۹۳ ...... ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجه عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۱ وضعیف الترمذی ۵۰۳

۲۸۷۹۴ ...... دین میں تھوڑی سی سمجھ بوجھ رکھنا کثرت سے عبادت کرنے سے افضل ہے، آدمی کے لیے دین کی سمجھ بوجھ کافی ہے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتا ہو آدمی کو جہالت میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ جب وہ اپنی رائے پر عجب کرتا ہو، لوگوں کی دو قسمیں ہیں مومن اور جاہل مومن کو

اذیت مت پہنچاؤ اور جاہل کے ساتھ بات مت کرو۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۱

۲۸۷۹۵...... عالم کی فوقیت عابد پر ایسی ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فوقیت ستاروں پر۔ رواہ ابونعیم بالحلیة عن معاذ

۲۸۷۹۶...... عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے جبکہ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین میں۔

رواہ ابویعلیٰ عن عبد الرحمن بن عوف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۰ وضعیف الجامع ۳۹۶۷

۲۸۷۹۷...... مومن عالم مومن عابد پر ستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۷۳۸ وضعیف الجامع ۳۹۷۲

۲۸۷۹۸...... عالم کی فضیلت غیر عالم پر ایسی ہی ہے جیسے نبی کی فضیلت امت پر۔ رواہ الخطیب عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۶۹ والضعیفة ۱۵۹۶

۲۸۷۹۹...... علم کی فضیلت مجھے عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے تقویٰ افضل دین ہے۔

رواہ البر والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفة والحاکم عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الکشف الالٰہی ۶۰۸

۲۸۸۰۰...... علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے جبکہ جہالت کے ساتھ کثیر عمل کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۱۰ والنواضح ۱۲۴۹

۲۸۸۰۱...... آدمی کو فقہ کافی ہے جب اللہ کی عبادت کرتا ہو اور آدمی کو اتنی جہالت بھی کافی ہے جب اپنی رائے پر عجب کرتا ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۷۹

۲۸۸۰۲...... یہ کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تمہارے لیے اس دنیا سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جس سے غروب ہوتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی رافع

۲۸۸۰۳...... ہر چیز کا ایک راستہ ہوتا ہے اور جنت کا راستہ علم ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۸

۲۸۸۰۴...... صرف عالم اور متعلم مجھ سے ہے۔ رواہ ابن النجار والدیلمی فی مسندالفردوس عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۴۲ والضعیفة ۲۰۳۲

۲۸۸۰۵...... جو قوم بھی اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی ہے اور آپس میں پڑھتی پڑھاتی ہے ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے فرشتے انھیں اپنے پروں تلے رکھ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں میں ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن هريرة

## بے علم کا اللہ کی نظر میں حقیر ہونا

۲۸۸۰۶...... اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی بندہ حقیر نہیں ہوتا مگر وہ جو علم وادب سے خالی ہو۔ رواہ ابن النجار عن ابی هريرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاسرار المرفوعۃ ۴۰۰ وتذکرۃ الموضوعات ۱۹

۲۸۸۰۷......اللہ تعالیٰ کے ہاں وہی بندہ حقیر ہوتا ہے جو علم سے محروم ہو۔رواہ عبدان فی الصحابة وابو موسیٰ فی الذیل عن بشر بن النهاس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۹۹۷

۲۸۸۰۸......علم کی فضیلت سے بڑھ کر کسی مزدور کی کمائی نہیں چنانچہ علم اپنے صاحب کو ہدایت دیتا ہے اوراسے پستی سے دور کرتا ہے دین اس وقت تک درستی پہ نہیں رہ سکتا جب تک عقل درستی پہ نہ ہو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰۹

۲۸۸۰۹......اشاعت علم سے افضل لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔رواہ الطبرانی عن سمرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۴۴ والنوافح ۱۷۱۵

۲۸۸۱۰......جوشخص بھی اپنے گھر سے حصول علم کے لیے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستے میں آسانی پیدا کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط

۲۸۸۱۱......تفقہ فی الدین سے افضل کوئی عبادت نہیں۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۲۸۸۱۲......اللہ تعالیٰ اس امت کے جس عالم کو بھی اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر تا قیامت یہ رخنہ بند نہیں ہونے پاتا۔ رواہ السجزی فی الابانة والمرهبی فی العلم عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۱ وضعیف الجامع ۵۱۱۹

۲۸۸۱۳......جوشخص بھی اپنی زبان سے حق بات کہتا ہے پھر اس کے بعد اس بات پر عمل کیا جاتا ہے تو حق بات کرنے والے کے لیے تا قیامت اس کا اجروثواب جاری کر دیا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پورا پورا ثواب دیتے ہیں۔رواہ احمد بن حنبل عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۱۸۱

۲۸۸۱۴......یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے کہ آدمی علم حاصل کرے پھر اس پر عمل کرے۔رواہ خیثمہ فی العلم عن الحسن مرسلاً

کلام:......حدیث پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۹۰

۲۸۸۱۵......جس شخص نے ایک حدیث بھی میری امت تک پہنچائی تاکہ اس سے سنت کا قیام ہو یا بدعت کی بندش ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیة عن ابن عباس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۳۷ ع

۲۸۸۱۶...... جوشخص حصول علم کی لئے گھر سے نکلا قدم اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے۔رواہ الشیرازی عن عائشة

۲۸۸۱۷......جس شخص نے میری سنت کی چالیس حدیثیں حفظ کیں میں اسے قیامت کے دن اپنی شفاعت میں داخل کروں گا۔ رواہ ابن البخاری عن ابن سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۱ والکشف الالٰہی ۸۱۲

۲۸۸۱۸......میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں (اوران پر عمل کیا) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے فقیہ اور عالم بنا کر اٹھائے گا۔ عن انس رضی اللہ عنه

کلام:......حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۶۸

۲۸۸۱۹......جوشخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتی کہ واپس لوٹ آئے۔رواہ الترمذی والضیاء عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۴ وضعیف الجامع ۵۵۷۰

۲۸۸۲۰......باطن کا علم اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم میں سے ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا

ہے ڈال دیتا ہے۔رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۰ وذیل الملآ لی ۴۴

# حصہ اکمال

۲۸۸۲۱ ..... علم کی طلب افضل عبادت ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۸۸۲۲ ..... علم کی طلب ہر مسلمان پر واجب ہے۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس

۲۸۸۲۳ ..... جو شخص حصول علم کے ارادے سے گھر سے نکلا اس کے لیے جنت میں دروازہ کھل جاتا ہے فرشتے اس کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں آسمانوں کے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے استغفار کرتی ہیں عالم کی عابد پر فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت آسمان کے کسی چھوٹے سے ستارے پر علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑتے البتہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ علم وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ ناممکن ہے اور اس کی موت ایک دراڑ ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو موت آنے پر بجھ جاتا ہے سارے قبیلے کا مرجانا عالم کی موت سے کمتر ہے۔رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۸۸۲۴ ..... علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے، اے بندے! یا عالم بن جا ؤ یا متعلم بن جاؤ ان کے علاوہ کسی میں بھلائی نہیں۔

رواہ الدیلمی عن علی

۲۸۸۲۵ ..... فقہ کی طلب امر واجب ہے ہر مسلمان پر۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۸۸۲۶ ..... فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ

۲۸۸۲۷ ..... طالب علم کے لیے مرحبا ہے چونکہ طالب علم کو رحمت کے فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے پروں سے اس پر سایہ کر دیتے ہیں پھر فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے قطار اندر قطار آسمانوں میں پہنچ جاتے ہیں اور طالب علم سے محبت کرتے ہیں۔

رواہ البغوی والطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۲۸ ..... مومن کا ایک مسئلہ سیکھنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کسی غلام کو آزاد کرنے سے بھی افضل ہے، چنانچہ طالب علم، خاوند کی فرمانبردار بیوی اور والدین کا فرمانبردار بیٹا بغیر حساب کے انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

رواہ ابوبکر النقاس والرافعی فی تاریخہ عن ابی ایوب

۲۸۸۲۹ ..... جس شخص کو طالبعلمی کی حالت میں موت آجائے اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ، درجہ نبوت کا فرق رہ جاتا ہے۔

رواہ ابن النجاری عن انس

۲۸۸۳۰ ..... جس شخص کو طالب علمی میں موت آجائے اور وہ اسلام کی نشاۃ کے لیے علم حاصل کر رہا ہو جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوتا ہے۔رواہ ابن عسا کر عن الحسن مرسلًا ابن النجار عن الحسن عن انس

۲۸۸۳۱ ..... جس شخص کو طالبعلمی کی حالت میں موت آجائے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا جبکہ اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان درجہ نبوت کا فرق ہوگا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۲۸۸۳۲ ..... جس شخص کو موت آجائے درانحالیکہ وہ اسلام کی نشاۃ کے لیے علم حاصل کر رہا ہو اس پر انبیاء کو صرف ایک درجے کی فضیلت ہوگی۔

رواہ الخطیب عن سعید بن المسیب عن ابن عباس

# انبیاء علیہم السلام کی رفاقت

۲۸۸۳۳...... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا تا کہ وہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے جنت میں اس کے اور انبیاء کے درمیان ایک درجے کا فرق ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی الدرداء

۲۸۸۳۴...... علم کا طالب رب تعالیٰ کا طالب ہوتا ہے اور اسلام کا رکن ہوتا ہے، اسے انبیاء کے ساتھ اجر وثواب ملتا ہے۔
رواہ الدیلمی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۱۰ والمغیر ۸۹

۲۸۸۳۵...... جو شخص علم کے باب کی طلب میں گھر سے نکلا تا کہ وہ اس کے ذریعے حق سے باطل کو رد کرے اور ہدایت سے گمراہی کو دور کرے وہ اس عبادت گزار کی طرح ہے جو چالیس سال سے عبادت میں مشغول ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۳۶...... جو بچہ بھی حصول علم اور عبادت میں جوان ہوا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے بہتر (۷۲) صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔
رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۵۲ والضعیفة ۷۰۰

۲۸۸۳۷...... جس شخص نے علم کا ایک باب حاصل کیا تا کہ وہ اس کے ذریعے اپنے آپ کی اصلاح کرے اور اپنے بعد آنے والوں کی اصلاح کرے اس کے لیے ریت کے ذروں کے برابر اجر وثواب لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابان عن انس

۲۸۸۳۸...... جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اور اس نے علم پالیا اس کے لیے دگنا اجر ہے اور اگر اس نے علم نہ پایا تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔
رواہ ابویعلیٰ والحاکم فی الکنی والطبرانی والبیھقی فی السنن وتمام والترمذی وابن عساکر عن واثلة

۲۸۸۳۹...... جو شخص طلب علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے تاوقتیکہ واپس لوٹ آئے۔ رواہ ابونعیم الحلیة عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۸۵ والنواضح ۲۲۲۴

۲۸۸۴۰...... جو شخص صبح کے وقت حصول علم کے لیے نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس لوٹ آئے فرشتے طالب علم کے لیے پر بچھاتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن صفوان بن عسال

۲۸۸۴۱...... جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کی معیشت میں برکت ہو جاتی ہے اس کے رزق میں کمی نہیں کی جاتی گویا حصول علم اس کے لیے سراسر باعث برکت ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن ابی سعید

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۷۱۹۱ وذیل اللآلی ۴۳۔

۲۸۸۴۲...... جو شخص علم کی تلاش میں ہوتا ہے جنت اس کی تلاش میں ہوتی ہے اور جو شخص معصیت کی تلاش میں ہوتا ہے دوزخ اس کی تلاش میں ہوتی ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

۲۸۸۴۳...... جس شخص نے صغرسنی میں علم نہ حاصل کیا اور بڑھاپے میں علم حاصل کیا اور مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔ رواہ ابن النجار عن جابر

۲۸۸۴۴...... صبح وشام علم کی تلاش کے لیے نکلنا اللہ تعالیٰ کے ہاں جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔
رواہ ابن النجار عن لیث عن مجاھد عن ابن عباس والحاکم فی تاریخه عن نھشل عن الضحاک عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۲۳

۲۸۸۴۵...... جب بھی کوئی آدمی جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تا کہ علم کی تلاش میں باہر جائے جونہی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ رواہ ابونعیم عن علی

۲۸۸۴۶ ...... جب بھی کوئی آدمی حصول علم کے لیے جوتے پہنتا ہے موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے تو وہ جونہی اپنے گھر کے دروازے کی دہلیز کو پھاندتا ہے اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وتمام وابن عساکر عن ابی الطفیل عن علی وفیہ اسماعیل بن یحیی التیمی کذاب یضع

۲۸۸۴۷ ...... جو شخص بھی کسی راستے پر علم کی تلاش کے لیے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کرتا ہے جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کردے اس کا نسب اسے تحصیل کر آگے نہیں کرے گا۔ رواہ ابن جھان عن ابی ھریرة

۲۸۸۴۸ ...... جب تم علم کا ایک باب سیکھو تمہارے لیے ایک ہزار مقبول رکعات نوافل سے افضل ہے۔ جب تم لوگوں کو تعلیم دو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تو تمہارے لیے ایک ہزار رکعات نوافل سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ذر

۲۸۸۴۹ جس شخص نے دو حدیثیں سیکھیں جن سے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور پھر دوسرے کو وہ حدیثیں پڑھا دے تو یہ عمل اس کے لیے ساٹھ سال عبادت سے افضل ہے۔ رواہ الدیلمی عن البراء

۲۸۸۵۰ ...... جس شخص نے اللہ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ کے لیے پڑھایا آسمانوں میں اسے عظیم کے لقب میں لکھا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفا ۲۷۷۶

۲۸۸۵۱ ...... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا علم حاصل کیا وہ آیت قیامت کے دن ہنستے چہرے سے اس کا استقبال کرے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامة

# علم کا ایک باب سیکھنا ہزار رکعت نفل سے افضل

۲۸۸۵۲ ...... جس شخص نے علم کا ایک باب سیکھا خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو یہ اس کے لیے ایک ہزار رکعت سے افضل ہے، جب وہ اس پر عمل کرتا ہے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دیتا ہے تو اس کو اس کا اپنا ثواب اور عمل کرنے والے کا ثواب ملتا ہے تا قیامت اسے یہ ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ الخطیب وابن النجار عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیہ ۲۷۸ وذیل اللآلی ۴۱

۲۸۸۵۳ ...... جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے چالیس حدیثوں کا علم حاصل کیا تا کہ میری امت کو حلال وحرام کی تعلیم دے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ ابو نعیم عن علی رضی اللہ عنہ

۲۸۸۵۴ ...... جس شخص نے علم کا ایک حرف بھی سیکھا اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مغفرت کر دیتا ہے جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی شخص کو اپنا دوست بنایا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص باوضو سوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص اپنے بھائی کے چہرے پر نظر ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے جو شخص کوئی کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت کر دیتا ہے۔

رواہ الرافعی عن علی

۲۸۸۵۵ ...... جو شخص دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے غم کی کفایت کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

رواہ الرافعی عن ابی یوسف عن ابی حنیفة عن انس، الخطیب وابن النجار عن ابی یوسف عن ابی حنیفة عن عبداللّٰہ بن جزء الزبیدی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرة الموضوعات ۱۱۱ والتنزیہ ۲۷۱۱

۲۸۸۵۶ ...... جو شخص میری اس مسجد میں داخل ہوا تا کہ علم حاصل کرے یا دوسروں کو اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی

طرح ہے اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے میری مسجد میں داخل ہوا اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز سے تعجب کر رہا ہو حالانکہ وہ چیز کسی اور کی ہو۔ رواہ والطبرانی فی الاوسط عن سهل بن سعد

۲۸۸۵۷ ... جو شخص ہماری اس مسجد میں داخل ہوا تاکہ خیر کا علم حاصل کرے یا اس کی تعلیم دے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ اور جو شخص ہماری مسجد میں اس کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے داخل ہوا وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایسی چیز کی طرف دیکھ رہا ہو جو کسی اور کی ملکیت ہو۔ رواہ احمد بن حنبل وابن حبان عن ابی هريرة

۲۸۸۵۸ ..... جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے فرشتے اس کے لیے پر بچھاتے ہیں اس کے لیے آسمانوں کے فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں، عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چمکتے ہوئے چاند کی فضیلت چھوٹے سے آسمانی ستارے پر علماء انبیاء کے ورثاء ہیں۔ انبیاء دینار و درہم وراثت میں نہیں چھوڑتے البتہ انبیاء وراثت میں علم چھوڑتے ہیں جو شخص علم حاصل کرے وہ وافر مقدار میں حاصل کرے عالم کی موت ایک مصیبت ہے جس کا جبیرہ ناممکن ہوتا ہے اور اس کی موت ایک دراڑ ہے جو بند نہیں ہونے پاتی عالم چمکتا ہوا ستارہ ہوتا ہے جو ماند پڑ جاتا ہے پورے قبیلے کا مر جانا عالم کی موت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ رواہ الطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء

۲۸۸۵۹ ... جو شخص صبح کو مسجد کی طرف حصول علم کے لیے یا تعلیم دینے کے لیے گھر سے نکلا اس کے لیے عمرہ کا ثواب ہے جو شخص شام کے وقت مسجد کی طرف حصول علم یا تعلیم دینے کے لیے نکلا اس کے لیے حج کا ثواب ہے۔

رواہ الطبرانی والحاکم وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر وسعید بن المنصور عن ابی امامة

۲۸۸۶۰ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ایک فریضہ یا دو فریضوں کا علم حاصل کرے اور پھر اس پر عمل کرے یا کسی دوسرے شخص کو سکھا دے جو اس پر عمل کرے۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی هريرة

۲۸۸۶۱ ..... جو شخص بھی علم کا ایک کلمہ (مسئلہ) یا دو کلمے یا تین کلمے یا چار کلمے یا پانچ کلمے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرض کردہ احکام میں سے سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن النجار عن ابی هريرة

۲۸۸۶۲ .فرائض (علم میراث) سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ چونکہ فرائض نصف علم ہے علم فرائض بھلا دیا جائے گا اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت سے چھین لی جائے گی۔ رواہ الشیرازی فی الالقاب والبیهقی عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۹۷ والتمیز ۵۹

۲۸۸۶۳..... علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ فرائض سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ رواہ الدارقطنی عن ابی سعید

۲۸۸۶۴..... علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو۔ رواہ البیهقی عن ابی بکر

۲۸۸۶۵..... علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے سیکھ لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو معلوم نہیں کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا لہٰذا علم حاصل کرو، تکلف، بدعت اور غلو سے بچتے رہو اور معاملہ کی آسانی کے درپے رہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۶۶..... علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کر لو چونکہ تم میں سے کسی شخص کو یہ نہیں معلوم کہ وہ کب علم کا محتاج ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی هريرة

۲۸۸۶۷ علم حاصل کرو چونکہ علم کا سکھانا خوف خدا ہے علم کی طلب عبادت ہے علم کا مذاکرہ تسبیح ہے اور علم میں بحث و مباحثہ کرنا جہاد ہے۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن معاذ وفیه كنانة بن جبلة

کلام:...... کنانہ بن جبلہ کے متعلق ابن معین کہتے ہیں کہ وہ کذاب ہے، وقال ابوحاتم محلہ الصدق وقال السعدی ضعیف جداً اور دیلمی نے اس روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ علم کا دوسرے کو سکھانا صدقہ ہے جو علم کا اہل ہوا سے علم کی دولت سے نوازنا تقرب الٰہی کا ذریعہ ہے علم حلال و حرام میں تمیز کراتا ہے جنت کی راہ کا روشن مینارہ ہے وحشتوں میں انس فراہم کرتا ہے تنہائی کا رفیق ہے خلوت کا ہمنشین ہے تنگدستی اور خوشحالی میں

چراغ راہ ہے دشمن پر چلتا اسلحہ اور تیغ براں ہے دوستوں کی زینت اجنبی لوگوں میں قربت پیدا کرنے والا، اسی علم کی بدولت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو عظمت عطا کرتا ہے اور انہیں جنت میں قائد اور راہنما بناتا ہے۔ ورواہ بطوله ابن لال وابونعیم عن معاذ موقوفًا.

۲۸۸۶۸......اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو، عالم اور متعلم اجروثواب میں دونوں شریک ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔رواہ الطبرانی والخطیب عن ابی امامة

۲۸۸۶۹......اے لوگو! علم اٹھ جانے سے پہلے پہلے حاصل کرلو۔عرض کیا گیا: یارسول اللہ! علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن ہمارے پاس موجود ہے؟ فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے یہ یہود ہیں اور آسمانی صحیفے ان کے پاس موجود تھے چنانچہ ان کے انبیاء جو صحیفے لائے تھے وہ اصلی حالت پر باقی نہیں رہے خبردار حاملین علم (علماء) کے اٹھ جانے سے علم اٹھ جاتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی والطبرنی وابوالشیخ فی تفسیرہ وابن مردویه عن ابی امامة

۲۸۸۷۰......لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں عالم یا متعلم یہ دونوں اجروثواب میں برابر ہوتے ہیں ان کے علاوہ باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۲۸۸۷۱......عالم اور متعلم کے سوا ہم میں سے کوئی نہیں۔

رواہ ابوعلی منصور بن عبد الخالدی الهروی فی فوائدہ وابن النجار والدیلمی عن ابن عمر

۲۸۸۷۲......ہر شخص کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے رہتے ہیں جونہی گھر کا مالک باہر نکلتا ہے فرشتے کہتے ہیں عالم بنو یا متعلم بنو اور تیسرا شخص مت بنو۔رواہ ابونعیم عن ابی هریرة

۲۸۸۷۳......دونوں مجلسیں بھلائی پر ہیں اور ان میں سے ایک مجلس دوسری سے افضل ہے رہی بات اس مجلس کی تو اس میں بیٹھے لوگ رب تعالیٰ سے دعائیں کررہے ہیں اور اس کی طرف رغبت کررہے ہیں اگر اللہ چاہے انھیں عطا کرے چاہے روک دے رہی بات اس دوسری مجلس کی سو یہ سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھارہے ہیں مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے لہٰذا یہ دوسری مجلس افضل ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۸۸۷۴......جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۸۷۵......اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی هریرة

۲۸۸۷۶......جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کرتا ہے اور اس کے دل میں رشد وہدایت القاء کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن معاویة و ابو نعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

**کلام:**......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲ ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۵۰

۲۸۸۷۷......لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کے بسبب ہرگز اذیت نہ پہنچائی جائے۔رواہ ابن عساکر عن ام سلمة رضی اللہ عنها

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور انصار کے پاس سے گزرنے لگے انصار کہتے یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے عکرمہ نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۸۸۷۸......لوگ (سونے چاندی کی) کانوں کی طرح ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں کسی مسلمان کو کافر کی وجہ سے اذیت نہ پہنچائی جائے۔رواہ الحاکم وتعقب عن ام سلمة رضی اللہ عنها

۲۸۸۷۹......لوگ خیر وشر میں کانوں کی مانند ہیں ان میں سے جو لوگ دور جاہلیت میں بہتر ہیں وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ جب دین میں سمجھ پیدا کریں۔رواہ العسکری فی الامثال عن ابی هریرة

۲۸۸۸۰......تم میں سے جو لوگ اسلام میں بہتر ہیں وہ دور جاہلیت میں بھی بہتر تھے۔رواہ ابن عساکر عن سعید بن ابی العاص

۲۸۸۸۱ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹا! علماء کی مجلس کرتے رہو حکیم اور دانا لوگوں کی گفتگو غور سے سنتے رہو چونکہ اللہ تعالیٰ مردہ دل کو نور حکمت سے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو بارش کی پھوار سے زندہ کر دیتا ہے۔

رواہ الطبرانی والدامھرمزی فی الامثال عن ابی امامة وسندہ ضعیف

۲۸۸۸۲ ..... دنیا میں حاملین علم انبیاء کے خلفاء ہوتے ہیں اور آخرت میں شہداء ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۲۷۱ وذیل اللآلی ۳۳۔

# علماء کی زیارت کی فضیلت

۲۸۸۸۳ ..... جس شخص نے علماء کا استقبال کیا اس نے میرا استقبال کیا جس نے علماء کی زیارت کی اس نے میری زیارت کی جس شخص نے علماء کی مجلس کی اس نے میری مجلس کی اور جس نے میری مجلس کی اس نے گویا رب تعالیٰ کی مجلس کی۔ رواہ الرافعی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۸۸۸۴ ..... جس شخص نے کتاب اللہ تعالیٰ کی ایک آیت یا دین میں موجود ایک سنت کی بھی تعلیم دی اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن اسے ایسا عظیم ثواب عطا فرمائیں گے کہ اس سے افضل اور کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رواہ ابوالشیخ عن عبداللہ بن ضرار عن یزید الرقاشی وھما ضعیفان عن انس

۲۸۸۸۵ ..... جس شخص نے کسی دوسرے کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھلا دی تو اس کے لیے یہ آیت سیکھنے کا دوگنا اجر ہوگا۔

رواہ ابن لال عن عثمان

۲۸۸۸۶ ..... اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد وہی شخص کر سکتا ہے جس نے چاروں طرف سے دین کا احاطہ کیا ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۸۸۸۷ ..... جس شخص نے کتاب اللہ کی ایک آیت کسی دوسرے کو سکھلا دی جب تک یہ آیت تلاوت ہوتی رہے گی اسے ثواب ملتا رہے گا۔

رواہ ابن لال عن ابان عن عثمان

۲۸۸۸۸ اشاعت علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں۔ رواہ الطبرانی وابن النجار عن سمرة

۲۸۸۸۹ اپنے بھائی کو سکھائے ہوئے علم سے بڑھ کر کوئی صدقہ نہیں جو کوئی شخص اپنے بھائی پر کرتا ہو۔

رواہ ابن النجار من طریق ابی بکر بن ابی مریم عن راشد بن سعد وحبیب بن عبید وضمرة بن حبیب مرسلاً

۲۸۸۹۰ آدمی کے لیے فائدہ بہت اچھا ہے حکمت بھرا کلام بہت اچھا ہدیہ ہے جسے آدمی سن لیتا ہے پھر اسے اپنا لیتا ہے اور پھر اپنے بھائی تک پہنچا دیتا ہے۔ رواہ ھناد وابن عمشلیق فی جزئہ عن عبد الرحمن بن یزید عن ابیہ وابونعیم عن ابن عباس.

۲۸۸۹۱ ..... سب سے افضل ہدیہ اور افضل عطیہ حکمت بھرا کلمہ ہے جیسے کوئی آدمی سن لیتا ہے اور پھر اسے سیکھ کر اپنے بھائی کو سکھا دیتا ہے یہ کلمہ اس کے لئے سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ رواہ تمام وابن عساکر عن انس وفیہ عبدالعزیز بن عبد الرحمن الباسی متھم

۲۸۸۹۲ کلمہ حکمت سے بڑھ کر کوئی افضل یہ نہیں ہیں جیسے کوئی مسلمان اپنے بھائی تک پہنچاتا ہو جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے یا اس کے ذریعے بلاکت کو دور کر دیتا ہے۔ رواہ ابویعلیٰ عن ابن عمر

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۳۰

۲۸۸۹۳ علماء کی اتباع کرتے رہو چونکہ علماء دنیا کے روشن دیئے ہیں اور آخرت کے روشن چراغ ہیں۔ رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۲۵ والتنزیہ ۱/۲۷۱۔

۲۸۸۹۴ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کریں گے اور فرمائیں گے اگر میں تمہیں عذاب دیتا تمہارے دلوں میں اپنی حکمت ودیعت نہ کرتا چلو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواہ ابن عدی ابن عساکر عن ابی امامة وواثلة معا

۲۸۸۹۵ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا علماء سے فرمائے گا: میں نے تمہارے

دلوں میں اپنا علم اور حلم اس لیے ودیعت کیا ہے تاکہ تمہاری مغفرت کروں اور مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

رواہ الطبرانی وابونعیم عن ثعلبة بن الحکم اللیثی وحسن

۲۸۸۹۶ ۔۔۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے علماء کی جماعت! میں نے اپنی معرفت کے لیے تمہارے دلوں میں علم ودیعت کیا ہے، کھڑے ہو جاؤ میں نے تمہاری بخشش کردی۔ رواہ الطیبی فی الترغیب عن جابر

۲۸۸۹۷ جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا ہر عالم سے بھی عہد لیا، اس کی علمی مجلسوں سے اس کے گناہ معاف کئے البتہ عالم کی طرف وحی نہیں آئی۔ رواہ ابونعیم عن ابن مسعود

## علم نجات کا راستہ ہے

۲۸۸۹۸ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو بھی علم عطا کیا ہے وہ اسے ایک نہ ایک دن نجات دیتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۸۸۹۹ قیامت کے دن شہداء کے خون کا علماء کی روشنائی کے ساتھ وزن کیا جائے گا علماء کی روشنائی راجح نکلے گی۔

رواہ ابن النجار عن ابن عباس

۲۸۹۰۰ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کو اٹھائے گا پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا اے جماعت علماء! اگر میں نے تمہیں عذاب دینا ہوتا تمہیں علم کی دولت سے سرفراز نہ کرتا چلو جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۸۹۰۱ قیامت کے دن علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا باہم وزن کیا جائے گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم عن ابی الدرداء

کلام: ۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۱۹۹ وتذکرۃ الموضوعات ۲۳۔

۲۸۹۰۲ علماء کی روشنائی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا۔ علماء کی روشنائی شہداء کے خون پر بھاری نکلے گی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل وابن النجار عن ابن عمر

کلام: حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۲۹۵۱

۲۸۹۰۳ عالم اور عابد کو (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: تو جنت میں داخل ہو جا عالم سے کہا جائے گا تو یہیں رک جا اور لوگوں کی سفارش کر۔ رواہ ابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وضعفه عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۸۱

۲۸۹۰۴ علماء کا اکرام کرو اور ان کی عزت کرو مساکین سے محبت کرو اور ان کے ساتھ مل جل کر بیٹھو، اغنیاء پر رحم کرو اور ان کے مال کے معاملہ میں انہیں درگزر کرو۔ رواہ الدیلمی عن ابی الدرداء

کلام: ۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۲۷۵ وذیل اللآلی ۳۸

۲۸۹۰۵ تمہارے اکابر جو اہل علم ہوں برکت انہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ الدافعی عن ابن عباس

۲۸۹۰۶ برکت اکابر کے ساتھ ہوتی ہے۔ رواہ ابن عدی وقال غریب وابن عساکر عن انس

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے احادیث القصاص ۲۲ واسنی المطالب ۴۶۹

۲۸۹۰۷ عالم بہت اچھا شخص ہوتا ہے اگر اس کا محتاج بن کر اس کے پاس کوئی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اگر کوئی اس سے پہلوتہی کرے وہ بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام: ۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفہ ۱۲۷۵

۲۸۹۰۸ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے چونکہ عابد کی

عبادت اس کی اپنی ذات کی حد تک ہوتی ہے جبکہ عالم کا علم دوسروں کے لیے ہوتا ہے۔رواہ ابن النجار عن ابن مسعود وفیہ عمران بن الحصین

۲۸۹۰۹ ... فقہ میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا افضل عبادت ہے۔رواہ ابو الشیخ عن انس

۲۸۹۱۰ ... حضرت سلیمان علیہ السلام کو مال، بادشاہت اور علم میں اختیار دیا آپ علیہ السلام نے علم کو اختیار کیا اور اس کی وجہ سے انھیں مال اور بادشاہت بھی عطا ہوئی۔رواہ ابن عساکر والدیلمی عن ابن عباس وسندہ ضعیف

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۳۳

۲۸۹۱۱ ..... عالم کا گناہ ایک ہی ہوتا ہے جبکہ جاہل کا گناہ دوگنا ہوتا ہے چنانچہ عالم کو صرف ارتکاب گناہ پر عذاب دیا جائے گا جبکہ جاہل کو ارتکاب گناہ اور ترک علم پر عذاب دیا جائے گا۔رواہ الدیلمی عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس

۲۸۹۱۲ ... عالم باللہ کی ایک رکعت اللہ تعالیٰ سے جاہل رہنے والے کی ایک ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقاب عن طریق مالک بن دینار عن الحسن عن انس عن علی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۲۶

۲۸۹۱۳ ..... وہ عالم جو اپنے علم سے نفع اٹھائے وہ ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔رواہ الدیلمی عن علی

۲۸۹۱۴ عالم عابد پر ستر درجے فضیلت رکھتا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی سو سالہ مسافت کے برابر ہے، یہ اس لیے ہے چونکہ شیطان نے لوگوں کے لیے بدعات وضع کی ہیں عالم ان بدعات کو دیکھ کر لوگوں کو ان سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے جبکہ عابد اپنی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ان بدعات کی طرف چنداں توجہ نہیں دیتا۔اور نہ ہی انھیں جانتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۱۵ علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے، بہترین دین تقویٰ ہے۔رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والحاکم عن حذیفۃ

۲۸۹۱۶ ..... علم کی فضیلت عبادت سے افضل ہے اور تقویٰ سرمایہ دین ہے۔رواہ طبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۱۷ ... ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ اس علم کو حاصل کریں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعہ آیات واحادیث میں) حد سے گزرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پردازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔

رواہ ابن عدی وابونصر السجزی فی الابانۃ وابونعیم والبیھقی وابن عساکر عن ابراھیم بن عبدالرحمن العذری وھو مختلف فی صحبۃ قال ابن مندہ ذکر فی الصحابۃ ولا یصح قال ابونعیم وروی عن اسامۃ بن زید وابی ھریرۃ وکلھا مضطربۃ غیر مستقیمۃ وابن عدی والبیھقی وابن عساکر عن ابراھیم بن عبد الرحمن العذری قال حدثنا الثقۃ من اشیاخنا۔ الخطیب وابن عساکر عن اسامۃ بن زید وابن عساکر۔ عن انس، الدیلمی عن ابن عمر، العقیلی عن ابی اسامۃ بن زید وابن عساکر عن انس، الدیلمی عن ابن عمر با العقیلی عن ابی اسامۃ والبزار والعقیلی عن ابن عمر وابوھریرۃ معا مال الخطیب سئل احمد بن حنبل عن ھذاالحدیث وقیل لہ کانہ کلام موضوع قال لا ھو صحیح سمعتہ من غیر واحد

کلام:...... حدیث پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۰۲

## علماء دین کے محافظ ہیں

۲۸۹۱۹ ہر آنے والی نسل میں سے اس کے نیک لوگ علم کے وارث ہوں گے اور وہی لوگ (اس علم کے ذریعے آیات واحادیث میں) حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف اور باطل کاروں کی اختراع پردازی اور جاہلوں کی غلط تاویلات کو دور کریں گے۔

رواہ الحاکم وابن عساکر عن ابراھیم بن عبدالرحمن العذری

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الالحاظ ۸۲

۲۸۹۲۰.....اللہ تعالیٰ اس علم کے ذریعے بہت ساری اقوام کو رفعت عطا فرمائے گا اور انھیں مقتداء اور پیشواء بنائے گا علم و بھلائی میں ان کی اقتداء کی جائے گی ان کے اخلاق میں ان کی اتباع کی جائے گی ان کی عمروں میں برکت کی جائے گی فرشتے ان کی عادات میں رغبت کریں گے اور ان کے پاؤں تلے پر بچھائیں گے۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس

۲۸۹۲۱.....دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثیر عبادت سے افضل ہے اور سب سے افضل عمل وہ ہے جو تھوڑا ہو۔رواہ الطبرانی عن عبد الرحمن بن عوف

۲۸۹۲۲.....دین کی تھوڑی سی سمجھ بوجھ کثرت عبادت سے افضل ہے۔

رواہ ابویعلیٰ فی تاریخہ عن ابن عمر وابوموسیٰ المدینی فی المعرفۃ عن رجاء غیر منسوب

۲۸۹۲۳.....آدمی کا حکمت کی بات سننا ایک سال کی عبادت سے افضل ہے مذاکرہ علم میں گھڑی بھر کے لیے بیٹھنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۳۱

۲۸۹۲۴.....ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا ہے ایک عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔

رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

کلام:.....حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۲۸۵ الشذرہ ۳۸۷

۲۸۹۲۵.....ہر چیز کا عروج اور زوال ہوتا ہے اس دین کا یہ ہے کہ پورا قبیلہ (کوئی بھی قبیلہ ہو) دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتی کہ علم سے نابلد ایک یا دو شخص ہی ہوں اور دین کا زوال یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ اجڈ (گنوار) ہو اور صرف ایک یا دو اشخاص صاحب علم ہوں اور وہ بھی بے یارو مددگار اور ان کا کوئی حمایتی بھی نہ ہو۔رواہ ابن السنی وابونعیم عن ابی امامۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے کشف الخفاء ۲۰۷۰

۲۸۹۲۶.....اس دین کا عروج بھی ہے اور زوال بھی ہے اس دین کا عروج یہ ہے کہ پورے کا پورا قبیلہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو حتی کہ صرف ایک یا دو اشخاص فاسق (دین سے دور) ہوئے ہیں وہ بھی ذلیل وخوار سمجھے جاتے ہیں اگر بات کرتے بھی ہیں تو مظلوم و مقہور ہوتے ہیں اور (زوال یہ ہے کہ) اس امت کے آخر میں آنے والا پہلے آنے والے پر لعنت کرے گا جبکہ وہی لعنت کے سزاوار ہوں گے اور نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ لوگ سرعام اعلانیہ شراب پئیں گے اور ایک عورت لوگوں کے پاس سے گزرے گی ایک بدبخت اٹھے گا عورت کا دامن اٹھا کر اس سے زنا کرے گا جس طرح بھیڑ دم اٹھا لیتی ہے اس وقت انھیں دیکھ کر تکبیر کرنے والا کہے گا: ارے! اسے پس دیوار لے جاتے تکبیر کہنے والا ان میں اس وقت ایسا ہی ہوگا جیسے تمہارے اندر ابوبکر وعمر، اس وقت جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا اس کے لیے ایسے پچاس آدمیوں کا اجر وثواب ہوگا جنہوں نے مجھے دیکھا ہو مجھ پر ایمان لائے ہوں میری اطاعت کی ہو اور میرے ہاتھ پر بیعت کی ہو۔

رواہ الطبرانی عن ابی امامۃ

۲۸۹۲۷.....اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوا کرتا ہے جس پر عمل وادب کا راستہ رک جائے۔رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۳

۲۸۹۲۸.....ایک فتنہ برپا ہوگا جو لوگوں میں کھلبلی مچادے گا اس فتنہ سے صرف عالم ہی اپنے علم کی وجہ سے بچ پائے گا۔

رواہ ابوداؤد وابونعیم فی الحلیۃ وابونصر السجزی فی الابانۃ وابوسعید السمان فی مشیختہ والرافعی وابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۲۹.....جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض کو نہ جانتا ہو اس کی مثال ٹوپی کی طرح ہے جو سر کے بغیر ہو۔رواہ الدیلمی عن ابی موسی

۲۸۹۳۰.....وہ عابد جو دین کی سمجھ نہ رکھتا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عمارت بناتا ہو اور دن کو منہدم کردیتا ہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی العلم والدیلمی عن عائشۃ

# دین کے احکام سیکھنے کی اہمیت

۲۸۹۳۱... جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور فرائض نہ جانتا ہو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو سر کے بغیر ہو۔

رواه الرامهرمزی من طريق اسحاق بن نجيح عن عطاء الخر اسانی عن ابی هريرة

۲۸۹۳۲... دو حریص ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے طالب علم اور طالب دنیا۔ رواه الطبرانی عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۲۱۰۵ واسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۸۹۳۳... دو حریص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کی بھی حرص ختم نہیں ہونے پاتی علم کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی حرص کبھی نہیں ختم ہوتی دوسرا دنیا کی طلب کا حریص چنانچہ اس کی بھی حرص کبھی نہیں ختم ہونے پاتی۔ رواه ابوخيثمة فی العلم والطبرانی عن ابن عباس

۲۸۹۳۴... وہ حریص کبھی سیر نہیں ہوتے علم کا حریص کبھی سیر نہیں ہوتا اور دنیا کا حریص بھی کبھی سیر نہیں ہوتا۔

رواه الحاكم عن قتاده عن انس ابن عدی عن الحسن مرسلا

۲۸۹۳۵... ہر صاحب علم، علم کا بھوکا ہوتا ہے۔ رواه ابن السنی عن جابر

۲۸۹۳۶... حکمت کی بات ہر دانا شخص کا گم گشتہ متاع ہے جب وہ اسے پالیتا ہے وہ اس کا حقدار ہوتا ہے۔

رواه العسكری فی الامثال عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرة ۳۶۲ وکشف الخفاء ۱۱۵۹

۲۸۹۳۷... چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد (غبط یعنی رشک) مؤمن کے اخلاق کا حصہ نہیں البتہ حصول علم کیلئے یہ دونوں چیزیں نہایت کارآمد ہیں۔

رواه ابن عدی والبيهقی فی شعب الايمان عن معاذ

۲۸۹۳۸... حصول علم کے سوا حسد اور چاپلوسی جائز نہیں۔ رواه ابن عدی والبيهقی فی شعب الايمان والخطيب عن ابی هريرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۲، ۲۳ والتعقبات ۳۸۔

۲۸۹۳۹... دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے خیر و بھلائی کی راہ میں صرف کرتا ہو ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ دوسروں کو تعلیم دیتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ رواه ابونعيم فی الحلية عن ابی هريرة

۲۸۹۴۰... اللہ کی معرفت افضل علم ہے، علم کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع بخش ہوتا ہے اور جہالت کے ساتھ کثرت عمل نفع بخش نہیں ہوتا۔

رواه الديلمی عن مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی عن عبادة بن عبدالصمد وهی ضعيفان عن انس

۲۸۹۴۱... علماء تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ جس کی راہنمائی میں لوگ زندگی بسر کرتے ہیں اور خود بھی اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے ایک وہ عالم کہ لوگ تو اس کی راہنمائی میں زندگی گزارتے ہیں البتہ وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے، ایک وہ عالم جو خود تو اپنے علم کے مطابق زندگی گزارتا ہے لیکن دوسرا کوئی اس سے راہنمائی نہیں حاصل کرتا۔ رواه الديلمی عن انس

کلام:...... حدیث کے بعض اجزاء پر کلام ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۸۶۔

۲۸۹۴۲... علم ایک پوشیدہ جوہر ہے جسے علماء کے سوا کوئی نہیں جانتا جب علماء علم کے موتی بکھیرتے ہیں تو وہی لوگ اس کا انکار کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہوتے ہیں۔ رواه الديلمی عن ابی هريرة

۲۸۹۴۳... کیا میں تمہیں کامل عالم کے متعلق خبر نہ دوں؟ کامل عالم وہ ہے جو رب تعالیٰ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ کرتا ہو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قرآن کو نہ چھوڑتا ہو خبردار! اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اور اس علم میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواه ابن لال فی مكارم الاخلاق عن علی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۴۴۷

۲۸۹۴۴ علم اسلام کی زندگی ہے ایمان کا ستون ہے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا جو شخص علم حاصل کرکے اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا حق بنتا ہے کہ اسے وہ علم بھی عطا کرے جو وہ نہیں حاصل کرے گا۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عباس

۲۸۹۴۵ علم عمل سے افضل ہے تقویٰ سرمایۂ دین ہے عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرے اگرچہ عمل تھوڑا ہی ہو۔

رواہ ابو الشیخ عن عبادۃ بن الصامت

۲۸۹۴۶ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ہو یہی علم نافع ہے دوسرا وہ علم جو زبانی کلامی حد تک ہو یہ علم اللہ تعالیٰ کے بندوں پر حجت ہے۔

رواہ ابو نعیم عن یوسف بن عطیۃ عن قتادۃ عن انس

۲۸۹۴۷ علم کی دو قسمیں ہیں ایک وہ علم جو دل میں امر ثابت ہو یہی علم نافع ہے دوسرا علم وہ ہے جو صرف زبانی کلامی ہو یہ آدمی پر حجت ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والحکیم عن الحسن مرسلاً الخطیب عن الحسن عن جابر، اوردہ ابن الجوزی فی العلل من الطریقین

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے المشتھر ۷۱

۲۸۹۴۸ لوگوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ قرآن پڑھتا ہو دین میں سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھتا ہو سب سے زیادہ متقی ہو سب سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحم ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی فی شعب الایمان والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن درۃ بنت ابی لھب

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۹۷

۲۸۹۴۹ اس وقت تک کوئی شخص کامل عالم نہیں ہوسکتا جب تک لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مبغوض نہ سمجھتا ہو پھر اپنی ذات پر غور کرے تو اللہ کے ہاں لوگوں میں سے زیادہ اپنے آپ کو قابل نفرت سمجھتا ہو۔ رواہ ابن لال عن جابر

۲۸۹۵۰ آدمی اسی وقت کامل عالم ہوسکتا ہے جب لوگوں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مبغوض سمجھتا ہو اور اپنے سے زیادہ کسی کو قابل نفرت نہ سمجھتا ہو۔ رواہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن شداد بن اوس

۲۸۹۵۱ جس شخص نے مجھ سے مروی علم کی بات لکھی یا کوئی حدیث لکھی جب تک یہ حدیث اور یہ علم باقی رہتا ہے اس کے لیے اجر وثواب برابر لکھا جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر فی تاریخہ عن ابی بکر حبان عن ابی امامۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الفوائد المجموعۃ ۸۵۳ والملآلی ۲۰۴۱

# باب دوم.....آفات علم اور علم پر عمل نہ کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان

۲۸۹۵۲ علماء رسولوں کے امین ہیں بشرطیکہ جب تک بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہ کریں اور دنیادار نہ بنیں، چنانچہ جب سلطان کے ساتھ اختلاط رکھیں گے اور دنیادار بنیں گے تو رسولوں کی خیانت کی مرتکب ہوں گے لہٰذا ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ الحسن بن سفیان العقیلی عن انس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۸۳۸

۲۸۹۵۳ فقہاء (علماء) رسولوں کے امین ہوتے ہیں بشرطیکہ جب تک دنیادار نہ بنیں اور سلطان کے پیچھے نہ چلیں جب علماء ایسا کرنے لگیں تو ان سے ڈرتے رہو۔ رواہ العسکری عن علی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۹۴ واسنی المطالب ۹۷۸

۲۸۹۵۴ دین کی تین آفتیں ہیں، فاجر عالم، ظالم حکمران اور جاہل مجتہد۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸ والضعیفۃ ۸۱۹

۲۸۹۵۵ (بسا اوقات) اللہ تعالیٰ فاجر شخص سے دین کو تقویت پہنچاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن النعمان بن مقرن

۲۸۹۵۶ اللہ تبارک وتعالیٰ اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت بخشے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یعنی وہ بے دین اور کافر ہوں گے۔
رواہ النسائی ابن حبان عن انس واحمد بن حنبل الطبرانی عن ابی بکرۃ

۲۸۹۵۷ اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں سے اسلام کو تقویت پہنچائے گا جو اہل اسلام میں سے نہیں ہوں گے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

۲۸۹۵۸ میری امت کو اس کے برے لوگوں سے مضبوطی ملے گی۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن میمون بن سنباذ

۲۸۹۵۹ عنقریب اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت ملے گی جن کا اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں۔ رواہ المحاملی فی امالیہ عن انس

۲۸۹۶۰ نسیان (بھول جانا) اور ضیاع علم کی آفتیں ہیں علم کا ضیاع یہ ہے کہ تم نااہل کو علم سکھاؤ۔
رواہ ابن ابی شیبۃ عن الاعمش مرفوعاً معضلا واخرج صدرہ فقط عن ابن مسعود موقوفا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۳ وضعیف الجامع ۱۰

۲۸۹۶۱ تم میں سے جو شخص فتویٰ پر جرأت کرے وہ دوزخ میں جانے پر جرأت کرتا ہے۔ رواہ الدارمی عن عبیداللہ بن ابی جعفر مرسلا

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۳: الدتقان ۳۹۔

۲۸۹۶۲ قصہ گو تین ہیں امیر، مامور اور مختال۔ رواہ الطبرانی عن عوف بن مالک وعن کعب بن عیاض

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۴

۲۸۹۶۳ لوگوں کے سامنے قصہ گوئی صرف امیر کرتا ہے یا مامور کرتا ہے یا آمر کرتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن عمرو

کلام: حدیث پر کلام ہے دیکھئے الفوائد ۷۹۹

۲۸۹۶۴ قیامت کے دن لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو [illegible]
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۴ والضعیفۃ ۲۰۹۱

۲۸۹۶۵ مخفی شہوت سے گریزاں رہو (وہ یہ ہے کہ) عالم چاہتا ہے کہ اس کے پاس مجلس لگی رہے۔
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

۲۸۹۶۶ مجھے اپنے بعد امت پر تین باتوں کا خوف ہے عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑنے کا اور تقدیر کے جھٹلانے کا۔
رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۰

۲۸۹۶۷ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے: بدعات کی گمراہی کا، پیٹ اور شرمگاہوں کی خواہشات کے اتباع کا اور معرفت کے بعد غفلت کا۔ رواہ الحکیم والبغوی وابن مندہ وابن قانع وابن شاھین وابونعیم الخمسۃ فی کتب الصحابۃ عن افلح

۲۸۹۶۸ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبانی کلامی ہو۔ رواہ ابن عدی عن عمر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۹ کشف الخفاء ۱۲۰

۲۸۹۶۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف ہر اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔
رواہ ابوداود الطیالسی والبیھقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

## علم پر عمل نہ کرنے پر وعید

۲۸۹۷۰..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف اس منافق کا ہے جس کا علم زبان کی حد تک ہو۔ رواہ احمد بن حنبل عن عمر

۲۸۹۷۱..... اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسی قوم میں باقی رہ جاؤ گے جو مجہول امور کا علم حاصل کریں گے اور ان کا مقصد انہی لوگوں کا مقصد ہوگا۔
رواہ ابونعیم عن معاذ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۲۸۶

۲۸۹۷۲..... میری امت کے اکثر منافق میری امت کے قراء ہوں گے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی۔ البیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو، احمد بن حنبل الطبرانی عن ابن عامر الطبرانی و ابن عدی عن عصمة بن مالک

۲۸۹۷۳..... جب تم کسی عالم کو کثرت سے بادشاہ کے ساتھ میل جول رکھتے دیکھو سمجھ لو کہ وہ عالم نہیں بلکہ چور ہے۔
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۰

۲۸۹۷۴..... جب کوئی عالم علم سے بہرہ مند ہو لیکن عمل نہ کرتا ہو وہ چراغ کی مانند ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے لیکن خود جلتا رہتا ہے۔
رواہ ابن قانع فی معجمه عن سلیک الغطفانی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۹۸

۲۸۹۷۵..... اس عالم کی مثال جو لوگوں کو تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو (اس کی مثال چراغ میں جلنے والی بتی جیسی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتی ہے لیکن خود جلتی رہتی ہے)۔ رواہ الطبرانی عن ابن برزة

۲۸۹۷۶..... وہ عالم جو لوگوں کو خیر کی تعلیم دیتا ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہو اس کی مثال چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا رہتا ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن جندب

۲۸۹۷۷..... قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اس عالم کو ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔
رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور وابن عدی و لبیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۴ وضعیف الجامع ۸۶۸

۲۸۹۷۸..... مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ اس چیز کا خوف ہے کہ ایک شخص قرآن کی تفسیر کرے گا اور اس کا مصداق ایسی چیزوں کو بنائے گا جو فی الوقع اس کا مصداق نہیں ہوسکتیں اور ایک اس شخص کا خوف ہے جو سمجھتا ہو کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۸۹۷۹..... اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بالکلیہ بیان (قصہ گوئی وغیرہ) کو ناپسند کیا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۲۹

## عالم کی موت زوال علم کا سبب ہے

۲۸۹۸۰..... تمہیں علم عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے البتہ علماء کو اس دنیا سے اٹھائے گا اور صرف جہلاء باقی رہ جائیں گے وہی فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابی هریرة

۲۸۹۸۱..... اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے نکال لے بلکہ علم کو اس طرح سے اٹھائے گا کہ علماء کو دنیا سے اٹھالے گا حتیٰ کہ جب کوئی بھی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجه عن ابن عمرو

۲۸۹۸۲..... اللہ تعالیٰ ہر اس شخص سے نفرت کرتا ہے جو دنیا کا بھرپور علم رکھتا ہو لیکن آخرت سے جاہل ہو۔ رواہ الحاکم فی تاریخه عن ابی هریرة

۲۸۹۸۳..... جس طرح اللہ تعالیٰ مال کی زیاتی کے متعلق سوال کرے گا اسی طرح علم کی زیاتی کے متعلق بھی سول کرے گا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۳۶

۲۸۹۸۴..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو بھی اس طرح عافیت دے گا جس طرح علماء کو عافیت دے گا۔

رواہ ابونفیع فی الحلیة والضیاء عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۸۲ وضعیف الجامع ۱۷۴۱

۲۸۹۸۵..... مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو مبغوض وہ عالم ہے جو حکمرانوں سے ملتا جلتا ہو۔ رواہ ابن لال عن ابی هریرة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۷۵۷ اوالکشف الالٰہی ۸۷

۲۸۹۸۶..... مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل الطبرانی عن ابی الدرداء

۲۸۹۸۷..... میری امت کے کچھ لوگ عنقریب دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے اور قرآن مجید پڑھیں گے اور پھر کہیں گے ہم حکمرانوں کے پاس جائیں گے تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں اور ہم اپنے دین کی وجہ سے ان سے الگ رہیں گے چنانچہ یہ کوئی کمال نہیں چونکہ اس سے صرف کانٹے ہی ہاتھ میں آئیں گے اسی طرح حکمرانوں کی قربت سے صرف خطائیں ہی ہاتھ لگیں گی۔ رواہ ابن ماجه عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۱ وضعیف الجامع ۱۸۱۸

۲۸۹۸۸..... میری امت میں میرے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے پھر ان کے پاس شیطان جائے گا اور کہے گا: اگر تم بادشاہ کے پاس جاؤ وہ تمہاری دنیا کو بہتر کردے گا اور تم اپنے دین سے ان سے علیحدہ رہو چنانچہ یہ خیال کچھ حیثیت نہیں رکھتا جس طرح جھاڑیوں سے صرف کانٹے ہی ملتے ہیں اسی طرح حکمرانوں کے پاس جانے سے صرف خطائیں ہی ملتی ہیں۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۱۳

۲۸۹۸۹..... آخری زمانے میں ریاکار قراء ہوں گے جو شخص بھی یہ زمانہ پائے ان قراء سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابی امامة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۹

۲۸۹۹۰..... آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے کبھی نہ سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباء واجداد نے سنی ہوں گی پس تم ان سے دور رہو۔ رواہ مسلم عن ابی هریرة

۲۸۹۹۱..... جنتیوں میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر جھانکیں گے اور پوچھیں گے تم دوزخ میں کیوں داخل ہو گئے۔ بخدا ہم تو اسی علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو ہم نے تم سے سیکھا تھا دوزخی کہیں گے جو بات ہم کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبة

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ والضعیفة ۱۲۶۸

۲۸۹۹۲ ۔۔۔ وہ علم جس سے نفع نہ اٹھایا جائے اس خزانے کی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۹۳ وہ علم جو بیان آورت ہو اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جاتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۲۸۹۹۴ جس علم سے نفع نہ اٹھایا جائے وہ علم اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔رواہ القضاعی عن ابن مسعود

۲۸۹۹۵ اس شخص کی مثال جو علم حاصل کرے اور پھر دوسروں کو نہ سکھائے ایسی ہے جیسے خزانہ چھپا کے رکھا گیا ہو اور اسے خرچ نہ کیا جاتا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ

۲۸۹۹۶ ۔۔۔ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے۔رواہ الترمذی عن ثوبان

۲۸۹۹۷ ۔۔۔ جو شخص علم کو چھپائے رکھتا ہے اس پر ہر چیز لعنت کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر میں رہنے والی مچھلیاں بھی لعنت کرتی ہیں اور فضا میں اڑنے والے پرندے بھی۔رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

۲۸۹۹۸ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور پھر وہ اس علم کو چھپالے قیامت کے دن اس کے گلے میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

# علم کا چھپانا خیانت ہے

۲۸۹۹۹ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو، ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

ابونعیم الحلیۃ عن ابن عباس

۲۹۰۰۰ اللہ تعالیٰ جس شخص کو بھی علم سے نوازتا ہے اس سے پختہ عہد لیتا ہے کہ علم کو چھپانا نہیں۔

رواہ ابن النظیف فی جزئہ وابن الجوزی عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۰۱ ۔۔۔ جس شخص سے کوئی علمی بات دریافت کی گئی اور پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

۲۹۰۰۲ جس شخص نے علم کی اہلیت رکھنے والوں سے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

رواہ ابن عدی عن ابن مسعود

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۱۳ وکشف الخفاء ۲۵۰۵

۲۹۰۰۳ ۔۔۔ اے میری امت! مجھے تمہارے علم کا خوف نہیں البتہ یہ دیکھو کہ تم اپنے علم کے مطابق کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۸۳

۲۹۰۰۴ ۔۔۔ بہت سارے لوگ حاملین فقہ ہوتے ہیں جبکہ وہ فقیہ نہیں ہوتے جس شخص کو اس کا علم نفع نہ پہنچائے اسے جہالت نقصان پہنچاتی ہے جب تک تمہیں قرآن برائیوں سے روکتا رہے تو قرآن پڑھتے رہو اگر تمہیں برائیوں سے نہ روکے تو گویا تم قرآن نہیں پڑھ رہے۔

رواہ الطبرانی عن عمر

کلام:۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۹۸۹۔

۲۹۰۰۵ جہنم کی طرف ہانک کر لے جانے والے فرشتے فاسقین حاملین قرآن کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں بنسبت بتوں کے پجاریوں کی طرف بڑھنے کے، حاملین قرآن کہیں گے بت کے پجاریوں سے پہلے ہمیں کیوں پکڑا جارہا ہے؟ جواب دیا جائے گا علم رکھنے والا جاہل کی طرح نہیں ہوتا۔رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیۃ عن انس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تحذیر المسلمین ۱۳۸ وتذکرۃ الموضوعات ۸۱

۲۹۰۰۶ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔ رواہ البزار عن معاذ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۸۱

## علماء کا بگڑنا خطرناک ہے

۲۹۰۰۷ دو قسم کے لوگ اگر درست ہو جائیں بقیہ لوگ بھی درست ہو جاتے ہیں جب یہ دو قسمیں بگڑ جاتی ہیں لوگ بھی بگڑے جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں علماء طبقہ اور حکمرانوں کا طبقہ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۴۹۵

۲۹۰۰۸ ... دجال سے بڑھ کر مجھے گمراہ کرنے والے دجالوں حکمرانوں کا خوف ہے۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۰۹ ... اے عویمر! اسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تجھ سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے ہو؟ اگر تم کہو گے کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تم سے کہا جائے گا: علم پر کتنا عمل کیا۔ رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۱۰ کثرت سے کلام کرنا بیان نہیں البتہ دو ٹوک کلام وہ ہے جسے اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہو۔ عاجز وہ نہیں جو زبان سے عاجز ہو البتہ حق کی معرفت کی قلت اصل عاجزی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۸۲

۲۹۰۱۱ ... تم جب بھی لوگوں سے ایسی بات کرو گے جو ان کی عقلوں سے بالاتر ہو تو اس کی وجہ سے ضرور کچھ لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۲۳

۲۹۰۱۲ ... جو شخص بھی خطاب کرتا ہے اللہ تعالیٰ خطاب کے متعلق اس سے ضرور سوال کرے گا کہ اس سے تمہاری کیا غرض تھی۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن الحسن مرسلاً

۲۹۰۱۳ ... اہل سے علم کی بات چھپانا ایسا ہی ہے جیسے نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنا۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۲۲۸ والنوافح ۱۸۲۸

۲۹۰۱۴ ... جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر حکمت کی بات سنے اور پھر اپنے ساتھی سے سنی ہوئی بات کی برائیاں بیان کرے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کسی چرواہے کے پاس جائے اور کہے: اے چرواہے! مجھے ذبح کرنے کے لیے بکری دو چرواہا کہے: جاؤ اپنی پسند کی بکری پکڑ کر لے جاؤ وہ شخص بکریوں کے ساتھ پھرنے والے کتے کو پکڑ کر لے جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۳ واسنی المطالب ۱۲۹۸

۲۹۰۱۵ ... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا کہ وہ علماء سے مقابلہ کرے گا یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے گا یا لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔ رواہ الحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن کعب بن مالک

۲۹۰۱۶ ... جو شخص اپنے علم میں اضافہ کرتا رہا لیکن دنیا سے بے رغبتی میں اضافہ نہ ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا رہتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۳۲ وضعیف الجامع ۵۳۹۳

۲۹۰۱۷.....جس شخص کو بغیر علم کے فتوی دیا گیا اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہوگا اور جس شخص نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کی مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی۔ رواہ ابو داؤد والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۱۸.....جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس پر آسمان اور زمین کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن علی

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۵۹

۲۹۰۱۹.....جس شخص کو بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اس کا گناہ فتوی دینے والے پر ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۲۰.....وہ علم جس کے حصول کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہوتی ہے جس شخص نے یہ علم اس لیے حاصل کیا تا کہ اسے دنیا ملے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد وابن ماجہ والحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۰

۲۹۰۲۱.....جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علم کے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا علم کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن ھریرۃ

۲۹۰۲۲.....جس شخص نے گفتگو کے داؤ پیچ اس لیے سیکھے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی فدیہ۔ رواہ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۵۲۹

## بے عمل واعظ کا انجام

۲۹۰۲۳.....قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہ دوزخ میں شدت اضطراب سے گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اہل دوزخ اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ کیا تو ہمیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا تھا! کہے گا جی ہاں میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا اور خود اچھی باتوں سے باز رہتا تھا بری باتوں سے تمہیں روکتا تھا اور خود برائیوں کا ارتکاب کرتا تھا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن اسامۃ بن زید

۲۹۰۲۴.....آخری زمانے میں جھوٹے دجال ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے تم ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر جائیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۲۵.....اس وقت لوگوں سے علم اچک لیا جائے گا حتیٰ کہ معمولی علم پر بھی قادر نہیں رہیں گے اے زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے! میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا یہ تورات اور انجیل تو یہودیوں اور نصرانیوں کے پاس تھیں پھر کس چیز نے انھیں لاپرواہ کر دیا۔

رواہ الترمذی والحاکم عن ابی الدرداء احمد بن حنبل وابو داؤد والحاکم عن زیاد بن لبید

۲۹۰۲۶.....معراج کی رات مجھے ایک قوم کے پاس لایا گیا جو آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے اپنے ہونٹ کاٹ رہے تھے وہ جونہی ہونٹ کاٹتے ہونٹ پھر جوں کے توں برابر ہو جاتے میں نے کہا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں جو جس بات کو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں کتاب اللہ پڑھتے ہیں اس پر عمل نہیں کرتے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس

۲۹۰۲۷.....جب کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرتا ہے اور پھر وہ بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے اس کی چاپلوسی کے لئے اور اس کی دنیا میں طمع کرتے ہوئے وہ جتنی مقدار میں قدم اٹھاتا ہے انہی کے بقدر دوزخ میں گھسا چلا جاتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن معاذ

۲۹۰۲۸.....اللہ تعالیٰ کے ہاں مخلوق میں سب سے زیادہ وہ شخص حقیر ہوتا ہے جو عالم ہو کر حکمرانوں کے پاس جاتا ہو۔

رواہ الحافظ ابو الفتیان الدھشانی فی کتاب التحذیر عن علماء السوء عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۴۱

۲۹۰۲۹......جو شخص بھی کتمان علم کا شکار ہوتا ہے وہ قیامت کے دن آئے گا کہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۳۰......جو عالم بھی خوشی سے بادشاہ کے پاس جاتا ہے وہ دوزخ میں ہر طرح کے عذاب میں بادشاہ کا شریک ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۶۲ تذکرۃ الموضوعات ۲۵

۲۹۰۳۱...... جس شخص نے لوگوں کو نفع پہنچانے والا علم چھپایا قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۶ والوضع فی الحدیث ۲۷۰۳

۲۹۰۳۲......اس نیت سے علم نہ حاصل کرو کہ تم علماء سے مقابلہ کرو گے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں سے جھگڑا کرو گے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو گے سو جس شخص نے بھی اس نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔رواہ ابن ماجہ عن حذیفۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الوضع فی الحدیث ۱۲۶۳

۲۹۰۳۳......اس نیت سے علم مت حاصل کرو کہ اس کے ذریعے تم علماء سے مقابلے کرو گے یا بے وقوفوں سے جھگڑو گے یا علم کے ذریعے مجلسوں پہ لوٹ مارو گے جس نے بھی ایسا کیا جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔رواہ ابن ماجہ وابن حبان والحاکم عن جابر

کلام:......حدیث حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۶۲

۲۹۰۳۴......جس شخص نے علم کو ذریعہ معاش بنایا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو مٹا ڈالے گا اور چہرے کو گدی کی طرف پھیر دے گا اور وہ دوزخ کا سزاوار ہوگا۔رواہ الشیرازی عن ابی ہریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۷۵۔

# حصول علم میں اخلاص نیت

۲۹۰۳۵......جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت سے علم حاصل کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۰۳۶......جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔رواہ الترمذی عن کعب بن مالک

۲۹۰۳۷......ہلاکت ہے عالم کے لیے جاہل سے اور ہلاکت ہے جاہل کے لیے عالم سے۔رواہ ابویعلی عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۱ وکشف الخفاء ۲۹۷۴

۲۹۰۳۸...... ہلاکت ہے میری امت کے لیے علماء سوء سے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ النواضح ۲۲۸۵

۲۹۰۳۹......رسول کریم ﷺ نے ایسے مسائل پوچھنے سے منع کیا ہے جن کے ذریعے علماء کو مغالطہ میں ڈالا جائے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن معاویۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۹ والنواضح ۲۲۸۵۔

۲۹۰۴۰......ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو علم نہ حاصل کرے اور اس شخص کیلئے بھی ہلاکت ہے جو علم تو حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن حذیفۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۴۷

۲۹۰۴۱ اس شخص کے لیے ایک مرتبہ کی ہلاکت ہے جو علم نہ حاصل کرے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا اسے علم سے سرفراز کرتا اور اس شخص کے لیے سات مرتبہ ہلاکت ہے جو علم حاصل کرے لیکن اس پر عمل نہ کرے۔رواہ سعید بن المنصور عن جبلة مرسلا

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۶۶۱ ضعیف الجامع ۶۱۴۶۔

# حصہ اکمال

۲۹۰۴۲ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہے۔رواہ احمد بن حنبل وابونعیم فی الحلیة عن عمر

۲۹۰۴۳ دجال کے علاوہ مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے دجال حکمرانوں کا خوف ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی ذر

۲۹۰۴۴ مجھے تمہارے اوپر ہر ذی علم منافق کا خوف ہے جو حکمت کی باتیں کرتا ہوگا لیکن ظلم وستم کرتا ہوگا۔

رواہ عبد بن حمید والبیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۲۹۰۴۵ مجھے تمہارے اوپر اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھتا ہوگا حتیٰ کہ جب اس پر قرآن کی رونق نمایاں دکھائی دینے لگے گی یہ اسلام کی ایک نصرت ہوگی تب وہ من مانی کر کے الگ ہوجائے گا اور اسلام سے نکل جائے گا پھر اپنے پڑوسی پر تلوار لے کر نکلے گا اور اسے شرک کا الزام دے کر قتل کردے گا۔رواہ البزار وحسنه وابو یعلی وابن حبان وسعید بن المنصور عن جندب عن حذیفة

۲۹۰۴۶ مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ مومن کو اس کا ایمان بچاتا رہے گا اور مشرک کو اس کا کفر آشکارہ رکھے گا البتہ مجھے تمہارے اوپر صاحب لسان منافق کا خوف ہے بھلائی کی باتیں کرتا ہوگا لیکن اس کا عمل برائیوں کا منہ بولتا ثبوت ہوگا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۹۰۴۷ مجھے تمہارے اوپر ان چیزوں کا خوف نہیں ہے جنہیں تم نہیں جانتے البتہ یہ دیکھا کرو کہ جو تمہیں علم ہے اس پر کتنا عمل کرتے ہو۔

رواہ الدیلمی عن ابی هريرة

۲۹۰۴۸ مجھے اپنے بعد تمہارے اوپر سب سے زیادہ ہر اساں منافق کا خوف ہے۔رواہ الطبرانی وابن حبان عن ابن الحصین

۲۹۰۴۹ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ تین چیزوں کا خوف ہے: عالم کے پھسلنے کا، منافق کا قرآن کے ساتھ جھگڑنے کا اور میری امت کی مفتوحہ دنیا کا۔رواہ الطبرانی والدارقطنی عن معاذ

# گمراہ کن حکمران

۲۹۰۵۰ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل وابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۰۵۱ مجھے اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف ہے یہ کہ میری امت کے لیے مال وافر ہوجائے گا ایک دوسرے پر حسد کرنے لگیں گے، جس کا نتیجہ مار دھاڑ ہے یہ کہ کتاب اللہ کھولی جائے گی، مومن اس کی تاویل کے درپئے ہوگا حالانکہ وہ اس کی تاویل نہیں جانتا ہوگا اور یہ کہ میری امت کسی ذی علم کو پائیں گے اسے ضائع کردیں گے اور اس کی مطلق پرواہ نہیں کریں گے۔رواہ ابن جریر الطبرانی عن ابی مالک الاشعری

۲۹۰۵۲ مجھے اپنے بعد اپنی امت پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کی تاویل کرے گا اور قرآن کے الفاظ کو ایسے مفاهیم ومطالب پہنائے گا جو فی الواقع اس کے الفاظ کا مصداق نہیں ہوں گے اور ایک وہ شخص جو سمجھتا ہوگا کہ امارت کا وہی حقدار ہے اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمران

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۰۰

۲۹۰۵۳ من جملہ جن چیزوں کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میری امت میں مال کی کثرت ہو جائے گی حتیٰ کہ مال کے معاملہ میں ایک دوسرے پر دوڑ لگائیں گے حتیٰ کہ مارنے مٹنے پر نوبت آ جائے گی اور ایک یہ بھی ہے کہ میری امت کے لیے قرآن کو لایا جائے گا حتیٰ کہ مومن کافر اور منافق قرآن پڑھے گا اور مومن اس کے حلال کو حلال قرار دے گا اور اس کی تاویل کے در پے رہے گا۔

رواہ الحاکم عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۵۴ اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں نازل کیا ہے اور اپنے بعض انبیاء کی طرف وحی بھیجی ہے کہ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو اپنے اندر غیر دین کی سمجھ پیدا کریں گے غیر علم کو حاصل کریں گے آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے دنبوں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے یا میری وجہ سے دھوکا دیں گے میرے متعلق استہزاء کریں گے میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ انھیں زبردست فتنوں میں مبتلا کروں گا جو عقلمند اور بردبار کو بھی حیران و پریشان کر دے گا۔ رواہ ابو سعید النقاش فی معجمہ و ابن النجار عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القدسیۃ الضعیفۃ ۸۱

۲۹۰۵۵ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے ہوں گے جو لوگوں کو دکھانے کے لیے بھیڑ کی کھال کے بنے ہوئے کپڑے پہنیں گے ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی لوگوں کو اپنی دینداری سے دھوکا دیں گے کیا میرے ذریعے دھوکا دیں گے؟ یا مجھ پر جرات کریں گے؟ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں انھیں فتنہ میں مبتلا کروں گا جو بردبار شخص کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال دے گا۔

رواہ ابن عساکر عن عائشۃ

۲۹۰۵۶ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھنے پائے گا۔ رواہ الطبرانی عن معاذ

۲۹۰۵۷ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ بے وقوفوں سے جھگڑے یا علماء سے مقابلہ کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفۃ ابن عساکر عن انس

۲۹۰۵۸ جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ لوگوں سے مقابلہ کرے اور لوگوں پر فخر کرے وہ دوزخ میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

# علم کا حصول رضاء الٰہی کے لئے ہو

۲۹۰۵۹ جس شخص نے یہ احادیث اس لیے حاصل کیں تا کہ بے وقوفوں سے جھگڑے اور فخر و مباہات کا اظہار کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جا سکتی ہے۔ رواہ الحکیم عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۹۰۶۰ جس شخص نے حدیث یا علم دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ آخرت کے لطف و کرم سے محروم رہے گا۔ رواہ ابن النجار عن انس

۲۹۰۶۱ وہ علم جس کے ذریعے رب تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے اس علم کو جس شخص نے دنیا طلبی کے لیے حاصل کیا وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجہ والحاکم والبیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۹۰۶۲ جس شخص نے غیر اللہ کے لیے علم حاصل کیا یا اس علم سے غیر اللہ کا ارادہ کیا وہ دوزخ کو اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الترمذی حسن غریب عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۲۳ وضعیف الترمذی ۴۹۸

۲۹۰۶۳...... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے

وہ دوزخ میں جائے گا۔رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن ابی العاص، الدارقطنی فی الافراد وسعید بن المنصور عن انس

۲۹۰۶۴ ... جس شخص نے اس نیت سے علم حاصل کیا تا کہ علماء سے مقابلہ کرے یا بے وقوفوں سے جھگڑے کرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

رواہ الطبرانی وتمام عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۹۰۶۵ ... جس شخص نے علم حدیث اس نیت سے حاصل کیا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے گفتگو کرے وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا جبکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی سعید

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۹۶

۲۹۰۶۶ ... جس شخص نے عمل کے علاوہ کسی اور غرض کے لیے علم حاصل کیا وہ ایسا ہی ہے جیسے رب تعالیٰ سے مزاح کرنے والا۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۰۶۷ ... جس شخص نے آخرت کے عمل سے دنیا حاصل کی آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔رواہ الدیلمی عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۲۵۲۷

۲۹۰۶۸ ... جس شخص نے قرآن پڑھا اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی پھر سلطان کے پاس آیا اس کی دنیاداری کی طمع کر کے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اسے آئے دن دو قسم کے عذاب دیئے جائیں گے جو اسے پہلے نہیں دیئے گئے ہوں گے۔رواہ ابوالشیخ عن ابن عمر

۲۹۰۶۹ ... جس شخص نے قرآن پڑھا (قرآن کا علم حاصل کیا) اور دین میں سمجھ بوجھ پیدا کی اور پھر وہ حکمران کے پاس موجود دنیا کی طمع میں گیا وہ جتنے قدم چل کر حکمران کے پاس جائے گا اسی کے بقدر دوزخ میں گھستا چلا جائے گا۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن معاذ

۲۹۰۷۰ ... تم بہترین زمانے میں ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے جیتے جی کتاب اللہ پڑھ رہے ہو عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا وہ زمانے کو اس طرح گھمائیں گے جس طرح جام گھمایا جاتا ہے انھیں دنیا ہی میں بدلہ مل جائے گا آخرت میں کچھ نہیں ملے گا۔رواہ احمد بن حنبل عن انس

۲۹۰۷۱ ... تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں کتاب اللہ ایک ہی ہے اور تمہارے درمیان سرخ، سفید، سیاہ، سبھی قسم کے لوگ موجود ہیں قرآن پڑھو قبل ازیں کہ کچھ اقوام قرآن پڑھیں گے اور تیر کی طرح اس کے حروف کو درست کریں گے حالانکہ قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترنے پائے گا وہ دنیا ہی میں اس کا اجر وثواب چاہیں گے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ احمد وعبد بن حمید وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان والطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان سعید بن المنصور عن سہل بن سعد

۲۹۰۷۲ ... علماء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ عالم جو رب تعالیٰ کی رضاء کے لیے علم حاصل کرتا ہے کسی قسم کی طمع مقصود نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی رقم اس کی مطمح نظر ہوتی ہے ایک وہ عالم ہے جو دنیا کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور اس کا مطمع نظر رقم ہوتی ہے اور طمع کا شکار ہو جاتا ہے اور علم میں لوگوں سے بخل کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے اور ایک فرشتہ آواز لگائے گا: خبردار! یہ فلاں بن فلاں ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں علم عطا کیا تھا تاہم اس نے علم کے بدلہ تھوڑی رقم خریدی اور دنیا کی طمع کی فرشتہ بار بار یہی صدا بلند کرتا رہے گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب سے فارغ ہو جائے پھر اس کے متعلق جو چاہے فیصلہ کرے۔

۲۹۰۸۳ ... علماء پیغمبروں کے امین ہوتے ہیں اور ان کی یہ امانتداری اللہ تعالیٰ کے بندوں پر ہوتی ہے بشرطیکہ جب تک حکمرانوں کے پاس نہ جائیں اور دنیا میں دخل نہ دیں جب حکمرانوں کے پاس جانے لگتے ہیں اور دنیا میں دخل دیتے ہیں پیغمبروں سے خیانت کرتے ہیں ایسے علماء سے ڈرتے رہو اور ان سے الگ رہو۔رواہ الحسن بن سفیان العقیلی الحاکم فی تاریخہ والقاضی ابوالحسن عبدالجبار بن احمد الاسد آبادی فی امالیہ وابونعیم والدیلمی والرافعی عن انس

۲۹۰۸۴ ... میری امت کے علماء سوء کے لیے ہلاکت ہے جو علم کو تجارت سمجھ کو حاصل کرتے ہیں اور اپنے زمانے کے حکمرانوں کے ہاتھ علم کو فروخت کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۰۸۵ ... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے وہ مسجدوں میں حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے جبکہ ان سب کا مقصد دنیا طلبی ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو

چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوتا۔رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

۲۹۰۸۶۔۔۔۔لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگ حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھیں گے ان کا مقصد صرف دنیا طلبی ہوگا اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں ہوگا ان کے ساتھ مت بیٹھو۔رواہ الحاکم عن انس

۲۹۰۸۷۔۔۔۔آخر زمانے میں ایک قوم ایسی ہوگی جو حلقے بنا کر مسجدوں میں بیٹھے گی جبکہ ان کا مطمح نظر دنیا ہوگی ان کے ساتھ مت بیٹھو چونکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔رواہ الطبرانی عن ابن مسعود

۲۹۰۸۸۔۔۔ میری امت کے آخر میں ایسی اقوام ہوں گی جو مساجد کو آراستہ وپیراستہ کریں گی جبکہ ان کے دل ہدایت سے خالی ہوں گے وہ بدن کے کپڑے پر اتنا خرچ کریں گے جو دین کے لیے خرچ نہیں کریں گے جب کسی کی دنیا محفوظ ہوئی اس کا دین محفوظ نہیں رہے گا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

۲۹۰۸۹۔۔۔ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو کتاب اللہ پڑھے دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرے پھر اپنی تمام تر طاقت فسق و فجور پر صرف کرے جب نشاط میں ہو قرآن کی تلاوت سے مزے لے لے اور دین کی باتیں کرکے لطف اندوز ہولے۔یوں اللہ تعالیٰ قائل اور سامع کے دلوں پر (بدبختی کی) مہر لگادے گا۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۰۹۰۔۔۔۔میری امت کے دو شخص علماء ہیں،ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطاء کیا ہو اور وہ لوگوں میں علم پھیلا رہا ہو اشاعت علم میں اس کی مطمح نظر طمع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہے اس عالم کے لیے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے چوپائے فضاء میں اڑتے ہوئے پرندے (سبھی) استغفار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس شریف سردار بن کر حاضر ہوگا حتیٰ کہ پیغمبروں کی موافقت اسے نصیب ہوگی،دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں پھیلانے میں بخل کرتا ہو طمع کا شکار ہو اور علم کے بدلہ میں رقم لیتا ہو قیامت کے دن اس عالم کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک فرشتہ صدا بلند کرے گا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا اس نے اشاعت علم میں بخل کیا طمع کا شکار رہا اور علم کے بدلہ میں پیسے کو ترجیح دی فرشتہ اسی طرح صدا لگاتا رہے گا حتیٰ کہ رب تعالیٰ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

## دین کے ذریعے دنیا حاصل کرنے کی ممانعت

۲۹۰۹۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک ہزار پیشوں کا علم عطا کیا اور حکم دیا اپنی اولاد سے کہو:اگر تم سے صبر نہ ہوسکے تو ان پیشوں کے ذریعے دنیا کو حاصل کرو اور دنیا کو دین کے ذریعے حاصل مت کرو چونکہ دین صرف میرے لیے ہے اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو دین کو دنیا طلبی کا ذریعہ بنائے۔رواہ الحاکم فی تاریخہ عن عطیۃ بن بشر المازنی

۲۹۰۹۲۔۔۔۔اے صہیب!لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں حکمرانوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی اور ان کے خطباء جھوٹے ہوں گے اور ان کے قراء دکھلاوہ کریں گے غیر دین میں سمجھ بوجھ پیدا کریں گے دنیا کو اس طرح ہڑپ کریں گے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے دوزخ ان کا ٹھکانا ہوگا اور دوزخ بہت برا ٹھکانا ہے۔رواہ الدیلمی عن صہیب

۲۹۰۹۳۔۔۔۔لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں عام لوگ قرآن پڑھیں گے اور عبادت میں خوب مجاہدہ کریں گے اہل بدعت کے ساتھ مل جل کر رہیں گے ان سے ایسے شرک کا اظہار ہوگا جس کا انھیں علم بھی نہیں ہوگا اپنے قرآن اور علم پر اجرت لیں گے دین کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنائیں گے یہ لوگ کانے دجال کے پیروہوں گے۔رواہ الاسماعیلی فی معجمہ والدیلمی عن ابن مسعود قال فی اللسان ھذا خبر منکر

۲۹۰۹۴۔۔۔۔تم علم کی سماعت کرتے ہو اور تم سے بھی علم کی سماعت کی جائے گی اور تمہارے سامعین کی بھی سماعت کی جائے گی پھر اس کے بعد ایک قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کرے گی اور مطالبۂ گواہی سے قبل گواہی دے گی۔

رواہ البزار والبارودی و الطبرانی و ابونعیم وسمویہ عن ثابت بن قیس بن شماس

۲۹۰۹۵ ... اللہ تعالیٰ یکبارگی لوگوں کے سینوں سے علم کو کشید نہیں کرے گا البتہ علماء کو اٹھالے گا جب علماء ختم ہوجائیں گے لوگ جہلاء کو اپنے پیشوا بنائیں گے، انہی سے سوالات کیے جائیں گے بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور سیدھی راہ سے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۶ آخری زمانے میں ایسے لوگ نمودار ہوں گے جو جہلاء پیشوا ہوں گے لوگوں کو فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابونعیم والدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۷ قیامت کے دن علماء سوء کو لایا جائے گا اور انھیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا ان میں سے ایک شخص ایسا بھی ہوگا کہ وہ اپنے پیٹ سے باہر نکلی ہوئی انتڑیاں لے کر گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اس سے کہا جائے گا: ارے تیرا ناس ہو تیری وجہ سے ہمیں ہدایت ملتی رہی اور اب تمہارا کیا حال ہے؟ کہے گا: جن باتوں سے میں تمہیں منع کرتا تھا خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ

۲۹۰۹۸ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پڑھوں کو اس قدر عافیت عطا فرمائے گا کہ علماء کو بھی اس قدر عافیت نہیں ملے گی۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وسعید ابن المنصور عن انس وقال احمد حدیث منکر

کلام: ... حدیث منکر ہے دیکھئے اللآلی ۲۲۵۱ والمتناھیۃ ۲۰۴

## سخت عذاب کا ہونا

۲۹۰۹۹ ... قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم سے اللہ تعالیٰ نے اسے نفع نہ دیا ہو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۰ ... دوزخ میں ایک چکی ہے جو علماء سوء کو پیس ڈالے گی۔ رواہ ابن عدی وابن عساکر عن انس

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۵۰ والجامع المصنف ۱۸۳

۲۹۱۰۱ دوزخ میں ایک چکی ہے جو خائن علماء کو بری طرح پیس ڈالے گی۔

رواہ ابن عساکر عن ابن عمرو وفیہ ابراھیم بن عبداللہ بن ھمام کذاب

۲۹۱۰۲ دوزخ میں بہت ساری چکیاں ہوں گی جو علماء پر چلائی جائیں گی ان علماء پر وہ لوگ جھانکیں گے جو دنیا میں انھیں پہنچانتے تھے کہیں گے تمہیں اس حالت تک کس چیز نے پہنچایا ہے حالانکہ ہم تم لوگوں سے علم حاصل کرتے تھے؟ علماء جواب دیں گے ہم تمہیں ایک بات کا حکم دیتے تھے اور خود اس کی مخالفت کرتے تھے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۳ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے ہر روز ستر بار جہنم بھی پناہ مانگتی ہے وہ وادی اللہ تعالیٰ نے ریاکار قاریوں کے لیے تیار کر رکھی ہے مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو وہ عالم مبغوض ہے جو سلطان کے پاس آتا جاتا ہو۔ رواہ ابن عدی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۰۴ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ بدکار ہے جو فاجر ہو اور جرأت کر کے قرآن پڑھتا ہو اور قرآن میں کسی چیز سے باز نہ آتا ہو۔

رواہ الدیلمی عن ابی سعید

۲۹۱۰۵ اہل جنت میں سے کچھ لوگ اہل دوزخ کے کچھ لوگوں پر اوپر سے جھانکیں گے اور کہیں گے تم کیوں دوزخ میں چلے گئے ہم تو اس علم کی وجہ سے جنت میں داخل ہوئے ہیں جو تم ہی سے حاصل کیا تھا اہل دوزخ کہیں گے ہم جو بات کہتے تھے اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

رواہ الطبرانی عن الولید بن عقبۃ

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۸۱۹ الضعیفۃ ۱۲۶۸

۲۹۱۰۶ معراج والی رات میں ایک قوم کے پاس سے گزرا کہ ان کے ہونٹ آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹے جاتے تھے میں نے جبرئیل

امین سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا یہ اہل دنیا کے خطباء ہیں جو لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے، وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے لیکن عقل نہیں رکھتے تھے۔

رواہ ابوداؤد الطیاسی احمد بن حنبل وعبد بن حمید الطبرانی فی الاوسط ابونعیم فی الحلیۃ سعید بن المنصور عن انس

۲۹۱۰۷۔۔۔ جس شخص نے اپنے علم کے ذریعے اپنے آپ کو مشہور کرنا چاہا اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے دیتا ہے لیکن اسے حقیر اور کمزور بنا دیتا ہے۔

رواہ ابن المبارک احمد بن حنبل وھناد الطبرانی ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمرو

۲۹۱۰۸ جس شخص نے لوگوں کو کسی بات یا عمل کی دعوت دی جبکہ اس نے خود اس پر عمل نہ کیا وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مورد بنا رہتا ہے تاوقتیکہ اس سے رک جائے یا اسے عمل میں لے آئے۔رواہ الطبرانی، ابونعیم فی الحلیۃ عن ابن عمر

۲۹۱۰۹۔۔۔ بے عمل عالم چراغ کی طرح ہوتا ہے جو خود جل کر لوگوں کو روشنی دیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن جندب

۲۹۱۱۰۔۔۔ عالم علم اور عمل دونوں جنت میں ہوں گے تاہم جب عالم علم پر عمل نہ کرتا ہو علم اور عمل جنت میں چلے جاتے ہیں لیکن عالم دوزخ میں چلا جاتا ہے۔رواہ ابونعیم عن ابی ھریرۃ

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۳۹ والمغیر ۹۵

۲۹۱۱۱۔۔۔ جو علم چاہو حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کسی بھی علم سے اس وقت تک نفع نہیں پہنچائے گا جب تک تم عمل نہ کرو۔

رواہ ابن عساکر عن ابی الدرداء

۲۹۱۱۲۔ عنقریب علم کا دور دورہ ہوگا لیکن عمل ندارد لوگ زبانی کلامی ایک دوسرے کے قریب ہوں گے لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے دور جب لوگوں میں یہ صورتحال پیدا ہو جائے گی اسوقت اللہ تعالیٰ ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دیں گے۔رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۱۱۳۔۔۔ قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چونکہ ان کا فخر ظالم و جابر لوگوں سے زیادہ خطرناک ہے مجھے فخر کرنے والے قاری سے بڑھ کر کوئی بھی مبغوض نہیں۔رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۱۱۴۔۔۔ خیر و بھلائی کے متعلق سوالات کرو اور شر کے متعلق سوالات نہ کرو چنانچہ برے علماء سب سے زیادہ برے لوگ ہیں۔

رواہ ابونعیم فی الحلیہ عن معاذ

## علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کی مذمت

۲۹۱۱۵۔ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو اپنے فقہاء کو مغالطوں میں ڈالیں گے یہ لوگ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔

رواہ سمویہ عن ثوبان

کلام:۔۔۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۱۴۰۲

۲۹۱۱۶۔ اے سعد کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر سے آگاہ نہ کروں؟ ایک قوم آئے گی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل ہیں پھر اسی طرح جاہل رہے گی۔رواہ ابن عساکر عن سعد بن ابی وقاص

عرض کی یارسول اللہ! میں ایسی قوم کے پاس سے آ رہا ہوں کہ وہ اوران کے چوپائے برابر ہیں۔اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی

۲۹۱۱۷۔ اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے زیادہ عجیب قوم کے متعلق خبر نہ دوں؟ چنانچہ ایک قوم ہوگی جو ایسا علم حاصل کرے گی جس سے یہ لوگ جاہل ہیں پھر ان کی خواہشات اور ان کی خواہشات برابر ہوں گی۔رواہ الطبرانی عن عمار

۲۹۱۱۸۔۔۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن ایک طرف ہوگا اور وہ دوسری طرف جا رہے ہوں گے۔رواہ الحکیم عن جابر بن صخر

۲۹۱۱۹ ..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ علماء ایک دوسرے پر حسد کریں گے اور ایک دوسرے سے غیرت کریں گے جیسے بکرے غیرت کرتے ہیں۔
رواہ الحاکم فی تاریخہ والخطیب عن ابن عمر

کلام: ....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۶

۲۹۱۲۰ ..... لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ اس زمانے میں قرآن پڑھیں گے اس کے حروف کو تو جمع رکھیں گے لیکن اس کی حدود کی کچھ رعایت نہیں کریں گے ان کے لیے بلاکت ہے لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ ہے جو قرآن جمع کرے (حفظ کرے) مگر اس پر اس کا اثر نہ دیکھا جائے۔
رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۲۹۱۲۱ ..... اس دین کو زبردست غلبہ نصیب ہوگا یہاں تک کہ دین سات سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم آئے گی وہ کہے گی ہم نے قرآن پڑھا لہٰذا ہم سے بڑا قاری کون ہوسکتا ہے اور ہم سے بڑا عالم کون ہوسکتا ہے ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔
رواہ ابن المبارک بالطبرانی عن العباس بن عبدالمطلب

۲۹۱۲۲ ..... اسلام کو غلبہ ملے گا۔ حتیٰ کہ سمندروں میں تاجروں کی آمد ورفت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار سمندروں میں کود جائیں گے پھر ایک قوم کا ظہور ہوگا وہ قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے: ہم سے بڑا قاری کون ہے ہم سے بڑا عالم کون ہے اور ہم سے بڑا فقیہ کون ہے؟ کیا ان لوگوں میں بھلائی نام کی کوئی چیز ہوگی یہ لوگ اسی امت سے ہوں گے اور تم سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عمر

۲۹۱۲۳ ..... ضرور ایمان غالب آئے گا حتیٰ کہ کفر اپنی جگہوں میں بند ہو کر رہ جائے گا اور سمندروں میں بھی اسلام کا بول بالا ہوگا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں لوگ قران پڑھیں گے اور دوسروں کو پڑھائیں گے پھر کہیں گے: ہم نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا ہے ہم سے بہتر کون ہوسکتا ہے؟ بھلا ان لوگوں میں خیر نام کی کوئی چیز بھی ہوگی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: یہ لوگ تمہیں میں سے ہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس بالطبرانی من مہ ام الفضل

۲۹۱۲۴ ..... میرے بعد بہت سارے قصہ گو (واعظ) ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ رواہ الدیلمی عن علی

کلام: ....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۳۰۷

۲۹۱۲۵ ..... عنقریب تم انسانوں میں سے شیطانوں کو دیکھو گے ان میں سے ایک شخص حدیث سنے گا اور اسے اپنے علاوہ اوروں پر چسپاں کرے گا وہ یوں لوگوں کو اس کی سماعت سے روک دے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۲۶ ..... عنقریب تمہارے درمیان شیاطین کا ظہور ہوگا انھیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندر میں قید کردیا تھا وہ تمہارے ساتھ مسجدوں میں نمازیں پڑھیں گے تمہارے ساتھ قرآن پڑھیں گے اور تمہارے ساتھ دین کے معاملہ میں جھگڑیں گے بلاشبہ انسانی شکلوں میں شیاطین ہوں گے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عمرو

کلام: ....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۷ ..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے شیاطین کو سمندر میں قید کردیا تھا چنانچہ پینتیسویں سال انسانی شکلوں میں وہ سمندر سے نکلیں گے انسانوں کی مجلسوں اور مسجدوں میں بیٹھیں گے انسانوں کے ساتھ قرآن اور حدیث میں جھگڑیں گے۔ رواہ الشیرازی عن ابن عمر

کلام: ....... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآلی ۲۵۰۱

۲۹۱۲۸ ..... جب ایک سو پینتیسواں سال ہوگا سرکش شیاطین جنہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے سمندروں کے مختلف جزیروں میں قید کیا تھا وہاں سے نکل پڑیں گے ان کے نو (۹) حصے (۹۰٪) عراق کی طرف چلے جائیں گے اہل عراق سے قرآن کے معاملہ میں جھگڑیں گے جبکہ ان کا دسواں حصہ شام میں رہے گا۔ رواہ العقیلی وابن عدی وابو نصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن ابی سعید وقال العقیلی

لااصل لهذا الحديث قال ابونصر غريب الا سناد والمتن ورواه ابن الجوزی فی الموضوعات
۲۹۱۲۹..... دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک سمندر سے شیاطین نہ نکل پڑیں اور وہ لوگوں کو قرآن پڑھائیں گے۔
رواه ابونعيم عن ابی هريرة

# قیامت کی علامت

۲۹۱۳۰..... اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک شیطان راستوں اور بازاروں میں علماء کی مشابہت اختیار کر کے چلنا نہ شروع کر دے اور کہے گا: مجھے فلاں بن فلاں نے رسول اللہ ﷺ سے مروی یہ اور یہ حدیث سنائی ہیں۔رواه ابونعيم عن واثلة
۲۹۱۳۱..... ذرا دیکھ لیا کرو کہ تم کن لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے ہو اور یہ دین کن لوگوں سے سیکھتے ہو چنانچہ آخری زمانے میں انسانوں کی شکل میں شیاطین کا ظہور ہوگا وہ کہیں گے ہمیں فلاں نے یہ حدیث سنائی اور یہ خبر دی جب تم کسی شخص کے پاس بیٹھو اس سے اس کا نام اور اس کے والد کا نام پوچھ لو اور اس کے خاندان کے متعلق بھی پوچھ لو۔ چنانچہ جب وہ غائب ہوگا اسے گم پاؤ گے۔رواه الحاكم فی تاريخه والديلمی عن ابن مسعود
۲۹۱۳۲..... اے فلاں کھڑے ہو جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ کسی کافر شخص سے بھی دین کو تقویت پہنچا سکتا ہے۔رواه البخاری عن ابی هريرة والطبرانی عن كعب بن مالک
۲۹۱۳۳..... اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کو ایسے لوگوں سے تقویت پہنچائے گا جن کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔
رواه الطبرانی عن ابی بكرة ابن النجار عن انس
۲۹۱۳۴..... قصہ گوئی یا تو امیر کرتا ہے یا مامور یا کوئی تکلف کرنے والا شخص۔
رواه الطبرانی عن عبادة بن الصامت الطبرانی عن عوف بن مالک
۲۹۱۳۵..... مجھے اپنی امت پر کتاب اور دودھ کا زیادہ خوف ہے رہی بات دودھ کی سو بہت ساری اقوام کو اس کی غذا دی جائے گی اور وہ جماعت اور جمعہ کی نماز کو چھوڑ دیں گے رہی بات کتاب کی چنانچہ کتاب کے معاملہ میں بہت ساری اقوام کے لیے فتوحات ہوں گی اور وہ قرآن پر ایمان والوں سے جھگڑیں گے۔رواه الطبرانی عن عقبة بن عامر
۲۹۱۳۶..... مجھے اپنی امت پر دودھ کا خوف ہے چنانچہ شیطان جھاگ اور تھنوں کے درمیان رہتا ہے۔رواه احمد بن حنبل عن ابن عمرو
۲۹۱۳۷..... عنقریب میری امت کی ایک جماعت کتاب اور دودھ کے معاملہ میں ہلاک ہوگی عرض کی گئی کتاب والے کون ہیں؟ فرمایا: ایک قوم ہوگی جو کتاب اللہ کا علم حاصل کرے گی اور پھر اہل ایمان سے جھگڑے گی عرض کی گئی دودھ والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ ایک قوم ہوگی جو خواہشات پر مرمٹے گی اور نمازوں کو ضائع کرے گی۔رواه الطبرانی والحاكم و البيهقی فی شعب الايمان عن عقبة بن عامر
۲۹۱۳۸..... جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور پھر اسے آگے پھیلاتا نہیں ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسے چھپا کر رکھ دے اور اسے خرچ نہ کرے۔رواه ابو خيثمة فی العلم وابونصر السجزی فی الابانة عن ابی هريرة
۲۹۱۳۹..... جو شخص خطبہ سنے اور پھر اسے یاد نہ رکھے اس کی مثال ایسی ہے۔ اس کے بعد مثل بالا کے حدیث ذکر کی۔
رواه الزامهرمزی عن ابی هريرة
۲۹۱۴۰..... جب بدعات کا ظہور ہو جائے اور اس امت کے بعد میں آنے والے پہلو پر لعنت کریں تو جس شخص کے پاس علم ہو وہ اسے پھیلائے اس وقت علم کو چھپانے والا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔رواه ابن عساكر عن معاذ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ۵۸۹ الضعیفۃ ۱۵۰۶
۲۹۱۴۱..... جب اس امت کے بعد میں آنے والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں تو اسوقت جس شخص کے پاس علم ہو وہ اس کا اظہار کرے چونکہ

اس قت علم کا چھپانے والا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی محمد ﷺ پر نازل کردہ تعلیمات کو چھپانے والا۔ رواہ ابن عدی والخطیب ابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۴۳ ودتۃ المرتاب ۱۱۱

۲۹۱۴۲... جس شخص نے علم نافع چھپائے رکھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام پہنائیں گے۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانة والخطیب عن جابر

۲۹۱۴۳... جس شخص نے علم میں بخل کیا وہ قیامت کے دن لایا جائے گا دراں حالیکہ اس کے گلے میں آگ کا طوق اور لگام ہوگی۔

رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر

۲۹۱۴۴... جس شخص سے علم نافع کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے علم چھپالیا وہ شخص قیامت کے دن آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔

رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۱۴۵... جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اسے نہ چھپائے، جس شخص کی آنکھوں سے خوف خدا کے مارے آنسو نکل پڑیں وہ دوزخ میں کبھی داخل نہیں ہوتا الا یہ کہ رب تعالیٰ اسے داخل کردے (چونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے) جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن سعد بن المدحاس

## علم چھپانے کا برا انجام

۲۹۱۴۶... جس شخص نے کوئی علم حاصل کیا پھر وہ علم چھپالیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ ابن النجار عن ابن عمرو

۲۹۱۴۷... جس شخص نے علم چھپایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کی لگام ڈالیں گے۔ رواہ الحاکم والخطیب عن ابن عمرو

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۲۷

۲۹۱۴۸... جس شخص نے علم نافع چھپایا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ آگ کی لگام ڈالیں گے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والسجزی والخطیب عن ابن مسعود

۲۹۱۴۹... جس شخص نے علم چھپایا اسے قیامت کے دن آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۱۵۰... جس شخص نے علم چھپایا یا اس علم پر اجرت لی قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا درانحالیکہ اس کے گلے میں آگ کی لگام پڑی ہوگی۔ رواہ ابن عدی عن انس

۲۹۱۵۱...... وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں؟ یہ چیز علم ہے جس سے منع کرنا حلال نہیں۔ رواہ القضاعی عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۷۵۸ المتناھیۃ ۱۳۱

۲۹۱۵۲... میں کسی بھی ایسے شخص کو نہیں پہچانتا جسے علم حاصل ہوا اور وہ لوگوں سے ڈر کر اسے چھپاتا ہو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

## علوم مذمومہ کا بیان

۲۹۱۵۳... علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم بحرو بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو پھر اس سے مزید علم نجوم سے باز رہو۔

رواہ ابن مردویہ الدراقطنی فی کتاب النجوم عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۵۶

۲۹۱۵۴ ...بہت سارے معلمین نجوم کے گورکھ دھندے میں سر کھپاتے ہیں چنانچہ قیامت کے دن ایسے شخص کے لیے کچھ حصہ نہیں ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۰۹۲ الضعیفۃ ۴۱۷

۲۹۱۵۵ ... جس شخص نے علم نجوم حاصل کیا وہ جادو کا حصہ حاصل کرتا ہے جتنا علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں اضافہ کرتا ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عباس

۲۹۱۵۶ انساب کا علم نفع بخش نہیں اور اس کی جہالت باعث ضرر نہیں۔ رواہ ابن عبد البر عن ابی ہریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۷۲۵، النواضح ۱۰۹۰

۲۹۱۵۷ ماہرین انساب جھوٹ بولتے ہیں چونکہ رب تعالیٰ کا فرمان ہے وقرونا بین ذالک کثیرۃ یعنی اس کے درمیان بے شمار اقوام ہیں۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۱۶۶ التمییز ۱۲۰

۲۹۱۵۸ ... ایک نبی خطوط کھینچا کرتے تھے جس کا رمل ان کے کسی خط کے موافق ہو گیا وہ یہی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والترمذی عن معاویۃ بن الحکم

## حصہ اکمال

۲۹۱۵۹ ... ستاروں میں دیکھنے والا سورج کی ٹکیہ کی طرف دیکھنے والے کی طرح ہے چنانچہ جب وہ سورج کی طرف تختی سے دیکھتا ہے اس کی بصارت جاتی رہتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ہریرۃ

۲۹۱۶۰ جس شخص نے علم نجوم کا کچھ حصہ سیکھا اس نے جادو کا حصہ سیکھا اور جو علم نجوم میں اضافہ کرتا ہے وہ جادو میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

رواہ الطبرانی وابو الشیخ فی العظمۃ عن ابن عباس

۲۹۱۶۱ علم نجوم میں اتنا سیکھ سکتے ہو جس سے تاریکیوں میں بحر و بر میں راستوں کی تعیین کر سکو اس سے آگے باز رہو، انساب کا علم اتنا حاصل کرو جس سے تم رشتہ داری کا تعلق معلوم کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۱۶۲ انساب کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے تم صلۂ رحمی کا حق ادا کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو، عربیت کا علم بس اتنا حاصل کرو جس سے کتاب اللہ کو سمجھ سکو مزید اضافے سے رک جاؤ علم نجوم اتنا حاصل کرو جس سے بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کر سکو مزید آگے بڑھنے سے باز رہو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ

# باب سوم...... آداب علم کے بیان میں

اس میں دو فصلیں ہیں۔

## فصل اول ..... روایت حدیث اور آداب کتابت کے بیان میں

۲۹۱۶۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سر سبز و شاداب رکھے جس نے میری کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے لوگوں تک پہنچایا بعض حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ماجہ عن انس

۲۹۱۶۴..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جس نے میر کوئی بات سنی اور یاد رکھی پھر اسے سننے والوں تک پہنچادی بعض حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بعض حاملین فقہ (فقہ کو) ان لوگوں تک پہنچادیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔

(۱)..... خاص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرنا۔

(۲)..... ائمہ مسلمین کے لیے خیر خواہی۔

(۳)..... مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا چونکہ جماعت کی دعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔

رواحمد بن حنبل والحاکم عن جبیر بن مطعم وابوداؤد وابن ماجه عن زید بن ثابت الترمذی وابن ماجه عن ابن مسعود

۲۹۱۶۵..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد کیا، یہاں تک کہ دوسروں تک پہنچادی بہت سارے حاملین فقہ (فقہ کو) اس شخص تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے جبکہ بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔

رواه الترمذی عن زید بن ثابت

## حدیث پڑھنے والوں کے حق میں دعا

۲۹۱۶۶..... اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر وتازہ رکھے جس نے ہم سے کوچیز سنی پھر ہو بہو جیسے سنی تھی اس طرح دوسروں تک پہنچادی بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والے سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں۔ رواه احمد بن حنبل والترمذی وابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۱۶۷..... یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے میری سنت (کی اشاعت کریں گے اور) آگے پہنچائیں گے اور لوگوں کو تعلیم دیں گے۔ رواه الطبرانی عن علی

۲۹۱۶۸..... بجز قرآن کے مجھ سے سن کر کسی چیز کو نہ لکھو جس شخص نے مجھ سے سن کر کوئی چیز لکھ رکھی ہے وہ سوائے قرآن کے باقی مٹادے میری احادیث کو روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم عن ابی سعید

۲۹۱۶۹..... لکھو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے زبان سے حق کے سوا کوئی چیز نہیں نکلتی۔

رواه احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عمر

۲۹۱۷۰..... مجھ سے کثرت سے احادیث روایت کرنے سے اجتناب کرو جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کہی ہے تو حق وسچ بات کہے جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواه احمد بن حنبل وابن ماجه والحاکم عن ابی قتادة

۲۹۱۷۱..... جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی حدیث بیان کی اور وہ سمجھتا ہو کہ اس نے جھوٹ بولا تو وہ دو جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

رواه احمد بن حنبل ومسلم ابن ماجه عن سمرة

۲۹۱۷۲..... مجھ سے حدیث روایت کرنے سے ڈرو البتہ وہی احادیث روایت کرو جن کا فی الواقع حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو جو شخص قرآن کے متعلق رائے زنی کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواه احمد بن حنبل والترمذی عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۱۴ وضعیف الترمذی ۵۷۰

۲۹۱۷۳..... مجھ سے وہی حدیث روایت کرو جس کے حدیث ہونے کا تمہیں یقین ہو۔ رواه الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۷۷۶

۲۹۱۷۴..... جب تم حدیث لکھو تو سند کے ساتھ لکھو اگر حق ہوئی تو اس کے اجر وثواب میں تمہیں بھی حصہ مل جائے گا اگر باطل ہوئی تو اس کا وبال جھوٹے پر ہی ہوگا۔رواہ الحاکم، ابونعیم وابن عساکر عن علی

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۴۴ الجامع المصنف ۲۱۱

۲۹۱۷۵..... میری طرف سے اگر تمہیں ایک آیت بھی پہنچی ہے اسے بھی دوسروں تک پہنچاؤ۔ بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری والنسائی عن ابن عمر

۲۹۱۷۶..... تم احادیث سنتے ہو اور تم سے بھی سنی جائیں گی پھر تم سے سننے والوں سے بھی سنی جائیں گی۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والحاکم عن ابن عباس

## اسرائیلی روایات

۲۹۱۷۷..... بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اس میں کوئی حرج ہیں۔رواہ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۷۸..... مجھ سے آگے وہی بات نقل کرو جو تم سنتے ہو اور صرف حق سچ بات کہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا اس کے لیے دوزخ میں گھر بنایا جائے گا وہ اسی میں رہے گا۔رواہ الطبرانی عن ابی قرصافۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۲۷

۲۹۱۷۹..... حدیث بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تم اس کا معنی ومفہوم صحیح صحیح بیان کرو الفاظ کی تقدیم وتاخیر میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ الحکیم عن واثلۃ

۲۹۱۸۰..... علم حدیث انہی لوگوں سے حاصل کرو جن کی گواہی معتبر ہو۔رواہ السجزی والخطیب عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۸۰ المتناھیۃ ۱۸۷

۲۹۱۸۱..... میں تم سے احادیث بیان کرتا ہوں حاضر غائب سے احادیث بیان کرے۔الطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

## اکمال

۲۹۱۸۲..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں جو دین میں سے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم وفقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔رواہ ابن عدی فی العلل عن ابن عباس عن معاذ وابن حبان فی الضعفاء عن ابن عباس ابن عدی وابن عساکر من طرق عن ابی ھریرۃ ابن الجوزی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۶۳ ۔۱۷۵۰۔

۲۹۱۸۳..... میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جو انھیں امر دین کا نفع پہنچائیں وہ قیامت کے دن طبقہ علماء سے اٹھایا جائے گا عالم عابد پر ستر درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہر دو درجوں میں کتنا فرق ہے۔

رواہ ابویعلیٰ وابن عدی و البیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ

۲۹۱۸۴..... جس شخص نے میری امت پر چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائیں گے میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔الشیرازی فی الالقاب وابن حبان فی الضعفاء وابوبکر فی الغیلانیات البیھقی فی شعب الایمان والسلفی وابن النجار عن ابی الدرداء ابن الجوزی فی العلل عن ابی سعید

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۴۳، ۱۷۵۔
۲۹۱۸۵ میری امت سے جس شخص نے چالیس احادیث یاد کیں جن سے وہ نفع اٹھاتے ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ بنا کر اٹھائیں گے۔ رواه ابن الجوزی عن علی
کلام: حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے المتناهیة ۱۶۱
۲۹۱۸۶ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کرے گا اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ رواه ابو نعیم فی الحلیة وابن الجوزی عن ابی مسعود
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۶۲
۲۹۱۸۷ جس شخص نے میری امت کے نفع نقصان کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا۔
رواه ابن الجوزی عن ابی امامة
۲۹۱۸۸ جس شخص نے میری امت کو نفع پہنچانے کے لیے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کیں تو وہ علماء میں سے ہوگا اور قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔ رواه الدیلمی عن ابن مسعود وعن ابن عباس
۲۹۱۸۹ جس شخص نے میری امت کو حلال و حرام سے آگاہ کرنے کے لیے چالیس حدیثیں یاد کیں اللہ تعالیٰ اسے عالم اور فقیہ لکھ دیتے ہیں۔
رواه ابن الجوزی عن انس
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۸۰

# چالیس حدیثیں یاد کرنے کی فضیلت

۲۹۱۹۰ میری امت میں سے جس شخص نے چالیس حدیثیں یاد کیں وہ طبقہ علماء میں سے ہوگا۔ رواه ابن النجار عن ابن عباس
۲۹۱۹۱ جس شخص نے مجھ سے مروی چالیس حدیثیں اس شخص کو نقل کیں جو مجھ سے ملنے والا ہوا سے زمرۂ علماء میں لکھ دیا جاتا ہے اور جملہ شہداء کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ رواه ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمر
۲۹۱۹۲ جس نے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑیں وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔
رواه الدیلمی وابن الجوزی فی العلل عن جابر بن سمرة
کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۱۷۹۔
۲۹۱۹۳ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے۔
رواه الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة
۲۹۱۹۴ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اس میں زیادتی نہ کرے تین چیزوں پر کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کھاتا، اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل، حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا انھیں چاروں طرف سے گھیرے ہوتی ہے۔ رواه ابن عساکر عن انس
۲۹۱۹۵ اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش و خرم رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اس شخص تک فقہ پہنچاتے ہیں جو ان سے بڑا فقیہ ہوتا ہے۔
رواه احمد بن حنبل وابن ماجه وسعید بن المنصور عن انس الخطیب عن ابی هریرة الطبرانی عن عمیر بن قتادة اللیثی الطبرانی فی الاوسط عن سعد الرافعی فی تاریخه عن ابن عمر

۲۹۱۹۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے دوسروں تک پہنچائے چنانچہ بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک فقہ کو پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق کسی مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، امت کے لیے خیر خواہی اور مسلمانوں کے جماعت کے ساتھ لازم رہنا مسلمانوں کی جماعت کی دعا مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے دنیا جس شخص کا غم اور مقصد ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے غناء کو نکال دیتے ہیں اور فقر کو اس کی آنکھوں کے درمیان نمایاں کر دیتے ہیں اس کے جمیع امور کو اللہ تعالیٰ پراگندگی کا شکار بنا دیتے ہیں پھر اسے دنیا سے صرف اتنا ہی مل پاتا ہے جو اس کے نصیب میں ہو جس شخص کا غم اور مقصد آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو غناء سے بھر دیتے ہیں اور اس کی آنکھوں کے درمیان سے فقر کو نکال دیتے ہیں اس کے تمام امور درستی سے تمام ہوتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے قدموں میں گرتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور والبیهقی فی شعب الایمان عن زید بن ثابت ابن النجار عن ابی هریرة

۲۹۱۹۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جو میری حدیث سنے اور اس میں کسی قسم کی زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین علم اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والوں کو علم پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عمر

۲۹۱۹۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مؤمن کا دل دھوکا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لیے عمل صالح کرنا حکمرانوں کی اطاعت اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن جبیر بن مطعم

۲۹۱۹۹۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل حکمرانوں کے ساتھ خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے ہوتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابن جبیر وابن عساکر عن انس

۲۹۲۰۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے میری بات سنی اسے یاد کیا پھر ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا اور سمجھا بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ رواہ ابن النجار عن ابن مسعود

۲۹۲۰۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو شاداب رکھے جو میری بات سنے اور اس میں کچھ زیادتی نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے کو کلمہ پہنچا دیتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا: اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کے متعلق خیر خواہ ہونا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا انہیں چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔

رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل

# تبلیغ علم کی فضیلت

۲۹۲۰۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اور اسے یاد رکھے بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے فقہ کے اٹھانے والے اپنے سے بڑے فقیہ کو پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص عمل، مسلمانوں کے حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔

رواہ الطبرانی وابن قانع وابونعیم وابن عساکر عن النعمان بن بشیر عن ابیه

کلام:۔۔۔ حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸

۲۹۲۰۳...... اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو ایک کلمہ سنے یا دو کلمے سنے یا تین یا چار یا پانچ یا چھ یا سات یا آٹھ کلمے سنے (کلمہ سے مراد بات ہے کلمۂ ایمان مراد نہیں یعنی کلمہ لغوی معنی ہے مطلب حدیث ہے) پھر ان کی دوسروں کو تعلیم کی۔رواہ الدیلمی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ

۲۹۲۰۴...... اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو مجھ سے کوئی حدیث سنے اسے یاد رکھے اور پھر اسے اوروں تک پہنچائے بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں اور بہت سارے حاملین فقہ فقیہ نہیں ہوتے۔ تین چیزوں کے متعلق مسلمان کا دل دھوکا نہیں کرتا اللہ کے لیے خالص عمل کرنا، حکمرانوں کی خیر خواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا چونکہ مسلمانوں کی دعا چاروں طرف سے ان کا احاطہ کیے رہتی ہے۔

رواہ ابن حبان عن زید بن ثابت

۲۹۲۰۵...... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو مجھ سے حدیث سنے پھر ہو بہو جیسے سنی تھی ویسے ہی آگے پہنچائے بہت سارے پہنچائے ہوئے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔رواہ ابن حبان عن ابن مسعود

۲۹۲۰۶...... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو ہم سے حدیث سنے اسے یاد رکھے پھر اپنے سے زیادہ یاد رکھنے والے تک پہنچادے۔

رواہ ابن عساکر عن زید بن خالد الجھنی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۱۰۵ وضعیف المشتھر ۱۷

فائدہ:...... مذکورہ بالا احادیث کا مطلب یوں واضح ہوجاتا ہے کہ محدثین احادیث کو حفظ کرنے اور دوسروں تک من وعن احادیث پہنچانے کے ذمہ دار ہیں جبکہ محدثین فقہا نہیں ہوتے چونکہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر محدث فقیہ ہو جبکہ ہر فقیہ کا محدث ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ امام زہری پائے کے محدث ہیں اور فقہ میں ان کا وہ مقام ہیں جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ساری احادیث امام زہری سے سن کر فقہ کے مسائل مستنبط کیے ہیں گویا محدثین دوا فروش کی طرح ہوتے ہیں اور فقہاء طبیب کی مانند ہیں۔

۲۹۲۰۷...... میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں حاضر غائب کو پہنچادے۔رواہ الدیلمی عن عبادۃ بن الصامت

۲۹۲۰۸...... یا اللہ! میرے ان خلفاء پر رحم فرما جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے میری سنت دوسروں تک پہنچائیں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامھرمزی فی المحدث الفاصل والخطیب فی شرف اصحاب الحدیث وابن النجار عن ابن عباس عن علی، قال الطبرانی والاوسط: تفرد بہ احمد بن عیسی ابو طاھر العلوی قال فی المیزان: قال الدارقطنی: کذاب والحدیث باطل وفی النسائی ذکرہ ابن ابی حاتم ولم یذکر فیہ جرحا ولا تعدیلاً

۲۹۲۰۹...... میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو عرض کی گئی یارسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں فرمایا وہ لوگ جو میری سنت کو زندہ کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔ابو نصر السجزی فی الابانۃ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۲۹۲۱۰...... جب تمہیں مجھ سے مروی کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کے موافق ہو اسے لے لو خواہ میں نے وہ بیان کی ہو یا نہ کی ہو۔

رواہ العقیلی عن ابی ھریرۃ وقال منکر ولیس لھذا اللفظ اسناد صحیح

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۱۳ تذکرۃ الموضوعات ۲۷

۲۹۲۱۱...... جب تمہیں میری طرف منسوب کر کے کوئی حدیث سنائی جائے وہ حدیث جانی پہچانی ہو اور تمہارے لیے اوپری (منکر) نہ ہو خواہ میں نے کہی ہو یا نہ کہی ہو اس کی تصدیق کرلو چونکہ میں معروف بات کہتا ہوں منکر نہیں کہتا جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جسے تم اوپری سمجھو اور معروف نہ سمجھو تو اس کی تکذیب کردو چونکہ میں منکر بات نہیں کہتا جو معروف نہ ہو۔رواہ الحکیم عن ابی ھریرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التعقبات ۶ الضعیفۃ ۱۰۸۵

۲۹۲۱۲...... جب تمہیں میری طرف سے کوئی حدیث سنائی جائے جو حق کی موافق ہو سمجھ لو میں نے اسے کہا ہے (رواہ البزار عن ابی ھریرۃ وضعف)

۲۹۲۱۳...... جس شخص نے میری طرف سے کوئی حدیث سنائی اور اللہ تعالیٰ کی رضاء کے موافق ہو تو میں نے ہی اسے کہا ہے اگرچہ حقیقتاً میں نے اسے نہ کہا ہو۔رواہ ابن عساکر عن البختری بن عبید الطابخی عن ابیہ عن ابی ھریرۃ

۲۹۲۱۴..... جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی اچھی بات کہی جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہوتو میں نے ہی اس بات کو کہا ہے، جس شخص نے مجھ پر جھوٹ بولا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

رواہ الدیلمی عن نهشل عن الضحاک عن ابن عباس

۲۹۲۱۵..... جب تم حرام کو حلال نہ قرار دو اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور صحیح معنی کو ادا کرو تو اسوقت حدیث (بالمعنی) بیان کرنے میں کوئی حرج نہیں (رواہ الحکیم الطبرانی ابن عساکر عن یعقوب بن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیه عن جده) عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور جیسے سنی ہوتی ہے ایسے ہی اس کی ادائیگی پر ہم قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

ورواہ الحکیم عن ابی هریرة

۲۹۲۱۶..... کمی زیادتی کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار نہ دو اور معنی صحیح بیان کرو۔

رواہ عبد الرزاق وابو موسی عن محمد بن اسحاق بن سلیمان بن اکیمة اللیثی عن ابیه عن جده)

اکیمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم آپ سے حدیث سنتے ہیں اور پھر اسے ادا کرنے (بیان کرنے) کی قدرت نہیں رکھتے اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۱۷..... میری طرف سے احادیث روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایات بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ تم ان سے مروی کوئی بھی روایت بیان کروگے اس میں کوئی نہ کوئی ضرور عجیب بات ہوگی۔

رواہ احمد بن حنبل عن ابی هریرة

۲۹۲۱۸..... احادیث بیان کرو اور جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی وسمو یه والخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

۲۹۲۱۹..... میرے بعد تمہارے پاس ایک قوم آئے گی جو تم سے میری احادیث کے متعلق سوال کریگی انھیں وہی احادیث سناؤ جو تمہیں یاد ہوں جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے اسے چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابونعیم عن ابی موسی الغافقی

۲۹۲۲۰..... مجھ سے مروی احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں میری طرف سے احادیث بیان کرو اور مجھ پر جھوٹ نہ بولو جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے بنی اسرائیل کی روایت بیان کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

رواہ ابوداؤد عن ابی سعید

۲۹۲۲۱..... جو کچھ مجھ سے سنو اسے آگے بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ لوگوں کو گمراہ کرے بغیر علم کے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

۲۹۲۲۲..... لکھو کوئی حرج نہیں۔ رواہ الحکیم، الطبرانی وسمویه الخطیب فی کتاب تقیید العلم عن رافع بن خدیج

کہتے ہیں: میں نے عرض کی! یارسول اللہ! ہم آپ سے بہت ساری چیزیں سنتے ہیں کیا ہم انھیں لکھ لیا کریں۔ اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۲۳..... جس شخص نے میری طرف سے چالیس حدیثیں اس نیت سے لکھیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردے اس کی بخشش ہوجائے گی اور اسے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ رواہ ابن الجوزی فی العلل عن ابن عمرو

۲۹۲۲۴..... اے زید میرے لیے یہود کی کتاب سیکھو بخدا! میں اپنی کتاب کے متعلق یہودیوں سے بے خوف نہیں ہوں۔

رواہ احمد بن حنبل عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۵..... میں ایک قوم کی طرف خط لکھنا چاہتا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اس میں کمی زیادتی کریں گے لہٰذا سریانی زبان سیکھو۔

رواہ عبد بن حمید عن زید بن ثابت

۲۹۲۲۶..... جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنی جگہ تلاش کرے۔رواہ الشافعی والبیھقی فی المعرفۃ عن ابی قتادۃ
۲۹۲۲۷ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ اس جھوٹ کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔
رواہ الطبرانی عن عمر وبن حریث

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۴۹ والضعیفۃ ۱۰۱۱
۲۹۲۲۸ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا تا کہ اس جھوٹ سے لوگوں کو گمراہ کرے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔
رواہ الطبرانی عن عمرو بن حریث والبزار وابونعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الموضوعات ۱/۹۶ ۱۲۷ الوضع فی الحدیث ۳/۱۱۱
۲۹۲۲۹..... جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ الطبرانی عن عقبۃ بن عامر
۲۹۲۳۰..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے یا دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ البزار عن انس
۲۹۲۳۱..... جس شخص نے روایت حدیث میں مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ البزار عن انس
۲۹۲۳۲..... جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر
۲۹۲۳۳ جس شخص نے اپنے نبی پر یا اس کی اولاد پر یا اس کے والدین پر جھوٹ بولا وہ جنت کی خوشبو سونگھنے نہیں پائے گا۔رواہ ابن جریر الطبرانی، وابن عدی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن اوس بن اوس الثقفی قال ابن عدی لا اعلم یرویہ غیر اسماعیل بن عیاش
۲۹۲۳۴..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا قیامت کے دن زبردستی اس سے بال کے کونوں میں گرہ دلوائی جائے گی اور وہ اس کی قدرت نہیں رکھے گا۔رواہ ابن قانع والحاکم و تعقب وابن عساکر عن صھیب
۲۹۲۳۵..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا کسی ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط والخطیب عن ابی بکر

## جھوٹی حدیث بیان کرنے پر وعید

۲۹۲۳۶..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا ایسی چیز کو رد کیا جس کا میں نے حکم دیا ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔
رواہ ابویعلی عن ابی بکر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۳
۲۹۲۳۷..... میری طرف سے کثرت روایت سے اجتناب کرو جو شخص مجھ پر کوئی بات کہے حق سچ بات کہے جس نے میری طرف سے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابی قتادۃ
۲۹۲۳۸..... اے لوگو! کثرت سے احادیث روایت کرنے سے گریز کرو مجھ پر جو شخص کوئی بات کہے تو حق وسچ بات کہے، اگر کسی نے میری طرف منسوب کر کے ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔
رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن ابی عاصم والحاکم وسعید بن المنصور عن ابی قتادہ
۲۹۲۳۹..... جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا یا میری کہی ہوئی کسی بات کو رد کیا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔
رواہ الخطیب فی الجامع عن ابی بکر
۲۹۲۴۰..... یا اللہ میں لوگوں کے لیے اپنے اوپر جھوٹ بولنا حلال نہیں کرتا۔رواہ ابن سعد عن المنقع بن حصین التمیمی
۲۹۲۴۱..... یا اللہ میں اپنے اوپر جھوٹ بولنا لوگوں کے لیے حلال نہیں کرتا۔ رواہ الطبرانی عن المنقع التمیمی

۲۹۲۴۲.....جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے حدیث بیان کی اور جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة عن طلحة بن عبیداللہ

۲۹۲۴۳.....جس شخص نے میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کرکے بیان کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۹۲۴۴.....جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی اور ایسے ہی بیان کی جیسے سنی تھی اگر حق وسچ ہو تو اس کا اجر وثواب تمہارے لیے اور اس کے لئے ہے۔اور اگر جھوٹ ہو تو اس کا وبال اس شخص پر ہوگا جس نے اس کی ابتدا کی ہو۔رواہ الطبرانی عن ابی امامة

۲۹۲۴۵.....جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جو میں نے نہ کہی ہو یا میرے حکم میں کمی کی وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ العقیلی عن ابی بکر

۲۹۲۴۶.....جس شخص نے مجھ پر ایسی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے جس شخص نے حق ولاء کو مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کیا وہ بھی دوزخ میں اپنا گھر بنالے۔رواہ ابن عسا کر عن عائشة

۲۹۲۴۷.....جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے جس شخص سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے اور وہ اسے درست وصحیح مشورہ نہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی جس شخص نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

رواہ الحاکم والبیهقی عن ابی هریرة

۲۹۲۴۸.....جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ الطبرانی عن اسامة بن زید ابو نعیم عن جابر بن عابس العبدی احمد بن حنبل الطبرانی عن سلمة بن الاکوع احمد بن حنبل والطبرانی عن عقبة بن عامر والحاکم عن الزبیر بن العوام احمد بن حنبل عن ابن عمرو الشافعی الحاکم و البیهقی فی المعرفة عن ابی هریرة احمد بن حنبل عن عثمان

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۰۷

۲۹۲۴۹.....جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا گھر بنالے جس شخص نے میری حدیث رد کی جو اسے پہنچی ہو میں قیامت کے دن اس سے جھگڑا کروں گا جب تمہیں میری طرف منسوب کوئی حدیث پہنچے اور تم اسے معروف نہ سمجھو تو کہہ دو! اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔

رواہ الطبرانی عن سلمان

۲۹۲۵۰.....حدیث وہی ہے جسے تم معروف سمجھو۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن علی

۲۹۲۵۱.....جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنی آنکھوں کے سامنے دوزخ میں ٹھکانا بنالے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن میں کمی زیادتی ہو جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے، میری مراد یہ ہے کہ اسلام کو بدنام کرنے کے لیے کوئی شخص مجھ پر جھوٹ بول کر حدیث بیان کرے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا دوزخ کی بھی آنکھ ہوتی ہے؟ فرمایا: جی ہاں فرمان باری تعالیٰ ہے۔"اذا راتهم من مكان بعيد "جب دوزخ انھیں دور سے دیکھ لے گی چنانچہ دوزخ بھی دیکھے گی جب اس کی آنکھیں ہوں گی۔رواہ الطبرانی وابن مردویه عن ابی امامة

کلام:.....حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاباطیل ۸۷

۲۹۲۵۲.....جس نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کہی جو فی الواقع میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے جس شخص سے اس کا بھائی کوئی مشورہ لے اور وہ اسے غلط مشورہ دے تو گویا اس نے اپنے بھائی سے خیانت کی جس شخص کو بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی هریرة

۲۹۲۵۳.....مجھ پر جھوٹ نہ بولو چونکہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیه

۲۹۲۵۴.....مجھ پر جھوٹ نہ بولو جو شخص مجھ پر جھو[illegible] ہے وہ سینہ زوری کرتا ہے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفة

۲۹۲۵۵...... کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مجھ پر وہ بات کہے جو میں نے نہ کہی ہو۔ رواہ الطبرانی عن واثلة

۲۹۲۵۶...... جو شخص مجھ پر جھوٹ بولتا ہے دوزخ میں اس کے لیے گھر بنادیا جاتا ہے۔

رواہ الحاکم فی الکنی عن ابی بکر بن سالم بن عبداللّٰہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ

۲۹۲۵۷...... یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی تم درستی پر رہو گے اور تمہارے لیے فتوحات کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے صلۂ رحمی کرے جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والبیھقی عن ابن مسعود

## عالم اور متعلم کے آداب از اکمال

۲۹۲۵۸...... بچے کا حفظ پتھر پر لکیر کی مانند ہے جبکہ بڑی عمر کے شخص کا حفظ کرنا پانی پر لکیر کی مانند ہے۔

رواہ ابو نعیم عن انس الخطیب فی الجامع عن ابن عباس

۲۹۲۵۹...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی معاملے میں شک کرے وہ اس کے متعلق مجھ سے پوچھ لے۔

رواہ ابن جریر والطبرانی عن المقداد بن الاسود

۲۹۲۶۰...... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے مفلسی کا شکار نہیں ہوتا۔

رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابی امامة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے کشف الخفاء ۱۴۷۶

۲۹۲۶۱...... سوال نصف علم ہے میانہ روی نصف معیشت ہے میانہ روی میں آدمی مفلسی کا شکار نہیں ہوتا بخار موت کا قائد ہے دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔

رواہ العسکری فی الامثال عن انس وفیہ شبیب بن بشر لین الحدیث

۲۹۲۶۲...... اچھا سوال نصف علم ہے۔ رواہ الازدی فی الضعفاء وابن السنی عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۵۵۸ والتمیز

۲۹۲۶۳...... علماء سے سوال کرو حکماء کے ساتھ مل بیٹھو اور بڑوں کے ساتھ مجلس کرو۔ رواہ الحکیم عن ابی جحیفة

۲۹۲۶۴...... عالم کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے علم پر خاموش رہے جاہل کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی جہالت پر خاموش رہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون. رواہ ابوداؤد الطیالسی وسعید بن المنصور عن جابر

۲۹۲۶۵...... اے لوگو علم حاصل کرنے سے آتا ہے اور فقہ بھی کوشش اور حاصل کرنے سے آتا ہے اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے اہل علم ہی ڈرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی عن معاویة

۲۹۲۶۶...... علم حاصل کرنے سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جو شخص خیر و بھلائی کی تلاش میں رہتا ہے اسے بھلائی عطا ہو جاتی ہے جو شخص برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے وہ برائی سے بچ جاتا ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی ھریرة

۲۹۲۶۷...... علم کی طلب میں لگے رہو اور علم کے لیے وقار اور بردباری سیکھو جن لوگوں سے علم حاصل کرو اور جنہیں علم سکھاؤ ان سے نرمی سے پیش آؤ ظلم کرنے والے علماء مت بنو ورنہ جہالت تمہارے علم پر غالب آجائے گی۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۴۴۲

۲۹۲۶۸...... سوموار اور جمعرات کے دن علم طلب کرو چونکہ طالب کے لیے ان دنوں میں آسانی ہوتی ہے جب تم میں سے کسی شخص کو کوئی

کام پیش آئے وہ صبح صبح اس کی لیے نکلے چونکہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ میری امت کے لیے صبح میں برکت دے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۲۴۹۱ والمتناھیۃ ۵۰۲

۲۹۲۶۹......جب تم علم کے لیے بیٹھو یا مجلس علم میں بیٹھو تو قریب ہو کر بیٹھو ایک دسرے کے پیچھے بیٹھو متفرق ہو کر نہ بیٹھو جس طرح اہل جاہلیت بیٹھتے ہیں۔رواہ ابونعیم فی آداب العالم والمتعلم والدیلمی عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۹ والتنزیہ ۱/۲۷۱

۲۹۲۷۰......کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے متعلق خبر نہ دوں ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کے پاس پناہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پناہ دے دیتا ہے دوسرا شخص حیاء کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے حیاء آتی ہے تیسرا شخص روگردانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے روگردانی کرتا ہے۔

رواہ البخاری مسلم الترمذی عن ابی واقد اللیثی

رسول کریم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں تین آدمی آئے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی وہیں بیٹھ گیا دوسرا مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا جبکہ تیسرا واپس لوٹ گیا اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۷۱......کیا میں تمہیں ان تین آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں پہلے نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر کرم فرمایا دوسرے نے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کرلی جبکہ تیسرے نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی بے نیازی برتی اللہ تعالیٰ بے نیاز اور سزاوار ستائش ہے۔رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلاً

۲۹۲۷۲......رہی بات اس شخص کی سو یہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ گیا اس نے اللہ کی طرف رجوع کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس پر عنایت فرمائی رہی بات اس کی جو تھوڑا سا چلا سو اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کی اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیاء کرلی رہی بات اس شخص کی جو واپس لوٹ گیا اس نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے بے نیازی برتی۔رواہ الحاکم عن انس

۲۹۲۷۳......یہ علم دین ہے لہٰذا دیکھ لیا کرو کہ یہ دین تم کیسے لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب والدیلمی الحاکم عن ابی ھریرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۳۶۷ والاتقان ۴۴۱ حدیث کی سند میں ابراہیم بن ھیثم ضعیف راوی ہے البتہ امام مسلم نے یہی حدیث ابن سیرین کی سند سے بھی روایت کی ہے یہ ضعیف روایت مسلم کی روایت کی مؤید ہے۔

۲۹۲۷۴......یہ علم دین ہے تمہیں دیکھ لینا چاہئے کہ دین کس سے حاصل کررہے ہو۔رواہ ابن عدی والحاکم فی تاریخہ عن انس

۲۹۲۷۵......عنقریب ایک قوم آئے گی جو علم کی طلب میں نکلے گی جب تم انھیں دیکھو ان سے خیرخواہی سے پیش آؤ۔

رواہ ابوداؤد الطیالسی عن ابی سعید

## طالب علم کا استقبال کرو

۲۹۲۷۶......لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے اور دور دراز علاقوں سے سفر کرکے تمہارے پاس پہنچیں گے علم کے متعلق تم سے سوال کریں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں ان سے خیرخواہی سے پیش آنا۔رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی سعید

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۹۰۴

۲۹۲۷۷......مشرق کی طرف سے تمہارے پاس بہت سے لوگ آئیں گے اور حصول علم ان کا مقصد ہوگا جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھا سلوک کرنا۔رواہ الترمذی قال غریب عن ابی سعید

الکلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۷

۲۹۲۷۸ عنقریب تمہارے پاس میرے بعد بہت ساری قومیں آئیں گی جو تم سے علم حاصل کریں گی، جب وہ تمہارے پاس آئیں انہیں تعلیم دو اور ان سے نرمی کرو۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید

۲۹۲۷۹ پہلی کتابوں میں لکھا ہے: اے ابن آدم مفت تعلیم دو جس طرح تمہیں مفت تعلیم دی گئی ہے۔ رواہ ابن لال عن ابن مسعود

۲۹۲۸۰ جس شخص کے پاس علم ہو وہ علم کا صدقہ کرے جس کے پاس مال ہو وہ مال صدقہ کرے۔ رواہ ابن السنی عن ابن عمر

۲۹۲۸۱ تمہیں ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں بنا کر بھیجا گیا معلم بن جاؤ، ضد و ہٹ دھرمی کرنے والے نہ بنو لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن الاعمش عن عمرو ابن مرة الجملی عن ابن ابی البختری

۲۹۲۸۲ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کریں۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس

۲۹۲۸۳ جس شخص نے کوئی حدیث بیان کی جس کی تفسیر وہ جانتا ہے اور نہ وہ شخص جانتا ہے جسے حدیث سنائی ہے گویا وہ سنانے والے کے لیے اور سننے والے کے لیے فتنہ ہوگی۔ رواہ ابن السنی عن عائشة وفیه عبادبن بشر

۲۹۲۸۴ میری احادیث میں سے میری امت کو وہی حدیثیں سناؤ جو ان کی عقلوں میں سما سکتی ہوں۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس

۲۹۲۸۵ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو چونکہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تم سے سوال کرے گا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۸۶ علم کے معاملہ میں خیر خواہی سے کام لو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چنانچہ علمی خیانت مالی خیانت سے زیادہ سخت ہے۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عباس

۲۹۲۸۷ ... اے جماعت صحابہ! علم کے معاملہ میں خیر خواہ رہو ایک دوسرے سے علم نہ چھپاؤ چونکہ ایک شخص کا علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ خطرناک ہے اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا۔

رواہ الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس وفیه عبدالقدوس بن جبیب الکلاعی متروک

۲۹۲۸۸ جب کوئی عالم ایک جماعت کو چھوڑ کر دوسری جماعت کو علم کے لیے مخصوص کرے تو اس سے عالم کو نفع ہوگا اور نہ ہی متعلم کو۔

رواہ الدیلمی عن ابن عمر

فائدہ: ... اگر انتظام وانصرام کے پیش نظر یا جماعت بندی کے لحاظ میں ایسا کیا جائے تو یہ صورتیں اس میں داخل نہیں مثلاً قرآن کی تفسیر تبھی پڑھائی جاتی ہے جب طالب علم ذیلی علوم کی واقفیت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح علم کلام کے مسائل تبھی سمجھ میں آتے ہیں جب منطق کی ابتدائی کتب پڑھ لی ہوں۔ اس توضیح کو سامنے رکھ کر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک عالم ہمسر طلباء میں سے بعض کا انتخاب کرے اور بعض کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دے لامحالہ وہ اس صورت جو حدیث میں بیان ہوئی ہے داخل ہے۔

۲۹۲۸۹ عالم کے لیے لازم ہے کہ وہ کم سے کم ہنسنے والا ہو زیادہ سے زیادہ رونے والا ہو نفسی مزاح سے اجتناب کرتا ہو شور نہ مچاتا ہو مقابلہ نہ کرتا ہو جھگڑتا نہ ہو اگر بات کرے تو حق بات کرے اگر خاموش رہے تو باطل سے خاموش رہے اگر داخل ہو تو نرمی اس سے آشکارہ ہوتی ہو اگر باہر نکلے تو بردباری اس سے ٹپکتی ہو۔ رواہ الدیلمی عن ابی

۲۹۲۹۰ جس نے کہا میں عالم ہوں وہ جاہل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۲۹۱ یہ فتویٰ کا وقت نہیں ہے۔ رواہ ابن السنی عن ابی سعید)

کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے گھر سے نکلے ایک اعرابی ملا اس نے کسی چیز کے متعلق سوال کیا آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۲۹۲ سب سے پہلے حضرت داؤد علیہ السلام نے اما بعد'' کا استعمال کیا ہے اور یہ فصل خطاب ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی موسی

# کتابت اور مراسلت کا بیان

۲۹۲۹۳..... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۵۶ الاتقان ۲۱۵

۲۹۲۹۴..... خط کا جواب دینا واجب ہے جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ رواہ ابن عدی عن انس ابن لال عن ابن عباس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۲۱۵ وتذکرۃ الموضوعات ۱۶۴

۲۹۲۹۵..... خط کا اکرام اسے سربمہر کرنا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۲۹۶..... جس شخص نے بغیر اجازت کے کسی کا خط کھولا اور اس میں دیکھا گویا اس نے دوزخ میں دیکھا۔ رواہ الطبرانی عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۴۴۴

۲۹۲۹۷..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے جب خط لکھ لے تو اسے خاک آلود کرے چونکہ یہ اس کی کامیابی کا سبب ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی الدرداء

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۲۴ والشذرۃ ۶۹

۲۹۲۹۸..... جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو اپنے نام سے ابتداء کرے۔ رواہ الطبرانی عن نعمان بن بشیر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۱ وضعیف الجامع ۶۷۱

۲۹۲۹۹..... جب تم میں سے کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے وہ لفظ الرحمٰن کو واضح کر کے لکھے۔

رواہ الخطیب فی الجامع والطبرانی فی الاوسط عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۴۲ وضعیف الجامع ۶۷۳

۲۹۳۰۰..... جب تم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھو تو سین کے دندانے نمایاں کر کے لکھو۔ رواہ الخطیب وابن عساکر عن زید بن ثابت

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۷۵ والضعیفۃ ۱۷۳۷

۲۹۳۰۱..... جب خط لکھ چکو تو قلم اپنے کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ یہ یاد دلانے کا بہتریں ذریعہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۶۱ ۶ ضعیف الجامع ۶۷۶

۲۹۳۰۲..... قلم کان کے پیچھے رکھ چونکہ یہ لکھنے والے کو زیادہ یاد کرانے کا سبب ہے۔ رواہ الترمذی عن زید بن ثابت

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۵۱۳ اسنی المطالب ۸۳۶

۲۹۳۰۳..... عجمی لوگ جب خط لکھتے ہیں ابتداء میں؟ اپنے بڑوں کے نام لکھتے ہیں جب تم خط لکھو پہلے اپنا نام لکھو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۸۴۹

۲۹۳۰۴ خوبصورت خط حق بات کی وضاحت میں اضافہ کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۴ وضعیف الجامع ۲۹۴۲

# اکمال

۲۹۳۰۵..... اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو، آپ ﷺ نے خط (کتابت) کی طرف اشارہ کیا۔

رواہ الترمذی عن ابی هریرة وقال: اسناده لیس بذلک القائم : الحکیم عن ابن عباس والضیاء عن جابر

کہ ایک شخص نے کند ذہنی کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۷۴ الاتقان ۱۲۶

۲۹۳۰۶..... جب تم میں سے کوئی شخص خط لکھے تو خط کو خاک آلود کر لے چونکہ مٹی برکت والی چیز ہے اور وہ کام پورا ہونے میں سود مند ہے۔

رواہ ابن عدی عن جابر

۲۹۳۰۷..... جب کوئی خط لکھو تو اسے خاک آلود کر لو چونکہ وہ کام کے لیے باعث کامیابی ہے اور مٹی برکت والی چیز ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن جابر قال ابن عدی منکر

۲۹۳۰۸..... خط کو خاک آلود کرو چونکہ مٹی برکت والی ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر عن جابر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التذکرۃ ۹۵ المتناھیۃ ۱۰۲

۲۹۳۰۹ خط کو خاک آلود کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔

رواہ العقیلی وابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس، ابن الجوزی فی العلل عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۱۳ ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۲۳

۲۹۳۱۰..... خط کو خاک آلودہ کرو چونکہ اس سے برکت بڑھ جاتی ہے اور کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ العقیلی عن جابر

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۰۴

۲۹۳۱۱..... خط کو خاک آلودہ کرو چونکہ اس سے کام جلدی پورا ہوتا ہے۔ رواہ ابن منیع عن یزید بن ابی الحجاج

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الشذرۃ ۷۹ المتناھیۃ ۱۰۹

۲۹۳۱۲ جب تم خط لکھو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی سین کو اچھی طرح سے لکھو اس سے تمہاری حاجتیں پوری ہوں گی اور اسی میں رب تعالیٰ کی رضا ہے۔ رواہ الدیلمی عن انس

۲۹۳۱۳ جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے اور "اللہ" کی ھاء کو واضح گولائی دے کر لکھے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دیتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیتے ہیں جو شخص دیکھ کر قرآن مجید پڑھتا ہے اس کے لیے شہید کا اجر وثواب ہے جو شخص اجنبی (پردیس میں) مرتا ہے وہ شہید کی موت مرتا ہے۔ رواہ الرافعی عن ابن مسعود

## فصل دوم...... متفرق آداب کے بیان میں

۲۹۳۱۴ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے دور دراز علاقوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے اور ان کا مقصد حصول علم دین ہوگا جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں ان سے اچھا سلوک کرنا۔ رواہ الترمذی ابن ماجه عن ابی سعید

۲۹۳۱۵..... آدمی کے ایمان کامل ہونے میں سے ہے کہ آدمی ہر بات دوسرے سے پوچھے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة

۲۹۳۱۶..... یہ علم دین ہے دیکھ لیا کرو کہ تم اپنا دین کن لوگوں سے حاصل کرتے ہو۔ رواہ الحاکم عن انس السجزی عن ابی هریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۳۶۷ الاتقان ۴۴۱

۲۹۳۱۷..... علم تعلم (سیکھنے) سے آتا ہے بردباری بردبار رہنے سے آتی ہے جو شخص خیر کا متلاشی ہوتا ہے اسے خیر عطا کردی جاتی ہے جو شخص برائی سے بچتا ہے وہ برائی سے بچالیا جاتا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الا فراد الخطیب عن ابی ھریرۃ الخطیب عن ابی الدرداء

۲۹۳۱۸..... لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جس کے سمجھنے کی ان میں قدرت ہو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی وھو فی صحیح البخاری موقوف

کلام:..... حدیث کی سند پر کلام ہے دیکھئے الاتقان ۱۶۴۲ اسنی المطالب ۵۵۵

۲۹۳۱۹..... خنزیروں کے منہوں میں موتیوں کو مت پھینکو۔ رواہ ابن النجار عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۱۶۸۶

فائدہ:..... حدیث کا مطلب ہے کہ نااہل کے آگے علم کے موتی مت پھیلاؤ۔

۲۹۳۲۰..... کتوں کے منہوں میں موتی مت ڈالو۔ رواہ المخلص عن انس

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۱۳۳ التنزیہ ۲۶۲۱

۲۹۳۲۱..... جہاں کتاب اللہ جائے تم بھی اس کے ساتھ ساتھ رہو۔ رواہ الحاکم عن حذیفۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۹۹۲

۲۹۳۲۲..... اہل شرف سے علم کے متعلق پوچھو اگر ان کے پاس علم ہو تو اسے لکھ لو چونکہ اہل شرف جھوٹ نہیں بولتے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۷۹ المغیر ۷۶

۲۹۳۲۳..... جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے پاس بیٹھے تو اس سے سمجھ بوجھ پیدا کرنے کے لیے سوال کرے ضد اور ہٹ دھرمی کے لئے سوال نہ کرے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن علی

۲۹۳۲۴..... جانب مشرق سے تمہارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے لوگ آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو ان سے اچھائی سے پیش آؤ۔

رواہ الترمذی عن ابی سعید

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۴۹۷۔

## طالب علم کو مرحبا کہنا

۲۹۳۲۵..... عنقریب تمہارے پاس مختلف اقوام حصول علم کے لیے آئیں گے جب تم انھیں دیکھو تو کہو: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں مرحبا ہے اور انھیں مسائل بتاؤ۔ رواہ ابن ماجہ من ابی سعید

۲۹۳۲۶..... رب تعالیٰ کی دائیں طرف (اللہ تعالیٰ کی دونوں اطراف دائیں ہی ہیں) لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء وہ اپنے ٹھکانے میں اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں گے وہ مختلف قبائل کے جمع شدہ لوگ ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے جمع ہوں گے اور پاکیزہ کلام کو چنتے رہیں گے جیسے کھجوریں کھانے والا اچھی اچھی کھجوریں چُن چُن کر کھاتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن عبسۃ

۲۹۳۲۷..... اللہ تعالیٰ کے سائے کی طرف آگے بڑھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے جنہیں جب حق دیا جاتا ہے اسے قبول کرتے ہیں جب ان سے حق کا سوال کیا جاتا ہے اسے جواب دیتے ہیں یہ وہ ہیں جو لوگوں کے لیے وہ فیصلہ کرتے ہیں جو اپنے لیے کرتے ہیں۔

رواہ الحکیم عن عائشۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۶۳۳

۲۹۳۲۸..... دو حریص کبھی سیر نہیں ہوئے ایک طالب علم دوسرا طالب دنیا۔ رواہ ابن عدی عن انس البزار عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۲۱۵ اسنی المطالب ۱۵۳۸

۲۹۳۲۹..... علماء کے لیے بشارت ہے عبادت گزاروں کے لیے بھی بشارت ہے اور بازار والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۳۵ المغیر ۹۰

۲۹۳۳۰..... علم حاصل کرو آسانی پیدا کرو مشکل نہ پیدا کرو نفرت نہ دلاؤ جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے تو خاموش رہے۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری فی الادب المفرد عن ابن عباس

۲۹۳۳۱..... تعلیم دو اور سختی نہ کرو چونکہ معلم سختی کرنے والے سے اچھا ہوتا ہے۔ رواہ الحارث ابن عدی، البیھقی عن ابی ہریرة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۱۶ الشذرۃ ۲۰۹

۲۹۳۳۲..... علم کو لکھ کر محفوظ کرو۔ رواہ الحکیم وسمو یہ عن انس الطبرانی وابن عساکر عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۲۷۰ والجامع المصنف ۲۰۹

۲۹۳۳۳..... اپنے ہاتھ سے مدد لو (یعنی لکھ لیا کرو)۔ رواہ الترمذی عن ابی ھریرة الحکیم عن ابن عباس

۲۹۳۳۴..... ہر وہ خطبہ جس میں تشہد نہ ہو وہ لولے ہاتھ کی مانند ہوتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن ابن ھریرة

۲۹۳۳۵..... علم کو یاد رکھو اور علم کو روایت ہی نہ کرتے جاؤ۔ رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن مسعود

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ترتیب الموضوعات ۹۴۶ ضعیف الجامع ۴۲۸۲

۲۹۳۳۶..... جو شخص صغر سنی میں علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص بڑی عمر میں علم حاصل کرتا ہے اس کی مثال پانی پر لکیر کی سی ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۱۱۲۸ التمییز ۱۰۸

۲۹۳۳۷..... علماء علم کو یاد رکھتے ہیں جبکہ سفہاء علم کو روایت کرتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن الحسن مرسلاً

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۰۹۹ الضعیفۃ ۲۲۶۳

۲۹۳۳۸..... جن لوگوں سے تم علم حاصل کرو ان کا احترام اور عزت کرو اور جنہیں تم تعلیم دو ان کا بھی اکرام کرو۔ رواہ ابن النجار عن ابن عمر

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۲۶۔

۲۹۳۳۹..... اپنے نفس سے فتویٰ لو اگرچہ تمہیں مفتیان کرام فتویٰ دیں۔ رواہ البخاری فی تاریخہ عن وابصة

۲۹۳۴۰..... پیر کے دن علم حاصل کرو چونکہ اس دن طالب علم کو حصول علم میں آسانی ہوتی ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے اسنی المطالب ۲۰۹ وضعیف الجامع ۹۰۸

۲۹۳۴۱..... صبح صبح حصول علم کے لیے نکلا کرو چونکہ میں نے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے صبح کی برکت کے لیے دعا کی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن عائشة

۲۹۳۴۲..... عالم جب اپنے علم سے رب تعالیٰ کی خوشنودی چاہتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے اور جب علم سے خزانے جمع کرنا اس کا مقصد ہو تو پھر وہ خود ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۸۳۶ المغیر ۹۵

# حرف عین...... کتاب العلم از قسم افعال

## باب...... علم کی فضیلت اور اس کی ترغیب کے بیان میں

۲۹۳۴۳...... ابو عالیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں پڑھو چونکہ جبرئیل امین نے نبی کریم ﷺ پر پانچ پانچ آیتیں نازل کی ہیں۔ رواہ المرهبي في فضل العلم والبيهقي في شعب الا يمان والبخاري في الا دب المفرد

۲۹۳۴۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیراندازی کررہے تھے اور نشانے میں ان سے خطا ہو جاتی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری تیراندازی کتنی بری ہے؟ ان لوگوں نے کہا: ہم سیکھ رہے ہیں۔ فرمایا تمہارے کلام کی برائی نشانے کی برائی سے زیادہ سخت ہے میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی زبان کو درست کرے۔

رواه العقيلي الدارقطني في الا فراد والعسكري في الا مثال وابن الا نباری في الا يضاح والمر هبي البيهقي في شعب الايمان وقال اسناد ه غير قوى الخطيب في الجا مع والد يلمي وابن الجو زی في الواهيات

۲۹۳۴۵...... ابو غفار کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ لوگ تیراندازی کررہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا نشانہ کتنا برا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم متعلمین (سیکھتے) ہیں فرمایا: تمہارا بولا ہوا لفظ تمہاری تیراندازی سے زیادہ بُرا ہے ان میں سے کسی نے یہ بھی کہا: اے امیر المؤمنین! یضحی با لضبی ہرن کے ساتھ قربانی دی جا سکتی ہے (یعنی ہرن کی قربانی دی جا سکتی ہے) فرمایا! اگر تم "یضحٰی صبیٌّ" کہتے اچھا ہوتا۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ایک لغت ہے فرمایا: سزا جاتی رہے گی اور وحشی جانوروں کی قربانی نہیں دی جا سکتی۔

رواہ ابن الانباری

۲۹۳۴۶...... احنف بن قیس کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سردار بننے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو۔

رواه الد ارمي وابو عبيد في الغريب ونصر في الحجة و البيهقي في شعب الا يمان وابن عبدالبر في العلم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۶۲ ۱۵ الاسرار المرفوعۃ ۱۴۰

۲۹۳۴۷...... مورق عجلی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنن فرائض (میراث) اور زبان ایسے ہی سیکھو جیسے قرآن سیکھتے ہو۔

رواه ابو عبيد في فضائله وسعيد بن المنصور والدارمي وابن عبد البر البيهقي

۲۹۳۴۸...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو اور لوگوں کو تعلیم دو اور علم کے لیے وقار اور سنجیدگی سیکھو جس شخص سے علم حاصل کرو اس سے تواضع سے پیش آؤ اور جنہیں تعلیم دو ان سے بھی تواضع سے پیش آؤ سختی کرنے والے علماء مت بنو چونکہ تمہارا علم جہالت کے ساتھ قائم نہیں رہ سکتا۔

رواه احمد بن حنبل في الزهد و آدم بن ابي اياس في العلم والد ينوری في المجا لسة وابن منده في غرائب شعبة والاجری في اخلاق حملة القرآن و البيهقي وابن عبد البر في العلم وابن ابي شيبة

۲۹۳۴۹...... احوص بن حکیم بن عمیر العنسی کی روایت ہے کہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف گورنروں کو خط لکھا کہ دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرو چونکہ کسی کی طرف سے اتباع باطل کا عذر قابل قبول نہیں ہوگا جب وہ سمجھتا ہو کہ وہ حق پر ہے حق نہیں چھوڑا جاتا جبکہ وہ سمجھتا ہو کہ وہ باطل ہے۔

رواہ آدم بن ابی ایاس

۲۹۳۵۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اما بعد! سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو عربیت سیکھو اور قرآن مجید کو عربی لہجے میں پڑھو چونکہ قرآن عربی زبان میں ہے اور فقر کو اپنا طغرائی امتیاز بنالو (یعنی عیش پرستی سے دور رہو) چونکہ تم معد بن

عدنان کی اولاد ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

فائدہ:......معد بن عدنان کی اولاد فقر پسند تقشف میں زندگی بسر کرنا اپنا شعار سمجھتی ہے تم بھی انہی کی طرح ہو جاؤ اور عجمیوں کی حالت اوران کی سی عیش پرستی کو ترک کردو۔

۲۹۳۵۱......ابوبکر بن ابی موسیٰ کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں آئے ہو؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ سے بات چیت کرنے آیا ہوں۔ فرمایا: اس وقت کیسی بات چیت؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: فقہ کے متعلق گفتگو کرنی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور کافی دیر تک دونوں حضرات باتیں کرتے رہے پھر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! اب نماز پڑھیں۔ فرمایا: ہم نماز کے حکم میں ہیں۔

رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

# علم دین ہدایت کا ذریعہ ہے

۲۹۳۵۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات اللہ تعالیٰ کی بات ہے سب سے اچھی سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے بدعت سب سے زیادہ بری چیز ہے خبردار! لوگ اس وقت تک برابر خیر و بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک ان کے بڑوں سے انھیں علم ملتا رہے گا۔

رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۳۵۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ لوگ کب درستی کے دھارے میں رہتے ہیں اور کب فساد و بگاڑ کا شکار ہوتے ہیں، چنانچہ جب علم کمسن کی طرف سے آتا ہے عمر میں بڑا شخص اس کی نافرمانی پر اتر آتا ہے اور جب علم عمر میں بڑے کی طرف سے آتا ہے کمسن اس کی پیروی کرلیتا ہے اور ہدایت پاتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۳۵۴......زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس نوجوان اور عمر رسیدہ قراء سے بھری رہتی تھی بسا اوقات آپ رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہیں صغرسنی مشورہ دینے سے نہیں روکتی چونکہ علم صغرسنی پر موقوف نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے علم وفضل سے نوازتا ہے۔ رواہ ابن عبدالبر والبیہقی

۲۹۳۵۵......ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربیت سیکھو۔ رواہ البیہقی

۲۹۳۵۶......لیث بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے مصر میں کسے اپنا نائب بنایا ہے؟ جواب دیا: مجاہد بن جبیر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنت غزوان کے آزاد کردہ غلام کو جواب دیا: جی ہاں وہ اچھا کاتب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً علم صاحب علم کو بلندی تک پہنچا دیتا ہے۔

رواہ ابن عبدالحکیم

۲۹۳۵۷......حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں دین میں سمجھ بوجھ پیدا کرنی چاہیے عربیت اور حسن عربیت (علم ادب بلاغت وغیرہ) میں بھی سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابوعبید

۲۹۳۵۸......ابن معاویہ کندی کی روایت ہے کہ میں شام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے لوگوں کے متعلق پوچھا: فرمایا: شاید کیفیت یہ ہو کہ ایک شخص بدکے ہوئے اونٹ کی طرح مسجد میں آتا ہو اگر مسجد میں اپنی قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھے یا جان پہچان کے لوگوں کو مجلس میں دیکھے تو بیٹھ جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: ایسی کیفیت نہیں ہے البتہ علم کی مختلف مجلسیں منعقد ہوتی ہیں لوگ بھلائی سیکھتے سکھاتے ہیں فرمایا جب تک تمہاری یہ صورت رہے گی تم برابر بھلائی پر رہو گے۔

رواہ المروزی وابن ابی شیبۃ

۲۹۳۵۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زبان اور فرائض کا علم حاصل کرو چونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

فائدہ:...... یہ لوگ اہل عرب تھے عربی زبان لامحالہ جانتے تھے پھر انھیں زبان دانی سیکھنے کی کیوں تاکید کی؟ اس شبہ کا ازالہ یوں ہے کہ عربیت یعنی علم ادب سیکھو عربی زبان بول لینا الگ چیز ہے اور عربیت اور علم ادب اور چیز ہے۔

۲۹۳۶۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کا علم حاصل کرو اسی سے تمہاری پہچان ہے اور کتاب اللہ پر عمل کرو اس سے تم کتاب والے بن جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۳۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کی: یارسول اللہ کونسی چیز مجھ سے جہالت کو دور کرے گی؟ فرمایا: علم، عرض کی کونسی چیز علم کی حجت کو مجھ سے دور کریگی: فرمایا: عمل۔ رواہ الخطیب فی الجامع وفیہ عبداللہ بن خراش ضعیف

۲۹۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے طالب علم! علم کے بے شمار فضائل ہیں چنانچہ تواضع سرمایۂ علم ہے اس کی آنکھ حسد سے بیزار ہونا ہے، اس کا کان فہم ہے، اس کی زبان صدق ہے، تحقیق اس کی حفاظت ہے حسن نیت اس کا دل ہے اشیاء اور امور واجبہ کی معرفت اس کی عقل ہے رحمت اس کا ہاتھ ہے علماء کی زیارت اس کی ٹانگ ہے اس کا قصد سلامتی ہے اس کی حکمت تقویٰ ہے نجات اس کی جائے قرار ہے عافیت اس کا قائد ہے وقار اس کی سواری ہے، نرم گوئی اس کا اسلحہ ہے رضاء اس کی تلوار ہے خاطر و مدارات اس کی کمان ہے علماء کے گرد رہنا اس کا لشکر ہے ادب اس کا مال ہے گناہوں سے اجتناب اس کا جمع شدہ خزانہ ہے بھلائی اس کا توشہ ہے موادعت اس کا ٹھکانا ہے سیرت اس کی دلیل ہے اور اچھے لوگوں کی صحبت اس کا رفیق سفر ہے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۳۶۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عالم کے تمہارے اوپر بہت سارے حقوق ہیں منجملہ ان میں سے یہ ہیں کہ تم لوگوں کو عمومی سلام کرو اور عالم کو عمومی سلام کے علاوہ خصوصی سلام کرو عالم کے سامنے بیٹھو، اس کے پاس بیٹھ کر ہاتھ سے اشارے مت کرو آنکھوں سے اشارے نہ کرو عالم کے سامنے یوں ہرگز مت کہو کہ فلاں نہ یہ قول کیا ہے جو فلاں کے خلاف ہے اس کے پاس بیٹھ کر کسی کی غیبت مت کرو، اس کی مجلس میں کسی سے سرگوشی مت کرو اس کے کپڑے مت پکڑو جب وہ اکتاتا ہو اسوقت اس کے پاس مت جاؤ اس کی طویل صحبت سے پہلوتہی مت کرو چونکہ وہ کھجور کے درخت کی مانند ہے تو اس کی انتظار میں ہے کہ کب تجھ پر گرے گی، مومن عالم کا اجر وثواب روزہ دار قاری قرآن غازی فی سبیل اللہ سے کہیں زیادہ ہے جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراڑ پڑجاتی ہے جسے تاقیامت پر نہیں کیا جاسکتا۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۳۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چاپلوسی (چمچہ بازی) اور حسد جیسی عادات مومن کی شان سے کمتر ہیں البتہ یہ چیزیں طالب علم کے لیے بہت موزوں ہیں۔ رواہ الخطیب فیہ وفیہ محمد بن الاشعب الکوفی متھم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۲۳ وترتیب الموضوعات ۱۱۵

۲۹۳۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو یہی تمہاری پہچان ہے علم پر عمل کرو تاکہ اہل علم بن جاؤ چونکہ عنقریب تمہارے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں نوے فیصدی حق کا انکار کیا جائے گا اس زمانے میں وہی شخص نجات پائے گا جس کا سفر قطع ہوجائے اور اس کی سواری مرجائے وہ آئمہ ہدی ہوں گے اور علم کے چمکتے ہوئے چراغ ہوں گے اور وہ فواحش کے پھیلانے والے نہیں ہوں گے۔

رواہ احمد بن حنبل فی الزھد وابو عبید والدینوری فی الغریب وابن عساکر

۲۹۳۶۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عالم اور عابد کو اٹھایا جائے گا عابد سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہوجا جبکہ عالم سے کہا جائے گا: یہیں ٹھہرو اور لوگوں کی سفارش کرو جیسے تم نے ان کی اچھی طرح سے تربیت کی۔ رواہ الدیلمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۱۷۲

۲۹۳۶۷..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مومن کو علم سے اتنی بات ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور مومن کو اتنا جھوٹ ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار اور توبہ کرے اور پھر گناہ کرنا شروع کردے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۸..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خشیت خداوندی علم کے لیے کافی ہے جھگڑا کھڑا کرنے کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ عالم

کی نیکیاں ذکر کی جائیں اوراس کی برائیاں بھلادی جائیں گناہ کے لیے اتنی بات ہی کافی ہے کہ توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ میں پڑ جائے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۳۶۹ ..... حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے اپنے بیٹوں اور بھتیجوں سے فرمایا تم ابھی چھوٹے ہو عنقریب تم بڑے ہو جاؤ گے لہٰذا علم حاصل کرو جو شخص ادائے علم اور حفظ علم نہ کر سکتا ہو وہ علم لکھ کر اپنے گھر میں چھوڑ دے۔رواہ البیھقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۳۷۰ ..... عثمان بن عبدالرحمن قریشی مکحول ابوامامہ یا واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ علماء کو جمع کرے گا اور فرمائے گا اگر مجھے تمہیں عذاب دینا ہوتا تو تمہارے دلوں میں حکمت ودیعت نہ کرتا پھر اللہ تعالیٰ انھیں جنت میں داخل کردے گا۔

رواہ ابن عساکر ابن عدی واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات قال ابن عدی ھذا منکر لم یتابع عثمان علیہ الثقات

۲۹۳۷۱ ..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہیں یہ علم حاصل کرنا چاہئے اس سے پہلے کہ علم اٹھالیا جائے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ کی درمیان اور شہادت کی انگلیاں جمع کرکے فرمایا: عالم اور متعلم اجر وثواب میں اسی طرح شریک ہیں جس طرح یہ دوانگلیاں ان کے علاوہ بقیہ لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔رواہ الحاکم وابن النجار

۲۹۳۷۲ ..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے عویمر اے ابودرداء! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے علم حاصل کیا یا جاہل رہے اگر تم نے کہا کہ میں نے علم حاصل کیا ہے تب کہا جائے گا: تم نے کتنا عمل کیا؟ اگر تم نے کہا: میں دنیا میں جاہل رہا تم سے کہا جائے گا: تمہارے پاس جاہل رہنے کا کیا عذر ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۳ ..... ”مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ“ اے ابوذر! تم حصول علم کے لیے نکلو اور کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھو یہ تمہارے لئے سو رکعت نوافل سے بہتر ہے اور یہ کہ تم علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو تمہارے لیے ایک ہزار رکعت سے بہتر ہے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم فی تاریخہ عنہ

**کلام**:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۴۰

۲۹۳۷۴ ..... زر کی روایت ہے کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے کہا: کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: علم کی غرض سے آیا ہوں فرمایا فرشتے طالب علم کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ چونکہ وہ اس کی طالبعلمی سے راضی ہوتے ہیں، جب ہم سفر میں ہوتے رسول کریم ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم تین دن اور تین راتیں موزے نہ اتاریں الا یہ کہ جنابت ہو جائے تو اتار دیں اور بول وبراز اور نیند کی صورت میں نہ اتاریں۔رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۹۳۷۵ ..... ابوقرصافہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر وتازہ رکھے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے بہت سارے حاملین علم اپنے سے بڑے عالم کو علم پہنچاتے ہیں تین چیزوں پر دل خیانت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، حکمرانوں کی خیرخواہی اور جماعت کے ساتھ لازم رہنا۔رواہ الخطیب

۲۹۳۷۶ ..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو موت دے گا پھر جہلا علم نہیں حاصل کریں گے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۳۷۷ ..... ”مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ“ اے ابوہریرہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دو اور خود بھی قرآن سیکھو چونکہ اگر تم مر گئے تو فرشتے اسی طرح تمہاری قبر کی زیارت کریں گے جس طرح بیت اللہ کی زیارت کی جاتی ہے۔لوگوں کو میری سنت کی تعلیم دو اگرچہ وہ اسے ناپسند کریں اگر تم چاہو کہ پل بھر کے لیے بھی پل صراط پر نہ رکو حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جاؤ تو اپنی رائے سے دین میں کوئی بدعت جاری نہ کرو۔

رواہ ابونصر السجزی فی الابانۃ وقال غریب الخطیب وابن النجار عن ابی ھریرۃ

**کلام**:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۶۸۱

# علم میں مہارت جہاد سے افضل ہے

۲۹۳۷۸...... علی ازدی کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جہاد کے متعلق سوال کیا انھوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں جہاد سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم مسجد میں جاؤ اور قران کریم کا علم حاصل کرو دین اور سنت میں سمجھ بوجھ پیدا کرو۔ رواہ ابن زنجویہ

۲۹۳۷۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ یہ علم شریف آدمی کی شرافت میں اضافہ کرتا ہے اور غلام کو بادشاہ بنا دیتا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۰...... محمد بن ابی قتلہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو خط لکھا اور علم کے متعلق سوال کیا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب میں لکھا: تم نے مجھ سے علم کے متعلق سوال کیا ہے علم کی شان اس سے بہت اعلیٰ ہے کہ میں اس کے متعلق کچھ لکھوں البتہ اگر تم سے ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہاری زبان مسلمانوں کی عزتیں اچھالنے سے محفوظ رہے اور تمہاری کمر لوگوں کے خون سے ہلکی اور خفیف ہو اور تمہارا پیٹ لوگوں کے مال سے خالی ہو اور جماعت کے ساتھ لازم رہو تو ایسا ضرور کرو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۳۸۱...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب ان لوگوں کو دیکھتے جو علم کی طلب میں ہوتے فرماتے۔ مرحبا یہ حکمت کے سرچشمے ہیں اور تاریکیوں میں روشن چراغ ہیں، ان کے کپڑے بوسیدہ لیکن قلوب تروتازہ ہیں یہ ہر قبیلے کا پھول ہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۳۸۲...... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص طلب علم میں ہو اور وہ طلب علم سے دین کو زندہ کرنا چاہتا ہو اس حال میں اسے موت آجائے تو اس کے درمیان اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے خلفاء پر رحم فرمائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنت سے محبت کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ رواہ ابن عساکر

# علماء کا ختم ہونا ہلاکت ہے

۲۹۳۸۳...... سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگوں کی ہلاکت کی علامت کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جب علماء اٹھالئے جائیں۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۳۸۴...... ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ دیلمی، اپنے والد سے ابو الحسن میدانی الحافظ، ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن اُون ضبی کی امالی سے ابو اسحاق ابراھیم بن محمد نیشاپوری ابو زکریا، یحییٰ بن محمود بن عبد اللہ بن اسد، علی بن حسن افطس، عیسیٰ بن موسیٰ عمر بن صبیح، کثیر بن زیاد، حسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے انصار ومہاجرین کے بہت سارے لوگوں کو کہتے سنا ہے ان میں ایک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ ان سب نے کہا: کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم حاصل کرتا ہے وہ علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے اپنی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا خوف اس میں بڑھ جاتا ہے، دین میں خوب کوشش کرتا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جو علم سے نفع اٹھاتا ہے جو شخص دنیا طلبی کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور لوگوں کے سامنے اپنا مرتبہ اور مقام بڑھانے اور بادشاہ کی نظروں میں مقبول بننے کے لیے علم حاصل کرتا ہے اور علم کا جو باب بھی حاصل کرتا ہے وہ اپنی نظروں میں عظیم بن جاتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتا ہے دین میں سرکشی کرتا ہے یہ شخص اپنے علم سے کسی طرح نفع نہیں اٹھا پاتا، یہ شخص اپنے آپ پر حجت قائم کرلیتا ہے انجام کار قیامت کے دن اسے رسوائی اور ندامت اٹھانی پڑے گی۔

**کلام:** ...... اس حدیث کی مسند میں تصریح کردی گئی ہے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یہ ایک لطیفہ ہے۔ اگر اس میں عمر بن صبیح نہ ہوتا، یہی حدیث ابن جوزی نے موضوعات میں روایت کی ہے اور اس میں سماع کی تصریح نہیں ہے (نیز دیکھئے

التنزیہ ۲۵۶۱/۲ والفوائد المجموعۃ ۸۵۶)

۲۹۳۸۵..... "مسند علی رضی اللہ عنہ" علباء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلہ میں علم خریدے گا۔

رواہ المروزی فی العلم

۲۹۳۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کے ہوتے ہوئے سو جانا جہالت سے افضل ہے۔ رواہ آدم فی العلم

فائدہ:..... یعنی آپ رضی اللہ عنہ یہ واضح کر دینا چاہتے تھے کہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی یہ صورت نہیں بلکہ علم کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص محض دنیا کے لیے علم حاصل کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۲۹۳۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو؟ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں چھوٹ نہ دیتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہ کرتا ہو، قرآن سے پہلو تہی برت کر دوسروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑتا ہو اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو، اس علم میں کوئی بھلائی نہیں جو تفقہ اور تقویٰ کے بغیر ہو، اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔ رواہ ابن الضریس وابن بشران ابونعیم فی الحلیۃ ابن عساکر والمرھبی فی العلم

مرھبی کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان فردوس ہے اور فردوس محمد ﷺ کے لیے ہے۔

۲۹۳۸۸..... ابن وھب، عقبہ بن نافع، اسحاق بن اسید، ابو مالک وابو اسحاق کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی عالم کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ضرور بتائیں فرمایا حقیقی عالم وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف نہ کرتا ہو، دوسری چیزوں میں رغبت کر کے قران کو نہ چھوڑتا ہو، خبردار اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اس علم میں کوئی خیر نہیں جو سمجھ بوجھ کے بغیر ہو اس قرآت میں بھی کوئی بھلائی نہیں جو تدبر کے بغیر ہو۔

رواہ العسکری فی المواعظ وابن لال والدیلمی وابن عبدالبر فی العلم وقال لایاتی ھذا الحدیث مرفوعا الا من ھذا لوجہ اکثرھم یوقفون علی علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۳۴۷۔

# کتابت علم کی ترغیب

۲۹۳۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس علم کو لکھو چونکہ اس سے تم دنیا میں نفع اٹھاؤ گے یا آخرت میں، علم صاحب علم کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ رواہ الدیلمی وفیہ محمد بن محمد بن علی بن الاشعث کذبوہ

۲۹۳۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے ایک حکم ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

رواہ عبدالرحمن السلمی والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات وقال لایصح وعامۃ رواتہ لایعرفون

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۰/۱ وذیل اللآلی ۴۴

۲۹۳۹۱..... کمیل بن زیاد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ جنگل کی طرف لے گئے جب تھوڑا آگے پہنچے گہرا سانس لیا پھر فرمایا: اے کمیل! یہ دل برتنوں کی مانند ہیں ان میں سب سے اچھا برتن وہ ہے جو زیادہ محفوظ کرتا ہو میں تمہیں جو کچھ کہوں اسے یاد رکھو، لوگوں کی تین قسمیں ہیں، عالم ربانی متعلم جو نجات کی راہ میں نکلا ہو نا کارہ لوگ جو ہر بولنے کے پیچھے چل پڑتے ہیں، جس طرف کی ہوا ہو اسی رخ چل پڑتے ہیں اور علم کے نور سے روشن نہیں ہوتے اور کسی قابل اعتماد چیز کا سہارا نہیں لیتے، اے کمیل! علم مال سے بہتر ہے علم تمہاری چوکیداری کرتا ہے جبکہ تم مال کی حفاظت کرتے ہو، علم عمل پر ابھارتا ہے جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اے کمیل عالم کی محبت دین ہے جو دین

کے قریب لاتی ہے اور عالم علم سے دینداری کو پہنچتا ہے اور رب تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے مرنے کے بعد اسے اچھائی سے یاد کیا جاتا ہے جبکہ مال مرتے ہی زائل ہوجاتا اور دوسروں کی ملکیت میں چلا جاتا ہے۔ عالم حاکم ہے اور مال محکوم ہے، اے کمیل مال کے خزانے ختم ہوجاتے ہیں اور اصحاب مال زندہ رہتے ہیں جبکہ تا زمانہ علماء زندہ رہتے ہیں گو ان کے اجساد گم ہوجاتے ہیں لیکن ان کی امثال دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

پھر فرمایا: یا اللہ! میں نے علم کو حاصل کیا ہے اور بے خوف نہیں ہوں کہ آلۂ دین کو دنیا کے لیے استعمال کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی حجتوں کو کتاب اللہ پر غالب کیا جائے بایں طور کہ اہل حق کے لیے منقاد ہوں ایسا نہیں کہ دل میں شک ہو یا اللہ ایسا نہیں کہ خواہشات کی قید میں جکڑا ہوں یا اموال جمع کرنے کے درپے ہوں چونکہ یہ چیزیں دین کی اصلیت سے نہیں ہیں بلکہ یہ چیزیں تو چرنے والے چوپایوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہیں اسی طرح علم حامل علم کے مرنے سے مرجاتا ہے پھر فرمایا: یا اللہ! زمین اللہ تعالیٰ کی حجت کے قائم کرنے والے سے خالی نہیں رہتی یا تو بظاہر مشہور ہوتا ہے یا ڈرا سہما ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں اور اس کے دلائل باطل نہ ہوں ان لوگوں کی تعداد کیا ہے؟ سو یہ لوگ تعداد میں کم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مرتبہ اور مقام بلند ہوتا ہے انہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنی حجتوں کا دفاع کرتا ہے، ان لوگوں کا علم حقیقی علم ہوتا ہے یہ یقین کے کمال کو پہنچے ہوتے ہیں تکبر کرنے والوں سے کوسوں دور ہوتے ہیں جاہلوں کی وحشت زدہ چیزوں سے مانوس ہوتے ہیں، وہ دنیا میں اپنے اجساد کے اعتبار سے ہوتے ہیں جبکہ ان کی روحیں مقام اعلیٰ میں ہوتی ہیں اے کمیل یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہوتے ہیں جو زمین پر رہ رہے ہوتے ہیں ذوق وشوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین کے داعی ہوتے ہیں اور رب تعالیٰ کی رؤیت کے متمنی ہوتے ہیں میں اپنے لیے اور تمہارے لیے رب تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

رواہ ابن الانبارہ فی المصاحف والمرھبی فی العلم ونصر فی الحجۃ وابو نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر

۲۹۳۹۲...... اسماعیل بن یحییٰ بن عبیداللہ تیمی، علی، فطر بن خلیفہ، ابوطفیل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص جوتا پہنتا ہے، موزے پہنتا ہے اور کپڑے پہنتا ہے اور پھر طلب علم کے لیے نکل پڑتا ہے، پھر علم حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردیتے ہیں جونہی وہ اپنے دروازے کی دہلیز سے باہر آتا ہے۔ رواہ ابن عساکر واسماعیل متروک متھم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۷۴

۲۹۳۹۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مومنین کی گمشدہ چیز کی حفاظت کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: مومن کی گم گشتہ چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن کی گم گشتہ چیز علم ہے۔

رواہ ابن النجار وفیہ عمر بن حکام عن بکر بن خنیس وھما متروکان

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۸۰ والضعیفۃ ۸۲

# باب...... علماء سوء سے بچنے اور آفات علم کے بیان میں

۲۹۳۹۴...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب بصرہ کا وفد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں احنف بن قیس بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفد کو رخصت کردیا جبکہ احنف بن قیس کو اپنے پاس روک لیا حتیٰ کہ ایک سال تک اپنے پاس روکے رکھا پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں نے تمہیں اپنے پاس کیوں روک لیا تھا؟ چونکہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں صاحب لسان منافق سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے مجھے اندیشہ ہوا کہیں تم بھی انہی میں سے نہ ہو۔ لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ تم ان میں سے نہیں ہو۔ رواہ ابن سعد وابو یعلیٰ

۲۹۳۹۵...... ابوعثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کہ: تم ذی علم منافق سے اجتناب کرو لوگوں نے پوچھا: بھلا منافق کیسے ذی علم ہوسکتا ہے؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ حق بات کرتا ہو اور برائی پر عمل کرتا ہو۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۳۹۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کو تین چیزیں تباہ کردیتی ہیں عالم کی کجروی منافق کا قرآن سے جھگڑنا اور گمراہ کرنے والے حکمران۔
رواہ ابن مبارک وجعفر الفریابی فی صفۃ المنافق وابن عبدالبر فی العلم وابن النجار

۲۹۳۹۷ ... احنف بن قیس کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اس امت کو منافق ماہر زبان ہلاکت تک پہنچائے گا۔ رواہ جعفر الفریابی فی صفۃ المنافق ابویعلیٰ فی معجمہ ونصرو ابن عساکر

۲۹۳۹۸ ... علاء بن موسیٰ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مصر سے قبیلہ مسالمہ کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہ مسجد میں ٹھہر گیا جب رات ہوئی تو کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو آج رات مجھے مہمان بنائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے چراغ جلایا اور مہمان کے آگے جو کی روٹی اور دلا ہوا نمک رکھا پھر مہمان سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: مصر سے آیا ہوں فرمایا: کس قبیلہ سے تعلق ہے؟ کہا مصر کے مسالمہ قبیلے سے راوی کہتا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چراغ گل کیا اور کھانا اٹھالیا پھر اس شخص کو ہاتھ سے پکڑ کر گھر سے باہر نکال دیا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمہارے ساتھ مجالست کرنے سے منع فرمایا ہے چونکہ آخری زمانہ میں تمہیں میں سے ایک قوم ہوگی جو علم کے حلقے قائم کرکے اپنی سرداری چمکائے گی جب کوئی شریف آدمی بات کرے گا تم اس کے حلقے سے فوراً اٹھ جاؤ گے اور پھر کہو گے نہیں پھر نہیں۔ رواہ نصر

**کلام:** ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر اٹھا دیا حدیث پر یہ شبہ ہوتا ہے، اولاً حدیث درجہ ثبوت کی نہیں ثانیاً عمر رضی اللہ عنہ کی مروت اس کا انکار کرتی ہے ثالثاً علی سبیل التسلیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ مصلح تھے اس شخص کی اصلاح مقصود تھی اور اس کی اصلاح اسی سلوک سے ہوسکتی تھی جیسا کہ اہل طریقت سے یہ نکتہ مخفی نہیں۔ رابعاً رسول کریم ﷺ کے فرمان اور اس پر عمل کرنا مقصود تھا خواہ اس کی آڑ میں کتنی ہی مصلحتیں تباہ ہوجائیں ہوتی رہیں۔

۲۹۳۹۹ ... ابوحازم کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اس دین پر ایک شخص کا خوف ہے اور مجھے مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اس کی حفاظت کرتا ہے نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا فسق واضح ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر اس کا ماہر بن جاتا ہے جب اس کی زبان اسے لڑکھڑا دیتی ہے اور وہ اپنی مجلس کی طرف تیزی سے بڑھتا ہے اس کی بات غور سے سنی جاتی ہے اور پھر قرآن کی تاویل کرتا ہے جو واقع نہیں ہوتی۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسلام کی عمارت بھی ہے اور اس کا انہدام بھی ہے چنانچہ عالم کا پھسل جانا، منافق کا قرآن سے جھگڑا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ہونا اسلام کی عمارت کو منہدم کردیتا ہے۔ رواہ آدم

۲۹۴۰۱ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ان چیزوں کا خوف ہے زمانے کے بدل جانے کا، عالم کے پھسلنے کا منافق کے قرآن سے جھگڑے کا اور گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا جو بغیر علم کے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ رواہ ابوالجھم

۲۹۴۰۲ ... عبداللہ بن عبید بن عمیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں میں قرآن کا غلبہ ہورہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیرالمومنین میں اس چیز کو پسند نہیں کرتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے وجہ پوچھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: چونکہ جب لوگ قرآن پڑھیں گے اس میں ٹھونگیں ماریں گے جب ٹھونگیں ماریں گے ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے اور جب ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یقیناً میں نے اس چیز کو لوگوں سے چھپائے رکھا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۰۳ ... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بصرہ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ کتنے لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب میں چند لوگوں کا لکھا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور پھر آئندہ سال خط لکھا جواب میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے قراء کی تعداد لکھی جو پہلے سال سے زیادہ تھی پھر تیسرے سال بھی قراء کی تعداد لکھ بھیجی حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کے قراء کی تعداد بڑھ گئی۔ رواہ رستة

۲۹۴۰۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس امت پر مومن کا خوف نہیں چونکہ اس کا ایمان اسے باز رکھتا ہے اور نہ ہی فاسق کا خوف ہے چونکہ اس کا کفر وفسق نمایاں ہوتا ہے البتہ مجھے اس شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا اور جب نوک زبان ہو جائے گی اس کی تاویل کے درپے ہو جائے گا اور اپنی طرف سے تاویلیں کرنے لگے گا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۰۵..... احنف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے عہد میں کہا کرتے تھے اس امت کو ماہر لسان منافق ہلاک کرے گا اے احنف اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں تم انہی میں سے نہ ہو۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اصحاب الرائے سنت کے دشمن ہیں وہ احادیث کو حفظ کرنے سے تھکے ہوئے ہیں گویا وہ احادیث کو یاد رکھنے پر قادر نہیں جب ان سے سوال کیا جاتا ہے انھیں شرم آجاتی ہے کہ کہیں: ہم نہیں جانتے یوں سنت کے مخالف رائے استعمال کر لیتے ہیں۔ رواہ ابن ابی زمنین فی اصول السنة والاصبهانی فی الحجة

۲۹۴۰۷ ابو عمران جونی ہرم بن حیان سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: تمہیں فاسق عالم سے بچنا چاہیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی اور اس سے ڈر گئے کہ عالم فاسق کون ہے ہرم بن حیان نے خط لکھا کہ: اے امیر المومنین خدا کی قسم میں نے صرف خبر کر دی ہے (اگرچہ اس کا وقوع نہیں ہوا) تاہم ایک حکمران ہوگا جو علم کی باتیں کرے گا لیکن فسق وفجور پر عمل کرے گا یوں اسے دیکھ کر لوگ گمراہ ہوں گے۔

رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

# بے عمل عالم کی مذمت

۲۹۴۰۸..... ابو عثمان نہدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: مجھے اس امت پر سب سے زیادہ ذی علم منافق کا خوف ہے لوگوں نے پوچھا: اے امیر المومنین! ذی علم منافق کیسے ہوتا ہے؟ فرمایا: وہ یوں کہ زبانی کلامی تو وہ عالم ہو جبکہ دل اور عمل کے اعتبار سے جاہل ہو۔ رواہ مسدد وجعفر الفریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۰۹..... مطلب بن عبداللہ بن حنطب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دو شخصوں کا خوف نہیں ایک مومن جس کا ایمان واضح ہو دوسرا کافر جس کا کفر واضح ہو۔ البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو ایمان کی پناہ لیتا ہو اور عمل اس کا کچھ اور ہو۔ رواہ جعفر فیه

۲۹۴۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اصحاب رائے سے بچنا چاہئے چونکہ وہ سنت کے دشمن اور احادیث سے خالی ہوتے ہیں، اپنی رائے کا اظہار کریں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ رواہ ابن جریر واللکائی فی السنة وابن عبدالبر فی العلم والدارقطنی

۲۹۴۱۱..... زیاد بن حدیر اسدی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ مجھے تمہارے اوپر تین چیزوں کا خوف ہے اور یہ تین چیزیں اسلام کو منہدم کر دیتی ہیں وہ یہ ہیں عالم کے پھسلنے کا وہ یوں کہ ایک شخص لوگوں کے پاس رہتا ہے اور لوگ اس کے علم کے درپے ہو جاتے ہیں یوں علم تو کیا اس کی کجروی کی پیروی کرتے ہیں دوسرا وہ شخص جو منافق ہو قرآن کا قاری ہو چنانچہ قرآن سے الف اور واؤ بھی ساقط نہیں کرتا مگر لوگوں کو ہدایت سے پھیر دیتا ہے تیسرے گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا مجھے خوف ہے۔

رواہ آدم بن ایاس فی العلم ونصر المقدسی فی الحجة وجعفر الفریابی فی صفة المنافق

۲۹۴۱۲..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ بصرہ میں ایک شخص جو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہے قصہ گوئی کرتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف سورۃ یوسف کی یہ آیت لکھ کر بھیجی ''الر تلک آیات الکتب المبین نحن نقص علیک احسن القصص '' یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ہم تمہیں اچھے اچھے قصے سناتے ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد سمجھ گیا اور قصہ گوئی ترک کر دی۔ رواہ المروزی

۲۹۴۱۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے مجھے اس قوم پر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو اس قرآن کی الٹی سیدھی تاویلیں کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۴۱۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جبکہ آپ ﷺ سو رہے تھے ہم نے دجال کا تذکرہ کیا آپ ﷺ بیدار ہو گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا فرمایا: مجھے تمہارے اوپر دجال سے زیادہ گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا خوف ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابویعلی والدورقی

۲۹۴۱۵... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا اور فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ اس شخص کا خوف ہے جو مسلمان ہوگا لیکن اللہ کے ہاں بری الذمہ ہوگا اس کے گوشت کو خنزیر کے گوشت سے زیادہ قابل نفرت سمجھا جائے گا کہا جائے گا کہ یہ نافرمان ہے۔ حالانکہ وہ نافرمان نہیں ہوگا اتنے میں منبر کے قریب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین یہ کب ہوگا اور یہ آزمائش کیا زور پکڑے گی حمیت کب اپنے شعلے بلند کرے گی اولادیں کب قید کر لی جائیں گی فتنے اس قدر چکنا چور کریں گے جس طرح چکی دانوں کو پیس دیتی ہے اور جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی یہ صورتحال کب پیش آئے گی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لوگ غیر دین کے لیے علم حاصل کریں گے اور عمل کے علاوہ کسی اور کام کے لیے علم حاصل کریں گے اور آخرت کے عمل سے دنیا طلب کریں گے۔ رواہ عبداللہ بن ایوب المخز ومی فی حزنہ

۲۹۴۱۶... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر مومن کا خوف ہے اور نہ مشرک کا چونکہ اگر مومن ہے تو اس کا ایمان اسے باز رکھے گا اور اگر مشرک ہے تو اس کا شرک اسے باز رکھے گا البتہ مجھے اس منافق کا خوف ہے جو زبانی کلامی علم رکھتا ہو بھلی باتوں کا حکم دے گا اور خود برائیوں میں پڑا ہوگا۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۱۷... ''مسند انس رضی اللہ عنہ'' عباد بن کثیر حسن کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قاریوں کے فخر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو چنانچہ وہ جابر و ظالم (حکمران) لوگوں سے بھی زیادہ فخر کریں گے اللہ تعالیٰ کو متکبر قاری سے زیادہ کوئی شخص مبغوض نہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۴۱۸... ''ایضاً'' ابان کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے قراء کی ایک جماعت لائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اپنے رب تعالیٰ کی۔ سوال ہوگا: تم سوال کس سے کرتے تھے؟ جواب دیں گے: اے ہمارے رب تجھ سے ہم سوال کرتے تھے حکم ہوگا: تم کس کی مغفرت چاہتے تھے؟ کہیں گے: اے ہمارے رب تجھی سے مغفرت طلب کرتے تھے، حکم ہوگا: تم جھوٹ بولتے ہو تم نے باتوں باتوں میں میری عبادت کی صرف زبانی کلامی میری بخشش طلب کی اور دلوں کے اعتبار سے مجھ سے بھاگے رہے ان لوگوں کی زنجیر بنائی جائے گی اور پھر تمام مخلوقات کے سامنے انھیں گمایا جائے گا اور کہا جائے گا: یہ لوگ امت محمد ﷺ کے کذاب ہیں۔

رواہ ابو الشیخ فی الثواب

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذیل اللآ لی ۱۹۴۔

# عالم باعمل ہو

۲۹۴۱۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: اے حاملین قرآن قرآن پر عمل کرتے رہو چونکہ عالم وہی ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہو اور اس کا عمل اس کے علم کے موافق ہو عنقریب کچھ لوگ ہوں گے جو علم حاصل کریں گے لیکن علم ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا ان کا باطن ان کے ظاہر کے مخالف ہوگا ان کا عمل ان کے علم کے مخالف ہوگا حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے اور ایک دوسرے پر فخر کریں گے حتی کہ ان میں سے بعض اپنے ساتھی پر غصہ ہوں گے وجہ صرف اتنی ہوگی کہ وہ دوسروں کے ساتھ جا بیٹھے گا ان لوگوں کے اعمال ان کی

مجلسوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھنے پائیں گے۔

رواہ الدارقطنی فی حدیث ابن مردک والخطیب فی الجامع وابوالغنا نم النرسی فی کتاب انس والعاقل وابن عساکر

۲۹۴۲۰ ''مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ'' جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اہل جنت کے کچھ لوگ اہل دوزخ کے بعض لوگوں پر جھانکیں گے اور کہیں گے بھلا تم دوزخ میں کیوں داخل ہوگئے حالانکہ ہم جنت میں تمہاری تعلیم ہی کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں؟ دوزخی جواب دیں گے: ہم حکم دیتے تھے جس کا خود نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن النجار

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے القصاص المذکرین ۵۶۔

۲۹۴۲۱ ...حذیفہ کی روایت ہے کہ: اے قراء اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے لوگوں کا راستہ اپناؤ بخدا اگر تم نے استقامت دکھائی تو سبقت لے جاؤ گے اور اگر تم نے اس راستے کو چھوڑ دیا اور دائیں بائیں مڑ گئے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۲۹۴۲۲ ''مسند معاویہ بن ابی سفیان'' رسول کریم ﷺ نے پیچیدہ مسائل سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۳ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب علم اٹھالیا جائے گا اور علم حاملین علم کے ختم ہو جانے سے اٹھ جاتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن مجید ان کے دلوں میں بوسیدہ ہو جائے گا اور وہ لگاتار پستی میں گرتے چلے جائیں گے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ ان کی پستی کیا چیز ہے؟ فرمایا: ایک شخص قرآن پڑھے گا اور اس کی حلاوت اور لذت نہیں پائے گا وہ ایک سورت شروع کرے گا اور آخر تک پہنچ جائے گا اگر ان سے ممنوعہ امور صادر ہو جائیں تو کہہ دیں گے: اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور اگر فرائض کو چھوڑ دیں گے کہیں گے: اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب نہیں دے گا ہم نے شرک تھوڑا ہی کیا ہے امید کے متوالے ہوں گے لیکن ان میں خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے انھیں بہرہ اور اندھا کر دیا ہے کیا وہ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے یا پھر ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ رواہ الدیلمی

۲۹۴۲۵ مسند عبداللہ: اللہ تعالیٰ اس دین کی وجہ سے بہت سوں کو سر بلندی عطا فرمائے اور بہت سوں کو پستی کے گڑھوں میں پھینک دے گا۔

رواہ ابویعلی

۲۹۴۲۶ حسن کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس علم کے حصول کے لیے بہت سارے لوگوں کو کھڑا کرے گا وہ خوف خدا کی لیے علم نہیں حاصل کریں گے بلکہ یہ علم ان پر حجت ہوگا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ علم کے لیے اس واسطے اٹھائے گا تا کہ علم ضائع نہ ہو۔ رواہ ابن النجار

۲۹۴۲۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اسوقت تک برابر خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک علم ان کے علماء بڑوں اور شرفاء کی طرف سے آتا رہے گا چنانچہ لوگوں کے پاس جب علم چھوٹوں اور نچلے طبقہ کے لوگوں کی طرف سے آئے گا تو ہلاک ہو جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۸ ابوعالیہ کی روایت ہے کہ: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ان کے دل قرآن سے خالی ہوں گے اور کپڑے کی طرح بوسیدہ ہوں گے قرآن کی حلاوت اور لذت نہیں پائیں گے اگر ان سے کوتاہیاں سرزد ہوئیں تو کہیں گے اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے اگر ممنوعات کا ارتکاب ہو تو کہیں گے اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ سب کچھ معاف کر دیتا ہے وہ امید کے متوالے ہوں گے اور خوف نام کی چیز نہیں ہوگی انھوں نے بھیڑیوں کے دلوں پر بھیڑوں کی کھالیں منڈھ رکھی ہوں گی حکم خدا کو ٹوٹتا دیکھ کر چشم پوشی کر لینے والا ان کے ہاں سب سے افضل ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۴۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: (اے لوگو) وادی الحزان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وادی الحزن کیا ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی دن میں ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس وادی کو ریا کار قاریوں کے لیے تیار کر رکھا ہے سب سے برا قاری وہ ہے جو حکمرانوں سے ملاقاتیں کرتا ہو۔

رواہ العقیلی والعسکری فی المواعظ وفیہ عبداللّٰہ بن حکیم ابوبکر الداھری لیس بشی ابن عساکر

# فصل.....علوم مذمومہ اور مباحہ کے بیان میں

## علم نجوم

۲۹۴۳۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: علم نجوم بس اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم راستوں کی تعیین کرسکو اور انساب کا بھی اتنا ہی علم حاصل کرو جس سے صلہ رحمی کرسکو۔ رواہ ھناد

۲۹۴۳۱۔ ھرماس بن حبیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز مغرب پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے اور مسجد کے فرش پر کنکریاں ہموار کر کے چادر بچھائی اور لیٹ گے اور پھر فرمایا: کیا مرزم (جاڑا) اس کے بعد دور ہوگیا ہے؟ کسی نے جواب نہ دیا میں نے کہا: اے امیر المومنین! مرزم کیا ہے؟ فرمایا: گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے میں نے کہا: اے امیر المومنین ہم تو مچھلی کو مرزم کہتے ہیں فرمایا گدھ پرندہ خریف کا مرزم ہے۔ رواہ ابن جریر

۲۹۴۳۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم نجوم بس اتنا ہی سیکھو جس سے تم بحر و بر میں تاریکیوں میں راستوں کی تعیین کرسکو۔ اس کے بعد رک جاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۳۳۔ ربیع بن سبرہ جہنی کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب فتوحات کا دائرہ کار وسیع ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام جانے کا قصد کیا میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا جب آپ رضی اللہ عنہ نے رات کے اول حصہ میں چلنے کا ارادہ کیا تو میں نے دیکھا کہ چاند منزل دبران میں ہے، میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کرنا چاہا لیکن مجھے خیال آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نجوم کے تذکرہ کو ناپسند کرتے ہیں میں نے عرض کی: اے ابوحفص چاند کی طرف دیکھیں آج رات اس کا مطلع کتنا خوبصورت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابن سبرہ میں جانتا ہوں تم کیا چاہتے ہو؟ تم کہنا چاہتے ہو کہ چاند منزل دبران میں ہے۔ اللہ کی قسم! ہم سورج کے بھروسے پر نکلتے ہیں اور نہ ہی چاند کے بھروسہ پر ہم تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے نکلتے ہیں۔ رواہ الخطیب وابن عساکر فی کتاب النجوم

۲۹۴۳۴۔ مسند علی رضی اللہ عنہ" عمیر بن سعید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا آپ رضی اللہ عنہ بتا رہے تھے کہ اس "زہرہ" کو عرب زہرہ کا نام دیتے ہیں جب کہ عجمی لوگ اسے "اناہید" کا نام دیتے ہیں، چنانچہ دو فرشتے تھے اور وہ لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے زہرہ ایک عورت تھی وہ ان فرشتوں کے پاس آئی ان دونوں کے دل میں خیال پیدا ہوا اور ہر ایک نے دوسرے سے اسے چھپانا چاہا، ایک نے دوسرے سے کہا: اے میرے بھائی میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا ہے میں تجھ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں، دوسرا بولا اے میرے بھائی ہو شاید میرے دل میں بھی یہی بات آئی ہو۔ چنانچہ دونوں کا اس پر اتفاق ہوگیا عورت نے کہا: کیا تم مجھے نہیں بتاتے کہ تم کسی چیز کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور کس چیز کے ذریعہ آسمان سے نیچے زمین کی طرف اترتے ہو۔ دونوں نے کہا "بسم اللہ الاعظم" کی وجہ سے ہم آسمانوں پر جاتے ہیں اور آسمانوں سے نیچے آتے ہیں، عورت بولی! میں تمہارے ارادے کی اسوقت تک موافقت نہیں کروں گی جب تک تم مجھے یہ علم نہیں سکھا دو گے، ایک نے دوسرے سے کہا: اسے علم سکھا دو دوسرے نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت کیسے برداشت کریں گے دوسرا بولا ہمیں اللہ تعالیٰ کی وسیع تر رحمت کی امید ہے چنانچہ فرشتے نے عورت کو علم سکھا دیا عورت نے اس علم کو پڑھا اور وہ آسمان میں پرواز کرگئی اس پر فرشتے کو سخت گھبراہٹ ہوئی اس نے اپنا سر جھکا لیا اور فکرمند ہوگیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو مسخ کر کے ستارہ بنا دیا۔

رواہ ابن راھویہ وعبد بن حمید وابن ابی الدنیا فی العقوبات وابن جریر وابو الشیخ فی العظمۃ والحاکم

۲۹۴۳۵۔ عطاء کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا علم نجوم کی کوئی اصل ہے؟ فرمایا: جی ہاں چنانچہ ایک نبی تھے انھیں یوشع بن نون کہا جاتا تھا ان سے ان کی قوم نے کہا: ہم آپ پر اسوقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ ہمیں مخلوق کی ابتداء اور مخلوق کی عمروں

کے متعلق نہیں بتادیں گے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کی طرف وحی بھیجی چنانچہ یوشع علیہ السلام کی قوم پر بارش برسی اور پہاڑ پر صاف وشفاف پانی ٹھہر گیا پھر اللہ تعالیٰ نے سورج چانداور ستاروں کی طرف وحی بھیجی کہ اس پانی میں چلو جبکہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ وہ اوران کی قوم اس پہاڑ پر چڑھیں چنانچہ پہاڑ پر چڑھے اور پانی کے پاس کھڑے ہوئے مخلوق کی ابتداء اوراپنی عمروں کے متعلق انھیں تمام تر معلومات حاصل ہوگئیں یہ علم انھیں سورج چانداور ستاروں کے چلنے کے راستوں سے حاصل ہوا حتیٰ کہ وہ اتنے ماہر ہوگئے کہ انھیں یہ بھی علم ہوگیا کہ کون کب مرے گا اور کب بیمار ہوگا اور کب کس کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا ایک عرصہ تک وہ اسی حالت پر رہے پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے ان لوگوں سے ان کے کفر کی وجہ سے جنگ کی چنانچہ وہ لوگ جنگ میں اسی کو بھیجتے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہوتا اور جس کی موت کا وقت قریب ہوتا اسے گھر ہی میں چھوڑ آتے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے آدمی قتل ہوتے اور دشمن کا کوئی شخص مقتول نہ ہوتا داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی اے میرے رب میں تیری اطاعت پر جنگ کرتا ہوں جبکہ یہ لوگ تیری معصیت پر لڑرہے ہیں میرے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اور ان کا کوئی فرد قتل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: میں نے ان لوگوں کو مخلوق کی ابتداء اوران کی عمروں کی جانچ کا علم دیا ہے یہ لوگ اسی شخص کو جنگ میں بھیجتے ہیں جس کی موت کا وقت ابھی قریب نہ ہو جس کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے اسے گھروں میں پیچھے چھوڑ دیتے ہیں اسی وجہ سے تمہارے ساتھی مقتول ہوتے ہیں اوران کا کوئی ساتھی مقتول نہیں ہوتا۔ داؤد علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے پوچھا: یا اللہ تو نے انھیں کیسے یہ علم دیا حکم ہوا: انھیں سورج چاند ستاروں اوردن رات کے چلنے کی راہوں سے علم ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی سورج آگے بڑھنے سے رک گیا اوردن بڑا ہوگیا یوں رات اوردن کے اضافے میں خلط واقع ہوا اور انھیں اختلاط کا علم نہ ہوا اوران کے حساب میں بھی گڑبڑ واقع ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی وجہ سے ستاروں میں غور وفکر کرنا ممنوع ہے۔

رواہ الخطیب فی کتاب النجوم وسندہ ضعیف

۲۹۴۳۶ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابن النجار

۲۹۴۳۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع کیا ہے اور مجھے پوری طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۴۳۸ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے نے گدھوں کو گھوڑیوں پر کدوانے سے منع کیا اور ستاروں میں غور وفکر کرنے سے منع کیا اوراچھی طرح پوراوضو کرنے کا حکم دیا۔ رواہ العقیلی وابن مردویہ والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۳۹ عبداللہ بن عوف بن احمر کی روایت ہے کہ مسافر بن عوف بن احمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: جب انباری سے اہل نہروان کی طرف واپس لوٹے۔ کہا کہ: اے امیر المومنین! اس وقت آپ سفر پر نہ نکلیں اورآپ اسوقت سفر پر نکلیں جب دن کی تین گھڑیاں بیت جائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ دریافت کی مسافر بن عوف نے کہا: چونکہ اگر آپ اس وقت سفر کریں گے آپ اور آپ کے ساتھی آزمائش میں پڑجائیں گے اورانھیں شدید نقصان اٹھانا پڑے گا اگر آپ میری بتلائی ہوئی ساعت میں سفر کریں گے تو آپ کامیاب ہوں گے آپ کو غلبہ حاصل ہوگا اور آپ مال غنیمت بھی حاصل کرپائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور آپ کے بعد ہمارے پاس بھی کوئی نجومی نہیں کیا تمہیں معلوم ہے میرے گھوڑے کے پیٹ میں کیا ہے مسافر نے کہا مجھے حساب لگانے سے علم ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری اس بات کو قرآن جھٹلاتا ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اوروہی جانتا ہے کہ بارش کب برسے گی اور ماؤں کے بطون میں کیا ہے محمد ﷺ نے اس علم کا دعویٰ نہیں کیا جس علم کا دعویٰ تم کرتے ہو تمہارا دعویٰ ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی سفر کرے گا تو اسے برائی کا سامنا کرنا پڑے گا یوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم تمہارے خیال اورعلم کی تکذیب کرتے ہیں تمہارا خیال ہے کہ اس ساعت میں جو سفر کرے گا وہ کامیاب وکامران ہوگا مجھے تمہارے اوپر ایسا ہی اعتماد ہے جیسا کسی کافر پر یا اللہ! تو ہی نیک فالی اور بدفالی پر قادر ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہم اس شخص کے خیال کی تکذیب کر

تے ہیں اس کی مخالفت کرتے ہیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے لوگو! علم نجوم سے بچو البتہ صرف اتنا ہی یہ علم سیکھو جس سے تمہیں بحر وبر میں راستوں کا تعین ہو سکے نجومی تو کافر کی مانند ہوتا ہے اور کافر کا انجام دوزخ ہے اگر آج کے بعد مجھے پتا چلا تم نے ستاروں میں غور وفکر کی ہے میں تمہیں تاحیات قید دوام میں رکھوں گا پھر اسی وقت سفر پر نکل پڑے اور اہل نہروان کے پاس پہنچ گئے اہل نہروان کا قتل عام کیا پھر لوگوں سے فرمایا اگر ہم اس شخص کی بتائی ہوئی ساعت میں سفر کرتے اور ہمیں کامیابی ہوتی تو کہنے والا کہتا: علی رضی اللہ عنہ نے اسی گھڑی سفر کیا جس کی اطلاع انھیں نجومی نے دی تھی جبکہ محمد ﷺ کے پاس کوئی نجومی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے بعد ہمارے پاس کوئی نجومی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں پر قیصر وکسریٰ کی سلطنتیں فتح کیں اور بہت سے علاقے فتح کیے اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد کرو وہی بقیہ امور کی کفایت کرتا ہے۔

رواہ الحارث والخطیب فی کتاب النجوم

۲۹۴۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نجوی لوگ عجم کے نجومی ہیں جو شخص نجومی کے پاس جائے گا اور اس کی باتوں پر یقین رکھے گا گویا اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی تعلیمات کا انکار کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۴۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا اے علی! نجومیوں کے پاس مت بیٹھو۔

رواہ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والدیلمی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الجامع المصنف ۲۴۳۔

# علم نسب کا بیان

۲۹۴۴۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم انساب اتنا ہی حاصل کرو جس سے تم صلہ رحمی کر سکو۔ رواہ ھناد

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۵۴۔

۲۹۴۴۳ سفیان، ابن جریج، عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ نے مسجد میں لوگوں کا جم غفیر دیکھا اور یہ لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص بڑا علامہ ہے۔ فرمایا: کیسا علامہ ہے عرض کی: یہ عرب کے انساب اشعار اور جنگوں کے حالات کا ماہر ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ علم ایسا ہے کہ جس کا ہونا نفع بخش نہیں اور اس سے جاہل رہنا باعث ضرر نہیں۔ رواہ الدیلمی

# قصہ گوئی کا بیان

۲۹۴۴۴ قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو قصہ گوئی کرتے دیکھا اس سے فرمایا: کیا تمہیں سورت یوسف یاد ہے اس نے کہا: جی ہاں فرمایا پڑھو اس شخص نے سورت پڑھنی شروع کی اور جب ''نحن نقص علیک احسن القصص '' پڑھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم قرآن کے اچھے اچھے قصوں سے زیادہ اچھے قصے بیان کرنا چاہتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۴۵ ابونضرہ کی روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لی آپ رضی اللہ عنہ نے پہلے انہیں منع کیا پھر اجازت دے دی۔ رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۴۶ بشر بن عاصم کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کی اجازت لینی چاہی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جی ہاں قصہ گوئی ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ رواہ العسکری فی المواعظ

۲۹۴۴۷ سائب بن یزید کی روایت ہے نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی چنانچہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قصہ گوئی کے متعلق اجازت طلب کی آپ رضی اللہ عنہ نے

اجازت دے دی۔رواہ العسکری

۲۹۴۴۸.....ثابت بنانی کی روایت ہے کہ سب سے پہلے عبید بن عمیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورخلافت میں قصہ گوئی کی۔ رواہ ابن سعد والعسکری فی المواعظ

۲۹۴۴۹.....ابوالبختری کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص لوگوں کو خوف دلا رہا ہے فرمایا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: ایک شخص لوگوں کو نصیحت کررہا ہے۔ فرمایا: نہیں یہ شخص لوگوں کو نصیحت نہیں کررہا بلکہ کہتا ہے میں فلاں بن فلاں ہوں مجھے پہچان لو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو اپنے پاس بلوایا اور کہا: کیا تم ناسخ منسوخ کو جانتے ہو؟ کہا: نہیں فرمایا: ہماری مسجد سے نکل جاؤ اور اس میں نصیحت مت کرو۔رواہ المروزی فی العلم والنحاس فی نسخہ والعسکری فی مواعظ

۲۹۴۵۰.....ابویحییٰ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور میں قصہ گوئی کررہا تھا۔ فرمایا کیا ناسخ اور منسوخ میں تمیز کرسکتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں فرمایا: تو اپنا تعارف کرانا چاہتا ہے۔رواہ المروزی فی العلم

۲۹۴۵۱.....شریح کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ان کے پاس درہ تھا اور آپ کوفہ کے بازار میں چل رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے تاجروں کی جماعت اپنا حق لو اور دوسروں کو حق دو سلامتی میں رہوں گے تھوڑا نفع ردنہ کرو چونکہ ایسا کرنے سے کثیر نفع سے محروم رہو گے۔ یوں آپ رضی اللہ عنہ نے چلتے چلتے ایک قصہ گو کے پاس پہنچے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے میں تم سے دو سوال پوچھتا ہوں اگر تم نے درست جواب دیا تو بہت اچھا ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا قصہ گو نے کہا: اے امیرالمومنین پوچھئے کیا پوچھنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بتاؤ ایمان کو قائم رکھنے والی کونسی چیز ہے اور ایمان کو زائل کرنے والی چیز کونسی ہے؟ اس شخص نے کہا تقویٰ سے ایمان قائم رہتا ہے اور طمع سے ایمان زائل ہوجاتا ہے۔رواہ وکیع فی الغرر

۲۹۴۵۲ حارث کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں داخل ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو کسی قصہ گو کی آواز سنائی دی جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو وہ خاموش ہوگیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ قصہ گو نے کہا: میں ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد بہت سارے قصہ گو ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔رواہ عمیر بن فضالۃ فی امالیہ

۲۹۴۵۳.....سعید بن ابی ھند کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک قصہ گو کے پاس سے گزرے آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص کیا کہتا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ قصہ گوئی کررہا ہے فرمایا نہیں بلکہ اپنا تعارف کرا رہا ہے۔رواہ مسدد وصحح

۲۹۴۵۴ "مسند تمیم داری رضی اللہ عنہ" سائب بن یزید کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں قصہ گوئی نہیں کی جاتی تھی، چنانچہ سب سے پہلے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے قصہ گوئی کی انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اجازت دے دی چنانچہ وہ کھڑے ہو کر قصہ گوئی کرتے تھے۔رواہ ابونعیم

۲۹۴۵۵.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے مسجد میں چراغ جلایا۔

## علم نحو کے بیان میں

۲۹۴۵۶.....ابواسود دوئلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے سر جھکا رکھا ہے اور گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے امیرالمومنین آپ کس سوچ میں پڑے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے اس شہر میں لوگوں کو اعراب میں بہت غلطیاں کرتے دیکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اصول عربیت میں ایک وثیقہ لکھ دوں۔ میں نے عرض کی، اگر آپ ایسا کردیں گے تو آپ ہمیں زندہ کردیں گے اور یہ زبان ہمارے اندر زندہ رہے گی پھر میں تین دن بعد آیا آپ رضی

اللہ عنہ نے مجھے ایک نوشتہ دیا اس میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم کلام سارے کا سارا اسم ہے فعل ہے اور حرف ہے، اسم وہ ہے جو مسمی کے متعلق خبر دے فعل وہ ہے جو مسمی کی حرکت کے متعلق خبر دے اور حرف ایسے معنی کے متعلق خبر دیتا ہے جو اسم میں ہے اور نہ فعل میں پھر فرمایا: اس میں مزید اصولوں کا اضافہ کرو اور اے ابواسود! جان لو کہ اشیاء کی تین قسمیں ہیں ظاہر، مضمر اور ایک وہ شئی جو ظاہر ہے اور نہ مضمر ابواسود کہتے ہیں میں نے کچھ اور اصول جمع کیے اور آپ کے سامنے پیش کیے ان میں میں نے حروف نصب پانچ ہی لکھے تھے وہ یہ اِنَّ، اَنَّ لَیۡتَ، لَعَلَّ کَاَنَّ ان میں میں نے لٰکِنَّ نہیں ذکر کیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تم نے لکن کو کیوں چھوڑ دیا میں نے عرض کیا کیا یہ بھی انہی میں سے ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حروف نصب میں لکن کا بھی اضافہ کیا۔ رواہ ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ

۲۹۴۵۷... صعصعہ بن صوحان کی روایت ہے کہ ایک اعرابی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس جملے کو کیسے پڑھتے ہیں: لایا کلہ الا الخاطون کل واللہ یخطو (اعرابی نے اعراب میں غلطی کی الخاطئون کی بجائے الخاطون ہونا چاہئے اور واللہ کی بجائے واللہ حا کی کسرہ کے ساتھ ہونا چاہئے اور یخطو کی بجائے یخطا ہونا چاہئے تھا چونکہ الخاطون خطا یخطو یعنی قدم بڑھانا سے ہے اور جملہ مقصود خطی یخطی بمعنی غلطی کرنا خطا کرنا تھا) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا من کر ہنس دیئے اور فرمایا: "لا یا کلہ الخاطون" اعرابی نے کہا: اے امیر المومنین آپ نے سچ فرمایا پھر کہا: "ما کان اللہ لیسلم عبدہ" (اس میں بھی غلطی تھی) یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابواسود دوئلی کی طرف التفات کیا اور فرمایا: بہت سارے عجمی دین میں داخل ہو چکے ہیں لہٰذا کچھ ایسے اصول بناؤ جن سے راہنمائی لے کر لوگ اپنی زبانوں کو محفوظ کر سکیں۔ چنانچہ رفع نصب اور جر کی پہچان لکھی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر وابن النجار

# علم باطن کا بیان

۲۹۴۵۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علم باطن اللہ تعالیٰ کے اسرار میں سے ہے اور اللہ کا ایک حکم ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

رواہ ابو عبدالرحمن السلمی والدیلمی وابن الجوزی فی الواھیات وقال لایصح وعامۃ رواتہ لایعرفون

کلام:...... حدیث نہایت ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۲۸۱ وذیل اللآلی ۴۴

۲۹۴۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنت کی طرف بہت ساری اقوام سبقت لے گئی ہیں حالانکہ ان کے پاس اتنی زیادہ نمازیں ہیں اور نہ روزے حج ہیں اور نہ عمرے البتہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو سمجھا اور اس کی پابندی کی۔ رواہ الدینوری فی المجالسۃ

# باب...... علم اور علماء کے آداب کے بیان میں

## فصل...... روایت حدیث کے بیان میں

۲۹۴۶۰ "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" حافظ عماد الدین بن کثیر (فی مسند صدیق) حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری بکر بن محمد الصیرفی (مرو میں) موسیٰ بن حماد مفضل بن غسان علی بن صالح موسیٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن، ابراہیم بن عمرو بن عبید تیمی قاسم بن محمد کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے احادیث جمع کی تھیں ان کی تعداد پانچ سو تک پہنچتی تھی ایک رات کروٹیں لیتے لیتے گزار دی میں رنجیدہ ہوئی اور عرض کی: آپ کروٹیں لے رہے ہیں کوئی تکلیف تو نہیں یا پھر کیا وجہ ہے؟ صبح ہوئی فرمایا: اے بیٹی احادیث کا وہ مجموعہ لاؤ جو تمہارے پاس ہے میں مجموعہ لائی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آگ منگوائی اور وہ مجموعہ جلا دیا اور فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں مر جاؤں اور یہ مجموعہ تمہارے پاس ہی رہ جائے اور اس میں وہ وہ حدیثیں بھی ہوں جن کے راوی پر میں نے بھروسہ اور اعتماد کر لیا ہوا۔

بات حقیقت میں یوں نہ ہو جیسے اس نے مجھے بیان کی تھی اور یوں غلط بات میں میری تقلید کی جائے۔

وقد رواہ القاضی ابو امیۃ الاحوص بن المفضل بن غسان الغلا ابی بسندہ

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے اس مجموعہ کے بارے میں کہتے ہیں ممکن ہے یہ ان احادیث کا مجموعہ ہو جن کا سماع حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے براہ راست حضور نبی کریم ﷺ سے نہ کیا ہو اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بالواسطہ سماع کیا ہو جیسے حدیث جدہ وغیرہ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے زیادہ حافظ حدیث تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس وہ احادیث بھی تھیں جو کسی دوسرے صحابی کے پاس نہیں تھیں جیسے ”ہر نبی کو وہیں دفن کیا جاتا ہے جہاں اس کی روح قبض ہوتی ہے“ وغیرہ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ناپسند سمجھا کہ جو احادیث میں نے براہ راست نہیں سنیں ان میں میری تقلید کی جائے۔

۲۹۴۶۱ .... ”ایضاً“ ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے: محمد بن عمر اسلمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد قلیل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حضرت اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احتیاج روایت حدیث سے پہلے وفات پا چکے تھے البتہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرویات کی تعداد اس لیے زیادہ ہے حالانکہ یہ حضرات مسند خلافت پر رہے ہیں ان سے سوالات کیے جاتے یہ حضرات جواب دیتے اور لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ مقتدا اور پیشوا ہیں ان کے اقوال وافعال کو امت نے حفظ کیا ہے چونکہ ان سے فتویٰ لیا جاتا وہ فتویٰ دیتے تھے حدیث کا سماع کیا حدیث یاد کی اور دوسروں تک پہنچائی چنانچہ رسول کریم ﷺ کے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات سے کم ہیں جیسے ابوبکر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، ابی بن کعب، سعد بن عبادہ، عبادہ بن الصامت، اسید بن حضیر، معاذ بن جبل اور ان جیسے کئی دوسرے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چنانچہ ان حضرات کی مرویات کی تعداد اس طرح کثیر نہیں جس طرح دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کی تعداد کثیر ہے جیسے حضرت جابر بن عبداللہ، ابی سعید خدری، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبداللہ بن عباس، رافع بن خدیج، انس بن مالک، براء بن عازب اور ان جیسے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چونکہ یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد زندہ رہے ان کی عمریں بھی طویل ہوئیں اور روایت حدیث میں لوگوں کو ان کی محتاجی ہو جبکہ بہت سارے صحابہ دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کی طرف روایت حدیث کا احتیاج نہیں ہوا چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد اس وقت زیادہ تھی اسی طرح بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے بھی تھے جو آپ ﷺ کی حدیث آگے روایت نہیں کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ کی صحبت میں عرصہ تک رہے۔ سماع بھی کیا۔ چنانچہ ان حضرات نے یہ سمجھا کہ روایت حدیث نہایت باریک بینی کا کام ہے لہٰذا اس میں کمال احتیاط اسی میں ہے کہ روایت حدیث ہی سے اجتناب کیا جائے بایں ہمہ بعض حضرات عبادت جہاد فی سبیل اللہ اور اسفار میں رہے حتیٰ کہ اسی عالم میں دنیا سے رخصت ہوئے اور ان سے چند احادیث بھی مروی نہ ہوسکیں انتہیٰ۔

۲۹۴۶۲ قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی اسے یاد رکھا پھر جیسے سنی ایسے ہی دوسروں تک پہنچائی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۳ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم تمہیں جو حدیثیں بھی سناتے ہیں وہ سبھی کی سبھی رسول اللہ ﷺ سے ہم نے براہ راست نہیں سنیں البتہ بعض احادیث براہ راست سنی ہیں اور بعض احادیث ہم نے اپنے ساتھیوں سے سنی ہیں چونکہ ہم اونٹ چرانے میں مشغول رہتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۲۹۴۶۴ حضرت حسان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ان کے والد بشیر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد کرے، بہت سارے حامل فقہ فقیہ نہیں ہوتے اور بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ کو فقہ پہنچاتے ہیں۔ تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنے میں، مسلمان حکمرانوں سے خیر خواہی کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ لازم رہنے میں۔ رواہ الطبرانی وابن قانع وابونعیم وابن عساکر

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۵۸۔

۲۹۴۶۵... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ہم عرب میں احادیث بیان کرتے ہیں اور ان میں تقدیم وتاخیر ہوجاتی ہے۔رواہ البیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر

۲۹۴۶۶.....حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے کو تروتازہ رکھے جو میری بات سنے پھر اس میں اضافہ نہ کرے بہت سارے حاملین کلمہ اپنے سے زیادہ یادرکھنے والے کو پہنچاتے ہیں تین چیزوں کے متعلق مومن کا دل خیانت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کے لیے خالص عمل کرنا حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا مسلمانوں کی دعا ان کی جماعت کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۴۶۷... ”مسند سلمان فارسی رضی اللہ عنہ“ یہ کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ آخرت کے دن، فرشتوں، کتاب، انبیاء، موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان رکھوں اور یہ ایمان رکھو کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہے گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پورا وضو کر کے وقت پر نماز قائم کرو زکواۃ دو رمضان کے روزے رکھو اگر تمہارے پاس مال ہو تو بیت اللہ کا حج کرو دن رات میں ۱۲ رکعت نماز پڑھو وتر کسی رات نہ چھوٹنے پائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ والدین کی نافرمانی نہ کرو ظلم کرکے یتیم کا مال مت کھاؤ، شراب مت پیو، زنا مت کرو، اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم مت اٹھاؤ جھوٹی گواہی مت دو بدعت کا ارتکاب مت کرو اپنے بھائی کی غیبت مت کرو پاکدامن عورت پر تہمت مت لگاؤ اپنے مسلمان بھائی سے خیانت مت کرو کھیل کود سے اجتناب کرو لہو ولعب سے بچتے رہو کوتاہ قد کو بونا مت کہو۔ بایں طور کہ تم اس کی تحقیر کرنا چاہو کسی کا تمسخر نہ اڑاؤ لوگوں کے درمیان چغلخوری مت کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرو آزمائش مصیبت میں صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بےخوف مت رہو اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلقی مت کرو اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کسی پر لعنت مت بھیجو (معلوم ہوا یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں) تسبیح تکبیر اور تہلیل زیادہ سے زیادہ کرو جمعہ اور عیدین کے اجتماعات میں حاضر رہو۔ جان لو جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ پہنچ کر رہے گی ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی مصیبت جو تمہیں پہنچتی ہے وہ چوک جائے اور جو مصیبت تمہیں نہیں پہنچی وہ کبھی نہیں پہنچے گی اور ہر حال میں قرآن کو پڑھو کسی حال میں بھی قرآن کو مت چھوڑو۔

رواہ الحافظ ابو القاسم بن عبدالرحمن بن محمد بن اسحاق بن مندہ والحافظ ابو الحسن علی بن ابی القاسم بن بابویہ الرازی فی الاربعین ابن عساکر والرافعی عن سلمان

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے چالیس احادیث حفظ کرنے کے متعلق پوچھا اس پر آپ نے یہ طویل حدیث ذکر فرمائی میں نے پوچھا جو انھیں یاد کرے اسے کیا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء اور علماء کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۹۴۶۸ ”ایضاً“ ابن عساکر ابی الحسن حنائی ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم بجلی بلوطی حاتم بن مہدی بلوطی علی بن حسین اسحاق ابی علی بن حسین، محمد بن ابراہیم شامی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری لیث مجاہد کی سند سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے چالیس احادیث کا تذکرہ کیا تھا ان کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا: میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث حفظ کیں وہ جنت میں داخل ہوگا اور اللہ تعالیٰ انبیاء اور علماء کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۹۴۶۹ ”مسند سلمہ بن الاکوع“ یعقوب بن عبداللہ بن سلیمان بن اکیمہ لیثی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہم آپ سے حدیثیں سنتے ہیں اور پھر جو سنا ہوا اسی طرح آگے بیان کرنے کی قدرت نہیں رکھتے اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہ قرار دو اور معنی درست ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۰... صالح بن کیسان کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں اور زہری اکھٹے ہوگئے اور ہم طلب علم کے لیے نکلے تھے زہری نے کہا: آؤ تاکہ ہم

سنن کو لکھ لیں چنانچہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے مروی احادیث لکھیں پھر کہا آؤ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال وافعال کو لکھیں کیونکہ اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور افعال بھی سنت ہیں میں نے کہا: میں اسے سنت نہیں سمجھتا لہٰذا میں نہیں لکھوں گا زہری نے کہا: بلکہ یہ بھی سنت ہے تاہم زہری نے آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لکھ لیے اور میں نے نہ لکھے وہ تو کامیاب رہا جبکہ مجھ سے علم کا بڑا حصہ ضائع ہوا۔

رواہ یعقوب بن سفیان البیہقی فی المدخل وابن عساکر

۲۹۴۷۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو میری بات سنے اسے یاد رکھے پھر دوسروں تک پہنچائے جنہوں نے اسے نہ سنا ہو، بہت سارے حاملین فقہ اپنے سے بڑے فقیہ تک پہنچاتے ہیں۔

رواہ ابن النجار وابن عساکر

۲۹۴۷۲..... سائب بن یزید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے آپ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: تم یا تو رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثوں کو چھوڑ دو یا پھر میں تمہیں دوس کے علاقے میں پہنچا دوں گا اسی طرح کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: تم حدیثیں بیان کرنا چھوڑ دو یا میں تمہیں بندروں کی زمین تک پہنچا دوں گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۷۳..... ابن ابی سفیان کی روایت ہے کہ انھوں نے خطاب کیا اور کہا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیثیں کم بیان کرو اگر تم روایت حدیث کرنا بھی چاہتے ہو۔ تو وہی روایت کرو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں روایت ہوتی تھیں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

## کتابت حدیث میں احتیاط

۲۹۴۷۴..... زہری عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سنن لکھنے کا ارادہ کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فتویٰ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا کہ آپ لکھیں تاہم عمر رضی اللہ عنہ اسی شش و پنج میں پڑے اور استخارہ کرتے رہے چنانچہ ایک ماہ بعد ایک دن صبح کو اٹھے اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں پختہ بات ڈال دی اور فرمایا: میں نے سنن کو لکھنا چاہا مجھے ایک قوم یاد آئی جو تم سے پہلے ہوئی ہے انھوں نے ایک کتاب لکھی پھر اسی کتاب پر جھکے رہ گئے اور انھوں نے کتاب اللہ کو بالکل چھوڑ دیا بخدا میں کتاب اللہ کے ساتھ کسی چیز کو خلط نہیں کروں گا۔ رواہ ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۴۷۵..... ابن وہب کی روایت ہے کہ میں نے مالک کو حدیث سناتے سنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا پھر فرمایا: کتاب اللہ کے ساتھ اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۶..... یحییٰ بن جعدہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ سنت لکھیں پھر ان کے لیے یہ رائے ظاہر ہوئی کہ نہ لکھیں پھر مختلف شہروں میں فرمان لکھ بھیجا کہ جس کے پاس اس قسم کی کوئی چیز لکھی ہو وہ اسے مٹا دے۔ رواہ ابوخیثمة وابن عبد البر معالمی العلم

۲۹۴۷۷..... حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کوئی حدیث سنی پھر اسی طرح دوسروں تک پہنچائی جس طرح سنی تھی وہ سلامتی میں رہا۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سنت وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے جاری کی ہو امت کے لیے رائے کو سنت مت بناؤ۔ رواہ ابن عبدالبر

۲۹۴۷۹..... محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ مجھے صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے مروی روایت سنائی ہے کہ انھوں نے کہا: بخدا اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات نہیں پائی جب تک کہ مختلف علاقوں سے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے پاس جمع نہ کر گیا وہ یہ ہیں عبداللہ بن حذافہ ابودرداء ابوذر اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم نے فرمایا: یہ کیسی احادیث ہیں جو تم رسول اللہ ﷺ کی طرف

منسوب کر کے پھیلا رہے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: کیا آپ ہمیں اس سے روکنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: نہیں میرے پاس ٹھہرے رہو بخدا، جب تک میں زندہ رہوں میرے پاس سے کہیں نہ جاؤ ہم خوب جانتے ہیں ہم ہی لیتے ہیں اور ہم ہی رد کرتے ہیں تمہارے اوپر چنانچہ یہ حضرات یہیں رہے۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۰..... زہری کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو لکھنا چاہا۔ چنانچہ ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے رہے پھر ایک دن صبح کو اٹھے ان کی رائے پختہ ہوگئی اور فرمایا: مجھے ایک قوم یاد آگئی جس نے ایک کتاب لکھی اسے کے سر ہو لئے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو چھوڑ دیا۔ رواہ ابن سعد

۲۹۴۸۱..... اسلم کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہتے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے مروی حدیث سنائیں تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے: مجھے خوف ہے کہ میں حدیث سے کوئی حرف کم کردوں گا یا زیادہ کردوں گا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والعقیلی وابونعیم فی المعرفة والشیرازی فی الالقاب

۲۹۴۸۲..... قرظہ بن کعب کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو کم بیان کرو اور میں بھی تمہارا شریک ہوں۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابن صاعد فی طرق حدیث من کذب علی متعمدا وروی صدرہ الموقوف الدارمی ابوداؤد الطیالسی الحاکم وابن عبد البر

۲۹۴۸۳..... ابن ابی اوفی کی روایت ہے کہ جب ہم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس آتے ہم کہتے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائیں۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے: اب ہم بوڑھے ہو چکے اور بھول جاتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا معاملہ بہت سخت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۴..... بختری بن عبید اپنے بیٹے کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ سے مروی حدیث بیان کی اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذکر ہو تو سمجھو میں نے ہی اسے کہا ہے اگر چہ فی الواقع وہ حدیث میں نے نہ کہی ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: چونکہ مجھے یہی دے کر بھیجا گیا ہے۔ رواہ ابن عساکر

## نااہل سے بات چھپانا

۲۹۴۸۵..... عبید اللہ بن عدی بن خیار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث پہنچی مجھے خوف ہوا کہ یہ حدیث مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ ملے گی میں سفر کر کے عراق میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے حدیث سننا چاہی انھوں نے مجھے حدیث بیان کی اور مجھ سے وعدہ لیا کہ یہ حدیث میں کسی اور کو نہ سناؤں میں چاہتا ہوں کاش اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے وعدہ نہ لیا ہوتا میں تمہیں ضرور سناتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے جس شخص نے چالیس حدیثیں حفظ کیں جن سے میری امت نفع اٹھائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عالم بنا کر اٹھائے گا۔ رواہ الجوزی وابوالفتح الصابونی والصدر البکری فی الاربعین

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۱۶۱

۲۹۴۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب تم علم کسی عالم کو پڑھ کر سناؤ تو اس کی طرف منسوب کر کے آگے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ المرھبی

۲۹۴۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، یا اللہ میرے خلفاء پر رحم فرما۔ تین بار یہی فرمایا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو

میری احادیث کی تعلیم دیں گے۔رواہ الطبرانی فی الاوسط والرامھرمزی فی المحدث الفاصل والخطیب الدیلمی ابن النجار ونصر فی الحجة وابو علی ابن جیش الدینوری فی حدیثه

# جھوٹی روایت کا بیان

۲۹۴۸۹ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرنے سے صرف یہ بات روکتی ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے مجھ پر وہ بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابویعلی وصحح

۲۹۴۹۰ محمود بن لبید کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خبر پر فرماتے سنا ہے کہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسی حدیث بیان کرے جو اس نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں نہ سنی ہو مجھے صرف اس بات نے حدیث بیان کرنے سے روکا ہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیث یاد رکھنے والا نہ ہو جاؤں۔حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے میری طرف منسوب کرکے کوئی بات کہی جو میں نے نہ کہی ہو وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔

رواہ ابن سعد وابن عساکر

۲۹۴۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث روایت کرو تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق گمان رکھو کہ آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں سب سے زیادہ ہدایت والے اور سب سے زیادہ متقی ہیں۔رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل وابن منیع ومسدد والدارمی وابن ماجه وابن خزیمة والطحاوی وابویعلی وابونعیم فی الحلیة والضیاء

۲۹۴۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناؤں اور یہ کہ میں آسمان سے نیچے گروں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں وہ بات کہوں جو آپ نے نہ کہی ہو اور جب میں تمہیں حدیث سناؤں جو میرے اور تمہارے درمیان ہو وہ یہ کہ لڑائی ایک دھوکا ہے۔رواہ ابوداؤد الطیالسی احمد بن حنبل البخاری ومسلم ابوداؤد النسائی ابویعلی ابن جریر وابوعوانة ابن ابی عاصم والبیھقی فی الدلائل

۲۹۴۹۳ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم جہاد میں جاتے تھے اور ایک یا دو آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے لیے چھوڑ جاتے تھے۔جب ہم غزوہ سے واپس آتے تو وہ ہمیں حدیثیں سناتے اور ہم براہ راست یوں احادیث روایت کرتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

رواہ ابن ابی خیثمة وابن عساکر

۲۹۴۹۴ ابونضرہ کی روایت ہے کہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم جو کچھ آپ سے سنتے ہیں وہ لکھ نہ لیا کریں؟ فرمایا: کیا تم صحیفہ بنانا چاہتے ہو۔ہم رسول اللہ ﷺ سے حدیثیں سن کر حفظ کر لیتے تھے تم بھی حفظ کرو۔رواہ الدارمی والبیھقی فی السنن الخطیب والحاکم

۲۹۴۹۵ مسند انس" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت کم بیان کرتے تھے چنانچہ جب کوئی حدیث بیان کرتے تو گھبرا جاتے اس لیے اکثر کہا کرتے تھے او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

رواہ احمد بن حنبل وابویعلی والبغوی والبیھقی فی السنن وابن عساکر

۲۹۴۹۶ "مسند صہیب" عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے صہیب کی اولاد میں سے ایک شخص نے احادیث سنائی ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ اس طرح نہیں بیان کرتے۔صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح احادیث کی سماعت کی ہے جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سماعت کی ہے البتہ مجھے حدیث بیان کرنے سے ایک حدیث روکتی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ

کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔ البتہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جسے میرے دل نے یاد کیا اور محفوظ رکھا چنانچہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ بیوی کو مہر نہیں دے گا تو وہ زانی ہے حتیٰ کہ مر جائے اور جس شخص نے کسی شخص سے کوئی چیز خریدی اور اس کی نیت میں ہو کہ وہ اس کا حق مارے گا تو وہ اس سے خیانت کرنے والا ہے حتیٰ کہ مر جائے۔

رواہ ابویعلی و ابن عساکر

۲۹۴۹۷ "ایضاً" صیفی بن صہیب کی روایت ہے کہ ہم نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان! جس طرح رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ کیوں نہیں کرتے؟ انھوں نے جواب دیا: میں نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح احادیث سنی ہیں، البتہ مجھے یہ بات حدیث بیان کرنے سے روک رہی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولے گا قیامت کے دن اسے جو کے کونوں میں گرہ لگانے پر مجبور کیا جائے گا اور وہ کسی طرح ایسا نہیں کر پائے گا میں نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا اور اس کی نیت میں ہے کہ وہ اس کا مہر نہیں ادا کرے گا تو وہ زانی ہو کر رب تعالیٰ سے ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کر لے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے قرض لیا اور اس کی نیت قرض ادا نہ کرنے کی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے چور کی حالت میں ملاقات کرے گا یہاں تک کہ وہ توبہ نہ کرے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۹۸ ... "مسند علی" سعید بن زید کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ سو جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۴۹۹ ... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا بنالے اس کا پس نظر یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو کسی کام کے لیے بھیجا اس نے آپ ﷺ پر جھوٹ بولا بعد میں لوگوں نے اسے مردہ حالت میں پایا اور زمین نے بھی اسے قبول نہ کیا۔ رواہ ابن النجار وفیہ الوزاع بن نافع لیس بثقة

## علم کے متفرق آداب

۲۹۵۰۰ ... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو علم کے متعلق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو نامعلوم امور کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ ڈرتا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک مسئلہ پیش آیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا حل کتاب میں پایا اور نہ سنت میں آپ نے فرمایا: اس کے متعلق میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اگر درست وصواب ہو تو وہ من جانب اللہ ہوگا اور اگر اس میں خطا ہو تو وہ میری طرف سے ہوگی۔

رواہ ابن سعد و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۰۱ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین کے متعلق رائے قائم کرنے سے ڈرو چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی رائے درست ہوئی تھی چونکہ اللہ تعالیٰ انھیں درست رائے سے نوازتے تھے اب ہماری رائے محض تکالیف اور ظن ہے جبکہ ظن حق کا فائدہ نہیں دیتا۔

رواہ ابن ابی حاتم البیھقی و ابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۰۲ ... عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو کیا رائے دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت تھی۔ رواہ ابن المنذر

۲۹۵۰۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ علم تین چیزوں کے لئے نہ حاصل کیا جائے اور تین چیزوں کے لیے نہ چھوڑا جائے چنانچہ علم مقابلہ کرنے کے لیے فخر کرنے کے لیے اور ریاکاری کے لیے نہ حاصل کیا جائے۔ علم سے حیاء کرنے کی وجہ سے علم سے بے رغبتی کی وجہ سے اور جہالت پر راضی رہنے کی وجہ سے علم کو نہ چھوڑا جائے۔ ابن ابی الدنیا

۲۹۵۰۴..... عطاء بن عجلان کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا عین ممکن ہے کہ یہ علم بہت جلد اٹھالیا جائے لہٰذا جس کے پاس جو علم ہو وہ اسے پھیلا لے غلو سے بچے اور سرکشی اور تکبر سے گریز کرے۔ رواہ ابو عبداللہ بن مندہ فی مسند ابراھیم بن ادھم عبدالرزاق

۲۹۵۰۵..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم لوگوں کو فتوے دیتے ہو حالانکہ تم امیر نہیں ہو؟ ابوموسیٰ نے جواب دیا جی ہاں میں ایسا کرتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ ذمہ داری اسی کو سونپو جو امارت کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے۔ رواہ عبدالرزاق والدینوری فی المجالسة وابن عبدالبر فی العلم وابن عساکر

۲۹۵۰۶..... مکحول کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو احادیث سناتے جب آپ رضی اللہ عنہ دیکھتے کہ لوگ تھک گئے ہیں اور اکتانے لگے ہیں تو لوگوں کو باغات میں لے جا کر کام پر لگا دیتے۔ رواہ ابن السمعانی

# اتفاق رائے پیدا کرنا

۲۹۵۰۷..... ابو حصین کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک فتویٰ دیتا اگر کوئی مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا جاتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس مسئلہ کے حل کے لیے اہل بدر کو جمع کرتے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۰۸..... عثمان بن عبداللہ بن موھب کی روایت ہے کہ جبیر بن مطعم رحمۃ اللہ علیہ ایک پانی کے پاس سے گزرے لوگوں نے ان سے میراث کا ایک مسئلہ پوچھا جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نہیں معلوم البتہ میرے ساتھ کوئی آدمی بھیجو میں پوچھ کر بتائے دیتا ہوں چنانچہ لوگوں نے جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک آدمی بھیجا جبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے سوال کیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ فقیہ ہو تو وہ ایسا ہی کرے جیسا کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے کیا ہے ان سے ایک مسئلہ پوچھا گیا جسے یہ نہیں جانتے تھے اور کہا: اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے۔ رواہ ابن مسعود

۲۹۵۰۹..... سعید بن المسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے قضیہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے جس کا کوئی حل نہ ہو۔
رواہ ابن سعد والمروزی فی العلم

۲۹۵۱۰..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا لوگوں کو حکم دو کہ عربیت سیکھیں چونکہ اس سے کلام میں درستی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو شعر گوئی کی تلقین کرو، چونکہ اس سے بلندی اخلاق پر راہنمائی ملتی ہے۔
رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۱..... ابو عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو خطا کرتے دیکھتے تو اسے لقمہ دے دیتے تھے اور جب کسی کو اعراب میں غلطی کرتے پاتے تو اسے درے سے مارتے تھے۔ ابن الانباری

۲۹۵۱۲..... علی بن عیسیٰ بن یونس ابو اسحاق سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی ایک شخص کے پاس ٹھہرا وہ شخص کسی کو قرآن پڑھا رہا تھا چنانچہ معلم کہہ رہا تھا۔

ان اللّٰہ بری من المشرکین ورسولہ

یعنی اس نے ورسولہ کا عطف مشرکین پر کر دیا اور معنی بالکل غلط ہو گیا (اعرابی نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے یہ کلام (اس طرح جس طرح تم پڑھتے ہو) اپنے نبی محمد ﷺ پر نہیں نازل کیا اس شخص نے جھٹ اعرابی کا گلا پکڑ لیا اور کہا: چلو ہمارے درمیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں گے چنانچہ وہ شخص اعرابی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور کہا: میں ایک شخص کو قرآن پڑھا رہا تھا اور یہ آیت یوں پڑھی:

ان اللّٰہ بری من المشرکین ورسولہ

سن کر اس اعرابی کہا: اللہ کی قسم یہ کلام اللہ تعالیٰ نے محمد پر نازل نہیں کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اعرابی نے سچ کہا ہے

چونکہ یہ تو اس طرح ہے ورسولہ۔رواہ ابن الانباری

۲۹۵۱۳.....سعید بن مسیب کی روایت ہے ایک مرتبہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا کسی مسئلہ پر اختلاف ہو گیا حتیٰ کہ دیکھنے والا سمجھا اب یہ آپس میں اکٹھے نہیں ہوں گے چنانچہ اس کے بعد خوش اخلاقی سے ملتے اور الگ ہو جاتے۔رواہ الخطیب فی رواۃ مالک

۲۹۵۱۴.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے چہرے میں شائستگی ہو اس کا علم بھی شائستہ ہوتا ہے۔رواہ الدارمی

۲۹۵۱۵..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے وہ جانتے ہوں ورنہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے۔ رواہ البخاری

۲۹۵۱۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل جہالت سے طلب علم کا عہد نہیں لیا حتیٰ کہ اہل علم سے بیان علم کا عہد لیا چونکہ جہالت علم سے پہلے ہوتی ہے۔رواہ المرھبی فی العلم

۲۹۵۱۷.....محمد بن کعب کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مناسب جواب دیا، وہ شخص بولا: اس کا جواب ایسا نہیں بلکہ اس کا جواب یہ اور یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تم نے درست کہا اور مجھ سے خطا ہوئی ہر ذی علم کے اوپر ایک اور علم والا ہوتا ہے۔رواہ ابن جریر وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۱۸.....عبداللہ بن بشیر کی روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ پوچھا گیا فرمایا! مجھے اس کا علم نہیں۔ پھر فرمایا: دل پر بہت گراں گزرتا ہے کہ جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے: میں اس کا علم نہیں رکھتا۔

رواہ سعد ان بن نصر فی الرابع من حدیثہ

۲۹۵۱۹.....خالد بن عرعرہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ عالم کا حق یہ ہے کہ کثرت سے اس سے سوالات نہ کئے جائیں جواب دینے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے جب وہ پہلوتہی کرے تم اس کے پیچھے نہ پڑ جاؤ اس کے کپڑے نہ پکڑو اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارے نہ کرو آنکھوں سے بھی اس کی طرف اشارے نہ کرو اس کی مجلس میں اس سے سوال نہ کرو اس کے پھسلنے کی طلب میں نہ رہو اگر پھسل جائے تو اس کے واپس لوٹنے کی امید رکھو اس کی بات کو قبول کرو، عالم سے یوں نہ کہو کہ تم نے فلاں کے خلاف قول کیا ہے تم اس کا راز افشاء نہ کرو عالم کے پاس کسی کی غیبت مت کرو یہ کہ خواہ وہ موجود ہو یا غائب ہو اس کی حفاظت کرو یہ کہ لوگوں میں عمومی سلام کرو اور عالم کو خصوصی سلام پیش کرو عالم کے سامنے بیٹھو اگر عالم کو کوئی کام پیش آئے تم سب سے پہلے اس کی خدمت کے لیے حاضر ہو عالم کی پاس زیادہ دیر بیٹھ کر اسے اکتاہٹ میں مت ڈالو وہ کھجور کی مانند ہے تو اس انتظار میں ہے کہ کب گرنے پائے گی، چونکہ اس۔ بن تمہارا نفع ہے عالم اس روزہ دار کی طرح ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا ہو۔ جب عالم مرجاتا ہے اسلام میں دراڑ پڑ جاتی ہے پھر وہ دراڑ تا قیامت پر نہیں ہونے پاتی، طالب علم کے ساتھ بطور مشابہت کے ستر ہزار فرشتے چلتے ہیں۔رواہ المرھبی وابن عبدالبر فی العلم

۲۹۵۲۱.....حارث اعور کی روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی اطالب رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لے کر گھر میں داخل ہو گئے اور پھر جوتے پہنے چادر اوڑھی اور مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین جب آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا آپ بڑی تندھی سے اس کا جواب دیتے تھے جبکہ آج آپ گھر میں داخل ہو گئے فرمایا: مجھے پیشاب کی حاجت تھی جبکہ وہ شخص جسے پیشاب کی حاجت پیش ہو وہ سہولت سے جواب نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اذا المشکلات تصدین لی
کشفت حقائقها بالنظر

فان رؤیت فی محیا الصواب
عمیاء لایتلبها البصر

مقنعة بغیوب الامور

وضعت علیها صحیح الفکر
لسانا کشقشقة الأریحی
او کالحسام الیمانی الذکر
وقلبا اذا استنطقته الفنون
ابر علیها بباهی الدرز
ولست بامعة فی الرجال
یسائل هذا وذا ما الخبر
ولکننی مذرب الاصغرین
ابین مع ما مضی وما غبر

جب مجھے مشکل مسائل پیش آ جاتے ہیں تو مجھے ان کی حقیقت آشکارہ کرنے کے لیے غور وفکر کرنی پڑتی ہے اگر ایسی حدیث پیش آ جائے کہ درستی کی طرف بصیرت کی پہنچ کسی طرح نہ ہونے پائے اور امور پرو بیز پردے پڑے ہوں تو اس وقت میں اپنی فکر ساتھ مرکوز کر لیتا ہوں میں اپنی فصیح زبان کو لے آتا ہوں وہ چلتا ہوا کارگر ہتھیار ہے یا یمن کی کاٹنے والی تلوار ہے اور ایسا دل لاتا ہوں کہ جس سے مجھے قیمتی موتی ملتے ہیں میں مردوں میں ہر ایک کی رائے پر چلنے والا نہیں ہوں کہ یہ اس سے سوال کرے اور اسے سوال کا جواب نہ بن پڑے البتہ میں پیشاب کی حاجت محسوس کر رہا تھا اور میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ کیا بیتا اور کیا باقی رہا۔

۲۹۵۲۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دوسرے سے ملاقات کرو اور حدیث پڑھو پڑھاؤ اور حدیث کو یوں نہ چھوڑ دو کہ یہ علم بھول جائے۔ رواہ الخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۳......ابوطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اے لوگو! کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب کی جائے؟ لوگوں سے وہی کچھ بیان کرو جسے لوگ سمجھ سکیں اور جسے سمجھنے کی لوگوں میں استطاعت نہ ہو اسے چھوڑ دو۔ رواہ الخطیب فیہ

۲۹۵۲۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ تمہارا عالم کے سامنے قرأت کرنا یا عالم کا تمہیں پڑھ کر سنانا دونوں برابر ہیں۔ رواہ الدنیوری والدیلمی

## علماء کا باوقار ہونا

۲۹۵۲۵......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم حاصل کرو جب تم علم حاصل کر رہے ہو تو اپنے آپ کو قابو میں رکھو علم کو ہنسی مذاق کے ساتھ خلط نہ کرو اور علم کو باطل سے دور رکھو ورنہ دل علم کی کلی کر دیں گے۔ رواہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزھد والخطیب فی الجامع

۲۹۵۲۶......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتویٰ تین میں سے ایک شخص دیتا ہے، ایک وہ جو ناسخ اور منسوخ کا علم رکھتا ہو یا وہ شخص جو عہدہ حکومت پر فائز ہو اور وہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ پاتا ہو اور تیسرا تکلف کرنے والا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۷......حسن بن جابر کی روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے علم کو لکھنے کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۸......حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی شخص اس وقت تک کامل فقیہ نہیں بن سکتا جب تک محض اللہ کے لیے لوگوں سے بغض رکھتا ہو اور پھر جب اپنے نفس کی طرف رجوع کرے تو اس سے اور زیادہ بغض کرتا ہو۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۲۹......حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص متعلم بنے بغیر عالم نہیں بن سکتا اور کوئی شخص عمل کے بغیر عالم نہیں بن سکتا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۰..... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے تو فرماتے: یا اللہ میں نے یہ بغیر سماع کے نقل کی ہے۔
رواہ ابویعلی والرویانی وابن عساکر

۲۹۵۳۱..... حمید بن ہلال بن ابی رفاعہ کی روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ایک اجنبی شخص آیا ہے اور دین کے متعلق سوال کررہا ہے نامعلوم اس کا دین کیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ چھوڑا اور تشریف لے آئے پھر ایک کرسی لائی گئی میرا خیال ہے اس کے پائے لوہے کے تھے پھر کرسی پر تشریف فرما ہوئے پھر مجھے تعلیم دیتے رہے پھر آپ خطبہ دینے کے لئے آگئے اور خطبہ مکمل کیا۔رواہ الطبرانی وابونعیم عن ابی رفاعۃ العدوی

۲۹۵۳۲..... ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ میں تم میں سے کسی ایسے شخص کو نہ پہچانتا ہوں جو علم رکھتا ہو اور پھر اسے لوگوں سے ڈر کر چھپادے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۳..... ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ان کے پاس یہ نوجوان آتے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہمیں رسول کریم ﷺ نے وصیت کی تھی کہ ہم ان کے لیے مجلس میں وسعت پیدا کریں انھیں علم حدیث کی تعلیم دیں بلاشبہ تم ہمارے جانشین ہو اور ہمارے بعد محدثین ہو۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نوجوان سے کہتے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے مجھ سے سمجھ لیا کرو چونکہ تم اگر سمجھ کر میرے پاس سے اٹھے تو یہ مجھے محبوب ہے اس سے کہ تم بغیر سمجھے اٹھ جاؤ۔ رواہ ابن النجار

۲۹۵۳۴..... ابوہارون عبدی کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق مرحبا ہم کہتے: رسول اللہ ﷺ کی کیا وصیت تھی؟ جواب دیتے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی تھی کہ لوگ تمہارے پیچھے چلیں گے تمہارے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور انھیں اس علم کی تعلیم دینا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے۔رواہ ابن جریر وابن عساکر

۲۹۵۳۵..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس لوگ آئیں گے وہ تمہارے بھائی ہوں گے علم حاصل کرنا ان کا مقصد ہوگا انھیں تعلیم دو پھر کہو مرحبا مرحبا قریب ہوجاؤ۔رواہ ابن عساکر

۲۹۵۳۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عباس لوگوں کے سامنے ایسی حدیث نہ بیان کرو جوان کی عقلوں سے بالاتر ہو چونکہ اس سے وہ فتنہ میں پڑ جائیں گے۔رواہ الدیلمی

۲۹۵۳۷..... عثمان بن ابی رواد ضحاک بن مزاحم کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ سے جو کچھ سنیں اسے لوگوں سے بیان کردیں؟ فرمایا: جی ہاں البتہ وہ حدیث لوگوں سے نہ بیان کرو جوان کی عقلوں میں نہ آتی ہو ورنہ بعض لوگ فتنہ میں پڑ جائیں گے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بہت ساری چیزیں لوگوں سے چھپا کر رکھتے تھے۔

رواہ العقیلی وابن عساکر قال العقیلی عثمان بن داؤد مجھول ینقل الحدیث ولا یتابعہ علی حدیث ولا یعرف الا بہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیۃ ۱۸۵

۲۹۵۳۸..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حکمت ان لوگوں سے حاصل کرلو جن سے تم حکمت کو سنو ایک وقت ہوگا کہ غیر حکیم حکمت کی بات کرے گا اور تیر انداز کی تیر انداز کے علاوہ کوئی اور کرے گا۔رواہ العسکری فی الامثال

۲۹۵۳۹..... ''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص'' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں علم کو لکھ کر محفوظ کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ لوگ کبھی کبھی اچھی بات کہہ دیتے ہیں جب ان کا قول فعل کے مطابق ہو تو وہ اس کی اچھائی کا حظ لیتا ہے اور جس شخص کا قول فعل کے مطابق نہ ہو وہ اپنے نفس کی تذلیل کرتا ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اہل علم علم کو محفوظ کرکے اہل علم کو دیں تو وہ اپنے زمانے کے سردار بن جائیں گے لیکن اہل علم علم کو

اہل دنیا کے پاس رکھتے ہیں تاکہ ان کی دنیا سے حصہ لیں یوں اہل علم اہل دنیا کی نظروں میں حقیر ہو جاتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک ہی غم بنا تا ہے اور وہ آخرت کا غم ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے بقیہ غموں میں اس کی کفایت کر دیتا ہے جو شخص احوال دنیا کو اپنا غم بنالیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں رہتی خواہ وہ جس وادی میں ہلاک ہوتا ہے ہوتا رہے۔ رواہ ابن عساکر

**کلام:** ...... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۴۱

۲۹۵۴۲ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھلی بات کرو چونکہ یہ تمہاری پہچان بن جائے گی بھلائی پر عمل کرو تم اہل خیر میں سے ہو جاؤ گے اور یوں خیر کو بکھیر کر ضائع مت کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن عساکر

۲۹۵۴۳ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا خوف علم کی کفایت کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکا کھانا جہالت کی کفایت کر دیتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۴۴ ...... عدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس خطبہ پڑھا اور کہا:

**من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى**

اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ یوں کہو:

**ومن يعص الله ورسوله.** رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل

**فائدہ:** ...... یعنی تثنیہ کی ضمیر میں اللہ اور رسول کو جمع نہ کرو یعنی ''یعصهما'' نہ کہو بلکہ الگ الگ اسم ظاہر لاؤ۔

۲۹۵۴۵ ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' ابوالبختری اور زاذان کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دل پر اس وقت سخت گرانی ہوتی ہے جب مجھ سے ایسی بات پوچھی جائے جس کا مجھے علم نہ ہو اور مجھے کہنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ رواہ الدارمی وابن عساکر

۲۹۵۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں حقیقی فقیہ کے متعلق نہ بتاؤں۔ حقیقی فقیہ وہ ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ کرتا ہو، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی معصیت کی رخصت نہ دیتا ہو خبردار اس عمل میں کوئی بھلائی نہیں جو علم کے بغیر ہو اس علم میں بھی کوئی خیر نہیں جو تقویٰ کے بغیر ہو اس قرأت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں تدبر نہ ہو خبردار ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور جنت کی کوہان جنت الفردوس ہے اور وہ محمد ﷺ کے لیے ہے۔ رواہ الجوهری

## آداب کتابت

۲۹۵۴۷ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے بری کتابت وہ ہے جو باریک ہونے کی وجہ سے مشقت میں ڈالے اور سب سے بری قرأت وہ ہے جو بہت تیزی سے کی جارہی ہو سب سے اچھا خط وہ ہے جو نمایاں ہو۔ رواہ ابن قتيبة في غريب الحديث والخطيب في الجامع

۲۹۵۴۸ ...... عبدالرحمن بن یزید بن جابر کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو خط لکھا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بھی جواباً خط لکھا۔ رواہ ابن عساکر وعبدالجبار الخولانی فی تاریخ داریا

۲۹۵۴۹ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے خطوط کو خاک آلود کر لیا کرو چونکہ یہ ان کی کامیابی کا باعث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبہ

۲۹۵۵۰ ...... ابوحاتم کی روایت ہے کہ مجھے باہلہ کے ایک شخص نے حدیث سنائی کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے کاتب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور خط میں لکھا من ابی موسیٰ (یعنی ابوموسیٰ کی جانب سے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: جب میرا یہ خط تمہارے پاس پہنچے تو اس کاتب کو کوڑے مارو اور اسے کام سے معزول کر دو۔ رواہ ابن الانباری ابن ابی شیبۃ

۲۹۵۵۱ ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم کو لکھ کر محفوظ کر لو۔ رواہ الحاکم والدارمی

**کلام:** ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۰۹ کشف الخفاء ۱۹۰۶

۲۹۵۵۲..... ابن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے تاریخ لکھی اور آپ نے تاریخ کا اجراء کیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے ڈھائی سال گذرے تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے سولہ (۱۶) ہجری میں تاریخ لکھی۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والحاکم

۲۹۵۵۳..... ابن مسیّب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کب سے تاریخ لکھنے کی ابتداء کریں اس کے لیے آپ نے مہاجرین کو جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ اس دن سے تاریخ لکھیں جس دن نبی کریم ﷺ نے سرزمین شرک سے ہجرت کی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ الصغیر والحاکم

۲۹۵۵۴..... شعبی کی روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ کے خطوط ہمارے پاس آتے ہیں اور ان پر تاریخ نہیں درج ہوتی لہٰذا آپ تاریخ درج کیا کریں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں مشورہ لیا۔ بعض حضرات نے مشورہ دیا کہ آپ بعثت نبوی کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں بعض نے آپ ﷺ کی وفات کا مشورہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ ہم آپ ﷺ کی ہجرت کو بنیاد بنا کر تاریخ کا اجراء کریں گے چونکہ آپ ﷺ کی ہجرت حق و باطل کے درمیان فرق ہے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۵ ابوزناد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے تاریخ کے متعلق مشورہ لیا سبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کو تاریخی بنیاد بنانے پر اجماع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۵۵۶..... ابن سیرین کی روایت ہے کہ سرزمین یمن سے ایک مسلمان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے یمن میں ایک چیز دیکھی ہے کہ وہ لوگ تاریخ کا استعمال کرتے ہیں اور اپنے خطوط میں لکھتے ہیں کہ فلاں سال اور فلاں مہینے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو بڑی اچھی بات ہے تم لوگ بھی تاریخ کا اجراء کرو جب تاریخ مقرر کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا بعض لوگوں نے کہا ہمیں نبی کریم ﷺ کی ولادت کو بنیاد بنانا چاہئے۔ بعض لوگوں نے بعثت کی رائے دی جبکہ بعض نے ہجرت مدینہ کا قول کیا بعض نے وفات کو بنیاد بنانے کا مشورہ دیا جبکہ بعض نے کہا: مکہ سے مدینہ کی طرف خروج کو بنیاد بنایا جائے پھر ہم اس سال کو پہلا سال سمجھیں پھر یہ بات طے ہونا باقی رہی کہ کس مہینہ سے سال کی ابتداء کی جائے (یعنی سال کا پہلا مہینہ کونسا ہو) بعض لوگوں نے کہا رجب پہلا مہینہ ہونا چاہئے چونکہ اہل جاہلیت رجب کی تعظیم کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا رمضان پہلا مہینہ ہونا چاہیے بعض نے ذوالحجہ کا کہا بعض نے اسی مہینے کا قول کیا جس مہینہ میں آپ ﷺ نے ہجرت کی تھی بعض نے کہا وہ مہینہ پہلا ہو جس میں آپ مدینہ تشریف لائے بالآخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محرم کو سال کا پہلا مہینہ قرار دو چونکہ یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ اور یہ گنتی میں بھی پہلا مہینہ ہوتا ہے اور حج سے واپسی کا یہی مہینہ ہے یوں مسلمانوں نے سال کا پہلا مہینہ محرم قرار دیا یہ واقعہ ۱۷ھ ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔

رواہ ابن ابی خیثمة فی تاریخہ

۲۹۵۵۷..... امام شعبی کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے خط میں ”باسمک اللھم“ لکھا جب ”بسم اللہ مجرھا مرسھا“ نازل ہوئی تو آپ نے ”بسم اللہ“ لکھا جب یہ آیت نازل ہوئی ”انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم“ تو آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۵۵۸ ”مسند علی رضی اللہ عنہ“ سعید بن ابی سکینہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے دیکھا فرمایا: اسے خوبصورت کر کے لکھو چونکہ جو شخص اسے خوبصورت کر کے لکھتا ہے اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ رواہ الختلی

۲۹۵۵۹..... ابوحکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ میں کوفہ میں صحیفے لکھتا تھا ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور کھڑے ہو کر مجھے دیکھنے لگے اور فرمایا! نمایاں کر کے لکھو اور اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ چنانچہ میں نے قلم تراش کر درست کر لیا پھر میں لکھنے میں مصروف ہو گیا

آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس کھڑے رہے پھر فرمایا: قلم کے ساتھ اچھی طرح روشنائی لگاؤ اور کتابت خوبصورت کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے خوبصورت کلام نازل کیا ہے۔ رواہ ابو عبید فی فضائلہ وابن ابی داؤد فی المصاحف

٢٩٥٦٠ ..... ابوحکیمہ عبدی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں مصحف شریف لکھ رہا تھا آپ رضی اللہ عنہ میری کتابت کو دیکھنے لگے اور فرمایا اپنے قلم کو خوبصورت بناؤ میں نے قلم تراش کر درست کرلیا میں نے پھر لکھنا شروع کیا اور آپ کھڑے دیکھتے رہے فرمایا: جی ہاں واضح کتابت کرو جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کو منور کیا ہے۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور

٢٩٥٦١ ..... ''مسند انس'' عمرو بن ازھر حمید کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے کاتب سے فرمایا: جب تم کتابت کرو تو اپنے قلم کان کے پیچھے رکھ لو چونکہ ایسا کرنے سے تمہاری یاداشت میں اضافہ ہوگا۔

رواہ عمر وبن الازھر قال النسائی وغیرہ : متروک وقال احمد بن حنبل یضع الحدیث وقال البخاری یر می با لکذب

**کلام:** ..... حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے التنزیہ ٢٦١ ٢ وضعیف الجامع ٦٧٦

٢٩٥٦٢ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتابت ایک علامت ہے جو کتابت نمایاں ہوتی ہے وہ سب سے اچھی ہوتی ہے۔

رواہ الخطیب فی الجامع

# لکھنے کے آداب کا ذکر

٢٩٥٦٣ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب عبید اللہ بن ابی رافع سے فرمایا: اپنی دوات کی سیاہی درست رکھو قلم کا قط لمبا بناؤ سطور میں نمایاں وقفہ رکھو اور الفاظ کو قریب قریب کرکے لکھو اور حروف کی بناوٹ واضح کرو۔ رواہ الخطیب فی الجامع

٢٩٥٦٤ ..... عوانہ بن الحکم کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے کاتب سے فرمایا: اپنے قلم کا قط لمبا بناؤ قلم کو قدرے موٹے رکھو۔ ترچھا قط بناؤ نون کو واضح کرکے لکھو حاء کو خوبصورت لکھو، صاد کو بڑا کرکے لکھو عین کو اوپر کرکے لکھو کاف کی دم لمبی نہ بناؤ فاء کو بڑا کرکے لکھو لام کو واضح کرکے لکھو، باء تاء اور ثاء کو نمایاں کرکے لکھو زاء کو کھڑا رکھو اور اس کی دم کو اوپر لے جاؤ اپنا قلم کان کے پیچھے رکھ لیا کرو چونکہ اس سے یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رواہ الخطیب وفیہ الھیثم ابن عدی ومحمد بن الحسن بن زیاد النقاش متھمان

٢٩٥٦٥ ..... میمون بن مھران کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک رسید لائی گئی اس کی تاریخ میں شعبان لکھا ہوا تھا فرمایا: آنے والا شعبان یا جو گزر گیا یا جو بعد میں آئے گا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: کوئی ایسی چیز مقرر کرو جس سے لوگ اپنی تاریخ پہچان سکیں بعض نے کہا رومیوں کی تاریخ کو لکھو صحابہ نے کہا: رومیوں کی تاریخ میں طوالت ہے اور وہ ذوالقرنین سے اپنی تاریخ لکھتے ہیں، بعض نے کہا: اہل فارس کی تاریخ لکھو فرمایا اہل فارس کا جب بھی کوئی بادشاہ بنتا ہے وہ پہلی تاریخ کو ختم کردیتا ہے بالآخر صحابہ کا اس رائے پر اجماع ہوگیا کہ ہجرت کو بنیاد بنایا جائے اور یہ ہجرت کا تیرھواں سال تھا، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت نبوی ﷺ سے تاریخ کی بنیاد رکھی۔

رواہ البخاری فی الادب المفرد والحاکم

٢٩٥٦٦ ..... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی راویت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میری کتابت کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: اے معاویہ! دوات کی سیاہی درست رکھو (دوات کا منہ کھلا ہوتا کہ تنگی کے سبب دقت نہ ہو) قلم پر ترچھا قط لگاؤ بسم اللہ کی باء کو واضح کرکے لکھو سین کے دندانوں کو بھی واضح کرو میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو لفظ اللہ کو خوبصورت لکھو رحمٰن کی نون کو دراز کرکے لکھو، رحیم کو عمدگی سے لکھو اور قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو کیونکہ یہ طریق تجھے خوب مضمون یاد دلانے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

# الکتاب الثانی از حرف عین......کتاب العتاق از قسم اقوال

اس میں دو فصلیں ہیں۔

## فصل اول......غلام آزاد کرنے کی ترغیب اور احکام کے بیان میں

۲۹۵۶۷ جس شخص نے غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کنندہ کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کریں گے حتیٰ کہ آزاد کردہ غلام کی شرمگاہ کے بدلہ میں آزاد کنندہ کی شرمگاہ کو آزاد کریں گے۔ رواہ البخاری ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ

۲۹۵۶۸ جو شخص مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کرے گا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اپنے مال کے بدلہ میں اس پورے غلام کو آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو تو انصاف کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی اور غلام ان باقی حصوں کے بعد محنت مزدوری کرے لیکن غلام کو مشقت میں مبتلا نہ کیا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابی ھریرۃ

۲۹۵۶۹ جو شخص کسی مشترک غلام کے اپنے حصہ کو آزاد کردے۔ (تو اس کے لیے پھر یہ ہے کہ) اگر اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جو غلام (کے باقی حصوں) کی قیمت کے بقدر ہو تو انصاف کے ساتھ اس غلام کی قیمت لگائی جائے گی اور وہ اس غلام کے دوسرے شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر قیمت دے دے وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اگر آزاد کنندہ کے پاس اتنا مال نہ ہو تو پھر اس غلام کا جو حصہ اس نے آزاد کیا ہے وہ آزاد ہو جائے گا (اور دوسرے شرکاء کے حصے مملوک رہیں گے)۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعۃ عن ابن عمر

۲۹۵۷۰ جس شخص نے غلام آزاد کیا جبکہ غلام کے پاس کچھ مال ہو تو غلام کا مال مالک کا مال سمجھا جائے گا الا یہ کہ مالک شرط لگا دے کہ غلام کا مال اسی کا مال ہے تو اس صورت میں غلام کا مال اسی کا مال ہوگا۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۲۰

۲۹۵۷۱ وہ غلام پورے کا پورا آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ عن والدابی الملیح

۲۹۵۷۲ جس شخص نے کسی مومن غلام کو آزاد کیا یہ غلام آزاد کرنے والے کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی عن عمرو بن عبسہ

۲۹۵۷۳ آزاد کرنے میں سب سے اعلیٰ غلام وہ ہے جس کی قیمت سب سے بڑھیا ہو رات کا سب سے افضل حصہ نصف رات ہے اور سب سے افضل مہینہ محرم ہے۔ رواہ ابن النجار عن ابی ذر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۹۴۷

۲۹۵۷۴ آزاد کرنے میں سب سے افضل غلام وہ ہے جو قیمت میں سب سے اعلیٰ ہو اور مالکان کے ہاں سب سے زیادہ عزیز ہو۔

رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن ابی ذر واحمد بن حنبل والطبرانی عن ابی امامۃ

۲۹۵۷۵ اپنے صاحب کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابوداؤد والحاکم عن واثلۃ

کلام:......حدیث صحیح ہے اگرچہ ضعیف الجامع میں اس پر بحث ہے دیکھئے ۹۲۹

۲۹۵۷۶ جس مسلمان نے بھی کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کے لیے دوزخ سے

حفاظت کا ذریعہ بنائے گا اور جس عورت نے بھی کسی مسلمان باندی کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ آزاد کردہ باندی کی ہر ہڈی کو آزاد کنندہ عورت کی ہر ہڈی کے لئے قیامت کے دن دوزخ سے حفاظت کا ذریعہ بنائے گا۔ رواہ ابوداؤد وابن حبان عن ابی نجیح السلمی

۲۹۵۷۷...... جس مسلمان شخص نے بھی کسی مسلمان مرد کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہر ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان عورت نے بھی کسی مسلمان عورت کو غلامی سے نجات دلائی یہ اس کی دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگی باندی کی ہر ہڈی کے بدلہ میں اس کی ہڈی کو نجات ملے گی اور جس مسلمان شخص نے بھی دو مسلمان عورتوں کو غلامی سے نجات دلائی یہ دونوں اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ بن جائیں گی ان دونوں کی ہڈیوں کے بدلہ میں اس کی ہڈیوں کو نجات ملے گی۔

رواہ الطبرانی عن عبدالرحمن بن عوف وابوداؤد وابن ماجہ والطبرانی عن مرۃ بن کعب والترمذی عن ابی امامۃ وقال الترمذی حسن صحیح غریب

۲۹۵۷۸...... جس شخص نے بھی کسی باندی کو آزاد کیا پھر از سر نو اس کا مہر مقرر کر کے اس سے شادی کر لی تو اس شخص کے لیے دوہرا اجر ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن ابی موسی

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۲۴۳

۲۹۵۷۹ آزاد کنندہ کا گوشت آزاد کردہ کے گوشت کے بدلہ میں دوزخ سے آزاد ہوگا۔

رواہ ابن لال وابن النجار والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے الاتقان ۱۰۵۵ واسنی المطالب ۸۶۴۔

۲۹۵۸۰...... جان کا آزاد کرنا یہ ہے کہ اسے تم اکیلی ہی آزاد کر دو اور گردن کو غلامی سے نجات دلانا یہ ہے کہ تم اسے آزادی ملنے پر اس کی مدد کرو۔

رواہ الطیالسی عن البراء

# حصہ اکمال

۲۹۵۸۱ جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا یہ غلام اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا ذریعہ ہوگا غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو نجات ملے گی۔ رواہ الحاکم فی الکنی والحاکم وابن عساکر عن واثلۃ

۲۹۵۸۲ جس شخص نے کسی مسلمان جان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کی دوزخ سے حفاظت فرمائیں گے۔ رواہ ابن سعد والطبرانی وابن النجار عن علی

۲۹۵۸۳ جس شخص نے کسی مسلمان گردن کو آزادی سے ہمکنار کرایا وہ گردن اس کے لیے دوزخ سے نجات پانے کا فدیہ ہو جائے گی آزاد کردہ غلام کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہڈی کا بدلہ ہوگی جس شخص نے اپنے والدین میں سے کسی کو پایا اور ان کی خدمت کر کے اپنی مغفرت نہ کر سکا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے جو شخص کسی یتیم کو اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کرے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے بھوک سے بے پرواہ کر دے اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ رواہ ابن سعد والطبرانی عن مالک

۲۹۵۸۴ جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس شخص کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا اور جس شخص نے دو غلاموں کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

رواہ عبدالرزاق عن عمرو بن عبسۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۳۔

۲۹۵۸۵ ...... جس شخص نے غلام آزاد کیا تو غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو دوزخ سے نجات ملے گی۔
رواہ الحاکم والبیھقی عن ابی موسیٰ

۲۹۵۸۶ ...... جس شخص نے غلام آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر ہر عضو کو آگ دوزخ سے نجات دے گا۔
رواہ الحاکم عن عقبۃ بن عامر

۲۹۵۸۷ ...... جس شخص نے مومن غلام آزاد کیا تو اس کے ہر ہر انگ کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر ہر انگ کو دوزخ سے نجات ملے گی حتیٰ کہ ہاتھ کے بدلہ میں ہاتھ کو ٹانگ کے بدلہ میں ٹانگ کو شرمگاہ کے بدلہ میں شرمگاہ کو۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ

۲۹۵۸۸ ...... جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے دوزخ کا فدیہ بن جائے گا۔ آزاد کردہ کی ہر ہڈی آزاد کنندہ کی ہر ہر ہڈی کے لیے فدیہ ہوگی۔ رواہ سعید بن المنصور عن عمرو بن عبسۃ

۲۹۵۸۹ ...... جس شخص نے بھی کسی مسلمان کو غلامی سے نجات دلائی اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دیں گے۔ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ

۲۹۵۹۰ ...... اے ابوراشد! کیا تمہارے پاس اتنی گنجائش ہے کہ تم اس غلام کو آزاد کردو، پھر اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ الدولابی وابن عساکر عن ابی راشد الازدی

۲۹۵۹۱ ...... جب تم میں سے کوئی شخص کسی غلام کا مالک بن جائے کہ اسے آزاد کردے چونکہ آزاد کردہ کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ہر عضو کے لیے دوزخ سے فدیہ بن جائے گا۔ رواہ الطبرانی والبغوی عن ابی سکینہ

۲۹۵۹۲ ...... اس کی طرف سے غلام آزاد کردو غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد فرمائے گا۔
رواہ ابوداؤد وابن حبان والطبرانی والبیھقی عن واثلۃ

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اپنے ایک ساتھی کے متعلق پوچھا جس پر بوجہ قتل کے دوزخ واجب ہو چکی تھی۔ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی ۲۹۵۷۵ نمبر پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

## غلام آزاد کرنے کے آداب ...... از حصہ اکمال

۲۹۵۹۴ ...... عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرو (رواہ الحاکم عن عائشۃ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک غلام اور ایک باندی تھی انھوں نے رسول کریم ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۵۹۵ ...... اگر تم انھیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو باندی سے پہلے غلام آزاد کرو۔ رواہ ابن حبان عن عائشۃ

۲۹۵۹۶ ...... جو شخص مرتے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھانا کھاتا رہے اور جب سیر ہو جائے تب ہدیہ کرے۔
رواہ عبدالرزاق واحمد بن حنبل والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی والطبرانی والحاکم والبیھقی عن ابی الدرداء والشیرازی فی الالقاب عن جابر

۲۹۵۹۷ ...... جس شخص نے آزاد کرنے کیلئے کوئی غلام خرید اتو وہ اس کے مالکوں پر آزادی کی شرط نہ لگائے چونکہ غلامی بھی ایک قسم کا عقد ہے۔
رواہ الطبرانی عن معقل ابن یسار

## غلام آزاد کرنے کے احکام ...... از حصہ اکمال

۲۹۵۹۸ ...... آدمی اگر چاہے تو اپنے غلام کا چوتھائی حصہ آزاد کرسکتا ہے اگر چاہے تو پانچواں حصہ آزاد کرسکتا ہے چنانچہ اس کے درمیان اور اللہ

تعالیٰ کے درمیان کوئی تنگی نہیں۔رواہ البیھقی عن محمد بن فضالة عن ابیه

۲۹۵۹۹......آدمی اپنے غلام کا چاہے ایک تہائی آزاد کرے یا ایک چوتھائی حصہ آزاد کرے۔رواہ الطبرانی عن علقمة بن عبداللّٰہ المزنی عن ابیه

۲۹۶۰۰......وہ تمہارے آزاد کرنے سے آزاد ہوا اور تمہاری غلامی میں بھی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل و البغوی و البیھقی عن اسماعیل بن امیة بن سعید بن العاص عن ابیه عن جدہ

فرمایا کہ ہمارا ایک غلام تھا اس کا نصف حصہ آزاد کردیا پھر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۱......جب ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص اپنے حصہ کا غلام آزاد کردے تو کمی زیادتی کئے بغیر غلام کی قیمت لگائی جائے گی پھر غلام آزاد کردیا جائے گا۔رواہ ابوداؤد عن ابن عمر

۲۹۶۰۲......اگر اسے تمہاری قربت حاصل ہوگئی تو پھر تمہارے لیے اختیار نہیں رہے گا۔رواہ ابوداؤد و البیھقی فی السنن عن عائشة رضی اللّٰہ عنھا

حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزادی ملی وہ اس وقت حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔خبر ملنے پر رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۶۰۳......جس شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کیا وہ شرکاء کے لیے ان کے حصوں کے بقدر ضامن ہوگا۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۴......جس شخص نے کسی غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ پورے غلام کو آزاد کرے۔

رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

۲۹۶۰۵......اگر ایک غلام دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو ان میں سے ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو غلام کی قیمت لگائی جائے گی یوں پورا غلام اس پر آزاد ہو جائے گا۔رواہ الطبرانی عن ابن عمر

۲۹۶۰۶......جس شخص نے مشترک غلام کے ایک حصہ کو آزاد کیا وہ اس کی قیمت کا ضامن ہوگا۔

رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن المسیب عن ثلاثین من الصحابة

۲۹۶۰۷......جس شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا اس کے مال سے وہ غلام آزاد ہو جائے گا اگر اس کے پاس مال ہو چونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی شریک نہیں۔رواہ البیھقی عن ابی هریرة

۲۹۶۰۸......جس شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کیا وہ غلام پورا آزاد ہو جائے گا غلام کی انصاف سے قیمت لگائی جائے گی چنانچہ آزاد کرنے والا شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا اور غلام کے ذمہ کچھ نہیں ہوگا۔رواہ البیھقی و ابن عساکر عن جابر و ابن عساکر عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۰۹......جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔رواہ البیھقی عن ابن عباس

۲۹۶۱۰......جو غلام مشترک ہو پھر ایک شخص اپنا حصہ آزاد کردے غلام کی قیمت لگائی جائے گی جو آزادی کے دن ہو البتہ مرنے کے وقت غلام کی آزادی قابل قبول نہیں ہوگی۔رواہ البیھقی عن ابن عمر

۲۹۶۱۱......جب کوئی شخص کسی غلام کو آزاد کرے گا اس کا مال اس کے ساتھ جائے گا الا یہ کہ آزاد کنندہ مال کی شرط لگادے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد و الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۶۱۲......جس شخص نے اپنا غلام آزاد کیا غلام کے لیے اس کے مال میں سے کچھ نہیں ہوگا۔رواہ العقیلی عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۴۲

۲۹۶۱۳......جس شخص نے غلام آزاد کیا غلام کا مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔رواہ البیھقی عن ابن مسعود

۲۹۶۱۴......جب تم اپنے بھائی کے مالک ہوئے ہو اللہ تعالیٰ نے آزاد کردیا۔رواہ الدارقطنی و البیھقی و ضعفاہ عن ابن عباس

# فصل دوم...... آزادی کے متعلق احکام حق ولاء

۲۹۶۱۵...... امابعد! بھلا لوگوں کو کیا ہوا جو مختلف قسم کی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو شرطیں کیوں نہ ہو اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی شرط قابل اعتماد ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے۔

رواہ البخاری ومسلم واصحاب السنن الاربعة عن عائشة

۲۹۶۱۶...... ہر وہ شرط جو کتاب اللہ سے متصادم ہو وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو بار کیوں نہ لگائی گئی ہو۔ رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۱۷...... حق ولاء میں ردوبدل نہیں ہوتا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

**فائدہ:**...... آزاد کردہ غلام کی آزادی کے حق کو حق ولاء کہتے ہیں اس کے بہت سارے فوائد ہیں منجملہ ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مثلاً غلام آزاد ہونے کے بعد مر جائے اس کے پاس مال ہو اور اس کے ذوی الارحام (رشتہ داروں) میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو اس کی میراث اس شخص کو ملے گی جس نے اسے آزاد کیا ہے۔ از تنو

۲۹۶۱۸...... نبی کریم ﷺ نے حق ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۲۶

۲۹۶۱۹...... جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے۔ رواہ مالک واحمد بن حنبل والبخاری وابوداؤد عن ابن عمر

۲۹۶۲۰...... جس شخص نے اپنے مالکان کی اجازت کے بغیر کسی قوم کو اپنا ولی مقرر کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے فدیہ اور نہ توبہ قبول کرے گا۔

۲۹۶۲۱...... کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو مالک کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کرے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن جابر

**فائدہ:**...... بظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا کی اجازت سے حق ولاء کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا درست ہے لیکن یہ جمہور علماء کے مسلک کے خلاف ہے چونکہ اگر پیسے لے کر نیت کی گئی ہے تو یہ حق ولاء کی بیع ہوگی اگر باہم رضامندی سے طے ہوا تو یہ ھبہ ہوگا۔ حدیث نمبر ۲۹۶۱۸ کی رو سے یہ دونوں چیزیں جائز نہیں ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھئے تکملۃ فتح الملھم از شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی ۴۹۲

۲۹۶۲۲...... حق ولاء اسے ملتا ہے جو چاندی (دراہم) دے اور جو آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرے۔

رواہ البخاری ومسلم وابن ابی شیبة عن عائشة

۲۹۶۲۳...... حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام آزاد کرے۔ رواہ الطبرانی واحمد بن حنبل عن ابن عباس

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۸۸۔

۲۹۶۲۴...... حق ولاء ایک طرح کی قرابت ہے جس طرح نسب کی قرابت ہوتی ہے اسے بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کرنا جائز ہے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللّٰہ بن ابی اوفی والحاکم وابن ماجه والبیهقی عن ابن عمر

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹۸۷

۲۹۶۲۵...... حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جس نے غلام آزاد کیا ہو۔ رواہ البخاری عن ابن عمر

۲۹۶۲۶...... جس شخص نے کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس کے لیے حق ولاء ہے۔

رواہ الطبرانی وابن عدی والدارقطنی والبیهقی فی السنن عن ابی امامة

**کلام:**...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۳۶۷ والکشف الالٰہی ۸۴۴۔

۲۹۶.....جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے اسلام کا عہد گردن سے اتار پھینکا۔

رواہ احمد بن حنبل عن جابر

۲۹۶.....ہمارے آزاد کردہ غلام ہمیں میں سے ہیں۔رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۲۹۶. کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر

۲۹۶.....جو شخص مال کا وارث بنتا ہے وہی ولاء کا وارث ہوتا ہے۔رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۹۶.....آدمی کی ولاء کا مالک اس کا بھائی یا اس کا چچازاد بھائی ہوتا ہے۔رواہ الطبرانی عن سھل بن حنیف

۲۹۶.....جس شخص کی ولاء کا مالک کوئی نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کا مالک ہوتا ہے، جس شخص کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث اس کا ماموں ہوتا ہے۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ والنسائی عن عمر

# حصہ اکمال

۲۹۶۱.....باندی کو خرید لو چونکہ حق ولاء اسی کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے یا آزادی کی نعمت سے کسی کو سرفراز کرتا ہے۔

رواہ الترمذی وقال حسین صحیح عن عائشۃ

۲۹۶۱.....باندی کو خرید کر آزاد کرو چونکہ حق ولاء اس کو ملتا ہے جو پیسے دیتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابن عمر

۲۹۶.....باندی خرید لو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن عائشۃ

۲۹۶.....باندی خرید واور شرط لگادو چونکہ حق ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔رواہ الطبرانی عن بریدۃ

۲۹۶.....لوگوں کو کیا ہوا مختلف قسم کی شرطیں لگا دیتے ہیں جو کتاب اللہ کے متصادم ہوتی ہیں جو شرط بھی کتاب اللہ سے متصادم ہوئی وہ شرط ...ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹.....حق ولاء نسب کی مانند ہوتا ہے حق ولاء نہ بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے۔

۲.....آزاد کردہ غلام دینی بھائی ہوتا ہے صاحب نعمت ہوتا ہے اور اس کی وراثت کا وہ شخص حق دار ہوتا ہے جو آزاد کرنے والے کا زیادہ قریبی ہو۔

رواہ سعید بن المنصور والبیھقی عن الزھری مرسلاً

.....تجھے انصاری کہلانے میں کیا چیز مانع ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ ابن مندہ عن رشید الفارسی

.....تم نے کیوں نہیں کہا کہ اسے لے لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابونعیم عن عقبۃ بنت عبد الرحمن عن ابیہ

...کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ ابن عساکر عن ابن عباس

...کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کا آزاد کردہ غلام بھی اسی قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ ابن عدی وابن عساکر عن ابن عباس

حدیث ضعیف ہے چونکہ اس کے رواۃ میں ایک راوی اسحاق بن کثیر ابوحذیفہ بھی ہے وہ کذاب ہے ابن عدی کہتے ہیں یہ منکر ہے ...لفاظ۔

کسی قوم کا حلیف اس قوم کا فرد ہوتا ہے کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اور قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔

رواہ البزار عن ابی ھریرۃ

...ا حلیف ہمارا فرد ہے ہماری بہن کا بیٹا بھی ہمارا ایک فرد ہے ہمارا آزاد کردہ غلام ہمارا فرد ہے تم سن رہے ہو کہ قیامت کے دن

پرہیزگار لوگ میرے دوست ہیں اگر تم انہی لوگوں میں سے ہو تو بہت اچھا ورنہ قیامت کا انتظار کرو قیامت کے دن لوگ اعمال کی بجائے گناہوں کا بوجھ لے کر آئیں گے میں ان سے منہ پھیر لوں گا۔

رواہ ابن سعد والبخاری فی الادب المفرد والبغوی والطبرانی والحاکم عن اسماعیل بن عبید بن رافع الزرقی عن ابیہ عن جدہ

۲۹۶۴۶ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی وہ دوزخ میں اپنا گھر بنا لے۔

رواہ ابن جریر عن عائشة

۲۹۶۴۷ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف ولاء کی نسبت کی اس نے کفر کیا۔ رواہ ابن جریر عن انس

۲۹۶۴۸ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ۔ رواہ ابن جریر عن انس

کلام: ..... حدیث ضعیف الالحاظ ۶۷۳۔

## جھوٹی نسبت پر وعید

۲۹۶۴۹ ..... جس شخص نے غیر موالی کی طرف حق ولاء کی نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کے مال کو حلال کیا بغیر کسی حق کے اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ جس شخص نے میرے اس شہر میں کوئی بدعت کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔

رواہ الطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامہ

۲۹۶۵۰ ..... جس شخص نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر حق ولاء کسی اور کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۲۹۶۵۱ ..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس کے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن ابی سلمة عن سعید

۲۹۶۵۲ ..... جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت غضب ہو اس سے فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ توبہ۔ رواہ ابن جریر عن جابر

## ام ولد کا بیان

۲۹۶۵۳ ام ولد آزاد ہو جاتی ہے گو وہ ناتمام بچہ ہی کیوں نہ جنم دے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۷۵

۲۹۶۵۴ ..... جو باندی بھی اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے الا یہ کہ اس کا آقا اسے مرنے سے پہلے ہی آزاد کر دے۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۵۵ ..... جس شخص نے اپنی باندی سے جماع کیا پھر اس نے بچہ جنم دیا تو وہ مالک کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

رواہ احمد بن حنبل :

کلام: ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۷۵

# حصہ اکمال

۲۹۶۵۶ ...جس شخص کے نطفہ سے اس کی باندی نے بچہ جنا وہ آقا کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق و البیھقی عن ابن عباس
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۷

# کتابت کا بیان

فائدہ:...... کتابت کا معنی ہے کہ مالک اپنے غلام سے کہے تم اتنی رقم لاؤ خواہ قسطوں میں یا یک مشت تم آزاد ہو اسے کتابت کہتے ہیں جس غلام کے ساتھ کتابت کا معاملہ کیا جائے اسے اصطلاح میں مکاتب (بفتح التاء الفوقانیہ) کہتے ہیں اور پیسوں کو بدل کتابت کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۵۷ ...مکاتب کے بدل کتابت میں سے اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام کے حکم میں ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر

۲۹۶۵۸ ...جس غلام نے ایک سو اوقیہ چاندی پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر ادائیگی میں سے صرف دس اوقیہ چاندی باقی رہی وہ پھر بھی غلام ہے جس غلام نے ایک سو دینار پر کتابت کا معاملہ طے کیا پھر دس دینار باقی رہ گئے وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ احمد بن حنبل و ابو داؤد و ابن ماجه والحاکم عن ابن عمر

۲۹۶۵۹ ......مکاتب کے لیے ایک چوتھائی چھوڑا جائے۔ رواہ الحاکم عن علی
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۴۱۲۔

۲۹۶۶۰ ...جب مکاتب پر حد لازم ہو جائے یا میراث کا وارث بنے وہ جس قدر آزاد تصور ہوگا اسی کے بقدر وراثت پائے گا اور آزاد کے بقدر اس پر حد قائم کی جائے گی۔ رواہ ابو داؤد والترمذی والحاکم والبیھقی فی السنن عن ابن عباس

۲۹۶۶۱ جس شخص نے اپنے غلام کے ساتھ سو اوقیہ چاندی پر معاملہ کتابت طے کیا غلام نے سوائے دس اوقیہ کے سب بدل کتابت ادا کر دیا پھر وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو وہ غلام تصور ہوگا۔ رواہ الترمذی عن ابن عمرو

۲۹۶۶۲ ......مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی کے بقدر وہ آزاد ہوگا اور اس پر حد بقدر آزادی نافذ ہوگی اور بقدر آزادی میراث کا وارث ہوگا۔
رواہ النسائی عن ابن عباس

۲۹۶۶۳ ......مکاتب بدل کتابت کے بقدر آزاد شخص کی دیت ادا کرے گا اور جو بدل کتابت باقی ہے وہ غلام کی دین کے بقدر ادا کرے گا۔
رواہ احمد بن حنبل والترمذی والحاکم عن ابن عباس

۲۹۶۶۴ ...جب تم عورتوں میں سے کسی عورت نے اپنا غلام مکاتب بنایا ہو اور غلام کے پاس اتنی رقم ہو جو وہ ادا کر سکتا ہو مالکن کو چاہئے کہ غلام سے پردہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی الحاکم والبیھقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۹ وضعیف الترمذی ۲۱۶

# حصہ اکمال

۲۹۶۶۵ ......جس شخص نے غلام کے ساتھ سو درہم پر معاملہ کتابت طے کیا اس نے دس درہم کے علاوہ سب ادا کر دیا وہ بدستور غلام ہوگا یا کسی نے سو اوقیہ چاندی پر غلام سے معاملہ کتابت طے کیا اس نے صرف ایک اوقیہ کے علاوہ سب ادا کر دیا تو وہ حسب سابق غلام تصور ہوگا۔
رواہ عبدالرزاق عن ابن عمر

۲۹۶۶۶......جب مکاتب مرجائے اس نے اپنے پیچھے میراث چھوڑی اور اس پر حد بھی لاگو ہوتی ہو وہ بقدر آزادی وارث بنے گا اور بقدر آزادی اس پر حد جاری ہوگی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۶۶۷ جب کوئی عورت غلام سے معاملہ مکاتب طے کرے اور بدل کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہو تو وہ عورت غلام سے حجاب میں بات کرے۔

رواہ البیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۲۹۶۶۸......جب مکاتب کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو عورتوں کو اس سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ عبدالرزاق عن ام سلمۃ

۲۹۶۶۹...... جب کوئی عورت اپنے غلام سے معاملہ کتابت طے کرے اور غلام کے پاس بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہو تو اس عورت کو غلام سے حجاب کرنا چاہئے۔

رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وقال حسن صحیح والطبرانی والحاکم و البیہقی فی السنن عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۹ وضعیف ابی داؤد ۸۱۶۔

# تدبیر غلام

فائدہ:......کوئی شخص اپنے غلام سے کہے کہ میرے مرنے کی بعد تم آزاد ہو اسے تدبیر کہتے ہیں چنانچہ جب آقا مرجاتا ہے تو غلام آزاد ہو جاتا ہے اس معاملہ کو تدبیر کہا جاتا ہے غلام کو مدبر کہا جاتا ہے۔

۲۹۶۷۰......تہائی مال سے مدبر غلام آزاد ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۴۶ وذخیرۃ الحفاظ ۵۶۸۷

۲۹۶۷۱...... مدبر غلام کو بیچا جا سکتا ہے اور نہ ھبہ کیا جا سکتا ہے وہ تہائی مال سے آزاد ہو جاتا ہے۔ رواہ الدارقطنی والبیہقی فی السنن عن ابن عمر

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعاف الدارقطنی ۷۳۲ وضعیف الجامع ۵۹۱۹

# حصہ اکمال

۲۹۶۷۲......مدبر کے حق خدمت کو بیچنے میں کوئی حرج نہیں جب اس کی احتیاج ہو۔

رواہ الدارقطنی والبیہقی وضعفہ عن جابر وصححہ ابن القطان

# متفرق احکام

۲۹۶۷۳...... جو شخص کسی قریبی رشتہ دار کا مالک بنا وہ آزاد ہو جاتا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن سمرۃ

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۱۹

۲۹۶۷۴......جس شخص نے کسی غلام کو آزاد کیا اور مال کی کوئی شرط نہ لگائی تو مال آزاد کرنے والے کا ہوگا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن مسعود

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۰ وضعیف الجامع ۲۲۳۴

۲۹۶۷۵......جب باندی آزاد کردی جائے تو اسے اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک اس کا خاوند (آزادی ملنے کے بعد) اس سے جماع نہ کرے لہٰذا جماع سے قبل آزاد کردہ باندی چاہے تو اس خاوند سے علیحدگی بھی اختیار کر سکتی ہے اور اگر خاوند نے جماع کر لیا تو پھر باندی کو اختیار

نہیں رہتا اور نہ اس خاوند سے الگ ہوسکتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن رجال من الصحابة

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۸۴

۲۹۶۷۶...اگر تیرا خاوند تجھ سے ہمبستری کرے تو پھر تیرے لیے خیار عتق نہیں رہے گا۔رواہ ابوداؤد عن عائشة

کلام:...... حدیث ضیف ہے۔دیکھئے ضعیف الجامع ۱۲۹۵۔

# ممنوعات عتق

۲۹۶۷۷...... میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک کوڑا دوں مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ الحاکم عن ابی هريرة

۲۹۶۷۸...... میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی کوڑے کو بطور ساز وسامان دوں مجھے زنا کا حکم دینے اور ولد زنا آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رواه الحاكم عن عائشة

۲۹۶۷۹ میرے پاس دو جوتے ہوں جنہیں پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواه احمد بن حنبل وابن ماجه والحاكم عن ميمونه بنت سعد

۲۹۶۸۰...... جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کسی سی ہے جو کھاتا رہے جب سیر ہوجائے تب ھدیہ کرے۔

رواه احمد بن حنبل والترمذي والنسائي والحاكم عن ابی الدرداء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۵۴ وضعیف الجامع ۵۲۴۰

۲۹۶۸۱...... جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کھاتا ہے اور جب سیر ہوجائے تب ہدیہ کرے۔

رواه ابوداؤد عن ابی الدرداء

# اکمال

۲۹۶۸۲ اسمیں کوئی بھلائی نہیں دو جوتے پہن کر میں جہاد کروں وہ مجھے ولد زنا کے آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواه ابن سعد عن ميمونه بنت سعد

۲۹۶۸۳...... ولد زنا میں کوئی بھلائی نہیں میں دو جوتے پہن کر جہاد کروں مجھے ولد زنا کو آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔

رواه الطبرانی عن ميمونة بنت سعد

# کتاب العتق...... از قسم افعال

# ترغیب عتق کا بیان

۲۹۶۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص باندی آزاد کرکے پھر اس سے نکاح کرلے اور اس کا مہر اس کی آزادی کو مقرر کرے اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۸۵...... حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ بنوسلیم کی ایک جماعت غزوہ تبوک کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ واجب ہوچکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام

آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلہ میں تمہارے صاحب کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۶۸۶... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو سلیم کی ایک جماعت حاضر تھی وہ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ ہمارے ایک صاحب کے لیے دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اسے حکم دو کہ ایک غلام آزاد کرے اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو کو دوزخ سے نجات دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۶۸۷ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ حبشی باندی لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں نے مومن غلام کو آزاد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے کیا میں اپنی ماں کی طرف سے یہ باندی آزاد کردوں کافی ہو جائے گی؟ نبی کریم ﷺ نے باندی سے پوچھا تیرا رب کہاں ہے؟ باندی نے سر اوپر اٹھا کر کہا: آسمان میں آپ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ باندی نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں: فرمایا اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

# فصل...... عتق کے احکام کے بیان میں

۲۹۶۸۸... حضرت زبیر رضی اللہ عنہ غزوہ طائف کے موقع پر اپنی کچھ خالاؤں کے مالک بن گئے آپ رضی اللہ عنہ نے انھیں اپنی ملک میں رکھتے ہوئے آزاد کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

## ولاء کا بیان

۲۹۶۸۹... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حق ولاء ورثاء میں بڑے کو ملتا ہے عورتیں حق ولاء کی وارث نہیں بنتیں الا یہ کہ عورتیں جن غلاموں کو آزاد کریں یا مکاتب بنائیں ان کا حق ولاء انھیں ملتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والدارمی و البیھقی

۲۹۶۹۰ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ حق ولاء ورثاء میں بڑے کو ملتا ہے۔ رواہ الدارمی

۲۹۶۹۱ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے غلام کو مکاتب بنا رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: ولاء کی شرط لگالو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۲ حکم بن عتبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کیس لے کر آئے کیس کی نوعیت یہ تھی کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا وارث کون ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری پھوپھی ہیں میں ان کی طرف سے کسی قسم کا بھی تاوان ادا کردوں گا اور وارث میں ہوں گا لہٰذا حق ولاء کا وارث میں ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا دعویٰ تھا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ میری ماں ہیں لہٰذا حق ولاء کا بھی وارث میں ہی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حق ولاء کو میراث کے تابع کیا ہے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ سنایا۔ رواہ ابن راھویہ

۲۹۶۹۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کسی شخص کے بہت سارے آزاد کردہ غلام ہوں اور دو بیٹے بھی ہوں باپ کے مرجانے پر حق ولاء اس کے بیٹوں کو ملے گا اگر اس کے بیٹوں میں سے ایک مرگیا اور اس کی نرینہ اولاد ہو پھر بعض آزاد کردہ غلام بھی مرجائیں تو پوتا اپنے باپ کے حصہ ولاء کا وارث ہوگا جبکہ چچا کے لیے سارے کا سارا حق ولاء نہیں ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۶۹۴۔۔۔عبدالرحمن بن عمرو بن حزم کی روایت ہے کہ ایک آزاد کردہ غلام مر گیا اس کے مالکان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کا مال بیت المال میں جمع کروا دیا جائے۔رواہ الدارمی

۲۹۶۹۵۔۔۔ابو بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ھشام کی روایت ہے کہ عاص بن ھشام جب مرا اس نے اپنے ورثاء میں تین بیٹے دو ماں شریک بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ماں شریک بھائیوں میں سے ایک مر گیا اس نے ترکہ میں مال اور آزاد کردہ غلام چھوڑے مال کا وارث اس کا بھائی بن گیا اور حق ولاء میں بھی وہی وارث بنا اس کا ایک بیٹا اور ایک باپ شریک بھائی تھا بیٹے نے کہا میں اپنے باپ کے مال اور حق ولاء کا وارث ہوں باپ شریک بھائی نے کہا: بات یوں نہیں ہے مال کا وارث تو تو ہی ہے رہی بات حق ولاء کی میں نہیں سمجھتا کہ اس کا وارث تو بنے بھلا اگر میرا بھائی آج مرتا کیا اس کا وارث میں نہ بنتا؟ دونوں یہ جھگڑا لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھائی کے لیے آزاد کردہ غلاموں کے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔رواہ الشافعی والبیھقی

۲۹۶۹۶۔۔۔سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء بڑے کو ملتا ہے۔رواہ البیھقی

۲۹۶۹۷ عروہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ باندی کے متعلق ایک کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے باندی ایک غلام کے نکاح میں تھی باندی نے غلام کے نطفہ سے ایک بچہ جنم دیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غلام نے خرید کر آزاد کر دیا اب جھگڑا یہ تھا کہ حق ولاء کسے ملے حضرت عثمان نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا۔رواہ البیھقی

۲۹۶۹۸ یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ خیبر تشریف لائے وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لڑکے دیکھے ان کے ہونٹ سیاہی پلائے ہوئے تھے آپ رضی اللہ عنہ کو ان کی یہ ہیئت دیکھ کر تعجب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو جواب دیا گیا کہ یہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کی ماں آزاد کردہ باندی ہے اور وہ بھی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی آزاد کردہ ہے، جبکہ ان کا باپ اشجع رضی اللہ عنہ کا غلام ہے زبیر رضی اللہ عنہ نے اشجع رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور ان سے غلام خرید کر آزاد کر دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹوں سے کہا اب تم میری طرف اپنی نسبت کرو چونکہ تم میرے آزاد کردہ غلام ہو، حضرات رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ یہ میرے آزاد کردہ غلام ہیں چونکہ ان کی ماں میری آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ میرا غلام رہا۔دونوں حضرات یہی کیس لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا (رواہ البیھقی فی السنن بیہقی کہتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی یہی روایت مشہور ہے جبکہ یہی روایت زہری عن عثمان کے طریق سے بھی مروی ہے اور یہ متذکرہ بالا روایت کے خلاف ہے اور منقطع ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ تشریف لائے وہاں کچھ لڑکے دیکھے جنہیں دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ کو تعجب ہوا ان کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں جبکہ ان کی ماں بنو حارثہ کی آزاد کردہ باندی ہے اور ان کا باپ غلام ہے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ کو پیغام بھجوا کر اپنے پاس منگوایا پھر اسے خرید کر آزاد کر دیا اب حق ولاء کا مسئلہ کھڑا ہوا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حق ولاء کے مدعی تھے جبکہ بنو حارثہ بھی حق ولاء کا دعوی کر رہے تھے دونوں فریق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس قضیہ لے کر حاضر ہو گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بنو حارثہ کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا نیز آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! حق ولاء کو نہیں کھینچا جاتا۔بیہقی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت اصح ہے چونکہ اس کے شواہد بھی ہیں جبکہ زہری کی مراسیل ردی ہیں)۔

۲۹۶۹۹۔۔۔عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے بطور سائبہ غلام آزاد کیے (یعنی اس نیت سے غلام آزاد کئے کہ ان کا حق ولاء اور مال کسی کو نہ ملے وہ آزاد چھوڑے ہوئے ہیں) پھر طارق نے ان کی میراث لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میراث طارق کے ورثہ کو دے دو مگر انھوں نے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میراث اپنے جیسے لوگوں پہ صرف کرو۔رواہ الشافعی والبیھقی

۲۹۷۰۰ عطاء بن ابی رباح کی روایت ہے کہ طارق بن مرقع نے ایک غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیا کچھ عرصہ بعد سائبہ غلام مر گیا اور ترکہ میں

اس نے بہت سارا مال چھوڑا یہ مال طارق پر پیش کیا گیا اس نے انکار کر دیا مکہ کے عامل نے معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا کہ مال جمع کر کے طارق کو پیش کرو اگر قبول کرے تو اسے دے دو اور اگر انکار کر دے تو اس مال سے غلام خرید کر آزاد کر دیئے جائیں چنانچہ مال طارق پر پیش کیا گیا انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، عامل نے اس مال سے پندرہ یا سولہ غلام خرید کر آزار کر دیئے۔

رواہ البیہقی فی السنن)

۲۹۷۰۱..... عبداللہ بن ودیعہ بن خدام کی روایت ہے کہ سالم مولائے ابوحذیفہ ہماری ایک عورت کا آزاد کردہ غلام تھا اسے سلمٰی بنت یعار کہا جاتا تھا اس عورت نے یہ غلام جاہلیت میں آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا جنگ یمامہ میں جب اسے تیر لگے اور تیروں سے گھائل ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کی میراث لائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ودیعہ بن خدام کو بلایا اور کہا: یہ تمہارے آزاد کردہ غلام کی میراث ہے تھی اس کے حقدار ہو ودیعہ بن خدام نے میراث لینے سے انکار کر دیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے بے نیاز کر دیا ہے ہماری ایک عورت نے اسے آزاد کر کے سائبہ بنا دیا تھا ہم عورت کے نافذ کئے ہوئے معاملہ میں نقص نہیں آنے دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔ رواہ البخاری فی تاریخہ والبیہقی

# حق ولاء فروخت کرنے کی ممانعت

۲۹۷۰۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حق ولاء رشتہ داری کی طرح ہے ایک روایت میں ہے کہ حق ولاء نسب کی مانند ہے نہ بیچا جائے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و البیہقی

۲۹۷۰۴..... قبیصہ بن ذؤیب کی روایت ہے کہ (دور جاہلیت میں) جب کوئی شخص غلام کو آزاد کر کے سائبہ بنا دیتا اس کا وارث نہیں بنتا تھا جب وہ غلام کوئی جنایت کر بیٹھتا تو اس کا تاوان آزاد کرنے والے پر ہوتا تھا چنانچہ لوگ یہی شکایت لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! ہمارے ساتھ انصاف کریں یا تو تاوان بھی آپ آدا کریں اور میراث بھی آپ کے لیے ہو یا پھر میراث بھی ہمارے لیے اور تاوان بھی ہمیں کو ادا کرنا پڑے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست گزاران کے لیے میراث کا بھی فیصلہ کیا۔ رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۷۰۵..... جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کا غضب ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ ہی توبہ، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہر قبیلہ کی طرف حکم لکھا کہ آزاد کردہ غلام کا تاوان ادا کریں پھر حکم لکھا کہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کے آزاد کردہ غلام کو اس کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنی طرف منسوب کرے جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۶..... عروہ کی روایت ہے کہ بنو ہلال کی بریرہ باندی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بدل کتابت کی ادائیگی کے سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مدد کی درخواست کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی کے مالکان سے خریدنے کو کہا، مالکان نے کہا: ہم یہ باندی اس شرط پر فروخت کریں گے کہ حق ولاء ہمیں ملے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا کہ مالکان نے باندی فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے الا یہ کہ ان کے لیے حق ولاء ہو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ جو شخص غلام باندی آزاد کرتا ہے حق ولاء اسی کو ملتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باندی خرید کر آزاد کر دی پھر بریرہ رضی اللہ عنہا کو خیار عتق دیا انھوں نے خیار عتق اپنایا اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے ایک بکری کا اعلان کیا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بریرہ رضی اللہ عنہ نے بطور ہدیہ دے دی بکری ذبح کر کے پکائی گئی پھر آپ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور کھانا مانگا گھر والوں نے کہا گھر میں وہی بکری پکی ہوئی ہے جو بریرہ کو ملی تھی آپ نے فرمایا: یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھی اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے گوشت تناول فرمایا۔ عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو مکاتبت میں خریدا اور بدلہ میں دراہم ادا کیے۔ اس کی کتابت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۷ ۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حق ولاء اس شخص کو ملتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ حق ولاء کو فروخت کرنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں۔
رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۸ ۔۔۔(ایضا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اگر ایک شخص مرجاتا اور اس کا کوئی وارث نہ ہوتا نبی کریم ﷺ وارث کو تلاش کرنے کا حکم دیتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوئی وارث نہ پاتے نبی کریم ﷺ میراث میت کے آزاد کردہ غلام کو دے دیتے تھے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۰۹ (ایضا) ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص مرگیا اس نے سوائے ایک غلام کے اپنے پیچھے کوئی وارث نہ چھوڑا نبی کریم ﷺ نے غلام آزاد کیا اور میراث اسی کو دی۔رواہ عبد الرزاق

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ (۳۱۲)

۲۹۷۱۰ ۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے ولاء کی شرط لگادی نبی کریم ﷺ نے فیصلہ کیا کہ جو شخص ثمن دیتا ہے ولاء اسی کا حق ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۷۱۱ فارسی مولائے بنی معاویہ کی روایت ہے کہ انھوں نے غزوہ احد کے دن ایک شخص پر حملہ کرکے اس کو قتل کردیا اور قتل کرتے وقت کہا: مزہ چکھو میں فارسی غلام ہوں اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بھلا تمہارے یوں کہنے میں کیا ممانعت ہے کہ میں انصاری ہوں تم انصار میں سے ہو چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۷۱۲ ''مسند عبداللہ بن عمر'' رسول اکرم ﷺ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔رواہ البیہقی فی شعب الایمان

کلام:۔۔۔۔۔۔حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلۃ ۲۱۸۔

۲۹۷۱۳ ''مسند ابن عمر'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے کہا آپ اس شرط پر خرید لیں کہ بریرہ کا حق ولاء ہمیں ملے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: اس میں کوئی ممانعت نہیں چونکہ حق ولاء اس شخص کا ہوتا ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۷۱۴ ۔۔۔ہذیل بن شرحبیل کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک غلام تھا اسے میں نے آزاد کر کے سائبہ بنادیا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: اہل اسلام سائبہ نہیں بناتے سائبہ بنانے کا رواج اہل جاہلیت کے ہاں تھا، تم تو آزادی کی نعمت کے مالک ہو اور آزاد کردہ غلام کی میراث کے حقدار ہو۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باپ آزاد ہوجاتا ہے تو باپ حق ولاء کھینچ لاتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۶ عقبہ بن عبدالرحمن اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: غزوہ احد میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھا میں نے ایک شخص پر وار کیا اور کہا: یہ لو میں فارسی غلام ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے میری بات سن کر فرمایا: تم نے کیوں نہ کہا: یہ لو اور میں انصاری غلام ہوں چونکہ کسی قوم کا آزاد کردہ غلام اس قوم کا فرد ہوتا ہے۔رواہ الدیلمی

۲۹۷۱۷ یزید بن ابی حبیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی قلعہ کا محاصرہ کرتے اگر آپ کے پاس کوئی غلام آتا آپ اسے آزاد کر دیتے تھے اور جب اس کا مالک دولت اسلام سے سرفراز ہوتا آپ ﷺ حق ولاء اسے عنایت کردیتے۔رواہ ابوداؤد عن یزید بن ابی حبیب مرسلا

۲۹۷۱۸ ابوملیکہ کی روایت ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کا سودا کرنا چاہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں اسے آزاد کروں گی مالکان نے کہا آپ ہمارے لیے بریرہ کے حق ولاء کی شرط لگادیں جب نبی کریم ﷺ گھر تشریف لائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا جی ہاں ان کے لیے شرط لگادو ولاء تو اس کا حق ہے جو غلام کو آزاد کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: یہ کیسی شرط ہے حالانکہ قبل ازیں اللہ تعالیٰ کا حق واقع ہوچکا ہے جو شخص غلام کو آزاد کرتا ہے ولاء کا حق بھی اسی کا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۱۹ (ایضا) ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' زید بن وہب کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حق ولاء عصبات میں سے بڑے کو دیتے تھے اور عورتوں کو حق ولاء کا وارث نہیں بناتے تھے البتہ جو عورتیں بذات خود غلام آزاد کریں یا ان کے آزاد کردہ غلام غلام آزاد کریں ان کا حق ولاء عورتوں کو دیتے تھے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۰ (ایضاً) "مسند علی رضی اللہ عنہ محمد بن علی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حق ولاء کو بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حق ولاء کے بیچنے کے متعلق سوال کیا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اپنا نسب بھی بیچتا ہے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۲ (ایضاً) نخعی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے متعلق جس نے اپنے ورثہ میں ایک حقیقی بھائی اور ایک باپ شریک بھائی چھوڑا ان دونوں حضرات نے حقیقی بھائی کے لیے حق ولاء کا فیصلہ کیا اگر باپ شریک بھائی بھی مر جائے تو حق ولاء حقیقی بھائی کے بیٹوں پر لوٹ آئے گا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۳ (ایضاً) شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت کسی غلام یا باندی کو آزاد کرے پھر وہ عورت اپنے پیچھے ایک بیٹا چھوڑ کر مر جائے حق ولاء وراثت میں اس بیٹے کو ملے گا اسی طرح جب تک اس کی اولاد میں بیٹے ہوں گے حق ولاء وراثت میں انھیں منتقل ملتا رہے گا جب بیٹے منقطع ہو جائیں گے تو حق ولاء عورت کے اولیاء پر لوٹ جائے گا۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۴ (ایضاً) یزید رسیک کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حق ولاء کی کھینچا تانی کے قائل نہیں تھے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء حلف کی مانند ہوتا ہے جو بیچا جاتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاتا ہے حق ولاء کو وہیں رکھنا چاہئے جہاں رب تعالیٰ نے اسے رکھا ہو۔ رواہ الشافعی وعبدالرزاق وسعید بن المنصور و البیہقی

۲۹۷۲۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق ولاء نسب کا ایک شعبہ ہے جو شخص حق ولاء کو سمیٹ لیتا ہے وہ میراث کو بھی سمیٹ لیتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق والبیہقی

۲۹۷۲۷ عبداللہ بن شبرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فیصلہ صادر کیا کہ نسب کی طرح حق ولاء بھی منتقل ہوتا ہے جو شخص نعمت آزادی کا ولی ہو وہی حق ولاء پر ہمیشہ براجمان نہیں رہتا لیکن حق ولاء ولی نعمت کے اقرب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے فدیہ قبول کریں گے اور نہ توبہ۔ رواہ عبدالرزاق

## استیلاد

۲۹۷۲۹ سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت ساری امہات ولد آزاد کیں اور فرمایا: رسول کریم ﷺ نے بھی انھیں آزاد کیا ہے۔ رواہ الخطیب وفیہ عبدالرحمن الافریقی ضعیف

۲۹۷۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا باندی کو اس کا بیٹا آزاد کر دیتا ہے اگر چہ وہ نا تمام بچہ ہی کیوں نہ ہو
رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبة والبیہقی

۲۹۷۳۱ سلیمان بن یسار کی روایت ہے کہ میں نے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کو آزاد کیا ہے ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا نہیں لیکن رسول کریم ﷺ نے انھیں آزاد کیا ہے۔ رواہ عبد الرزاق والبیہقی وضعفه

۲۹۷۳۲ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے امہات ولد کے متعلق حکم دیا کہ ان کے

بیٹوں کے اموال میں ان کی انصاف پرمبنی قیمت لگائی جائے اور پھر انھیں آزاد کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں اس میں ٹھہراؤ رہا پھر قریش کا ایک شخص مرگیا اس کی ام ولد کا ایک بیٹا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس لڑکے پر تعجب کرتے تھے چنانچہ باپ بلال کی وفات کے بعد یہ لڑکا مسجد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے تم نے اپنی ماں کے متعلق کیا کیا؟ لڑکا بولا: امیر المؤمنین! میں نے بہتر کیا ہے چنانچہ میرے بھائیوں نے مجھے دو چیزوں کا اختیار دیا ایک یہ کہ میری ماں کو بدستور غلامی میں رکھیں دوسرا یہ کہ مجھے میرے باپ کی میراث سے محروم کردیں تاہم میں نے میراث کی محرومیت کو ماں کی غلامی سے کمتر سمجھا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں اس معاملہ میں انصاف بھری قیمت کا حکم نہیں دیا گیا میں ایک الگ رائے دیکھ رہا ہوں اور الگ ایک اور چیز کا حکم دے رہا ہوں الا یہ کہ تم اس میں اپنے اقوال شروع کردیتے ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لے گئے اور آہستہ آہستہ لوگ جمع ہونے لگے حتیٰ کہ جب اچھی خاصی تعداد میں لوگ جمع ہوگئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں امہات اولاد کے متعلق ایک حکم دیا تھا تم اسے بخوبی جانتے ہو پھر میرے سامنے ایک بات آئی ہے۔ البذا جس شخص کے پاس ام ولد ہو جب تک وہ زندہ ہے وہ اس کی ملکیت میں ہے اور جب مرجائے وہ ام ولد آزاد ہے اس پر کسی کا اختیار نہیں۔

رواہ یعقوب بن سفیان والبیھقی وابن عساکر

۲۹۷۳۳ زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات اولاد کو پہلے فروخت کرنے کا حکم دیا پھر اس سے رجوع کرلیا۔

رواہ البیھقی

# ام ولد کا بیان

۲۹۷۳۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو باندی بھی اپنے مالک کے نطفہ سے بچہ جنم دے وہ تاحیات اس کی ملکیت میں ہوتی ہے اور مرنے کے بعد وہ آزاد ہوجاتی ہے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام ولد کے متعلق حکم جاری کیا کہ اسے نہ بیچا جائے اور نہ ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں منتقل ہو اس کا مالک تاحیات اس سے نفع اٹھا سکتا ہے جب مالک مرجائے وہ آزاد ہوجاتی ہے (رواہ عبدالرزاق مسدد والبیھقی)

۲۹۷۳۶ ''مسند عمر'' ابواسحاق ہمدانی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امہات اولاد کو اپنے دور خلافت میں بیچتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نصف دور خلافت میں بھی امہات اولاد کی خرید وفروخت جاری رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری کیا کہ ام ولد کو کیسے فروخت کیا جائے حالانکہ اس کا بیٹا آزاد ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ام ولد کی بیع کو حرام قرار دیا حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں نے اس کی شکایت کی اور کہا کہ اس فعل کا ارتکاب بھی کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۷ ابو عجفاء کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی اسلام قبول کرے پاکدامنی اختیار کرے اور اپنی حفاظت کرے تو اس کا بیٹا اسے آزاد کردیتا ہے اگر باندی کفر کرے اس سے فسق وفجور سرزد ہو اور زنا کرے غلامی کے پھندے میں جکڑی رہتی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۳۸ محمد بن عبداللہ ثقفی کی روایت ہے کہ ان کے والد عبداللہ بن فارط نے چار ہزار دراہم میں باندی خریدی پھر تھوڑے عرصہ میں باندی نے ناتمام بچہ جنم دیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلوایا میرے والد عبداللہ بن فارط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے آپ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو سخت ملامت کی اور فرمایا: بخدا! میں تمہیں اس عیب سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں پھر باندی فروخت کرنے والے کی طرف کوڑا لے کر متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم ایسی حالت میں باندیاں فروخت کرتے ہو جب تمہارا گوشت اور باندیوں کے گوشت تمہارے خون اور ان کے خون خلط ملط ہوجائیں تم اس حالت میں انھیں بیچ کران

کے پیسے ہڑپ کرنا چاہتے ہو اللہ تعالیٰ یہودیوں کا بُرا کرے ان پر چربی حرام کی گئی انھوں نے چربی بیچ کر اس کی رقم کھانا شروع کردی جس طرح بھی ہو باندی واپس کرو۔ چنانچہ میرے والد نے باندی واپس کردی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۷۳۹ ۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم امہات اولاد کی خرید وفروخت کرتے تھے جبکہ نبی کریم ﷺ زندہ ہوتے تھے اور آپ یہ معاملات دیکھتے تھے اور منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۰ ۔۔۔ ''مسند خلاد انصاری'' خلاد انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک شخص مرگیا اس نے کچھ وصیت کی اور وصیت کا ذمہ دار مجھے مقرر کیا من جملہ جن چیزوں کی وصیت کی تھی ان میں ایک ام ولد اور ایک آزاد عورت تھی ام ولد اور آزاد عورت میں کچھ تنازع کھڑا ہوگیا آزاد عورت نے ام ولد سے کہا اے کمینی عورت! کل تجھے اپنی اوقات معلوم ہوجائے گی جب سر بازار فروخت ہورہی ہوگی۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا: ام ولد ہرگز فروخت نہ کی جائے۔ رواہ الطبرانی

۲۹۷۴۱ ۔۔۔ خوات بن جبیر ابوسعید سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں امہات اولاد کی خرید فروخت کرتے تھے۔ رواہ الترمذی

**کلام:** ۔۔۔ حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۲۸

۲۹۷۴۲ ۔۔۔ ابن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ام ولد کے بارے فرمایا: ام ولد کو اس کا بیٹا آزاد کردیتا ہے، ام ولد آزاد عورت کی عدت شمار کرے گی۔ رواہ عبدالرزاق وسندہ ضعیف

۲۹۷۴۳ ۔۔۔ عمرو بن دینار کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں لکھا: امابعد! میری وہ باندیاں جن کے پاس میں چکر لگاتا ہوں ان کی تعداد انیس (۱۹) ہے ان میں سے بعض امہات اولاد ہیں اور ان کے ساتھ ان کی اولاد ہے ان میں سے بعض حاملہ ہیں ان میں سے بعض غیر حاملہ ہیں میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر اس غزوے میں مجھے موت آجائے تو وہ باندیاں جو غیر حاملہ ہیں اور ان کے ہاں کوئی بچہ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے آزاد ہیں ان پر کسی کا کوئی اختیار نہیں جن باندیوں کے ہاں اولاد ہو یا وہ حاملہ ہوں وہ اپنے بچے پر روکی جائے گی ایسی باندی بچے کے حصہ میں ہے اگر اس باندی کا بچہ مرجائے دراں حالیکہ باندی زندہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آزاد ہے یہ فیصلہ میں نے اپنی انیس (۱۹) باندیوں کے متعلق صادر کیا ہے واللّٰہ المستعان اس فیصلہ پر گواہان ھیاج بن ابی سفیان اور عبیداللہ بن ابی رافع تھے یہ فیصلہ جمادی الاولیٰ ۳۷ھ میں لکھا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۴ ۔۔۔ حکم بن عتیبہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا کہ ام ولد آزاد نہیں ہوتی بشرطیکہ جب ام ولد نے اپنے آقا کے نطفہ سے بچہ جنم دیا ہو۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۲۹۷۴۵ ۔۔۔ عبیدہ سلمانی کی روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ امہات اولاد کو نہ بیچنے میں میری اور عمر رضی اللہ عنہ کی رائے ایک ہے پھر اس کے بعد امہات اولاد کو بیچنے کے متعلق میری رائے قائم ہوئی عبیدہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: آپ دونوں کی اکٹھی رائے آپ کی منفرد رائے سے مجھے زیادہ محبوب ہے میری بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنس پڑے۔

رواہ عبدالرزاق وابن عبد البر فی العلم والبیھقی فی السنن

۲۹۷۴۶ ۔۔۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص ادائیگی قرض کے معاملہ میں اپنی ام ولد بیچنا چاہتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی انھوں نے فرمایا: اے باندی! تم جاؤ تمہیں عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کردیا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۴۷ ۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اگر چاہے ام ولد کو آزاد کرے اور اس کی آزادی کو اس کا مہر مقرر کردے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

# مشترک غلام کو آزاد کرنے کا بیان

۲۹۷۴۸ ''مسند تلب بن ثعلبہ'' ابن تلب اپنے والد تلب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن نہیں بنایا۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابونعیم

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۸۴۹

۲۹۷۴۹ اسماعیل بن امیہ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے کہ ان کے دادا کا طہمان یا ذکوان نامی غلام تھا ان کے دادا نے آدھا غلام آزاد کردیا پھر غلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مالک سے آزاد بھی ہو اور اس کی غلامی میں بھی ہو چنانچہ وہ غلام تاحیات اپنے آقا کی خدمت کرتا رہا۔ رواہ عبدالرزاق والبغوی وابن مندہ

۲۹۷۵۰ خالد بن سلمہ مخزومی کہتے ہیں عرفہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پورا غلام آزاد کرو چونکہ تمہارے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الجامع والبیہقی

۲۹۷۵۱ عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں میرے اور اسود بن یزید اور ہماری ماں کے درمیان ایک غلام مشترک تھا جنگ قادسیہ میں اس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آزمائش سے بھی دوچار ہونا پڑا ان لوگوں نے اسے آزاد کرنا چاہا اس وقت میں چھوٹا تھا اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم آزاد کردو اور عبدالرحمن اپنے حصہ کا مالک رہے گا حتی کہ بالغ ہوجائے اور اسے بھی آزاد کرنے کی رغبت ہو یا اپنا حصہ ہی لے لے۔ رواہ البیہقی

۲۹۷۵۲ ابن شبرمہ کی روایت ہے کہ انھوں نے ایک شخص سے کہا اس کا غلام میں حصہ تھا کہ: اپنے ساتھیوں کے حصوں میں فساد مت ڈالو ورنہ تم خود ضامن ہوگے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۳ نخعی کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کردیا جبکہ کچھ یتامی اس کے شرکاء تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا انتظار کرو حتی کہ بالغ ہوجائیں اگر چاہیں تو اپنے حصے بھی آزاد کردیں گے ورنہ تم ان کے ضامن ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۴ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک غلام دوآدمیوں کے درمیان مشترک تھا ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کردیا اس کے شریک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ رواہ مسدد والبیہقی

۲۹۷۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مشترک غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اسے ضامن بنایا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۷۵۶ ''مسند ابی امامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ ابوملیح اپنے باپ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کردیا یہ قضیہ نبی کریم ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا آپ نے اس شخص کے مال سے غلام کو آزاد کردیا اور فرمایا: اس کے ساتھ اور کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد بن حنبل والحارث وابونعیم فی المعرفة

# مدبر کا بیان

۲۹۷۵۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنے غلام کو مدبر بنادیا جبکہ اس شخص کے پاس اس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام بیچ دیا اور اسے نحام (نعیم بن عبداللہ بن اسید بن عوف) نے خرید لیا۔ رواہ الضیاء وابن ابی شیبة

۲۹۷۵۸ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنا دیا جبکہ اس کے پاس اس غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس غلام کو مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ بنوعدی کے ایک شخص نے وہ غلام خرید لیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۵۹ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ابو مذکور نے یعقوب نامی قبطی غلام مدبر بنا دیا جب نبی کریم ﷺ کو خبر پہنچی آپ نے فرمایا: کیا اس شخص کا کوئی اور مال بھی ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: یہ غلام مجھ سے کون خریدے گا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے داماد نعیم بن نحام نے وہ غلام آٹھ سو دراہم میں خرید لیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مال اپنے اوپر خرچ کرو۔ اگر بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرو پھر اگر بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں پر خرچ کرو پھر بھی اگر بچ جائے تو ادھر اُدھر تقسیم کردو۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۰ ... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو غیرہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی باندی کو مدبرہ بنادے اگر چاہے اس سے ہمبستری کرسکتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۱ ... طاؤس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مدبر غلام بیچ دیا تھا چونکہ اس کے مالک کو پیسوں کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

رواہ ابوداؤد وعبدالرزاق عن معمر عن ابن المنکدر مثلہ

۲۹۷۶۲ ... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کردیا نبی کریم ﷺ نے اس کے تہائی مال میں سے غلام کو آزاد کیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۳ ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک انصاری نے اپنا غلام مدبر بنادیا انصاری نے اپنے پیچھے غلام کے علاوہ کوئی مال نہ چھوڑا چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ایک ثلث آزاد کیا۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۴ ... ابوقلابہ کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کیا اس کے پاس مرتے وقت غلام کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ نے غلام کے ایک تہائی حصہ کو آزاد کیا اور دو تہائی میں غلام سے محنت مزدوری کرائی۔

۲۹۷۶۵ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدبر کو ایک تہائی مال سے آزاد کیا ہے۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض وعبدالرزاق والبیہقی

۲۹۷۶۶ ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آدمی اس حالت میں اپنا غلام آزاد کرسکتا ہے کہ جب اس کی پاس غلام کے علاوہ اور مال نہ ہو؟ انھوں نے کہا: نہیں پھر کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حال میں غلام کو مدبر بنادے وہ حقداروں کو محروم کردیتا ہے اور یہ ایسا شخص ہوتا ہے جو اپنا مال صدقہ کردیتا ہے اور خود مفلس ہوکر بیٹھ جاتا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۶۷ عطاء کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام بطور مدبر آزاد کردیا اس شخص کے پاس غلام کے علاوہ اور مال نہیں تھا نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ اس شخص پر سخت غصہ ہوئے پھر غلام بلایا اور اسے سات سو درہم میں بیچ دیا پھر رقم اس کے پاس بھجوادی اور فرمایا اسے اپنے لیے خرچ کرو۔ رواہ سعید بن المنصور

۲۹۷۶۸ ''مسند علی'' شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مدبر مالک کے جمیع مال سے آزاد ہوگا۔ رواہ سفیان الثوری فی الفرائض

## احکام کتابت

۲۹۷۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہو وہ تب بھی غلام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والطحاوی والبیہقی

۲۹۷۷۰ ... ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ ایک مکاتب نے اپنے مالک سے کہا میں بدل کتابت قسطوں میں ادا کروں گا مالک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور معاملہ بیان کیا عثمان رضی اللہ عنہ نے غلام بلایا اور کہا: اپنی مکاتبت لو! غلام نے کہا: میں بدل صرف

قسطوں میں ادا کروں گا غلام سے کہا مال لے آؤ غلام مال لایا اور اس کے لیے آزادی کا پروانہ لکھ دیا اور فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھو، میں یہ قسطوں میں دوں گا جب مالک نے یہ صورت دیکھی مال لے لیا۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۷۱ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کا غلام تھا انھوں نے مجھے تجارت کے لیے بھیجا میں تجارت سے واپس آیا اور ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا تھا میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ آپ مجھ سے کتابت کریں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترش روئی سے کہا: جی ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کتابت کا ذکر نہ ہوتا میں ایسا نہ کرتا میں تمہارے ساتھ ایک لاکھ درہم پر کتابت کا معاملہ کرتا ہوں یہ رقم تمہیں دو قسطوں میں ادا کرنی ہوگی بخدا! اس میں سے میں تمہیں ایک درہم بھی نہیں دوں گا میں باہر نکل گیا باہر جا کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی میں نے ان سے اس کا تذکرہ کیا زبیر رضی اللہ عنہ مجھے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لے گئے اور لے جا کر ان کے سامنے کھڑا کر دیا اور کہا: اے امیر المؤمنین آپ نے فلاں شخص کے ساتھ مکاتبت کی ہے اور آپ نے ترش روئی کا مظاہرہ کیا ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اگر کتاب میں بلاشبہ ایک آیت نہ ہوتی میں ایسا نہ کرتا میں نے ایک لاکھ دراہم پر اس سے مکاتبت کی ہے اور بدل کتابت دو قسطوں میں اسے ادا کرنا ہوگا بخدا! اس میں سے میں اسے ایک درہم بھی واپس نہیں کروں گا زبیر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ٹکا سا جواب سن کر غصہ ہو گئے اور کہا: غلام آپ کے سامنے کھڑا ہے میں آپ سے ایک حاجت کا خواستگار رہوں اور آپ نے اپنے دو ٹوک فیصلے پر قسم اٹھالی ہے چنانچہ مکاتبت پر ہمارا معاملہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک لاکھ دراہم مجھے دیئے پھر فرمایا: جاؤ اور اس رقم کے بارے اللہ تعالیٰ سے خیر و فضل طلب کرو میں باہر نکلا اور اللہ سے فضل و برکت کی دعا کی پھر اس رقم سے تجارت شروع کی اللہ تعالیٰ نے مجھے بیش بہا نفع عطا کیا۔ حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو بدل کتابت بھی ادا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مال بھی واپس کیا پھر بھی میرے پاس اسی ہزار دراہم باقی بچ گئے۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب نصف بدل کتابت ادا کر دے اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ سفیان الثوری فی الفرائض والبیهقی

۲۹۷۷۳ عبدالعزیز بن رفیع ابوبکر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کتابت پر اپنا غلام آزاد کر دیا اور بدل کتابت کی قسطیں مقرر کر دیں۔ غلام بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حاضر ہوا مالک نے یک مشت رقم لینے سے انکار کر دیا پھر مکاتب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مالک کو اپنے پاس بلوایا مالک جب حاضر ہوا اسے رقم پیش کی مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں یہ رقم بیت المال میں رکھتا ہوں مالک سے کہا تم بیت المال سے قسطوں میں لیتے رہو مکاتب سے فرمایا تم جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ رواہ البیهقی

۲۹۷۷۴ قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مکاتب کی کتابت کے منقطع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے جس پر سونا ہو یا چاندی پھر وہ تین یا چار پر قطع ہو جائے اور فرمایا کرتے تھے یہ صورت سامان میں رکھو جیسے بھی تم چاہو۔ رواہ عبد الرزاق ابن ابی شیبة والبیهقی

۲۹۷۷۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب بدل کتابت کا کچھ حصہ ادا کر دے تو اسے غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جائے گا۔

رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبة والبیهقی

## بدل کتابت پوری طرح ادا کرنے کے بعد آزاد ہونا

۲۹۷۷۶ عامر شعبی کی روایت ہے جو مکاتب کچھ بدل کتابت ادا کر دے پھر مر جائے اس کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک اس مکاتب پر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جب مکاتب ایک تہائی یا چوتھائی بدل کتابت ادا کر دے تو وہ تاوان دہندہ کے حکم میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ مکاتب نے جتنا بدل کتابت ادا کیا اسی حساب سے وہ آزاد تصور ہوگا اور اسی حساب سے اس کی اولاد بھی وارث ہوگی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو مکاتب کے معاملہ میں جمع کیا زید رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کاتبوں کے لیے قیاس کریں گے فرمایا: مجھے بتاؤ اگر مکاتب پر حد آئے اور وہ امہات المؤمنین کے پاس داخل ہوتا ہو کہا: ہم اس کی مانند قیاس کریں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی رائے کو ترجیح دی۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۷۷۷..... قتادہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب مکاتب مر جائے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال اس کے مالکان کا ہے اس کی اولاد کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی

۲۹۷۷۸..... حکیم بن حزام کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو خط لکھا امابعد! مسلمانوں میں سے جو لوگ اپنے غلاموں کو مکاتب بنائیں لوگوں کے سوال پر اسے قبول کرو۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ والبیھقی

۲۹۷۷۹..... عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک غلام مکاتب بنایا اسے ابوامیۃ کی کنیت سے پہچانا جاتا تھا وہ وقت ہونے پر قسط لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ اور اپنی کتابت میں اس سے مدد لو غلام نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر میں اسے چھوڑ دوں حتیٰ کہ یہ آخری قسط ہو جائے فرمایا مجھے خوف ہے کہ میں اسے شاید نہ پا سکوں پھر یہ آیت تلاوت کی ”آتوھم من مال اللہ الذی آتکم“ انھیں اللہ تعالیٰ کا مال دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے عکرمہ کہتے ہیں اسلام میں ادا ہونے والی یہ پہلی قسط ہے۔

رواہ عبدالرزاق وابن سعد وابن ابی حاتم والبیھقی

۲۹۷۸۰..... انس بن سیرین اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار درہم پر مکاتب بنا دیا چنانچہ فتح تستر میں، میں بھی شامل تھا میں نے سطحی قسم کا ساز و سامان خرید لیا مجھے اس میں کافی نفع ہوا میں بدل کتابت کی پوری رقم لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انھوں نے یکمشت بدل کتابت لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں قسطوں میں لوں گا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وہ تمہی ہو مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا میرے پاس کپڑے تھے میرے لیے برکت کی دعا کی میں نے عرض کیا جی ہاں میں وہی ہوں فرمایا: کیا انس میراث چاہتا ہے پھر انس رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ رقم قبول کرو چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے بدل کتابت کی رقم قبول کر لی۔ رواہ ابن سعد والبیھقی

۲۹۷۸۱..... ابوسعید مقبری کی روایت ہے کہ مجھے میری مالکن نے کتابت پر آزاد کیا اور بدل کتابت چالیس ہزار درہم ٹھہرے میں نے اکثر مال ادا کر دیا پھر باقی مال اکٹھا لے کر مالکن کے پاس آیا اس نے یک مشت مال لینے سے انکار کر دیا اور کہا میں مہینہ مہینہ یا سال سال کی قسط لوں گی میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال بیت المال میں رکھ دو پھر میری مالکہ کو پیغام بھیجا کہ یہ تیرا مال بیت المال میں ہے ابوسعید آزاد ہو چکا ہے جب چاہوں یہاں سے لیتی رہو مہینہ مہینہ یا سال سال میں جیسے بھی چاہو چنانچہ مالکہ نے آدمی بھیج کر سارا مال لے لیا۔ رواہ ابن سعد والبیھقی وحسنہ

۲۹۷۸۲..... قتادہ کی روایت ہے کہ ابومحمد سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کتابت کر لینے کا مطالبہ کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انکار کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو درہ اٹھایا اور یہ آیت پڑھی ”فکاتبوھم“ ”غلاموں کو مکاتب بناؤ“ جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سیرین کے ساتھ کتابت کر لی۔ رواہ عبدالرزاق وابن سعد وعبد بن حمید وابن جریر ورواہ البیھقی موصولاً عن قتادۃ عن انس

۲۹۷۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے گا اسی کے بقدر آزاد ہو جائے گا۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور والبیھقی

۲۹۷۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لگاتار دو قسطیں گزر جائیں اور غلام ادا نہ کرے اس کی غلامی لوٹ آتی ہے اور کتابت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والبیھقی والحاکم

۲۹۷۸۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: غلاموں کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے دو۔

رواہ عبدالرزاق والشافعی وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ والحاکم والبیھقی سعید بن المنصور

۲۹۷۸۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باری تعالیٰ "و آتو ھم من مال اللہ الذی آتکم "غلاموں کواللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے دو" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: مکاتب کو بدل کتابت کا چوتھائی حصہ چھوڑ دیا جائے۔

رواہ عبدالرزاق وسعید بن المنصور وعبد بن حمید والنسائی وابن جریر وابن المنذر وابن مودویہ البیھقی صححہ وسعید بن المنصور

۲۹۷۸۷..... عطاء کی روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ مکاتب سے بدل کتابت میں کمی کر دی جائے اور بقیہ کا جلدی مطالبہ کرلیا جائے آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے اچھا نہیں سمجھا۔ البتہ ساز و سامان کی صورت میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۸۸..... "مسند علی" ابو تیاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں مکاتبت کرنا چاہتا ہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو چنانچہ لوگوں نے اپنی اپنی وسعت کے مطابق رقم جمع کی کچھ رقم بچ گئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بچی ہوئی رقم کے متعلق پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ رقم مکاتبوں پر خرچ کرو۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب ماقتی کے بقدر آزادی کی دیت ادا کرے گا اور غلامی کے بقدر غلام کی دیت ادا کرے گا۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی والبیھقی

۲۹۷۹۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب بقدر ادائیگی وارث ہوگا۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتبت غلام کے بمنزلہ ہے۔ رواہ البیھقی

۲۹۷۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مکاتب جب نصف رقم ادا کردے وہ قرضدار ہوتا ہے۔ رواہ سفیان

۲۹۷۹۳..... ابن جریج کی روایت ہے کہ میں نے عطاء سے کہا: اگر مکاتب مرجائے اور اس کی آزاد اولاد ہو اور ترکہ میں بدل کتابت سے زیادہ رقم چھوڑے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پہلے بدل کتابت ادا کیا جائے گا جو باقی بچے گا وہ اس کے بیٹوں کا ہوگا میں نے کہا آپ کو یہ حدیث کس سے پہنچی ہے؟ جواب دیا لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غلام کی طرف سے بدل کتابت ادا کرتے تھے اور باقی رقم اس کے بیٹوں میں تقسیم کردیتے تھے۔ رواہ الشافعی وسعید بن المنصور

۲۹۷۹۴..... شعبی کی روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مکاتب پر اگر ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہے وہ وارث بنے گا اور نہ ہی موروث ہوگا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جب مکاتب مرجائے اور ترکہ میں مال چھوڑے ترکے کو ادائیگی اور بقیہ بدل پر تقسیم کیا جائے گا جو ادائیگی کے بقدر ہوگا وہ اس کے ورثہ کا ہوگا اور جو بقیہ بدل کتابت کے بقدر ہوگا وہ اس کے مالکان کا ہوگا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو بدل کتابت سے باقی ہو پہلے وہ ادا کیا جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ ورثہ کا ہوگا۔

رواہ البیھقی

# احکام متفرقہ

۲۹۷۹۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی آزاد کی جاسکتی ہے دراں حالیکہ اس کا شوہر غلام ہو باندی کو آزادی ملنے کے بعد جب خیار عتق کا علم ہوا اس سے اس کا شوہر جماع کرلے پھر اس کے لیے خیار عتق باقی نہیں رہتا۔ رواہ عبدالرزاق وابن ابی شیبۃ

۲۹۷۹۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب باندی کو آزادی مل جائے جب تک اس کا شوہر اس سے جماع نہ کرے اس کے لیے خیار عتق ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو جوتے پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کروں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ولد زنا

آزاد کروں۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۸......سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اولاد زنا کے بارے میں بہتری کی وصیت کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انھیں آزاد کرو اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۷۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص پر اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کوئی غلام آزاد کرنا لازم ہو وہ حمیر سے ہرگز کسی کو آزاد نہ کرے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی رشتہ دار کا مالک بن جائے وہ اس پر آزاد ہو جاتا ہے۔

رواہ عبد الرزاق وابوداؤد والبیہقی

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۰۴۔

۲۹۸۰۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قریبی رشتہ دار کو غلامی کے پھندے میں نہیں جکڑا جاسکتا۔رواہ البیہقی

۲۹۸۰۲......ابراہیم کی روایت ہے کہ آل اسود کا ایک غلام قادسیہ کے معرکہ میں شریک ہوا اور وہ کچھ زخمی ہو گیا اسود نے اسے آزاد کرنا چاہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا گیا انھوں نے فرمایا: اسے چھوٹ دو حتیٰ کہ عبدالرحمن ضمان کے خوف سے آزاد جوان ہو جائے۔

رواہ البغوی فی الجعدیات وابن عساکر

۲۹۸۰۳......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب غلام آزاد کر دیا جائے اور غلام کے پاس مال ہو تو مال غلام کا ہوگا الا یہ کہ آزاد کرنے والے کے لئے مال کی شرط لگادی جائے۔رواہ ابن جریر والبیہقی فی السنن

۲۹۸۰۴......محمد بن زید کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک باندی کے متعلق فیصلہ کیا باندی کے مالک نے جہاد میں شرکت کی اور ایک شخص کو اس نے باندی آزاد کرنے کا حکم دیا پھر اس کی رائے بدل گئی اور باندی آزاد کر دی اور اس پر گواہ بھی بنا لئے پھر باندی بیچ دی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا باندی آزاد ہے اور اس کی قیمت واپس کر دی جائے اور خریدار نے باندی سے جماع کیا ہے اس سے مہر لیا جائے۔رواہ البیہقی فی السنن

۲۹۸۰۵ خالد بن سلمہ کی روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میں نے اپنے غلام کا ایک تہائی آزاد کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ پورا آزاد ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

رواہ سفیان فی جامعہ وابن ابی شیبۃ والبیہقی فی السنن

۲۹۸۰۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرب کے قیدیوں میں سے ہر نمازی کو آزاد کر دیا اور ان پر شرط لگادی کہ تم میرے بعد تین سال تک خلیفہ کی خدمت کرو گے نیز یہ بھی شرط لگادی کہ خلیفہ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا جیسا میں نے تمہارے ساتھ سلوک کیا ہے چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ سے ابوفروہ کی تین سالہ خدمت کا خیار خرید لیا عثمان رضی اللہ عنہ نے خیار کو چھوڑا اور ابوفروہ پر قبضہ کر لیا۔

رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۰۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص باندی آزاد کر دے اور اس کے حمل کا استثناء کردے۔

۲۹۸۰۸ مجاہد کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص حالت مرض میں اپنا غلام آزاد کر دے تو یہ ایک طرح کی وصیت ہوتی ہے اگر چاہے تو اس میں رجوع بھی کر سکتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ والبیہقی فی السنن

۲۹۸۰۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب غلام آدھا آزاد کر دیا جائے تو وہ بقیہ حصہ میں محنت مزدوری کرے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۰......قتادہ کی روایت ہے کہ جو شخص مرتے وقت اپنا غلام آزاد کر دے اور وہ شخص قرضہ چھوڑے اور اس کے پاس مال بھی نہ ہو تو ایسے شخص کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام اپنی قیمت محنت مزدوری سے ادا کرے۔یہی روایت حجاج علی بن بدر عن ابی یحییٰ زیاد الاعرج نے

کریم ﷺ کے طریق سے بھی مروی ہے)۔

# کتاب العاریہ......ازقسم اقوال

۲۹۸۱۱۔۔۔آدمی جو چیز مستعار لے اس کا واپس کرنا واجب ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرة

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ وضعیف ابوداؤد ۷۶۱

۲۹۸۱۲ مستعار چیز واپس کرنا ضروری ہے اور منحہ بھی واپس کیا جائے گا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس

فائدہ:......منحہ دودھ دینے والے جانور کو کہا جاتا ہے خواہ وہ بکری ہو گائے ہو بھینس ہو یا اونٹنی ہو دوسرے کو دودھ پینے کے لیے جانور دینا بڑا فضیلت والا عمل ہے لہٰذا جو جانور بھی دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کی منفعت پر معاملہ طے ہوتا ہے اصل چیز مالک کی ہوتی ہے اس کا واپس کرنا ضروری ہے۔

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے المعلة ۲۷۔

۲۹۸۱۳۔۔۔مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے منحہ کا واپس کرنا ضروری ہے قرض ادا کر دیا جائے اور ضامن ضمانت پوری کرنے پر مجبور ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ والضیاء عن ابی امامة

۲۹۸۱۴......مستعار چیز کا واپس کرنا واجب ہے۔رواہ الحاکم وابن ماجہ عن ابن عباس

# اکمال

۲۹۸۱۵۔۔۔اسلام تمہارے لیے کسی چیز کو ضائع اور تلف ہونے سے نہیں بچاتا لہٰذا مستعار کا واپس کرنا واجب ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن عطاء بن ابی رباح مرسلا

۲۹۸۱۶......مستعار کا واپس کرنا واجب ہے منحہ کا واپس کرنا ضروری ہے جو شخص دودھ دینے والی اونٹنی کے تھنوں کو دھاگے سے باندھتے ہوئے دیکھے وہ اس کا دھاگا نہ کھولے حتی کہ اونٹنی واپس کر دے۔رواہ ابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن ابی امامة

۲۹۸۱۷......دودھ پینے کے لیے عطیہ پر دیا گیا جانور واپس کرنا واجب ہے مستعار کا واپس کرنا ضروری ہے عرض کیا گیا: اے اللہ کے نبی کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنا واجب ہے۔رواہ الحاکم فی الکنی وابن النجار عن ابی امامة

# کتاب العاریہ......ازقسم افعال

۲۹۸۱۸......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز ودیعت کی طرح ہوتی ہے مستعار کے ضائع ہونے پر ضمان نہیں ہاں البتہ زیادتی سے ضائع ہو جائے تب اس پر ضمان ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز لینے والے پر ضمان نہیں۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۰۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز پر ضمان نہیں چونکہ مستعار دینا ایک بھلائی ہے البتہ اگر لینے والا زیادتی کرے پھر اس پر ضمان آئے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۱۔۔۔قاسم بن عبدالرحمن روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امانت رکھنے والے پر ضمان نہیں ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۲..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قبضہ کے متعلق کہا: ہر وہ چیز جو مستعار لی گئی ہو اس کا واپس کرنا ضروری ہے اور ضامن پر ضمان عائد ہوتا ہے۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۳..... امیہ بن صفوان اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے صفوان سے کچھ زرعیں مستعار لیں صفوان نے کہا: اے محمد! یہ زرعیں قابل ضمان ہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں ان کا ضمان ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض زرعیں ضائع ہوگئیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو ان کا ضمان لے لو صفوان نے کہا: میں ضمان نہیں لیتا چونکہ اس کی وجہ سے مجھے اسلام کی طرف رغبت ہو رہی ہے۔رواہ ابن عساکر

۲۹۸۲۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مستعار چیز کا ضمان دیا جائے گا۔رواہ عبدالرزاق

۲۹۸۲۵..... ابوملیکہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا میں مستعار چیز کا ضمان دوں فرمایا: جی ہاں اگر مستعار کے مالکان ضمان کے خواہاں ہوں۔رواہ عبدالرزاق

# کتاب العظمہ ......از قسم اقوال

۲۹۸۲۶..... اللہ تعالیٰ کسی کے آگے زیر نہیں ہوتا اور نہ ہی دھوکا کھاتا ہے جو کچھ وہ نہیں جانتا اس کے متعلق اسے آگاہ نہیں کیا جاتا۔

رواہ الطبرانی عن معاویہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۷۷۔

۲۹۸۲۷..... تیرا ناس ہو! اللہ تعالیٰ سے اس کی مخلوق میں سے کسی کے خلاف مدد نہیں طلب کی جاتی چونکہ اللہ تعالیٰ اس سے عظیم تر ہے تیرا ناس ہو کیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان کو جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر براجمان ہے اس کا عرش آسمانوں پر ہے جبکہ اس کی زمین قبے کی مانند ہے عرش چرچراتا ہے جس طرح سوار سے کجاوہ چرچرانے لگتا ہے۔رواہ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۶۱۳۷۔

# قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے

۲۹۸۲۸..... کلام پاک اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہے تو کن کہتا ہے وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

رواہ ابو الشیخ فی العظمۃ عن ابی ھریرۃ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۸۲۵۔

۲۹۸۲۹..... میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان میں چرچراہٹ ہے اور چرچرانا آسمان کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر بھی جگہ نہیں جہاں فرشتے نے سر سجدے میں نہ رکھا ہو بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اگر تم بھی جانتے ہنستے کم روتے زیادہ اور بچھونوں پر لیٹ کر اپنی بیویوں سے لذت نہ اٹھا سکتے تم پہاڑوں پر نکل جاتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وبکا شروع کر دیتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن ابی ذر

کلام:..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۱۷ وضعیف الترمذی ۴۰۱

۲۹۸۳۰..... آسمان چرچرا رہا ہے اور چرچرانا اس کا حق بھی ہے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے آسمان میں بالشت برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ سربسجود نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح میں مشغول نہ ہو۔رواہ ابن مردویہ عن انس

۲۹۸۳۱..... جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو، میں آسمان کی چرچراہٹ سن رہا ہوں اور آسمان کے چرچرانے کو ملامت نہیں چونکہ آسمان پر

بالشت برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی فرشتہ سربسجود ہے یا حالت قیام میں ہے۔ رواہ الطبرانی والضیاء عن حکیم بن حزام

۲۹۸۳۲..... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ ساتوں آسمانوں اور زمین کو ایک لقمہ بنالے یقیناً وہ ایسا کرے گا ''سبحانک حیث کنت'' اس کی تسبیح ہے۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۳۳..... اللہ تعالیٰ بزرگی والا ہے جو دلوں کو پھیر دیتا ہے۔ رواہ الطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

# حصہ اکمال

۲۹۸۳۴..... بیٹھوتا کہ میں تمہیں رب تعالیٰ کی عظمت سے آگاہ کروں اللہ تعالیٰ ابوجحش کی نماز سے بے نیاز ہے آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو رب تعالیٰ کے حضور سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنے سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اوپر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا دوسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سربسجود ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت قائم ہو جائے گی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا تیسرے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو مسلسل رکوع میں جھکے ہوئے ہیں اور تا قیامت اپنا سر اوپر نہیں اٹھانے پائیں گے جب قیامت ہوگی یہ فرشتے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہیں ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ فرشتے کیا کیا کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آسمان دنیا کے فرشتے کہتے ہیں: ''سبحان ذی الملک والملکوت'' دوسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: سبحان ذی العزة والجبروت تیسرے آسمان کے فرشتے کہتے ہیں: ''سبحان الحی الذی لایموت''۔

رواہ ابو الشمیع فی العظمة والحاکم والبیہقی عن ابن عمر وقال الذہبی منکر غریب

۲۹۸۳۵..... اے عمر! واپس آ ؤ تمہارا غصہ عزت ہے تمہاری خوشی حکم ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں میں محو عبادت ہیں اللہ تعالیٰ فلاں کی نماز سے بے نیاز ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ان فرشتوں کی نماز کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ جبرئیل امین تشریف لائے اور کہا اے اللہ کے نبی! عمر نے آپ سے اہل آسمان کی نماز کے متعلق سوال کیا ہے؟ فرمایا: جی ہاں جبرئیل امین نے کہا ہے کہ عمر کو سلام کہیں اور انھیں خبر دیں کہ آسمان دنیا کے فرشتے تا قیامت سجدے میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں: ''سبحان ذی الملک والملکوت'' تیسرے آسمان کے فرشتے تا قیامت حالت قیام میں ہیں اور وہ یہ تسبیح کہتے ہیں ''سبحان الحی الذی لایموت''

رواہ ابن جریو وابو نعیم فی الحلیة عن سعید بن جبیر مرسلاً

# فرشتوں کی تسبیحات

۲۹۸۳۶..... اللہ تعالیٰ کے بے شمار ایسے فرشتے ہیں جن کے پہلو خوف خدا سے کپکپاتے ہیں ان میں کوئی فرشتہ ایسا نہیں جس کی آنکھ سے آنسو نہ بہے چنانچہ جو آنسو بھی بہتا ہے اس سے ایک اور فرشتہ پیدا ہو جاتا ہے اور پھر وہ تسبیح میں مشغول ہو جاتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے سربسجود ہیں انھوں نے اپنا سر اوپر نہیں اٹھایا اور تا قیامت سر اوپر اٹھائیں گے بھی نہیں بے شمار فرشتے حالت رکوع میں ہیں انھوں نے اس سے پہلے سر اٹھایا اور نہ تا قیامت سر اٹھائیں گے بہت سارے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں تا قیامت صف بستہ رہیں گے جب قیامت قائم ہوگی اللہ تعالیٰ ان فرشتوں پر اپنی تجلی ڈالے گا فرط محبت میں فرشتے رب تعالیٰ کو دیکھیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔

رواہ البیہقی فی السنن وابو الشیخ فی العظمة والبیہقی فی شعب الایمان والخطیب وابن عساکر عن رجل من الصحابة

۲۹۸۳۷ ... آسمان دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو سر تسلیم خم ہیں اور تا قیامت اسی حالت میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی الملک والملکوت قیامت کے دن کہیں گے اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ دوسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے تا قیامت حالت رکوع میں ہیں ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان ذی العزۃ والجبروت قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا تیسرے آسمان میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے ہیں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے تا قیامت سربسجود ہیں اور ان کی تسبیح یہ ہوتی ہے سبحان الحی الذی لایموت یہ فرشتے پھر بھی قیامت کے دن کہیں گے: اے ہمارے رب تو پاک ہے ہم نے تیری عبادت کا حق ادا نہیں کیا۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۳۸ ..... جو کچھ میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جو کچھ میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق ہے چونکہ آسمان میں چار انگلیوں کے بقدر جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ وہاں اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہے۔ بخدا! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تم جانتے ہنستے کم روتے زیادہ نرم بچھونوں پر عورتوں سے لذتیں نہ اٹھاتے اور تم پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ کے حضور آہ وبکاہ کرتے لگتے۔

رواہ احمد بن حنبل والترمذی وقال حسن غریب وابن منیع وابو الشیخ فی العظمۃ والحاکم وسعید بن المنصور عن ابی زر

۲۹۸۲۹ نمبر کے تحت یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۲۹۸۳۹ آسمانوں میں پاؤں کے برابر جگہ نہیں ہتھیلی کے برابر جگہ نہیں اور بالشت جتنی بھی جگہ نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا رکوع میں ہے یا سجدے میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا سبھی فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب جس طرح تیری عبادت کرنے کا حق تھا ہم نے وہ حق ادا نہیں کیا البتہ اتنی بات ہے کہ ہم سے شرک کا فعل سرزد نہیں ہوا۔ رواہ الطبرانی وابونعیم وسعید بن المنصور عن جابر

۲۹۸۴۰ ... آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ یا سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ الشیخ فی العظمۃ عن عائشۃ

۲۹۸۴۱ ... جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ تم بھی سنتے ہو؟ میں تو آسمان کی چر چراہٹ سن رہا ہوں اس کے چر چرانے پر ملامت نہیں آسمان میں قدم کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدے میں ہے یا حالت قیام میں ہے۔

رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر وابوالشیخ فی العظمۃ عن حکیم بن حزام

۲۹۸۴۲ ..... جو کچھ میں سنتا ہوں وہ تم سنتے ہو؟ آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق بھی ہے آسمان میں پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہے یا سجدے میں ہے یا رکوع میں ہے۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر عن عبدالرحمن بن العلاء بن سعد عن ابیہ

۲۹۸۴۳ تمہاری زمین کے ماوراء اللہ تعالیٰ کی ایک اور زمین ہے اس کی روشنی سفید ہے اس کی مسافت تمہارے اس سورج سے چالیس دن کے برابر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے آباد ہیں جو پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی معصیت نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا ہے اور ابلیس کو پیدا کیا ہے اس قوم کو روحانی کہا جاتا ہے انھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے پرتو سے پیدا فرمایا ہے۔ فرشتوں کو پیدا کیا ہے

روا ابو الشیخ عن ابی ھریرۃ

۲۹۸۴۴ ..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبرئیل! میں نے ایک لاکھ امتوں کو پیدا کیا ہے کوئی امت نہیں جانتی کہ میں نے ان کے سوا کسی اور کو بھی پیدا کیا ہے میں نے ان پر لوح محفوظ کو بھی مطلع نہیں کیا اور نہ ہی قلم کو مطلع کیا ہے میرا معاملہ یہ ہے کہ جب کسی چیز کو وجود دینا چاہتا ہوں کن کہتا ہوں تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے اور کاف نون پر سبقت نہیں لے جاتی۔ رواہ الدیلمی عن ابن عمر

۲۹۸۴۵ ..... میں نے آسمانوں میں تسبیحات ہوتی سنی ہیں چنانچہ رب تعالیٰ کی ہیبت سے آسمان مصروف تسبیح ہیں اور عالیشان رب تعالیٰ سے ڈر رہے ہیں ان کی تسبیح یہ ہے کہ سبحان العلی الاعلی سبحانہ تعالیٰ

رواہ سعید بن المنصور وابن ابی حاتم والطبرانی وابو نعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی الاسماء عن عبد الرحمن بن قرط

۲۹۸۴۶ اللہ تعالیٰ کے آگے نور وظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں کسی ذی روح نے ان پردوں کا حال نہیں سنا جو سن لے اس کی جان نکل جائے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عمر وسھل بن سعد معا

# نور کے ستّر ہزار پردے

۲۹۸۴۷ ... اللہ تعالیٰ کے آگے نور وظلمت کے ستر ہزار پردے حائل ہیں جو جان بھی ان پردوں کی خوبصورتی کے متعلق سن لے اس کی جان نکل جائے۔
رواہ ابویعلی والعقیلی والطبرانی ابن عمرو سھل بن سعد معا وضعف واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات فلم یصب

۲۹۸۴۸ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے آسمانوں میں چر چراہٹ ہے جس طرح نیا پالان چر چراتا ہے جب کوئی شخص پالان کے ایک حصہ میں سوار ہو۔ **رواہ البزاز عن عمر**

۲۹۸۴۹ ... پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی معبود برحق ہے وہ عالم ہے قدیم ہے اس پر حدوث کبھی طاری نہیں ہوا اور نہ ہوگا قائم بالذات ہے چوکتا نہیں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو وجود بخشنے والا ہے حادث نہیں ہر چیز خواہ دکھائی دے نہ دکھائی دے اس کا خالق ہے ہر علم کا جاننے والا ہے وہ تعلم کے بغیر عالم ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن اسامة بن زید

۲۹۸۵۰ ...... اللہ تعالیٰ اس وقت موجود تھا جب اس کے ساتھ اور کوئی چیز موجود نہیں تھی اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا اللہ تعالیٰ نے ہر ہونے والی چیز کو لکھا پھر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن عمران بن حصین الحاکم عن بریدة

۲۹۸۵۱ اللہ تعالیٰ بادلوں میں تھا (یعنی اس کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا) اس کے اوپر اور نیچے ہوا تھی (یعنی فضا تھی) پھر اللہ تعالیٰ نے پانی پر اپنا عرش پیدا کیا۔ رواہ احمد بن حنبل وابن جریر والطبرانی وابوالشیخ فی العظمة عن ابی رزین

ابو رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے قبل کہاں تھا؟ اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۵۲ ..... حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا اللہ تعالیٰ سوتا ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا فرشتے نے موسیٰ علیہ السلام کو تین دن تک سلا دیا پھر موسیٰ علیہ السلام کو شیشیاں دیں ہر ہاتھ میں ایک ایک شیشی تھمائی پھر حکم دیا کہ ان کی حفاظت کرو موسیٰ علیہ السلام نے پھر سونا شروع کر دیا قریب تھا کہ بوتلیں ہاتھ سے گر جائیں مگر آپ علیہ السلام پھر جاگ گئے اور شیشیاں تھام لیں بالآخر موسیٰ علیہ السلام سو ہی گئے ہاتھ ڈھیلے پڑے اور شیشیاں گر کر ٹوٹ گئیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتا تو آسمان اور زمین اپنی جگہ پر کیونکر قائم رہ سکتے۔ رواہ ابویعلی عن ابی ھریرة وضعفه ورواہ عبدالرزاق فی تفسیرہ عن عکرمة موقوفا علیه

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناھیة ۲۳۔

۲۹۸۵۳ ... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف ہر دن تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اول تا آخر اللہ تعالیٰ کا یہی طریقہ ہے اور ایسا اپنی مخلوق سے محبت کی وجہ سے کرتا ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھدیه عن انس

۲۹۸۵۴ اللہ تعالیٰ کی ایک کتاب ہے جسے لوح محفوظ کہا جاتا ہے اس کا ایک رخ یاقوت کا ہے اور دوسرا رخ سبز زمرد کا ہے اس کتاب کا قلم نور کا ہے مخلوق کے احوال اس میں درج ہیں رزق کا معاملہ اس میں درج ہے زندگی اور موت کے احوال اس میں درج ہیں اللہ تعالیٰ آئمین دن رات جو چاہتا ہے کرتا۔ رواہ الازدی فی الضعفاء وابو الشیخ فی العظمة عن انس اوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۲۹۸۵۵ ...... اللہ تعالیٰ نے سفید موتی سے لوح محفوظ کو پیدا کیا ہے اس کے ڈبے کا ایک رخ سبز زبرجد کا ہے اس کی کتابت نور سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ہر دن اس کی طرف تین سو ساٹھ (۳۶۰) مرتبہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ ہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے وہی پیدا کرتا ہے وہی رزق دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی العظمة عن ابن عباس

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے اللآ لی ۱؍۲۰

۲۹۸۵۶.....جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے کام کا ارادہ کرتا ہے جس میں قدرے نرمی ہو تو اس کے متعلق فرشتوں کو فارسی میں حکم دیتا ہے اور اگر اس کام میں سختی ہو تو فرشتوں کو فصیح عربی زبان میں حکم دیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابی امامة وفیه جعفربن الزبیر متروک

۲۹۸۵۷..... جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ڈرانا چاہتا ہے تو زمین میں کوئی ایسی چیز پیدا کر دیتا ہے جس سے زمین کپ کپا اٹھتی ہے اور جب اپنی مخلوق کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو زمین پر ظلم کو مسلط کر دیتا ہے۔رواہ الدیلمی عن ابن عباس ورواہ الطبرانی فی السنة عنه موقوفا نحوه

۲۹۸۵۸.....اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین چیزوں کو میں نے اپنے بندوں کی نظروں سے اوجھل رکھا ہے اگر میرے بندے ان چیزوں کو دیکھ لیں کبھی برائی نہ کریں اگر میں اپنے پردوں کو ہٹادوں۔حتیٰ کہ میرے بندے مجھے دیکھ لیں اور انھیں یقین ہو جائے اور یہ جان لیں کہ جب میں مخلوق کو موت دیتا ہوں ان کے ساتھ کیا کرتا ہوں اور یہ کہ میں نے آسمانوں کو مٹھی میں لیا پھر زمین کو مٹھی میں لیا پھر میں نے کہا: میں ہی بادشاہ ہوں کون ہے جو میرے سوا بادشاہ ہو پھر میں اپنے بندوں کو جنت دکھاؤں اور ان کے لیے جنت میں جو جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں وہ انھیں دیکھ کر یقین کر لیں پھر میں انھیں دوزخ دکھاؤں اور جو کچھ عذاب کی مختلف صورتیں اس میں تیار کر رکھی ہیں حتیٰ کہ اسے دیکھ کر یقین کر لیں لیکن میں نے ان سب کو (اپنے آپ کو جنت کو اور دوزخ کو) جان بوجھ کر اپنے بندوں کی نظروں سے چھپا رکھا ہے تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے بندے کیسا عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ ساری چیزیں میں نے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔

رواہ الطبرانی وابو الشیخ فی العظمة عن ابی مالک الاشعری

۲۹۸۵۹.....اللہ تعالیٰ آسمان سے ہوا کا جو بگولا بھی نازل کرتا ہے وہ مقدار کے مطابق ہوتا ہے اور آسمان سے جو قطرہ بھی پانی کا نازل کرتا ہے وہ بھی مقدار کے مطابق ہوتا ہے البتہ طوفان نوح کے موقع پر پانی اور قوم عاد کے عذاب کے موقع پر ہوا بغیر مقدار کے چلی چنانچہ طوفان نوح کے دن پانی اللہ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل گیا اور قوم عاد کے عذاب کے دن ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے خزانچی فرشتوں سے سرکشی کر کے نکل پڑی۔چنانچہ ہوا پر فرشتوں کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد وابونعیم فی الحلیة وابن عساکر عن ابن عباس

۲۹۸۶۰.....اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ کسی چھوٹے کو بڑا بنانا چاہے تو بنا دیتا ہے اور جب کسی بڑے کو چھوٹا بنانا چاہے تو یہ بھی بنا دیتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنها

۲۹۸۶۱.....سبحان اللہ! جب دن آتا ہے رات کہاں چلی جاتی ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن التنوخی رسول هرقل

کہ ہرقل نے رسول کریم ﷺ کو خط لکھا کہ تم مجھے جنت کی طرف بلاتے ہو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے مجھے بتاؤ دوزخ کہاں ہے۔اس پر آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام:.......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۲۲۷

۲۹۸۶۲.....مجھ سے فریاد نہ کی جائے فریاد تو صرف اللہ تعالیٰ سے کی جائے۔رواہ الطبرانی عن عبادة بن الصامت

# کتاب العظمة......از قسم افعال

## تعظیم کا بیان......از قسم افعال

۲۹۸۶۳.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تاکہ مجھے جنت میں داخل کر دے نبی کریم ﷺ نے رب تعالیٰ کی تعظیم بیان کی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عرش سات آسمانوں کے اوپر ہے

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رب تعالیٰ کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرے رکھا ہے عرش چر چرا رہا ہے جس طرح پالان سواری کے وقت چر چراتا ہے۔رواہ ابویعلیٰ وابن ابی عاصم وابن خزیمة والدارقطنی فی الصفات والطبرانی فی السنة وابن مردویه وسعید بن المنصور

۲۹۸۶۴... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ "ان الذین ینادونک من وراء الحجرات" (بے شک جو لوگ حجروں کے پیچھے سے آپ کو آوازیں دیتے ہیں) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: کہ ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ! میری تعریف زینت ہے اور میری خدمت عیب ہے۔آپ نے فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

رواہ ابن الشرقی وقال تفرد به الحسین بن واقد وابن عساکر

۲۹۸۶۵　عبدالرحمن بن عطاء بن بنی ساعدہ اپنے والد علاء بن سعد سے روایت نقل کرتے ہیں علاء ان حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے دن بیعت کی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جو کچھ میں سنتا ہوں کیا وہ کچھ تم بھی سنتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کیا سن رہے ہیں؟ فرمایا: آسمان چر چرا رہا ہے اور چر چرانا اس کا حق ہے آسمان پر پاؤں کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی فرشتہ نہ ہو الا یہ کہ ہر جگہ کوئی نہ کوئی فرشتہ حالت قیام میں ہوتا ہے یا رکوع میں ہوتا ہے یا سجدہ میں ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی "وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسبحون" "ہم صف بستہ ہیں اور ہم تسبیحات میں مصرف ہیں۔

رواہ ابن منده وابن عساکر

۲۹۸۶۶　حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے یکا یک آپ نے فرمایا: جو کچھ میں سن رہا ہوں کیا وہ تم بھی سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم کچھ نہیں سنتے آپ نے فرمایا میں آسمان کے چر چرانے کی آواز سن رہا ہوں اور آسمان کو چر چرانے پر ملامت بھی نہیں چونکہ آسمان میں بالشت کے برابر بھی جگہ نہیں جس میں کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی یا قدم نہ رکھے ہوئے ہو۔

رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

# کتاب الاول......ازحروف غین

# کتاب الغزوات......ازقسم اقوال

## غزوہ بدر

۲۹۸۶۷ میری بات کوتم ان لوگوں سے زیادہ نہیں سننے والے ہاں البتہ اتنی بات ہے کہ یہ میری بات کا جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔
رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم والنسائی عن انس

## کعب بن اشرف کا قتل

۲۹۸۶۸ کون کعب بن اشرف کی خبر لے گا چونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔رواہ البخاری عن جابر

## اکمال

۲۹۸۶۹ میں تم سے زیادہ اجروثواب کا محتاج ہوں اور تم مجھ سے زیادہ چلنے کی قوت نہیں رکھتے۔رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۸۷۰ سطح زمین پر تمہارے سوا کوئی قوم نہیں جو اللہ تعالیٰ کو پہچانتی ہو کہاں ہیں دنیا سے بے رغبتی کرنے والے اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والے۔رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود

کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن سرخ خیمے سے باہر تشریف لائے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے دین کی مدد کی۔
رواہ العقیلی عن ابن مسعود

**کلام:**......حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۶۲۱

۲۹۸۷۲ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے تجھے رسوا کیا اے اللہ کے دشمن یہ (ابوجہل) اس امت کا فرعون ہے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن مسعود

۲۹۸۷۳ اللہ تعالیٰ میری طرف سے اس جماعت کو برا بدلہ دے تم نے مجھے خائن سمجھا حالانکہ میں امانتدار ہوں تم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ میں سچا ہوں پھر ابوجہل کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس نے فرعون سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی چونکہ فرعون کو جب ہلاکت کا یقین ہوا اس نے اللہ تعالیٰ کی واحدنیت کا اقرار کر لیا تھا جبکہ اس (ملعون) کو جب موت کا یقین ہوا اس وقت بھی اس نے لات اور عزیٰ کو پکارا۔
رواہ الطبرانی والخطیب وابن عساکر

کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے مقتولین پر کھڑے ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۷۴ اے ابوجہل! اے عتبہ! اے شیبہ! اے امیہ! کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ بے روح جسموں سے کلام کیوں کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میری بات کو ان (مردوں) سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سن رہے ہیں) البتہ اتنی بات ہے کہ وہ

جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔رواہ احمد بن حنبل و مسلم عن انس

۲۹۸۷۵ اے اہل قلیب کیاتم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا یہ سن سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ اسی طرح سنتے ہیں جس طرح تم سنتے ہو۔لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سید ان عن ابیہ

۲۹۸۷۶ اے اہل قلیب کیاتم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ سنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے (بلکہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب نہیں دے پاتے۔

رواہ الطبرانی عن عبداللہ بن سیدان عن ابیہ

۲۹۸۷۷ اے اہل قلیب کیاتم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مردوں سے کلام کررہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے وعدہ سچا کیا ہے۔

رواہ الحاکم عن عائشة

۲۹۸۷۸ اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کے دلوں کو نرم کرتا ہے حتیٰ کہ انھیں دودھ سے بھی زیادہ نرم کردیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بعض مردوں کے دلوں کو سخت کرتا ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوجاتے ہیں اے ابوبکر تمہاری مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا (اے میرے رب) جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بادشاہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے اے ابوبکر تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے انھوں نے کہا تھا اگر تو (انھیں نافرمانوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے میں اور اگر تو انکی مغفرت کردے تو غالب ہے حکمت والا ہے اے عمر! تمہاری مثال حضرت نوح علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا: اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اے عمر تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام جیسی ہے چنانچہ انھوں نے کہا تھا اے ہمارے رب ان اموال کو تباہ کردے اور ان کے دلوں پر سختی کر اور وہ ایمان سے بہرہ مند نہ ہوں یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔تم مفلس لوگ ہو ان میں سے کوئی بھی نہیں بچ پائے گا الا یہ کہ فدیہ دے یا گردن مارے سوائے سہل بن بیضاء کے۔رواہ احمد بن حنبل والبیہقی فی السنن عن ابن مسعود

۲۹۸۷۹ ان کی مثال ان بھائیوں کی سی ہے جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں چنانچہ نوح علیہ السلام نے کہا تھا اے میرے رب زمین پر کافروں کا ایک گھر بھی باقی نہ چھوڑ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: اے ہمارے رب ان (کافروں) کے اموال تباہ کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو بخشنے والا ہے اور مہربان ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا: اگر تو انھیں عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کردے تو تو غالب ہے اور حکمت والا ہے تم عیالدار لوگ ہو تم میں سے کوئی شخص بھی چھوٹ نہیں پائے گا مگر فدیہ دے کر یا گردن مارکر۔رواہ العقیلی والحاکم عن ابن مسعود

# غزوہ احد کا بیان

۲۹۸۸۰ اس پر مسلسل فرشتے اسے لگاتار اپنے پروں تلے کئے ہوئے ہیں حتیٰ کہ اسے تم نے اٹھالیا۔رواہ النسائی عن جابر

۲۹۸۸۱ کیا تم نے اس کا دل چیر کر نہ دیکھا حتیٰ کہ تمہیں علم ہوجاتا کہ اس نے کلمہ توحید کا اقرار اس وجہ سے کیا ہے یا کسی اور وجہ سے۔ قیامت کے دن تمہارے سامنے کون کلمہ توحید پڑھے گا؟

رواہ احمد بن حنبل والبیہقی وابوداؤد والنسائی والبخاری ومسلم عن اسامة رضی اللہ عنہ

۲۹۸۸۲ اے اسامہ! قیامت کے دن جب آؤ گے کلمہ توحید کا کیا کروگے۔

رواہ مسلم عن جندب الطیالسی والبزار عن اسامة بن زید

# غزوہ احد......از اکمال

۲۹۸۸۳ ...یا اللہ میری قوم کی مغفرت فرما چونکہ وہ نہیں جانتے۔

رواہ ابن حبان والطبرانی والبیهقی فی شعب الایمان وسعید بن المنصور عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۴ ...اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدت اختیار کر لیتا ہے جس قوم نے اپنے نبی کے دانت شہید کیے ہوں۔

رواہ البخاری ومسلم عن ابی هریرة

۲۹۸۸۵ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ شدید ہوتا ہے جسے اللہ کا رسول اللہ کی راہ میں قتل کردے۔

رواہ احمد بن حنبل ومسلم والبخاری عن ابی هریرة

۲۹۸۸۶ اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر فزوں تر ہو جاتا جسے اللہ کا رسول ﷺ قتل کردے اور جو اللہ کے رسول کا چہرہ زخمی کردے۔

رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۸۷ اس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جسے اللہ کا رسول قتل کردے اور اس شخص پر بھی اللہ کا غصہ بڑھ جاتا ہے جس کا نام "ملک الاملاک" رکھا گیا ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ رواہ الحاکم عن ابی هریرة

۲۹۸۸۸ اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا غصہ فزوں تر ہو جاتا ہے جو قوم اللہ تعالیٰ کے رسول کا چہرہ زخمی کردے۔ رواہ الطبرانی عن سهل بن سعد

۲۹۸۸۹ میں ان لوگوں (جو احد میں شہید ہوئے) پر گواہی دیتا ہوں جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم آیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا وہ خون تازہ خون ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی ذرا دھیان رکھنا ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے اتارا جائے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وسعید بن المنصور عن عبدالله بن ثعلبة بن صعیر روایت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ نے احد کے مقتولین (شہداء احد) کو دیکھا آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۲۹۸۹۰ میں ان (شہداء احد) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو زخم بھی آئے اللہ تعالیٰ زخمی کو قیامت کے دن اٹھائیں گے جبکہ زخم سے خون پھوٹ رہا ہوگا جو بالکل تازہ ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی ذرا دیکھو جس کو زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو (رواہ ابن منده وابن عساکر عن عبد الله بن ثعلبه بن صعیر العذری) کہ رسول کریم ﷺ شہداء احد کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے اس موقع پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۸۹۱ میں ان لوگوں پر گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا قیامت کے دن وہ آئے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا اور زخم سے مشک کی خوشبو آتی ہوگی لہٰذا جسے زیادہ قرآن یاد ہوا سے قبر میں پہلے داخل کرو۔ رواہ الطبرانی والبیهقی عن کعب بن مالک

۲۹۸۹۲ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں شہداء ہوں گے ان کے پاس آؤ اور ان کی زیارت کرو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص بھی ان پر تا قیامت درود و سلام بھیجے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

رواہ الحاکم عن عبید بن عمیر عن ابی هریرة

۲۹۸۹۳ تیسرا اناس ہو گیا پورے کا پورا زمانہ کامل نہیں ہے ہلال بن سراقہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ احد کی طرف جا رہے تھے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کل قتل کیے جائیں گے اس پر آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

کلام: ... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۲۱۳۸

۲۹۸۹۴ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہو لہٰذا ان کی زیارت کرو اور انھیں سلام پیش کرو۔

# غزوہ خندق......ازاکمال

۲۹۸۹۵......اب ہم کفار پر چڑھائی کریں گے وہ ہمارے اوپر چڑھائی نہیں کرسکیں گے آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ احزاب کے موقع پر ارشادفرمائی۔
رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل والبخاری والطبرانی عن سلیمان بن صرد

۲۹۸۹۶......اللہ تعالیٰ ان (کافروں) کے دلوں اور گھروں کو آگ سے بھردے جنہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہوگیا۔رواہ البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ عن علی ومسلم وابن ماجہ عن ابن مسعود

۲۹۸۹۷......یااللہ جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھاان کی گھروں کو آگ سے بھردے ان کے پیٹوں کو آگ سے بھردے ان کی قبروں کو آگ سے بھردے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۸۹۸......یااللہ! جن لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ (عصر) سے مشغول کیا ہےان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔
رواہ احمد بن حنبل عن ابن عباس

۲۹۸۹۹......کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے مشغول رکھااللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔
رواہ النسائی والطحاوہ وابن حبان والطبرانی وسعید بن المنصور عن حذیفة
کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ حدیث ارشادفرمائی۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۰۰......کافروں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھااللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔
رواہ الطبرانی عن ام سلمة عبدالرزاق عن علی

۲۹۹۰۱......قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو بھی ان پر درود وسلام بھیجے گا وہ تاقیامت اسے جواب دیتے رہیں گے۔
رواہ الطبرانی وابونعیم فی الحلیة عن عبید بن عمیر
کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد سے واپس ہوتے وقت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھیوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور یہ حدیث ارشادفرمائی۔

۲۹۹۰۲......میں ان شہداء پر گواہ ہوں انھیں انہی کے کپڑوں اور بہتے خون میں کفن دےدو۔
رواہ الطبرانی والبخاری ومسلم عن عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر

۲۹۹۰۳......اے لوگو! شہداء احد کی زیارت کروان کے پاس آؤاورانھیں سلام کروقسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو مسلمان بھی تاقیامت ان پر سلام پیش کرے گا یہ اس کا جواب دیتے رہیں گے۔رواہ ابن سعد عن عبید بن عمیر

۲۹۹۰۴......یااللہ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہدا ہیں جو بھی ان کی زیارت کرے گا یا ان پر سلام پیش کرے گا تاقیامت یہ اسے جواب دیں گے۔رواہ الحاکم عن عبداللہ بن ابی فروۃ

# سریہ بئر معونہ......ازاکمال

۲۹۹۰۵ تمہارے بھائیوں کی مشرکین کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی۔مشرکین نے انھیں بے دردی سے قتل کردیااوران میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا میں تمہاری طرف ان کا بھیجا ہوا قاصد ہوں انھوں نے کہا: اے ہمارے رب ہماری قوم کو خبر پہنچادے کہ ہم راضی ہیں اور ہمارا رب بھی ہم سے راضی ہے میں ان کا قاصد ہوں وہ راضی ہیں اور رب تعالیٰ بھی ان سے راضی ہے۔رواہ الحاکم عن ابن مسعود

۲۹۹۰۶ ...یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور ایک راویت میں ہے آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں انصار ومہاجرین کی اے اللہ مغفرت فرما۔ رواه ابوداؤد الطيالسي واحمد بن حنبل البخاري ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی عن انس احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن سهل بن سعد

اللهم لا خير الا خير الاخره فاغفر لانصار والمهاجرة

یا اللہ آخرت کی بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں اور انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما۔ رواه الحاكم عن انس

## غزوة قریظه ونضیر......ازاکمال

۲۹۹۰۷ جس شخص نے اس قلعہ میں ایک تیر بھی داخل کیا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ آپ ﷺ نے یہ حدیث غزوہ قریظہ ونضیر کے دن ارشاد فرمائی۔ رواه الطبراني عن عتبة بن عبد

## غزوة ذی قرد......ازاکمال

۲۹۹۰۸ ابوقتادہ ہمارے چوٹی کے شہسوار ہیں اور سلمہ ہمارے پیادوں میں سب سے زیادہ برق رفتار ہیں۔

رواه ابوداؤد الطيالسي ومسلم والبغوی والطبرانی وابن حبان عن ابن الاکوع

## غزوة حدیبیه

۲۹۹۰۹ ...جو شخص مرار گھاٹی پر چڑھے گا اس کے گناہ اسی طرح جھڑیں گے جس طرح بنی اسرائیل کے گناہ جھڑے تھے۔ رواه مسلم عن جابر

۲۹۹۱۰ یقیناً آپ کی مثال ایسی ہے کوئی شخص کہے: یا اللہ مجھے ایسا دوست عطا فرما جو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو۔

رواه مسلم عن سلمة بن الاكوع

## غزوه خیبر......ازاکمال

۲۹۹۱۱ اللہ اکبر خیبر ویران ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرسنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

رواه احمد بن حنبل والبخاری ومسلم الترمذی والنسائی عن انس واحمد بن حنبل عن انس عن ابی طلحة

۲۹۹۱۲ اللہ اکبر خیبر ویران ہو گیا جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو ڈرسنائے ہوؤں کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔

رواه الطبرانی عن انس

۲۹۹۱۳ ...اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیبر سے نکل بھاگو گے اونٹنی تمہیں لے کر راتوں رات بھاگی ہوگی۔ رواه البخاری عن عمر

## غزوة مؤته

۲۹۹۱۴ کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑ دو گے؟ تمہاری مثال اور ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس سے اونٹ یا بکریاں چروانے کا کام لیا جائے وہ بکریاں چروائے پھر جب پانی پلانے کا وقت ہو تو انھیں حوض پر لائے بکریاں حوض سے پانی پینے لگیں صاف صاف پانی پی لیں

اور گدلا پانی چھوڑ دیں۔ رواہ مسلم عن عوف بن مالک

۲۹۹۱۵ کیا تم میرے لیے میرے امراء کو چھوڑنے والے ہو؟ تمہارے لیے ان کے معاملہ کا صاف وشفاف حصہ ہے اور ان کے لیے گدلا۔

رواہ ابو داؤد عن عوف بن مالک

# الاکمال

۲۹۹۱۶ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ موتہ میں اسلام کا جھنڈا تھاما اور داد شجاعت دیتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی دیدہ دلیری سے جھنڈے کا دفاع کرتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا جھنڈے کا دفاع کیا بالآخر وہ بھی شہید ہو گئے مجھے جنت میں ان کا مقام دکھلا دیا گیا ہے چنانچہ خواب میں دیکھا کہ یہ سونے کی مسہریوں پر آرام کر رہے ہیں البتہ عبداللہ بن رواحہ کی مسہری میں میں نے کچھ کنڈیاں دیکھی ہیں میں نے کہا: ایسا کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا عبداللہ بن رواحہ کچھ تردد کا شکار ہو گئے تھے بالآخر تردد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی عن رجل من الصحابة من بنی مرة بن عوف

۲۹۹۱۷ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک غزوہ پر گئے اور گھمسان کی جنگ لڑی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام رکھا تھا وہ شہید ہو گئے پرچم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے لے لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا انھوں نے پرچم تھامے رکھا پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پرچم کا دفاع کرتے رہے پھر وہ بھی شہید ہو گئے پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم اٹھا لیا اور کہا: اب جنگ سخت ہوگی۔

رواہ ابن عائذ فی مغازیه وابن عساکر عن العطاف عن خالد مخزومی مرسلاً

۲۹۹۱۸ تمہارے بھائیوں کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی ہے زید نے پرچم اٹھا کر جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہو گئے، پھر اس کے بعد جعفر نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے دریغ لڑتا رہا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گیا پھر عبداللہ بن رواحہ نے پرچم لے لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پرچم تھام لیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی الحاکم الضیاء عن عبداللّٰه بن جعفر

۲۹۹۱۹ کیا میں تمہیں تمہارے لشکر کے اس غازی کے متعلق خبر نہ دوں؟ یہ گھروں سے نکل کر چل پڑے تھے۔ حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی چنانچہ زید کو شہید کر دیا گیا تم اس کے لیے استغفار کرو پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا لے لیا اس نے دشمن پر نوٹ کر حملہ کیا بالآخر وہ بھی شہید کر دیا گیا میں اس کی شہادت پر گواہی دیتا ہوں تم اس کے لئے استغفار کرو اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑتا رہا بالآخر وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے بھی استغفار کرو پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا حالانکہ وہ مقرر کیئے ہوئے امراء میں سے نہیں تھا وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے یا اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اس کی مدد کر پھیل جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو اور کوئی بھی پیچھے نہ رہنے پائے۔

رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابویعلی وابن حبان والنصار عن ابی قتادہ

۲۹۹۲۰ اے عبدالرحمن اپنے وقار میں رہوں پرچم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا لیا وہ بے دریغ لڑتے رہے بالآخر شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا وہ بھی بے جگری سے لڑتے رہے بالاخر وہ بھی شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ عبداللہ بن رواحہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے پرچم اٹھا لیا اللہ تعالیٰ نے خالد کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی خالد اللہ تعالیٰ کی تلوار میں سے ایک تلوار ہے۔

رواہ الحکیم عن عبد اللّٰه بن سمرة

# غزوہ حنین

۲۹۹۲۱۔۔۔اب جنگ سخت ہوگی۔ رواہ احمد بن حنبل ومسلم عن العباس الحاکم عن جابر الطبرانی عن شیبة

۲۹۹۲۲۔۔۔انشاء اللہ آئندہ کل ہمارا ٹھکانا بنی کنانہ کا کوہ دامن ہوگا جہاں وہ کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔
رواہ البخاری ومسلم عن ابی هريرة

۲۹۹۲۳۔۔۔انشاء اللہ کل ہم بنی کنانہ کے کوہ دامن میں اتریں گے جہاں قریش کفر پر ایک دوسرے سے قسمیں لیتے تھے۔
رواہ ابن ماجه عن اسامة زيد

۲۹۹۲۴۔۔۔چہرے بدشکل ہوں۔رواہ مسلم عن سلمة بن الا کوع

# اکمال

۲۹۹۲۵۔۔۔چہرے بدشکل ہوں رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر یہ حدیث ارشاد فرمائی۔
رواہ مسلم عن سلمة بن الا كوع احمد بن حنبل ۲۹۹۲۴ نمبر کے تحت حدیث گزرچکی ہے عن ابی عبدالرحمن الفهری واسمه يزيد بن اسيد عن عبد بن حميد عن يزيد بن عامر الطبرانی عن الحارث بن بدل السعدی، قال البغوی ماله غيره قال وبلغنی انه لم يسمعه من النبی وانما رواه عن عمر بن سفيان الثقفی لبغوی الطبرانی عن شيبة بن عثمان الطبرانی عن حكيم بن حزام انه قاله يوم بدر والحاكم عن ابن عباس انه قال لقريش بمكة

۲۹۹۲۶۔۔۔اے ام ایمن خاموش رہو تمہاری زبان دانی میں لکنت ہے۔رواہ ابن سعد عن ابی الحويرث
کہ ام ایمن نے غزوہ حنین کے موقع پر کہا: سبت الله اقدامکم (جبکہ ثبت بجائے سین کے ثائے معجمہ کے ساتھ ہے) جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں ثابت قدم رکھے اس پر نبی کریم ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۲۹۹۲۷۔۔۔انشاء اللہ! کل ہمارے اترنے کی جگہ مقام حنیف کا دایاں کنارہ ہوگا جہاں مشرکین آپس میں قسمیں اٹھاتے تھے۔
رواہ الطبرانی عن ابن عباس

# سریہ ابی قتادة......از اکمال

۲۹۹۲۸۔۔۔تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ آیا وہ سچا ہے یا جھوٹا۔رواہ ابویعلی والطبرانی وسعید بن المنصور عن جندب البجلی

# غزوہ فتح مکہ......از اکمال

۲۹۹۲۹۔۔۔مکہ میں میرے لیے دن کے وقت گھڑی بھر کے لیے جنگ حلال کردی گئی میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہوگی مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت سے محترم ہوا ہے مکہ کا درخت نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ کاٹی جائے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اعلان کرکے اصل مالک تک پہنچا سکتا ہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا اذخر گھاس کاٹی جاسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں صرف اذخر گھاس کاٹی جاسکتی ہے۔رواہ الطبرانی عن ابن عباس

۲۹۹۳۰۔۔۔یہ لڑائی کا دن ہے اپنا روزہ افطار کرلو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے دن یہ حکم دیا تھا۔رواہ ابن سعد عن عبيد بن عمير مرسلاً

۲۹۹۳۱......میں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہی تھی ”لا تثریب علیکم الیوم“ یعنی آج تمہارے اوپر کوئی باز پرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے اور وہ خوب رحم کرنے والا ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرۃ، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر

## سریہ خالد بن ولید......از اکمال

۲۹۹۳۲......عزیٰ کا زمانہ ختم ہو چکا آج کے بعد عزیٰ نہیں رہے گا۔ رواہ ابن عساکر عن قتادۃ مرسلاً

## اسامہ رضی اللہ عنہ کو ایک معرکہ میں بھیجنا......از اکمال

۲۹۹۳۳......اہل اُبنی پر غارت ڈال دو صبح صبح جب وہ غفلت میں ہوں پھر بستی کو آگ سے جلا دو۔

رواہ الشافعی واحمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ ابن سعد والبغوی فی معجمہ عن اسامۃ بن زید

## متعلقات غزوات......از اکمال

۲۹۹۳۴......اے عائشہ یہ جگہ ہے اگر حشرات ارض کی کثرت نہ ہو۔ رواہ البغوی عن سفیان بن ابی نمر عن ابیہ

کہ رسول کریم ﷺ ایک غزوہ پر تھے آپ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ عقیق نامی جگہ سے جب گزرے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

# کتاب الغزوات والوفود......از قسم افعال

## باب رسول اللہ ﷺ کے غزوات، بعوث اور مرسلات کے بیان میں

### غزوات کی تعداد

۲۹۹۳۵......حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس (۱۹) غزوات میں حصہ لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۳۶......ابواسحاق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ (۱۷) غزوات کیے ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول کریم ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات ہوئے؟ انھوں نے کہا: سترہ۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۳۷......ابویعقوب اسحاق بن عثمان کہتے ہیں میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات کئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: ستائیس غزوات، آٹھ غزوات میں مہینوں گھر سے غائب رہتے اور انیس غزوات میں کئی کئی دن گھر سے غائب رہتے میں نے پوچھا انس بن مالک نے کتنے غزوات میں حصہ لیا ہے جواب دیا آٹھ غزوات میں۔ رواہ ابن عساکر

# غزوہ بدر

۲۹۹۳۸ ... ''مسند فاروق'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں اہل بدر کا واقعہ سنانے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بدر کے اگلے دن مشرکین کی قتل گاہیں دکھائیں اور فرمایا: انشاء اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی انشاء اللہ کل یہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی چنانچہ آپ نے جس جس جگہ کی تعیین کی تھی کل اسی جگہ پر کفار پچھاڑے گئے میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق مبعوث کیا ہے کفار آپ کی بتائی ہوئی پچھاڑ گاہوں سے زرہ برابر بھی نہیں چوکے پھر آپ ﷺ نے حکم دیا مقتولین کفار کو ایک کنویں میں پھینک دیا گیا پھر آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور آواز دے کر کہا اے فلاں اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسے لوگوں سے بات کر رہے ہیں جو مردہ لاشیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سنتے (یعنی وہ سنتے ہیں) البتہ وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

رواہ ابو داؤد الطیالسی وابن ابی شیبة واحمد بن حنبل ومسلم والنسائی وابو عوانة وابویعلیٰ وابن جریر

۲۹۹۳۹ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کا واقعہ سنایا اور کہا بدر کے دن حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نظر دوڑائی ان کی تعداد تین سو سے کچھ زیادہ تھی جبکہ آپ ﷺ نے مشرکین کو ایک نظر دیکھا ان کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ تھی فریقین میں اتنا تفاوت دیکھ کر آپ قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے آپ نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھا لیے آپ ﷺ نے اپنے اوپر چادر اوڑھ رکھی تھی اور تہبند باندھی ہوئی تھی آپ نے دعا کی اور کہا: یا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرما یا اللہ! اپنا وعدہ پورا فرما یا اللہ! اگر تو نے اسلام کی نام لیوا اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا زمین پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تیری عبادت بند ہو جائے گی آپ ﷺ برابر رب تعالیٰ سے فریاد اور دعا کرتے رہے حتیٰ کہ محویت میں آپ کی چادر گر گئی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر چادر اٹھائی اور آپ پر اوڑھ دی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! رب تعالیٰ سے آپ کا واسطہ کافی ہو چکا اللہ تعالیٰ آپ کے وعدہ کو پورا فرمائے گا اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

**اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممد کم بالف من الملائکة مر دفین**

ترجمہ: ...... جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے تمہاری فریاد سن لی اور تمہاری مدد کے لے لگاتار ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے۔

چنانچہ جب میدان کارزار گرم ہوا مشرکین شکست خوردہ ہوئے ستر (۷۰) مشرکین مارے گئے اور ستر (۷۰) قیدی ہوئے پھر رسول کریم ﷺ نے ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم سے بدر کے قیدیوں کے متعلق مشورہ لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ قیدی چچا کے بیٹے ہیں رشتہ دار ہیں اور بھائی ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے فدیہ لے کر انھیں رہا کر دیں اس سے ہماری (معاشی) قوت مضبوط ہوگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت عطا فرما دے اور یہ ہمارے دست و بازو بن جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بن خطاب! تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: بخدا! میری وہ رائے نہیں جو ابوبکر کی رائے ہے میری رائے کچھ اس طرح ہے کہ آپ میرے فلاں قریبی رشتہ دار کو میرے حوالے کریں تا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں عقیل کو علی کے حوالے کر دیں وہ اس کی گردن اڑا دے اور فلاں شخص کو حمزہ کے حوالے کر دیں وہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس کی گردن اڑا دے تا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے دلوں میں زرہ برابر بھی مشرکین کی محبت نہیں بلاشبہ یہ قیدی مشرکین کے رؤساء ہیں ان کے پیشوا ہیں اور ان کے قائدین ہیں تاہم رسول کریم ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہو گئے اور میری رائے کی طرف توجہ نہ دی چنانچہ مشرکین سے فدیہ لے کر انھیں چھوڑ دیا دوسرے دن علی الصباح میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور وہ دونوں رو رہے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بھی خبر دیں آپ اور آپ کا رفیق کیوں رو رہے ہیں؟ اگر کوئی ایسی بات ہے تو میں بھی روؤں اگر مجھے رونا نہ آئے کم از کم رونے کی صورت تو بنالوں گا نبی

کریم ﷺ نے فرمایا: قیدیوں نے جوفدیہ پیش کیا ہے وہ فدیہ کیا ہے وہ تو عذاب ہے جو اس درخت سے بھی قریب دکھائی دیتا ہے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

ما کان لنبی ان یکون له اسری حتیٰ یثخن فی الارض لو لا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم

کسی نبی کے اختیار میں نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ زمین پر کثرت سے خون نہ بہادے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا نوشتہ پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو لئے ہوئے ہیں اگلے سال مسلمانوں کو اپنے کئے کی سزا بھگتنی پڑی چنانچہ احد میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے دانت مبارک شہید ہوئے سر مبارک میں خود کے دندانے کھب گئے جس سے آپ کے چہرے پر خون بہ پڑا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اولما اصابتکم مصیبة قداصبتم مثلیها قلتم انی هذا قل هو من عند انفسکم ان الله علیٰ کل شیء قدیر

کیا جب تمہیں مصیبت پیش آئی جبکہ تم دوگنی مصیبت پہنچا چکے ہو تم کہتے ہو یہ مصیبت کہاں سے آ گئی کہہ دیجئے یہ تمہاری اپنی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ رواه ابن ابی شبیة واحمد بن حنبل ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانة وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابوالشیخ وابن مر دویه وابونعیم والبیهقی معافی الدلائل

۲۹۹۴۰۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ٹھہرنے کی جگہ کے متعلق سوال کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ سخت حملہ کرنے والے تھے۔ رواه الطبرانی فی الاوسط

۲۹۹۴۱۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم ہجرت کر کے مدینہ آئے ہم نے مدینہ کے پھل کھائے اور ہمیں یہاں کی آب وہوا راس نہ آئی ہمیں بخار ہو گیا نبی کریم ﷺ کبھی کبھی بدر کے متعلق پوچھتے رہتے تھے جب ہمیں خبر پہنچی کہ مشرکین جنگ کے لیے آرہے ہیں رسول کریم ﷺ بدر کی طرف چل دیئے بدر ایک کنویں کا نام ہے ہم مشرکین سے پہلے بدر پہنچ گئے بدر میں ہمیں دو شخص ملے ایک شخص قریشی تھا جبکہ دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا غلام تھا قریشی تو بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوا رہی بات عقبہ کے غلام کی وہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ہم اس سے پوچھتے لوگوں کی کیا تعداد ہے، وہ کہتا: بخدا ان کی تعداد زیادہ ہے اور ان کی لڑائی شدید ہے۔ جب وہ یہ بات کہتا مسلمان اسے مارتے، حتیٰ کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اُس پر زور دے کر پوچھا کہ مشرکین کی تعداد کیا ہے؟ اس نے تعداد بتانے سے انکار کر دیا آپ نے پوچھا وہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں غلام نے کہا: وہ روزانہ دس اونٹ ذبح کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے چونکہ ایک اونٹ سو آدمیوں کے لیے کافی ہوتا ہے پھر رات کو بارش برسی ہم درختوں کے نیچے چلے گئے اور ڈھالوں سے بچاؤ کا کام لیا جبکہ رسول کریم ﷺ نے رات دعا کرتے گزاری دعا میں کہتے: یا اللہ اگر تو نے یہ مختصر سی جماعت ہلاک کر دی تیری عبادت نہیں کی جائے گی طلوع فجر کے وقت نماز پڑھنے کا اعلان کیا گیا لوگ درختوں کے نیچے سے نکل کر آئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پھر جنگ پر ہمیں ابھارا پھر فرمایا: کبھی لوگ سرخی مائل پہاڑ کے اس حصہ کے نیچے رہیں جب مشرکین ہمارے قریب ہوئے ہم نے صفیں بنالیں یکا یک جماعت مشرکین سے ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر نکلا اور مشرکین کے سامنے چلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! حمزہ کو بلاؤ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مشرکین کی طرف سے اس شخص کے قریب کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین میں اگر کوئی شخص بھلی بات کرنے والا ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ کا سوار ہے عین ممکن ہے یہ کوئی بات کرے اتنے میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: یہ شخص عتبہ بن ربیعہ ہے یہ جنگ سے منع کر رہا ہے اور اپنی قوم سے کہہ رہا ہے: اے میری قوم: میں انھیں (مسلمانوں کو) موت کی پرواہ کیے بغیر لڑنے والا دیکھ رہا ہوں تم ان تک نہیں پہنچ پاؤ گے حالانکہ تمہارے پاس مال ودولت کی فراوانی ہے اے میری قوم! جنگ کا خیال ترک کر دو اور اس بے عزتی کو میرے سر منڈ دو اور کہو کہ عقبہ بن ربیعہ نے سستی اور ڈرپوک کا مظاہرہ کیا حالانکہ تم جانتے ہو میں کاہل اور ڈرپوک نہیں ہوں یہ آفر ابوجہل نے سن لی وہ بولا: تم یہ بات کہتے ہو بخدا! اگر تمہارے علاوہ کوئی اور ہوتا ہے اسے دانتوں سے کاٹ دیتا حالانکہ تیرے حسن منظر نے تیرے پیٹ کو رعب سے بھر دیا ہے عتبہ بولا: اے سرینوں کو زعفران سے رنگنے والے (یعنی عیاش پرست تجھے جنگی تدابیر سے کیا واسطہ) مجھے عار مت دو آج تم جان لو گے کہ ہم میں سے کون بزدل ہے؟ چنانچہ عتبہ اس کا بھائی

شیبہ اور بیٹا ولید باہر نکلے اور مدمقابل کے خواہشمند ہوئے ادھر سے انصار سے چھ نوجوان نکلے عتبہ نے کہا: ہم تمہارے خواہشمند نہیں ہیں تم ہمارے مقابل کے نہیں ہو ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں یعنی بنی عبدالمطلب کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کھڑے ہوجاؤ اے حمزہ! کھڑے ہوجاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہوجاؤ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے عتبہ بن ربیعہ! شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کو واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ زخمی ہوگئے پھر ہم مشرکین کے ستر آدمی قتل کیے اور ستر آدمی قید پھر ایک انصاری عباس بن عبدالمطلب کو قید کرلایا عباس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اس نے گرفتار نہیں کیا البتہ مجھے ایک شخص نے قید کیا ہے اس کے سر سے کنارے کے بال اکھڑے ہوئے تھے وہ بہت خوبصورت تھا اور ابلق گھوڑے پر سوار تھا میں اسے نہیں دیکھ رہا انصاری نے کہا: یارسول اللہ میں نے ہی اسے قید کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو اللہ تعالیٰ نے فرشتے سے تمہاری مدد کی ہے حضرت علی نے فرمایا: بنی مطلب سے ہم نے عباس عقیل اور نوفل بن حارث کو قید کیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابن جریر وصحح و البیھقی فی الدلائل وروی ابن ابی عاصم فی الجھاد بعضہ

۲۹۹۴۲..... "مسند علی" رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی علاوت بدر کی دن سفید اون تھی۔ رواہ ابی شیبۃ والنسائی

۲۹۹۴۳..... "ایضاً" حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے تھے حالانکہ رسول ﷺ دشمن کے قریب ہوتے اس دن رسول اللہ ﷺ کا حملہ بے مثال تھا۔ رواہ ابن ابی شیبہ واحمد بن حنبل وابن جریر وصححہ و البیھقی فی الدلائل

۲۹۹۴۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات میں نے دیکھا کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں جاگ رہا تھا صرف نبی کریم ﷺ جاگ رہے تھے آپ ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے دعا میں مشغول ہوجاتے اور روتے حتیٰ کہ اسی حالت میں صبح کی ہمارے درمیان مقداد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی شہسوار نہیں تھا۔ رواہ ابوداؤد الطیالسی واحمد بن حنبل ومسدد والنسائی وابویعلیٰ وابن جریر ابن خزیمۃ وابن حبان وابونعیم فی الحلیۃ والبیھقی فی الدلائل

۲۹۹۴۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن لوگوں سے فرمایا: اگر تم سے ہوسکے تو بنی عبدالمطلب کو قید کرلو چونکہ انہیں زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواہ احمد بن حنبل وابن ابی شیبۃ وابن جریر وصححہ

۲۹۹۴۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مجھے اور ابوبکر سے کہا گیا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل واسرافیل جو کہ عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد بن حنبل وابو یعلیٰ وابن ابی عاصم وابن منیع والدورقی وابن جریر وصححہ والحاکم وابونعیم فی الحلیۃ واللالکائی فی السنۃ والبیھقی فی الدلائل والضیاء

۲۹۹۴۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ باہر نکلا اس کے پیچھے اس کا بھائی اور بیٹا بھی ہوئے پھر عتبہ مقابل کا خواہاں ہوا انصار کے چند نوجوان صفوں سے باہر نکلے عتبہ نے کہا تم کون ہو نوجوانوں نے جواب دیا عتبہ بولا ہمیں تم سے کوئی کام نہیں ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں کے خواہشمند ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے حمزہ! کھڑے ہوجاؤ اے علی! کھڑے ہوجاؤ اے عبیدہ بن حارث! کھڑے ہوجاؤ حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کی خبر لی، میں شیبہ کے سر ہولیا جبکہ عبیدہ اور ولید کے درمیان دو دو ہاتھ ہوئے میں اور حمزہ نے اپنا اپنا مدمقابل قتل کرلیا پھر ہم ولید کی طرف متوجہ ہوئے ہم نے اسے بھی واصل جہنم کیا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے آئے۔

رواہ ابوداؤد والحاکم و البیھقی فی الدلائل

۲۹۹۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مجھے اور ابوبکر کو فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ جبرئیل ہے اور دوسرے کے ساتھ میکائیل اور اسرافیل ہے جو کہ عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے یا فرمایا: صف میں کھڑا ہوتا ہے۔

رواہ الدورقی وابن ابی داؤد والعشاری فی فضائل الصدیق واللالکائی فی السنۃ

۲۹۹۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن صبح کی آپ پوری رات بیدار رہے حالانکہ آپ مسافر تھے۔

رواہ ابویعلی وابن حبان

# بدر میں خصوصی دعا

۲۹۹۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بدر کی رات نماز پڑھتے رہے اور یہ دعا کرتے یا اللہ! اگر تو نے یہ تھوڑی سی جماعت ہلاک کردی تیری عبادت نہیں کی جائے گی اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ وسعید بن المنصور

۲۹۹۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن میں لڑتا رہا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں: یا حی یا قیوم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہتے ہیں پھر لڑنے کے لیے چلا گیا پھر تھوڑی دیر بعد آیا پھر دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں یا حی یا قیوم آپ برابر یہی ورد کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی۔

رواہ النسائی والبزار وابویعلی وجعفر الفریابی فی الذکر والحاکم والبیہقی فی الدلائل والضیاء

۲۹۹۵۲ عبد خیر کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل بدر پر چھ تکبیریں کہتے تھے اصحاب رسول پر پانچ اور باقی لوگوں پر چار۔

رواہ الطحاوی

۲۹۹۵۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن قلیب کنویں پر تھا اور اس سے پانی نکالنا چاہتا تھا یکا یک سخت ہوا چلی، پھر دوبارہ تیز ہوا چلی میں نے ایسی تیز ہوا چلتی کبھی نہیں پائی پھر سہ بارہ تیز ہوا چلی چنانچہ پہلے میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی دائیں طرف سے تھے دوسرے نمبر پر اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے اور یہ نبی کریم ﷺ کی بائیں طرف تھے تیسرے نمبر پر جبرئیل امین تشریف لائے وہ بھی ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ آئے ان کی دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے جبکہ میں ان کی بائیں طرف تھا جب اللہ تعالیٰ نے کفار کو ہزیمت سے دوچارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا آپ نے گھوڑے کی گردن پر چابک ماری میں نے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے گھوڑے پر ثابت قدم رکھے میں نے اپنا نیزہ مارا حتی کہ لہو کے چھینٹے میری بغل تک پہنچے۔

رواہ ابویعلی وابن جریر والبیہقی فی الدلائل وفیہ ابوالحویرث عبد الرحمن بن معاویۃ وھو ضعیف

۲۹۹۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں بدر کے کنوؤں کا پانی پست کردوں۔

رواہ ابویعلی وابن جریر وصححہ وابونعیم فی الحلیب والدورق والبیہقی فی السنن

۲۹۹۵۵ ''مسند براء بن عازب'' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو غزوہ بدر میں شریک رہے کا خیال ہے کہ ان کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی ان کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی بخدا! ان کے ساتھ نہر کو صرف مومن ہی عبور کر پایا تھا۔ رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۲۹۹۵۶ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے اور ابن عمر کو بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے ہمیں چھوٹا (کمسن) سمجھ کر واپس کردیا البتہ غزوہ احد میں ہم پیش پیش رہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ والرویانی والبغوی وابونعیم وابن عساکر

۲۹۹۵۷ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس اور چند آدمی تھی ان میں سے چھتر (۷۶) مہاجرین تھے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۵۸ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تعداد تین سو دس اور چند نفوس تھی ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ اہل بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر تھی جنھوں نے طالوت کے ساتھ نہر عبور کی تھی جبکہ ان کے ساتھ صرف مومن ہی نے نہر عبور کی تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۵۹ ''مسند بشیر بن تیم'' بشر بن تیم، عبداللہ بن اجلح، اجلح، عکرمہ کی سند سے بشیر بن تیم کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اہل بدر میں مختلف فدیہ دینے کا اعلان کیا اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی گردن آزاد کراؤ۔ (رواہ ابن ابی شیبۃ وابونعیم فی الاصابۃ وقال: ھذا مقلوب

یعنی سند میں ترتیب الٹ ہے اور صواب یوں ہے اا اجلح عن بشیر بن تیم عن عکرمہ چونکہ بشیر بن تیم مکی شیخ ہیں اور تابعین سے روایت حدیث کرتے ہیں انھیں سفیان بن عینیہ نے پایا ہے امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۲۹۹۶۰ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا: یا رسول اللہ! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے وہ دوزخ میں نہیں جائے گا چونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة ومسلم والترمذی والنسائی والبغوی والطبرانی وابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۶۱ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن اپنے ساتھیوں کو پانی دیتا رہا۔ رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم

۲۹۹۶۲ ''مسند علقمہ بن وقاص'' محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لیثی اپنے دادا سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: رسول کریم ﷺ بدر کے لیے گھر سے نکلے حتیٰ کہ جب مقام روحاء پر پہنچے لوگوں سے خطاب کیا اور پھر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مشرکین فلاں فلاں جگہ پہنچ چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر کی طرح جواب دیا آپ ﷺ نے پھر لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

فائدہ:...... حدیث کا حوالہ نسخہ میں موجود نہیں بیاض ہے۔

۲۹۹۶۳ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے بدر میں شریک ہونے سے صرف اس بات نے روکا کہ میں اور ابوحسل گھر سے نکلے ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے: تم محمد سے ملنا چاہتے ہو ہم نے بہانہ کیا کہ ہم مدینہ جانا چاہتے ہیں کفار نے ہم سے پختہ عہد لیا کہ ہم مدینہ واپس لوٹ جائیں اور رسول کریم ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہ لڑیں چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ماجرا سنایا آپ نے فرمایا: تم واپس لوٹ جاؤ اور قریش کا وعدہ پورا کرو ہم واپس لوٹ گئے اور کفار کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والحسن بن سفیان وابونعیم

۲۹۹۶۴..... محمود بن لبید کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی ہیں لہٰذا تم بھی اپنے اوپر علامتیں لگا لو چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خودوں اور ٹوپیوں پر سفید اون بطور علامت لگائی۔ رواہ الواقدی وابن النجار

۲۹۹۶۵ ''مسند حسین بن السائب انصاری'' حسین بن سائب کی روایت ہے کہ جب عقبہ کی رات ہوئی یا بدر کی رات ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کیسے لڑائی کرو گے عاصم بن ثابت بن افلح کھڑے ہوئے اور تیر کمان لے کر کہا: یا رسول اللہ! جب دشمن دو سو ذراع کے فاصلے پر ہوگا تو ان پر تیروں کی بارش کروں گا جب دشمن اتنا قریب ہوگا کہ پتھر ان پر آسانی سے برسائے جاسکتے ہوں تو ان پر پتھر برسائے جائیں گے جب دشمن اور زیادہ قریب ہو جائے گا تو نیزوں سے اس کی خبر لی جائے گی حتیٰ کہ ان کی کمر ٹوٹ جائے پھر ہم تلواریں لے لیں گے اور تلواروں سے ان کو ناکوں چنے چبوائیں گے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنگ کا حکم اسی طرح نازل ہوا ہے جو شخص بھی جنگ میں حصہ لے وہ عاصم کی طرح لڑے۔ رواہ الحسن بن سفیان وابونعیم

۲۹۹۶۶ ... ''مسند خلاد انصاری'' اسماء بن عمیر کی روایت ہے کہ بدر کے دن فرشتے اترے انھوں نے اپنے سروں پر عمامے باندھ رکھے تھے اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی عن اسماءبن عمیر

۲۹۹۶۷ ..... حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین مکہ نے امیہ بن خلف کے پاس اجتماع کر لیا میں نے اس کی زرہ میں پھٹن دیکھ لی جو اس کی بغل کے نیچے تھی چنانچہ میں نے بغل کے نیچے پھٹن میں نیزہ مارا اور اسے قتل کر دیا بدر کے دن میری آنکھ میں تیر لگا میری آنکھ پھوٹ گئی میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی آپ نے میری آنکھ میں تھوکا اور میرے لیے دعا فرمائی چنانچہ میری آنکھ سے درد جاتا رہا۔

رواہ الطبرانی والحاکم

۲۹۹۶۸..... حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ابلیس نے بدر کے دن مشرکین کی درگت ہوتی دیکھی تو ڈر گیا کہ جنگ کا پانسہ کہیں اس پر نہ پلٹ جائے چنانچہ حارث بن ہشام اسے سراقہ بن مالک سمجھ کر اس سے چمٹ گیا ابلیس نے حارث کے سینے پر مکا دے مارا

اور وہ نیچے گر گیا پھر کیا تھا ابلیس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور سمندر میں جا کودا اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لیے اور کہا: یا اللہ میں تجھ سے کرم فرمائی کا سوال کرتا ہوں ابلیس خوفزدہ تھا کہیں جنگ اسی کی طرف نہ پلٹ جائے۔ رواہ الطبرانی وابونعیم فی الدلائل

۲۹۹۶۹ ...... معاذ بن رفاعہ بن رافع اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں اور میرا بھائی خلاد بدر کی طرف جانے کے لئے گھر سے نکلے اور ہم اپنے ایک کمزور سے اونٹ پر سوار تھے حتیٰ کہ جب ہم روحاء کے قریب پہنچے اونٹ بیٹھ گیا میں نے کہا: یا اللہ اگر ہم مدینہ واپس آ گئے اس اونٹ کو ذبح کر کے لوگوں میں تقسیم کریں گے ہم یہیں پریشانی کے عالم میں تھے کہ اتنے میں رسول کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ ہم نے اپنی پریشانی کے متعلق آپ کو آگاہ کیا کہ ہمارا اونٹ کمزور ہے وہ بیٹھ گیا ہے رسول کریم ﷺ سواری سے نیچے اترے اور وضو کیا پھر وضو کے پانی میں تھوکا پھر ہمیں اونٹ کا منہ کھولنے کا حکم دیا ہم نے اونٹ کا منہ کھولا آپ نے منہ میں پانی انڈیلا پھر اونٹ کے سر پر پانی ڈالا پھر گردن پر پانی ڈالا پھر دونوں کندھوں کے درمیان بالائی حصہ پر پانی ڈالا پھر کوہان پر ڈالا پھر سرینوں پر ڈالا پھر دم پر وضو کا پانی ڈالا پھر فرمایا: یا اللہ! رافع اور خلاد کی سواری کو ہمت عطا فرما، رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے ہم بھی کوچ کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اونٹ پر سوار ہو کر چل دیئے اور نبی کریم ﷺ کو نصف راستے کی مسافت پر ہم نے جالیا پھر ہم سواروں کے آگے آگے جانے والی جماعت میں شامل ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں دیکھا ہنس پڑے اور ہم آگے بڑھ گئے حتیٰ کہ ہم بدر پہنچ گئے جب بدر کی وادی کے قریب ہو گئے اونٹ بیٹھ گیا ہم نے کہا: الحمدللہ! ہم نے اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت صدقہ کر دیا۔ رواہ ابونعیم

۲۹۹۷۰ ...... "مسند سھل بن سعد ساعدی" سہل بن عمرو کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن بہت سارے سفید فام لوگوں کو دیکھا ہے جو چتکبرے گھوڑوں پر سوار زمین وآسمان کے درمیان فضا میں ہے انھوں نے اپنے اوپر علامتیں لگا رکھی تھیں وہ دشمن کو قتل بھی کرتے تھے اور قید بھی کرتے تھے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۲۹۹۷۱ ...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی پھر اسی کا عمامہ باندھ لیا پھر فرشتے نازل ہوئے انھوں نے بھی زرد رنگ کے عمامے باندھ رکھے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۲ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اہل بدر کے تعداد تین سو دس (۳۱۰) تھی ان میں سے ستتر (۷۷) مہاجرین تھے جبکہ ۲۳۶ انصار تھے مہاجرین کے جھنڈا بردار حضرت علی بن ابی طالب تھے اور انصار کے جھنڈا بردار سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ تھے۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۳ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۴ ...... ابوالیسر کی روایت ہے کہ میں نے بدر کے دن عباس بن عبدالمطلب کو دیکھا وہ کھڑے رو رہے تھے میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو برا رشتہ دار ہونے کا بدلہ دے کیا آپ اپنے بھیجتے کو اس کے دشمن کے ساتھ مل کر قتل کرنا چاہتے ہیں؟ عباس نے کہا: کیا میرا بھتیجا قتل ہو گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا مددگار ہے پھر کہا: تم کیا چاہتے ہو میں نے کہا: میں آپ کو قید کرنا چاہتا ہو چونکہ رسول کریم ﷺ نے آپ کو قتل کرنے سے منع کیا ہے کہا: یہ اس کی کوئی پہلی صلۂ رحمی نہیں ہے (بلکہ قبل ازیں بارہا صلہ رحمی کر چکا ہے) چنانچہ میں عباس رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۷۵ ...... ابوالیسر کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدر کے دن اعلان کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر فدا ہو آپ کو خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے چچا عباس کو زندہ سلامت رکھا ہے رسول کریم ﷺ نے سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: اے عمر! اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں خیر وبھلائی کی خوشخبری دے اور اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا وآخرت میں سلامت رکھے یا اللہ! عمر کی مدد کر اور اسے تقویت بخش۔ رواہ الدیلمی

۲۹۹۷۶ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مقتولین بدر کے متعلق حکم دیا کہ انھیں قلیب کی طرف کھینچ کر لایا جائے چنانچہ قلیب میں مقتولین ڈال دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کلام کر رہے ہیں؟ فرمایا: یہ لوگ جانتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے ان سے جو وعدہ کیا

تھا وہ سچا ہے جب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ عتبہ کو کھینچتے ہوئے دیکھا رسول کریم ﷺ نے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار بھانپ لیے اور فرمایا: اے ابو حذیفہ گویا تمہیں اس سے ناگواری ہو رہی ہے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ سردار تھا میں پر امید تھا کہ رب تعالیٰ اسے ہدایت اسلام سے سرفراز فرمائے گا لیکن جب یہ واقعہ پیش آیا اس نے مجھے نہایت غمگین کر دیا ہے پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۷..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے مقتولین کو کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور یہ لوگ کنویں میں پھینک دیئے گئے تو رسول کریم ﷺ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نبی کی قوم کو برا بدلہ دے جو انھوں نے نہایت بدگمانی کا مظاہرہ کیا اور میری تکذیب کی عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ مردوں سے کیسے بات کر رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ان سے زیادہ میری بات کو نہیں سمجھ رہے۔

رواہ ابن جریر

۲۹۹۷۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے انھیں جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ رواہ ابن عساکر

## قلیب بدر پر مردوں سے خطاب

۲۹۹۷۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ قلیب پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے عتبہ بن ربیعہ! اے شیبہ بن ربیعہ! اے ابوجہل بن ہشام! اے فلاں! کیا تم نے رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہم نے تو رب تعالیٰ کا وعدہ سچا پایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا یہ لوگ مردے نہیں؟ آپ نے جواب دیا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ اب میری بات کو اس طرح سن رہے ہیں جس طرح تم سنتے ہو حتیٰ کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۲۹۹۸۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ بدر کے دن مشرکین کا جھنڈا طلحہ نے اٹھا رکھا تھا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے للکار کر قتل کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں سعد اور عمار بدر کے دن مال غنیمت جمع کرتے رہے سعد رضی اللہ عنہ نے ایک قیدی لایا جبکہ میں نے اور عمار نے کوئی قیدی نہ لایا۔ رواہ ابن ابی شیبہ وابن عساکر

۲۹۹۸۲..... ابراہیم کی رروایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن عربی قیدی کا فدیہ چالیس اوقیہ چاندی مقرر کی جبکہ عجمی کا فدیہ بیس اوقیہ مقرر کیا ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔ رواہ سعید بن المنصور وابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۳..... ابراہیم تیمی کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن مشرکین قریش کے ایک شخص کو قتل کیا اور اسے درخت پر لٹکا دیا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

## بدر میں تین آدمیوں کا قتل

۲۹۹۸۴..... سعید بن جبیر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن سامنے بٹھا کر صرف تین شخصوں کو قتل کیا ہے وہ یہ ہیں عقبہ بن ابی معیط نضر بن حارث اور طعیمہ بن عدی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۵..... سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ بدر کے دن مہاجرین میں سے پانچ اشخاص شہید ہوئے اور یہ پانچوں قریش سے تھے وہ یہ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام مھجع وہ یہ رجز پڑھتا تھا انا مھجع والی ربی ارجع ترجمہ میں مھجع ہوں اور اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤں گا ذو شمالین ابن بیضاء عبیدہ بن الحارث اور عامر بن وقاص رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۸۶۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات ہمیں بخار کی شکایت ہوگئی اور بارش بھی ہوئی لوگ بارش سے بچاؤ کے لیے درختوں تلے بھاگ نکلے میں نے رسول کریم ﷺ کے سوا کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا حتی کہ فجر طلوع ہوگئی آپ نے آواز لگائی: اے اللہ کے بندو! لوگ سنتے ہی درختوں تلے سے نکل پڑے آپ نے نماز پڑھائی پھر جنگ کی طرف متوجہ ہوگئے لوگوں کو لڑنے کی ترغیب دی اور فرمایا: بنی عبدالمطلب زبردستی لائے گئے ہیں بخوشی نہیں آئے لہٰذا تم میں سے جو بھی کسی مطلبی کو پائے اسے قید کرلے اور قتل نہ کرے پھر فرمایا: قریش پہاڑ کے اس نالے کے تلے جمع ہیں جب قریش صف بستہ ہوگئے رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو سرخ اونٹ پر سوار دیکھا، آپ نے فرمایا: اگر قریش کے کسی فرد کے پاس کوئی بھلائی ہے تو اس سرخ اونٹ والے کے پاس کچھ بھلائی ہے پھر فرمایا: اے علی جاؤ حمزہ سے پوچھو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریش کے قریب کھڑے تھے چنانچہ حضرت علی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے کہا: یہ عتبہ بن ربیعہ ہے یہ قریش کو جنگ کرنے سے منع کررہا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم میں سے وہ شخص بہادر تصور کیا جاتا تھا جو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے قریش کو ہزیمت سے دوچار کیا کیا دیکھتا ہوں کہ عقیل کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھ رسی سے گردن کے ساتھ باندھے ہوئے ہیں میں ان سے طرح دے گیا مجھے چیخ کر کہا: اے علی! کیا تمہیں میرا مقام معلوم نہیں پھر جان بوجھ کر یہ بے رخی کیسی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابو یزید کو دیکھا ہے اس کے ہاتھ اسی کے گردن سے باندھے گئے ہیں آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم چلتے ہوئے عقیل کے پاس پہنچے جب عقیل نے ہمیں دیکھا کہا: یا رسول اللہ! اگر آپ نے ابوجہل کو قتل کردیا تو آپ ظفر مند ہوگئے ورنہ قوم کی خبر لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کو قتل کردیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۸۷۔۔۔ ”مسند علی“ محمد بن جبیر کہتے ہیں: مجھے بنی اود کے ایک شخص نے حدیث سنائی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: میں بدر کے قلیب کنویں پر تھا کہ یک تیز ہوا چلی میں نے کبھی ایسی تیز ہوا نہیں دیکھی یہ جبرئیل امین ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے دوسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے ان کی دائیں طرف رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تیسری بار پھر تیز ہوا چلی اس بار اسرافیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ اور میں ان کی بائیں طرف تھے جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست فاش دی رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا جب گھوڑا اچل پڑا میں گھوڑے کی گردن پر گر گیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی میں مضبوطی سے بیٹھ گیا۔ رواہ ابن جریر

۲۹۸۸۔۔۔ عمیر بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی اور اس پر چار تکبیریں کہیں سہل بن حنیف پر نماز جنازہ پڑھی تو پانچ تکبیریں کہیں لوگوں نے پوچھا یہ پانچ تکبیریں کیسی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سہل بن حنفی ہے اور یہ اہل بدر میں سے ہے جبکہ اہل بدر کو بقیہ لوگوں پر فضیلت حاصل ہے میں نے چاہا کہ تمہیں ان کے فضل کا احساس دلاؤں۔ رواہ ابن ابی الفوارس

۲۹۹۸۹ ”مسند علی“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بدر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو للکارتے ہوئے دیکھا اور گھوڑے کے ہنہنانے کی طرح آواز نکال رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

بازل عامین حدیث سنی سنحنح اللیل کانی جنی لمثل ھذا ولدتنی امی.

اے آٹھ سال کے کامل اونٹ دو سال سے میری عمر نئی ہوچکی ہے اور رات کو ہنہنانے کی آواز آتی ہے گویا میں ایک جن ہے اسی جنگ کے لیے میری ماں نے مجھے جنم دیا ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ واپس لوٹے ان کی تلوار خون آلود تھی۔ رواہ ابو نعیم فی المعرفة

۲۹۹۹۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کے لیے روانگی کے وقت رسول اللہ ﷺ نے عمیر بن ابی وقاص کو چھوٹا سمجھ کر واپس کردیا عمیر رضی اللہ عنہ رونے لگے آپ نے انھیں اجازت دے دی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ہی عمیر پر تلوار کا پٹہ تلا باندھا تھا میں بدر میں شریک ہوا میرے چہرے پر صرف ایک ہی بال تھا میں اس پر اپنا ہاتھ پھیرتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۱..... ''مسند ابن عوف'' حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ بدر کی طرف نکلے ہماری حالت یہی تھی جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے ''وان فریقا من المومنین لکارھون اذیعدکم اللہ احد ی الطا نفتین انھالکم'' یعنی ایک قافلہ اور دوسرا لشکر۔ رواہ العقیلی وابن عساکر

## ابوجہل کا قتل

۲۹۹۹۲..... ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بدر کے دن ایک صف میں کھڑا تھا میرے دائیں بائیں دو نوجوان لڑکے کھڑے تھے میں نے انھیں اپنے آس پاس ہونے کو اپنے لیے کمزوری کا باعث سمجھا اور یہ حالت مجھے ناگوار گزری ان میں سے ایک نے مجھے کہا: اے چچا مجھے ذرا ابوجہل دکھائیں میں نے کہا: بھلا تمہیں اس سے کیا کام پڑا؟ اس نے کہا: میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھا ضرور اسے قتل کروں گا۔ دوسرے لڑکے نے بھی چپکے سے کہا: اے چچا مجھے ابو جہل دکھائیں میں نے کہا: تمہیں اس ستم گر سے کیا کام پڑا ہے؟ اس نے بھی وہی جواب دیا کہ میں نے رب تعالیٰ کے حضور منت مان رکھی ہے کہ اگر میں نے اسے دیکھ لیا ضرور قتل کروں گا چنانچہ یکسر میری کیفیت بدل گئی اب میرے پاس ان کا ہونا باعث مسرت تھا میں نے ابوجہل کی طرف اشارہ کر کے کہا: وہ رہا پھر کیا تھا بس وہ دونوں شاہین کی طرح ابوجہل کی طرف لپکے وہ دونوں عفراء کے بیٹے تھے چنانچہ آناً فاناً ان دونوں عقابوں نے ابوجہل کا غرور خاک میں ملا دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۲۹۹۹۳..... واقدی محمد بن عبداللہ زہری عروہ محمد صالح عاصم بن عمرو بن رومان کے سلسلہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن عتبہ مدمقابل کے لیے للکارا جبکہ رسول کریم ﷺ جھونپڑی میں تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صف بستہ تھے رسول اللہ ﷺ پر نیند کا غلبہ ہوا آپ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئے (نیند کا غلبہ کیا تھا بلکہ عین حالت جنگ میں رحمت خداوندی نے ڈھانپ لیا تھا اس کی وجہ سے ڈھانپ لیا تھا جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے اذ یغشیکم النعاس امنۃ الایۃ) اور فرمایا: اس وقت تک جنگ شروع نہیں کرنی جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں اگر دشمن حرکت میں آجائے ان پر تیر برساؤ اور تلواریں نہ سونتو حتی کہ دشمن تمہیں ڈھانپ نہ لے تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! دشمن قریب آچکا ہے اور ہمیں گھیرے میں لے رہا ہے رسول کریم ﷺ بیدار ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں کفار کی تعداد کم کر کے دکھائی اور یوں مسلمانوں کی نظر میں بھی کفار کم دکھائی دینے لگے۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر بیدار ہوئے اور دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر رب تعالیٰ سے دعائیں مانگنی شروع کیں اور کہا: یا اللہ! اگر تو نے کفار کو اس جماعت پر غالب کر دیا شرک غالب ہو جائے گا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور مدد کرے گا اور آپ کو خوش وخرم کرے گا۔ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں جبکہ رسول اللہ ﷺ مشورہ دیئے جانے سے بالاتر ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی مشورہ دیئے جانے سے بالاتر ہے آپ نے فرمایا: اے ابن رواحہ: کیا اللہ تعالیٰ کو اس کے وعدے کا واسطہ نہ دیا جائے اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا اتنے میں عتبہ جنگ کے لیے سامنے آیا خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بدر کے دن دیکھا جبکہ لوگوں نے صفیں باندھ رکھی تھیں اور ابھی تلواریں نہیں سونتی تھیں اور تیر کمانوں میں ڈال رکھے تھے جبکہ بعض لوگ دوسروں کی صفوف کو اپنے آگے ڈھال بنائے ہوئے تھے صفوں میں خلا نہیں تھا جبکہ میں لوگوں نے تلواریں سونت لی تھیں میں نے بعد میں مہاجرین میں سے ایک شخص سے اس بارے میں سوال کیا۔ اس نے کہا: ہمیں رسول کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس وقت تک ہم تلواریں نہ سونتیں جب تک دشمن ہمیں گھیر نہ لے لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوئے اتنے میں عتبہ، شیبہ اور ولید صف سے نکل کر باہر آئے پھر مبارزت کا نعرہ لگایا چنانچہ ان کی مبارزت پر انصار کے تین نوجوان معاذ، معوذ اور عوف بن حارث نکلے رسول کریم ﷺ کو اس سے شرم آئی کہ جنگ کے شروعات میں مشرکین کے مدمقابل انصار ہوں لہٰذا آپ نے چاہا کہ یہ کانٹا آپ کی قوم کے افراد کے لیے مختص ہو آپ نے انصار کو واپس کر دیا اور ان کی حوصلہ افزائی میں اچھی بات کہی پھر مشرکین کی صدا

سنائی دی۔ وہ یہ کہ اے محمد ہماری قوم سے ہمارے ہمسروں کو نکالو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بنی ہاشم کھڑے ہو جاؤ اور اس حق کے لیے لڑو جس کے ساتھ اللہ نے تمہارے نبی کو مبعوث کیا ہے جبکہ یہ مشرکین اللہ کے نور کو بجھانے آئے ہیں اتنے میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے چلتے چلتے مشرکین کے پاس آئے عتبہ نے کہا بات کرو تا کہ ہم تمہیں پہچان لیں چونکہ جنگی ٹوپیاں ہونے کی وجہ سے مشرکین انھیں نہ پہچان سکے۔ کہا: اگر تم ہمارے ہمسر ہوئے ہم تمہارے ساتھ لڑیں گے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کا شیر اور اللہ کے رسول کا شیر ہوں عتبہ نے کہا: کیا خوب مدمقابل ہے پھر عتبہ نے کہا: میں حلیفوں کا شیر ہوں تمہارے ساتھ یہ دو کون ہیں حمزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن حارث ہیں عتبہ نے کہا: یہ بھی اچھے ہمسر ہیں پھر عتبہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے ولید کھڑے ہو جاؤ ولید کھڑا ہوا اس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑھے حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں سے عمر میں چھوٹے تھے۔ چنانچہ دونوں میں دو دو ہاتھ ہوئے تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کیا پھر عتبہ کھڑا ہوا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے ان میں بھی دو دو ہاتھ ہوئے لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کر دیا پھر شیبہ کھڑا ہوا اس کی طرف عبیدہ رضی اللہ عنہ بڑھے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں معمر شخص تھے تاہم شیبہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ تلوار سے زخمی کر دی جس سے پنڈلی کا گوشت کٹ گیا یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پلٹ کر شیبہ پر حملہ کر دیا اور اسے واصل جہنم کیا اور دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھائے اپنے ساتھیوں میں آملے۔ جبکہ عبیدہ رضی اللہ عنہ کی ٹانگ سے گودا بہہ رہا تھا عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں شہید نہیں ہوں آپ نے فرمایا۔ جی ہاں تم شہید ہو پھر کہا: کاش ابو طالب زندہ ہوتے جان لیتے کہ ان کے شعر کا میں خوب مصداق ہوں:

کذبتم وبیت اللہ یبز محمد
ولما نطا عن دونہ ونناضل
ونسلمہ حتیٰ نصرع دونہ
ونذھل عن ابناء نا والحلائل

بیت اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو محمد ﷺ مغلوب نہیں ہوں گے چونکہ ہم اس کے آگے پیچھے نیزوں اور تیروں سے اس کا دفاع کریں گے ہم انہیں صحیح وسلامت رکھیں گے اور اس کے آگے پیچھے ڈھیر ہو جائیں گے اور اس کی خاطر ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں کو بھول جائیں گے۔

پھر یہ آیت نازل ہوئی "ھذان خصمان اختصموا فی ربھم" "یہ دو جھگڑنے والے اپنے رب کے متعلق جھگڑ رہے ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے چار سال عمر میں بڑے تھے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے تین سال بڑے تھے مؤرخین کا کہنا ہے کہ جب عتبہ نے مبارزت کا نعرہ لگایا تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ چنانچہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت اٹھ کر آگے بڑھی تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے لپک کر اپنے باپ عتبہ پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

رواہ ابن عساکر

۲۹۹۹۴..... عروہ کی روایت ہے کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ رسول کریم ﷺ بدر سے واپس آچکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب کہاں ہوا فرمایا: تمہارے لئے اجر وثواب ہے۔ رواہ ابونعیم فی المعرفة

۲۹۹۹۵..... عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بدر سے لوٹنے کے بعد سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے واپس آئے سعید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی آپ نے ان کے لیے مال غنیمت سے حصہ دیا پھر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اجر وثواب بھی ہے۔ رواہ ابن عائذ وابن عساکر الزھری مثلہ ،بن عساکر عن موسیٰ بن عقبة مثلہ ابن عساکر وعن ابن اسحاق مثلہ

۲۹۹۹۶..... عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدر سے واپس آجانے کے بعد طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ شام سے لوٹے انھوں نے آپ

ﷺ سے بات کی آپ نے انھیں مال غنیمت سے حصہ دیا عرض کیا: یارسول اللہ! میرا اجر وثواب؟ فرمایا: تمہارا اجر وثواب بھی ہے۔

رواہ ابن عائذ، ابن عساکر و عن ابن شھاب، ابن عساکر و عن موسیٰ بن عقبة مثله ابن عساکر و عن ابن اسحاق مثله ابن عساکر

۲۹۹۹۷ ... عروہ کی روایت ہے کہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ وفات پا گئیں جبکہ رسول کریم ﷺ بدر کی طرف جا چکے تھے رقیہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کی بیوی تھیں اسی لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے جب یہ لوگ میت دفنا رہے تھے یکا یک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کی آواز آئی تو کہا اے اسامہ دیکھو یہ کیسی تکبیر ہے کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی جدلماء فانی اونٹنی پر سوار تشریف لا رہے ہیں اور مشرکین کے قتل عام کا اعلان کر رہے ہیں سن کر منافقین نے کہا: بخدا یہ کچھ نہیں محض ڈھکوسلا ہے چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مشرکین بیڑیوں اور ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۹۸ ... عروہ کی روایت ہے ایک شخص نے امیہ بن خلف کو گرفتار کر لیا تھا لیکن بلال رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ لیا اور قتل کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۲۹۹۹۹ ... عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: یہ جبرئیل امین ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے کھڑے ہیں اور گھوڑے پر جنگی ہتھیار ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۰ ... عکرمہ مولائے ابن عباس کی روایت ہے کہ جب مسلمان بدر پہنچے اور مشرکین سامنے سے آتے دکھائی دیئے تو رسول کریم ﷺ نے عتبہ بن ربیعہ کی طرف دیکھا وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر قوم کے کسی فرد کے پاس بھلائی ہے تو وہ یہی سرخ اونٹ والا ہو سکتا ہے اگر مشرکین اس کی بات مان لیں ہدایت پا جائیں گے (چنانچہ عتبہ نے کہا: میری بات مانو اور ان لوگوں سے جنگ مت کرو چونکہ اگر تم نے جنگ کی تو آئندہ تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھ کر کڑھتا رہے گا۔ لہٰذا جنگ سے طرح دیکر چلے جاؤ ابوجہل کو عتبہ کی بات پہنچی کہنے لگا: بخدا! اس نے محمد کو دیکھ لیا ہے اور اس کا جادو پھیلتا جا رہا ہے حالانکہ بخدا! حقیقت اس کے برعکس ہے عتبہ کو یہ خیال اس لیے سوجھا ہے چونکہ اس کا بیٹا محمد کے ساتھیوں میں ہے جبکہ محمد اور اس کے ساتھیوں کا یہ حال ہے کہ وہ صرف ایک اونٹ کا نوالہ ہیں۔ اگر ہماری مڈ بھیڑ ہوئی یہی صورت سامنے آئے گی۔ عتبہ نے کہا: بزدلی کی وجہ سے اپنی سرینوں کو رنگنے والا عنقریب جان لے گا جو اپنی قوم میں فساد برپا کرنے والا بھی ہے۔ بخدا! میں پوستین کے نیچے ایسی قوم کو چھپے دیکھ رہا ہوں جو تمہیں مار مار کر تمہاری درگت بنا ڈالے گی جس کا ڈر بڑی اہمیت کا حامل ہے کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ ان کے سر یوں لگتے ہیں جیسے سانپوں کے سر ہوں ان کے چہرے تلواروں کی مانند ہیں پھر عتبہ نے اپنے بھائی اور بیٹے کو بلایا اور ان دونوں کے درمیان چلتا ہوا آیا حتیٰ کہ جب صفوں سے الگ ہو گیا تو مبارزت کا نعرہ لگایا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۱ ... عکرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: تم اگر بنی ہاشم کے کسی شخص سے ملو اسے ہرگز قتل نہ کرو چونکہ بنی ہاشم کو زبردستی گھروں سے باہر نکالا گیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۲ ... مجاہد کی روایت ہے کہ جب بدر کے دن مشرکین کو قیدی بنا لیا گیا اور عباس رضی اللہ عنہ کو ایک انصاری نے گرفتار کیا جبکہ لوگ انھیں ڈرا رہے تھے کہ مسلمان انھیں قتل کر دیں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں آج رات عباس کی وجہ سے سویا نہیں ہوں جبکہ انصار کا گمان ہے کہ وہ انھیں قتل کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ انصار کے پاس جائیں چنانچہ آپ انصار کے پاس گئے اور فرمایا: عباس کو چھوڑ دو انصار نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ کی اس میں رضامندی ہے تو انھیں لے لیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۳ ... مجاہد کی روایت ہے کہ فرشتوں نے صرف بدر کے دن قتال کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۴ ... ابن سیرین کی روایت ہے کہ عفراء کے دو بیٹوں نے ابوجہل کو ادھ موا کیا پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۰۵ ... زہری کی روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ شام سے واپس لوٹے جبکہ نبی کریم ﷺ بدر سے فارغ ہو کر واپس آ چکے تھے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت میں اپنے حصہ کے متعلق بات کی آپ نے فرمایا تمہارے لیے حصہ ہے عرض کیا میرا اجر وثواب یارسول

اللہ؟ فرمایا: تمہارے لیے اجر وثواب بھی ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۰۰۶ ... یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ بدر کے موقع پر مسلمانوں نے ستر مشرکین قید کر لئے قیدیوں میں رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی بیڑیوں کی دیکھ بھال کا کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! بخدا تمہیں میری بیڑیوں پر صرف اس بات نے اکسایا ہے کہ مجھے رسول ﷺ کے متعلق خیر خواہ نہیں سمجھتے ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! اس سے میرے لیے تمہاری عزت میں اضافہ ہی ہوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہی ایسا ہے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سن رہے تھے اور انھیں نیند نہیں آنے پا رہی تھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سوتے کیوں نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کیسے سو سکتا ہوں جبکہ میں اپنے چچا کے رونے کی آواز سنتا ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: انصار نے عباس رضی اللہ عنہ کی بیڑیاں کھول دی ہیں اور انصار ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

# زرد رنگ کا عمامہ

۳۰۰۰۷ ... ابو جعفر کی روایت ہے کہ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا چنانچہ فرشتے بھی زرد عمامے باندھے ہوئے اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۸ ... محمد بن علی بن حسین کی روایت ہے کہ بدر کے دن عتبہ بن ربیعہ نے للکارا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید کی طرف اٹھے اور یہ دونوں نوعمر نوجوان تھے اور آپس میں ملتے جلتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وار میں ولید کا کام تمام کر دیا پھر شیبہ اٹھا اور اس کے مقابلہ کے لیے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ایک ہی وار میں انھوں نے بھی شیبہ کا کام تمام کر دیا پھر عتبہ کھڑا ہوا اس کی خبر لینے کے لیے عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یہ دونوں بھی آپس میں ایک جیسے تھے ان کے آپس میں دو دو ہاتھ ہوئے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تلوار کا زوردار وار کیا جس سے عتبہ کا بایاں کاندھا کٹ گیا اس نے غصہ میں تلوار چلائی جس سے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ گئی یہ حالت دیکھ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پلٹے اور پل جھپکنے میں عتبہ کا غرور خاک میں ملا دیا پھر یہ دونوں عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا لائے اور رسول اللہ ﷺ کی جھونپڑی میں لٹا دیا آپ نے اپنی ران مبارک ان کے سر کے نیچے رکھ دی اور منہ سے غبار جھاڑنے لگے اس اثناء میں عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! بخدا! اگر آپ کو ابو طالب دیکھ لیتے وہ سمجھ لیتے کے ان کے شعر کا مصداق میں ہی ہوں۔

ونسلمه حتى نصرع حوله ... ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم انھیں صحیح وسلامت رکھیں گے حتیٰ کہ ان کے آس پاس گرا دیئے جائیں اور ہم اپنے بیٹوں اور بیویوں سے غافل ہو جائے گے کیا میں شہید نہیں ہوں فرمایا: ؟ جی ہاں میں تمہاری شہادت پر گواہ ہوں پھر عبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے رسول اللہ ﷺ نے مقام صفراء کے پاس انھیں دفن کیا اور ان کی قبر میں خود اترے جبکہ آپ ان کی قبر کے سوا کسی قبر میں نہیں اترے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۰۹ ... زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن مہاجرین وانصار کے لیے مال غنیمت سے پورا پورا حصہ دیا اور ان میں سے جو لوگ جنگ میں حاضر نہیں ہو سکے انصار میں سے ابولبابہ بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۰ ... ابو صالح حنفی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن رسول کریم ﷺ نے ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں سے ایک کی دائیں طرف جبرئیل امین ہیں اور دوسرے کے پاس میکائیل واسرافیل ہیں جو عظیم فرشتہ ہے جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور صفوں میں کھڑا رہتا ہے۔ رواہ خثمة فی فضائل الصحابة وابو نعیم فی الحلیة

۳۰۰۱۱ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہمیں کون پانی پلائے گا لوگ سنتے ہی دور پڑے اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مشکیزہ اٹھا لیا پھر عبد قصر کے کنویں پر آئے کنواں تاریک تھا کنویں میں ڈول لٹکایا اتنے میں اللہ تعالیٰ نے

جبرئیل امین میکائیل اور اسرافیل کو حکم دیا کہ محمد ﷺ اور اس کی جماعت کی مدد کے لیے تیار ہو جاؤ چنانچہ یہ فرشتے جب آسمان سے گزرتے ہر طرف شور برپا تھا جب اس کنویں کے پاس سے گزرے تبھی اسے سلام پیش کر رہے تھے۔

رواہ ابن شاھین وفیہ ابو الجارود قال احمد بن حنبل ھذا متروک وقال ابن حبان : رافضی یضع الفضائل والمثالب

کلام:......حدیث ضعیف ہے دیکھئے التنزیہ ۱/۳۹۵ وذیل اللآلی ۵۸۔

۳۰۰۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بدر کی رات رسول کریم ﷺ نماز میں مشغول رہے اور یہ دعا پڑھتے رہے یا اللہ اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی چنانچہ اس رات بارش بھی ہوئی۔ رواہ ابن مردویہ

۳۰۰۱۳ شعبی کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے سوا ہمارا کوئی آدمی گھوڑے پر سوار نہیں تھا چنانچہ وہ ابلق گھوڑے پر سوار تھے (رواہ ابن مندہ فی غریب شعبۃ و البیھقی فی الدلائل)

۳۰۰۱۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بدر کے دن ہمارے ساتھ صرف دو گھوڑے تھے زبیر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا اور مقداد رضی اللہ عنہ کا گھوڑا۔ رواہ البیھقی فی الدلائل وابن عساکر

۳۰۰۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بدر کے دن میں نے اور حمزہ رضی اللہ عنہ نے عبیدہ بن حارث کی مدد کی اور ان کے مدمقابل ولید بن عتبہ کو قتل کیا نبی کریم ﷺ نے اس پر مجھے کچھ نہیں کہا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۱۶ ....."مسند ارقم" ارقم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس سامان ہے اسے نیچے رکھ دو چنانچہ ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے عائذ بن مرزبان کی تلوار نیچے رکھی اسے ارقم رضی اللہ عنہ نے پہچان لیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ میری تلوار ہے آپ ﷺ نے تلوار انھیں دے دی۔ رواہ الباوردی والطبرانی فی الاوسط والحاکم وابو نعیم وسعید بن المنصور

۳۰۰۱۷ "مسند اسامہ" جب رسول اللہ ﷺ بدر سے فارغ ہوئے تو بشیر رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کی طرف بھیجا اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو اہل سافلہ کی طرف۔ رواہ الحاکم

## غزوہ بدر کے موقع پر رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات

۳۰۰۱۸ (مسند اسامہ) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول ﷺ نے انھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمار داری کے لیے پیچھے چھوڑ دیا تھا جبکہ آپ بدر کی طرف روانہ ہو گئے تھے چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی عضباء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر فتح کی بشارت سنانے کے لیے آئے بخدا! میں نے اس وقت تک تصدیق نہ کی جب تک میں نے قیدیوں کو نہ دیکھ لیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مال غنیمت سے حصہ دیا۔ رواہ البیھقی فی الدلائل وسندہ صحیح

۳۰۰۱۹ "مسند اسامہ بن عمیر" ابو ملیح اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ بدر کے دن فرشتے نازل ہوئے فرشتوں نے عمامے باندھ رکھے تھے جبکہ اس دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔ رواہ الطبرانی والحاکم

۳۰۰۲۰ "ایضاً" رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بدر کے دن نشانی سفید اون تھی۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان

۳۰۰۲۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ ابو سفیان کا پیچھا کر رہے تھے ایک جگہ پہنچ کر فرمایا: مجھے کوئی مشورہ دو اتنے میں ابو بکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ آپ بیٹھ جائیں پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارا ارادہ کیا ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم ان کا پیچھا کرتے ہوئے سمندر میں گھس جائیں ہم سمندر میں بھی گھس جائیں گے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم مقام برک غماد تک ابو سفیان کا پیچھا کریں گے تو ہم اس کے لیے بھی تیار ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۲۲۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کون دیکھنے جائے گا کہ ابوجہل کس حال میں ہے چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور چل پڑے کیا دیکھتے ہیں کہ اسے عفراء کے دو بیٹوں نے نیم جان کر کے چھوڑا ہوا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے داڑھی سے پکڑا آگے سے بولا: کیا تم نے مجھ سے بڑھ کر بھی کسی عظیم شخص کو قتل کیا ہے یا کہا: کیا ایسا کوئی عظیم شخص ہوسکتا ہے جسے اس کی قوم قتل کردے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۲۳۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کا پیچھا کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ بات کی آپ نے اعراض کردیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بات کی آپ نے اس کی طرف بھی کوئی خاص توجہ نہ دی اتنے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمیں (یعنی انصار کو) خاطر میں لانا چاہتے ہیں قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ ہم برک عماد تک جائیں ہم چلنے کے لیے تیار ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس رائے کو اچھا سمجھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چل پڑے حتیٰ کہ بدر جا پہنچے یہاں کنوؤں پر پانی لینے کے لیے قریش کے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے ان میں بنی حجاج کا ایک غلام بھی تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھنے لگے غلام بولا: مجھے ابوسفیان کا علم نہیں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبۃ، امیۃ بن خلف وغیرھم لوگ ادھر موجود ہیں جب غلام نے یہ جواب دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے مارا بولا: جی میں ابھی بتائے دیتا ہوں چنانچہ بولا: ابوسفیان نہیں ہے یہ جواب سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا پھر اس سے ابوسفیان کے متعلق پوچھا بولا مجھے ابوسفیان کا علم میں البتہ ابوجہل، عتبہ، شیبۃ اور امیر بن خلف وغیرھم یہ لوگ ادھر موجود ہیں۔ جب وہ یہ جواب دیتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارتے جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب یہ غلام سچ بولتا ہے تم اسے مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تم اسے چھوڑ دیتے ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا: یہ فلاں کی پچھاڑ گاہ ہے اور یہ فلاں کی بخدا آپ ﷺ نے جس جس کافر کی پچھاڑ گاہ کی تعیین کی تھی اسی جگہ میں وہ مارا گیا زرہ برابر بھی کوئی وہاں سے نہیں چوکا۔ رواہ ابن شیبة

۳۰۰۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میری پھوپھی کا بیٹا حارثہ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا تھا یہ نوجوان لڑکا تھا یہ دیکھنے بھالنے کے لیے گیا تھا جنگ لڑنے نہیں گیا تھا چنانچہ دوران جنگ اسے ایک تیر لگا۔ یوں وہ شہید ہوگیا واپسی پر میری پھوپھی اس جوان کی ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا بیٹا اگر جنت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اسے باعث ثواب سمجھوں گی ورنہ آپ دیکھیں گے کہ میں کیا کرتی ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ بہشتیں تو بے شمار ہیں اور حارثہ فردوس بریں میں ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة والبیہقی

## غزوہ احد

۳۰۰۲۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب غزوہ احد کو یاد کرتے رو جاتے پھر فرماتے۔ غزوہ احد کا دن سارے کا سارا طلحہ کے نام ہے پھر واقعہ سنانے لگتے اور فرماتے غزوہ احد کے دن میں نے سب سے پہلے مال غنیمت سمیٹا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے پیچھے ڈھال بنے ہوئے ایک شخص کو دیکھا میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جاتا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ طلحہ ہو قطع نظر اس کے کہ یہ کار خیر مجھ سے جاتا رہا میں نے پھر کہا اللہ کرے یہ شخص میری قوم کا ہو جبکہ میرے مشرق کی طرف ایک شخص کھڑا تھا میں اسے نہیں جانتا تھا جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب تھا وہ شخص تیز تیز قدم اٹھا رہا تھا ابھی تک میں اسے پہنچانے سے قاصر رہا جب وہ اور قریب ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے جبکہ آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید کیے گئے تھے آپ کا چہرہ زخمی تھا آپ کے چہرہ اقدس میں خود کی دو کڑیاں کھپ گئیں تھیں رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: تم اپنے ساتھی یعنی طلحہ کی خبر لوتاہم آپ کی اس بات کی طرف توجہ نہ دی میں آگے بڑھا تاکہ آپ کے رخسار مبارک سے خود کی کڑیاں نکالوں تاہم جھٹ ابوعبیدہ بولے اور کہا: میں آپ کو اپنے حق کی قسم دیتا ہوں کہ یہ کام میرے لیے چھوڑ دیں میں پیچھے ہٹ گیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے کڑیاں نکالنا اچھا نہ سمجھا چنانچہ رخسار مبارک پر منہ رکھ کر کڑیاں نکالیں جب پہلی کڑی نکالی اسی کے ساتھ دانت مبارک گر گیا اب میں آگے بڑھا تاکہ دوسری کڑی میں نکالوں مگر اب کی بار بھی ابوعبیدہ بولے: میں اپنے حق کی آپ کو قسم دیتا ہوں کہ یہ بھی میرے لیے چھوڑ دیں چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے دوسری کڑی بھی نکال دی اور دوسرا دانت مبارک بھی گر گیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ یہ کام کرنا اچھی طرح جانتے تھے پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ کی حالت درست کی پھر ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے بدن پر ستر سے زائد زخم ہیں ان میں سے کوئی تیروں کے زخم تھے کوئی نیزوں کے اور کوئی تلواروں کے ان کی ایک انگلی بھی کٹ گئی تھی ہم نے ان کی حالت بھی درست کی۔

**رواه ابو داؤد الطيالسي وابن سعد وابن السني والشاشي والبزار والطبراني في الاوسط والطبراني والدارقطني في الافراد وابونعيم في المعرفة وابن عساكر والضياء**

## راہ خدا میں نسبی رشتہ کی رعایت نہ کرنا

۳۰۰۲۶ ... ایوب کی روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: احد کے دن میں نے آپ کو دیکھا اور آپ سے طرح دے گیا اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں تمہیں دیکھ لیتا ہرگز تم سے طرح نہ دیتا۔ **رواه ابن ابي شيبة**

۳۰۰۲۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بدر کے دن چھٹ گئے میں نے آپ کو شہداء میں تلاش کیا آپ نہ ملے میں نے کہا: بخدا! آپ جنگ سے بھاگنے والے نہیں اور نہ ہی آپ شہداء میں ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ ہمارے کیے پر اللہ تعالیٰ کو سخت غصہ آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آسمانوں پر اٹھا لیا ہے لہٰذا اب مجھ میں کوئی بھلائی نہیں تاوقتیکہ میں بے جگری سے لڑوں حتی کہ میں بھی راہ حق میں شہید ہو جاؤں چنانچہ میں نے اپنی تلوار کا نیام کاٹ کر پھینک دیا اور پھر دشمن پر اندھا دھند حملہ کر دیا چنانچہ دشمن کا گھیرا توڑ ڈالا کیا دیکھتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوں اور رسول اللہ ﷺ دشمن کے نرغے میں ہیں۔

**رواه ابويعلى وابن ابي عاصم في الجهاد والبورقي وسعيد بن المنصور**

۳۰۰۲۸ ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا اگر میں نے مدینہ میں اپنے پیچھے عورتیں، بیٹیاں اور بہنیں نہ چھوڑی ہوتیں میں تمہیں جیتے جی میدان کارزار میں پیش کرتا لیکن تم مدینہ ہی میں دیکھ بھال کے لیے رہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میری پھوپھی دو شہیدوں یعنی عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے جابر رضی اللہ عنہ کے چچا کی خبر لائیں۔

**رواه ابن ابي شيبة**

۳۰۰۲۹ ... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم احد کے مقتولین کی طرف گئے جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک چشمہ جاری کروایا چالیس سال بعد ہم نے مقتولین کو نکالا ان کے بدن نرم و نازک تھے اور اطراف سے مڑے ہوئے تھے۔ **رواه ابن ابي شيبة**

۳۰۰۳۰ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کے دن لوگ پیچھے ہٹ گئے سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور مؤمنین کو آپ کے زندہ سلامت ہونے کی بشارت دی میں ایک گھاٹی میں تھا رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کی زرع لی۔ رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کی زرع پہنی اور اپنی انھیں پہنائی احد کے دن کعب رضی اللہ عنہ جوانمردی سے لڑے حتی کہ ان کے بدن پر ستر زخم آئے۔ **رواه الواقدي وابن عساكر**

۳۰۰۳۱ ..... کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کی دن سب سے پہلے میں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا میں نے خود کے نیچے آپ کی آنکھیں دیکھ کر اعلان کیا: اے انصار کی جماعت! تمہیں بشارت ہو یہ ہیں رسول اللہ ﷺ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا کہ خاموش

رہو۔رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۲..... ابوبشیر مازنی کی روایت ہے کہ شیطان نے جب پکار کر کہا محمد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سن کر مسلمانوں کی قدرے ہمت پست ہو گئی اور ادھر اُدھر منتشر ہو گئے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پہاڑ پر چڑھنے لگے چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی سلامتی کی خبر حضرت کعب بن مالک نے دی میں نے چیخ کر کہا: یہ ہیں رسول اللہ ﷺ جب آپ مجھے انگلی کے اشارے سے چپ رہنے کی تلقین فرمارہے تھے۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۳۳..... قاسم بن محمد کہل ازدی رضی اللہ عنہ (انھیں شرف صحبت حاصل ہے) سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو جنگ احد میں سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ بہت سارے مسلمان زخمی بھی ہوئے ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: بہت سارے مسلمان زخمی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور راستے پر کھڑے ہو جاؤ جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے یہ دعا پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو۔ ”بسم اللّٰہ شفاء الحی الحمید من کل حد وحدید او خنجر بلید اللھم اشف انہ لا شافی الا انت“ اللہ کے نام سے وہی ذات شفا دینے والی ہے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دیتا ہے ہر تلوار سے لوہے سے یا کند خنجر سے یا اللہ شفا عطا فرما، تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں ہے۔ حضرت کہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں چنانچہ کسی شخص کے زخم میں پیپ پڑی اور نہ ہی ورم بنا۔رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر

۳۰۰۳۴..... ”مسند انس رضی اللہ عنہ“ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ زخموں سے چور تھے اور آپ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی میت دیکھ کر فرمایا: اگر صفیہ رضی اللہ عنہ کے رنج کی بات نہ ہوتی میں انھیں اسی حال میں چھوڑ دیتا تا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ درندوں اور پرندوں کے پیٹوں سے انھیں جمع کرتا آپ ﷺ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہدا کو دفن کر دو اور ان میں سے جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو۔رواہ ابن جریر

۳۰۰۳۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کر دیا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ صفیہ رضی اللہ عنہ غمزدہ ہوں گی میں انھیں اسی حال میں چھوڑ دیتا حتیٰ کہ انھیں درندے کھا جاتے اور قیامت کے دن درندوں کے پیٹ سے انھیں جمع کیا جاتا پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دیا جب سر کی طرف چادر کی جاتی پاؤں ننگے ہو جاتے جب پاؤں کی طرف کی جاتی سر ننگا ہو جاتا آپ نے فرمایا: چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر پتے ڈال دو اس دن کپڑے کم اور مقتولین زیادہ تھے چنانچہ ایک شخص دو دو اشخاص اور تین تین کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جاتا آپ ﷺ پوچھتے کہ ان میں سے کسے زیادہ قرآن یاد ہے۔ اسے قبر میں پہلے داخل کرتے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احد کے دن تلوار لی اور فرمایا: یہ تلوار مجھ سے کون لے گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہاتھ بڑھائے ہر شخص کہہ رہا تھا میں لوں گا میں لوں گا پھر آپ نے فرمایا اس تلوار کو کون لے کر اس کا حق ادا کرے گا لوگوں نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے اتنے میں حضرت سماک ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا اور اس کا حق ادا کروں گا ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اس سے مشرکین کے سر کچلے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۸..... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہاتھ میں ایک تلوار لے کر آئے اور کہا: اسے خوشی سے لے لیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو آج جنگ اچھی طرح سے لڑے تو تمہارے لیے شاباش ہے آپ کے پاس حضرت سہل بن حنیف حضرت عاصم بن ثابت حضرت حارث بن صمہ اور حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار کون لے گا جو اس کا حق ادا کر سکے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تلوار میں لوں گا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے تلوار لے لی اور اللہ تعالیٰ کے راہ میں بے دریغ چلائی۔ حتیٰ کہ جب تلوار لائے تلوار آگے سے مڑی ہوئی تھی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کا حق ادا کیا؟ عرض کیا: جی ہاں۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۳۹ ... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملے اور کہا تلوار لو اور اس تلوار نے مجھے پشیمان نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی، اگر تم نے جوانمردی سے جنگ لڑی ہے تو ابودجانہ، مصعب بن عمیر، حارث بن صمہ اور سہل بن حنیف (یعنی انصار کے تین شخص اور قریش کا ایک شخص) بھی دلیری سے جنگ لڑ چکے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۰ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب احد کی دن کفار نے حضور نبی کریم ﷺ کو نرغے میں لے لیا آپ نے فرمایا: جو شخص ان مشرکین کو مجھ سے پیچھے دھکیلے گا وہ جنت میں جائے گا۔ چنانچہ ایک انصاری کھڑے ہوئے جان ہتھیلی پہ رکھ کر ہجوم پر دیوانہ وار ٹوٹ پڑے۔ حتیٰ کہ شہید ہو گئے پھر اور انصاری کھڑے ہوئے اور سات مشرکین کو قتل کر کے پیچھے دھکیل دیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۴۱ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے آگے احد کے دن ڈھال بنے رہے، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تیر مارتے نبی کریم ﷺ نشانے کو غور سے دیکھتے تھے

رواہ ابن شاھین فی الافراد وقال تفردبہ عبدالعزیز عن الولید عن الاوزاعی لااعلم حدث بہ غیرہ وھو حدیث غریب حسن وعبد العزیز رجل حسن من اھل الشام غریب الحدیث ورواہ ابن عساکر

۳۰۰۴۲ ... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احد کے دن فرمایا: حمزہ کی قتل گاہ کسی نے دیکھی ہے ایک شخص نے کہا: میں نے ان کی قتل گاہ دیکھی ہے فرمایا: چلو مجھے دکھاؤ آپ تشریف لے گئے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا کہ ان کا پیٹ چاک کیا گیا ہے اور مثلہ کیا گیا ہے وہ شخص بولا یارسول اللہ! بخدا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مثلہ کیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی پھر آپ ﷺ نے شہداء کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا: میں ان لوگوں پر گواہ ہوں انھیں ان کے خون سمیت کفن دو چونکہ قیامت کے دن یہ لوگ اٹھیں گے ان کے زخموں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور ان سے مشک کی سی خوشبو آ رہی ہوگی جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے پہلے قبر میں اتارو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

کلام: ...... حدیث پر کلام کیا گیا ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۰۷۔

# شہید کا مقام جنت میں

۳۰۰۴۳ ... "مسند حصین بن عوف خثعمی" حضرت حارثہ بن ربیع رضی اللہ عنہ احد کے دن جنگی تماشائی کے طور پر آئے تھے اور ابھی لڑکے تھے چنانچہ بھٹکتا ہوا ایک تیر ان کے جا لگا اور شہید ہو گئے لشکر کی واپسی پر ان کی والدہ آئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کو حارثہ کا مقام معلوم ہے اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو میں صبر کرتی ہوں ورنہ بصورت دیگر آپ میری حالت دیکھ لیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام حارثہ جنت کوئی ایک نہیں بلکہ وہ بے شمار بہشتیں ہیں تمہارا بیٹا فردوس بریں میں ہے ام حارثہ رضی اللہ عنہ بولیں تب میں صبر کروں گی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۴ ... حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نقل کرتے ہیں کہ جب ہم صف بستہ ہو گئے رسول کریم ﷺ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے تھے جب مشرکین کے علم بردار قتل ہوئے تو مشرکین ہزیمت خوردہ ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے لشکر پر لوٹ مار ڈال دی لیکن مشرکین نے پیچھے سے پلٹ کر دوبارہ حملہ کر دیا۔ مسلمان عجیب اضطراب کا شکار ہو کر بکھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے علمبر داروں میں کھڑے ہو کر آواز دی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا تھام لیا پھر وہ شہید کر دیے گئے۔ خزرج کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اٹھا رکھا تھا جبکہ رسول اللہ انہی کے جھنڈے تلے تھے مہاجرین کا جھنڈا ابوروم عبدی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا میں نے اوس کا جھنڈا حضرت امیہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا پھر فریقین نے صفیں توڑ کر خلط ملط ہو کر جنگ لڑی۔ مشرکین لات وعزیٰ اور ہبل کے نعرے لگا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پر تحقیر آمیز کلمات کس رہے تھے بخدا میں نے رسول کریم ﷺ کو اضطراب کی حالت میں بالشت بھر بھی اپنی جگہ سے پلٹتے نہیں دیکھا آپ دشمن کے آگے سینہ سپر رہے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کبھی آپ کے پاس آ جاتی اور کبھی وہ بھی پیچھے ہٹ

جاتی۔ میں کبھی آپ کو کمان سے تیر برساتے دیکھتا اور کبھی پتھر پھینکتے ہوئے دیکھتا آپ یوں ثابت قدم رہے جس طرح ایک مضبوط جماعت کے ساتھ ثابت قدم رہتے۔ آپ کے ساتھ چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ان میں سے سات مہاجرین اور سات انصار تھے وہ یہ ہیں ابوبکر، عبدالرحمن بن عوف، علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبیداللہ، ابوعبیدہ بن الجراح، زبیر بن عوام انصار میں سے یہ تھے حباب بن منذر ابودجانہ عاصم بن ثابت حارث بن ضمہ سھل بن حنیف اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اجمعین۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۰۴۵..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں بھی غزوہ احد کے موقع پر جنگ میں حصہ لینے کے لیے گھر سے نکلا رسول اللہ ﷺ نے مجھے چھوٹا سمجھ کر واپس کرنا چاہا تاہم میرے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بہت اچھا تیر انداز ہے اسے ساتھ لے جائیں۔ چنانچہ دوران جنگ میرے سینے پر تیر لگا اور میرے چچا نے آپ ﷺ کو جا کر خبر کی آپ نے فرمایا: اگر تم اسے اسی حالت میں چھوڑ دو تو وہ شہید ہوگا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۴۶..... ھشام بن عامر کی روایت ہے کہ بدر کے دن رسول اللہ سے شکایت کی گئی کہ زخمیوں کی تعداد زیادہ ہے آپ نے فرمایا: قبریں کھودو اور قبریں کشادہ رکھو اور ایک ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہیدوں کو دفن کرو اور جسے زیادہ قرآن یاد ہو اسے قبر میں پہلے داخل کرو اور میرے باپ (یعنی میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ) کو دوسرے دو آدمیوں سے پہلے جنت میں داخل کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۴۷..... "مسند رفاعہ بن رافع" جب مشرکین احد سے شکست کھا کر واپس لوٹے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ذرہ توجہ کرو تا کہ میں اپنے رب کی ثناء کرلوں پھر یہ دعا کی:

اللهم لک الحمد كله اللهم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادى لما اضللت ولا مضل لما هديت ولا معطى لما منعت ولا مانع لما اعطيت ولا مقارب لما باعدت ولا مباعد لما قوبت اللهم ابسط علينا من بر كا تک ورحمتک وفضلک ورزقک اللهم انى اسالک النعيم المقيم الذى لايحول ولا يزول اللهم نى اسالک النعيم يوم العيلة و الا من يوم الخوف اللهم عائذ بک من شر ما اعطيتنا ومن شر ما منعت منا اللهم حبب الينا الا يمان وزينه فى قلوبنا و كره الينا الكفر والفسوق واجعلنا من الرا شدين اللهم توفنا مسلمين واحينا مسلمين والحقنا بالصا لحين غير خزا يا ولا مفتونين اللهم قاتل الكفرة الذين يكذبون رسلک ويصد ون عن سبيلک واجعل عليهم رجزک وعذابک اللهم قاتل الكفرة الذين اوتوا الكتاب اله الحق.

ترجمہ:..... یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں یا اللہ تیرے فراخی کو تنگی میں کوئی نہیں تبدیل کر سکتا اور تیری دی ہوئی تنگی کو کوئی فراخی میں نہیں تبدیل کر سکتا جسے تو گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور جسے تو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا تیرے عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس چیز کو تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا جس چیز کو تو دور کر دے اسے کوئی قریب نہیں کر سکتا اور جس چیز کو تو قریب کرے اسے کوئی دور نہیں کر سکتا یا اللہ اپنی برکتیں ہمیں عطا فرما۔ اپنی رحمت فضل اور رزق سے ہمیں نواز یا اللہ! میں تجھ سے دائمی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی تبدیل نہیں ہوئیں اور جن پر کبھی زوال نہیں آتا یا اللہ کم مائیگی کے دن میں تجھ سے نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور خوف کے دن امن کا خواستگار رہوں یا اللہ تو جو کچھ ہمیں عطا کرے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو ہم سے روک دے اس کے شر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ ایمان ہمیں محبوب بنادے اور ایمان کو ہمارے دلوں میں مزین فرما، کفر کو ناپسندیدہ کردے فسوق سے ہمیں دور رکھ اور ہمیں رشد و ہدایت پانے والوں میں سے بنادے یا اللہ! ہمیں مسلمانوں کی موت عطا فرما۔ ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور صالحین کے ساتھ شامل کردے دراں حالیکہ ہم پشیمان نہ ہوں اور آزمائشوں میں نہ ڈالے جائیں۔ یا اللہ کافروں کا صفایا کردے جو تیرے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں کافروں پر اپنا عذاب نازل فرما یا اللہ! ان کافروں کو قتل کردے جنہیں کتاب دی گئی اے معبود برحق۔

رواه احمد بن حنبل وا لبخارى فى الا دب والنسائى والطبرانى والبغوى والبا وردى وابو نعيم فى الحلية والحاكم وتعقب البيهقى

في الدعوات والضياء عن رفاعة بن رافع الزرقي

کلام:...... حافظ ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث باوجود نظافت اسناد کے منکر ہے مجھے تو خوف ہے کہ کہیں یہ موضوع نہ ہو۔

۳۰۰۴۸..... ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ احد کے موقع پر مدینہ سے روانہ ہوئے اور جب ثنية الوداع پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا لشکر ہے جو مکمل طور پر اسلحہ سے لیس ہے آپ نے فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عبداللہ بن ابی بنی قینقاع کے چھ سو یہودی سپاہیوں کے ہمراہ ہے آپ نے فرمایا: کیا ان لوگوں نے اسلام قبول کرلیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا نہیں فرمایا: انھیں کہو واپس چلے جائیں چونکہ ہم مشرکین کے خلاف مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۴۹..... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی تھی کہ عارضی طور پر مسلمانوں کو شکست ہوئی مگر مسلمان کفر کے سامنے ڈٹ گئے اور صبر واستقامت کا ثبوت دیا حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ کو اپنے جسموں سے ڈھانپ لیا اور آپ کے آگے ڈھال بن گئے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یوں کہتے: یارسول اللہ! میری جان آپ کی جان پر قربان جائے میرا چہرہ آپ کے چہرے پر قربان ان میں سے بعض شہید ہوں وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ ہیں ابوبکر، عمر علی، زبیر، طلحہ، سعد سھل بن حنیف ابن ابی افلح، حارث بن صمہ، ابودجانہ، حباب بن منذر، رسول اللہ ﷺ ایک چٹان پر چڑھنے لگے مگر آپ نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں بوجھ بھاری ہونے کی وجہ سے چٹان پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اٹھا کر چٹان پر رکھا آپ چٹان پر سیدھے کھڑے ہوگئے اور آپ نے فرمایا: طلحہ کے لیے جنت واجب ہوچکی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۰..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا اور سامنے کے دندان مبارک بھی شہید ہوگئے آپ ﷺ ہاتھ اوپر اٹھا کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہودیوں پر اللہ کا غضب سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عزیر اللہ کا بیٹا ہے اللہ تعالیٰ کا غضب نصرانیوں پر بھی سخت ہوا چونکہ انھوں نے کہا: عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے اس شخص پر بھی اللہ کا غضب سخت ہوگا جس نے میرا خون بہایا اور میری اولاد کے متعلق مجھے اذیت دی۔ رواہ ابن النجار وفيه زياد بن المنذر رافضي متروک

۳۰۰۵۱..... عبداللہ بن حارث بن نوفل کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک مشرک تلوار سونتے ہوئے آیا نبی کریم ﷺ نے بھی اس کا مانا کیا اور فرمایا: انا النبي غير الكذب انا ابن عبد المطلب میں سچا نبی ہوں اور میرے نبی ہونے میں جھوٹ نہیں ہے۔ عبدالمطلب کا بیٹا ہوں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ایک ہی وار سے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۵۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف چار آدمی باقی رہے تھے ان میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۵۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص احد کے دن قتل کیا گیا مشرکین نے اسے دوائی پلانا چاہی مگر اس نے علاج کروانے سے انکار کردیا مشرکین نے اسے دوائی دی۔ حتیٰ کہ مقام ویہ پر پہنچا اور مرگیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۵۴..... خالد بن مخلد، مالک بن انس عبداللہ بن ابی بکر ایک شخص سے روایت نقل کرتے ہیں کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں خود کی کڑیاں کھب گئیں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کا چہرہ اقدس بھی زخمی ہوا آپ کا جلے ہوئے شیرے سے علاج کیا گیا اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے پاس مشکیزے میں پانی لاتے رہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۵۵..... ابن شہاب کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن رسول مقبول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے تنہارہ گئے تھے جبکہ آپ کے اور مشرکین کے درمیان حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے اور بے جگری سے لڑتے جارہے تھے اسی اثناء میں وحشی گھات لگائے بیٹھا تھا موقع ملتے ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اکتیس (۳۱) کفار واصل جہنم ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ رواہ ابونعیم

۳۰۰۵۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ احد کے سال رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ واپس کردیا تھا ان میں اوس بن

عزابہ، زید بن ثابت اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۰۵۷.... ''مسند ابن عمرؓ'' جاؤ راستے میں کھڑے جاؤ اور جو زخمی بھی تمہارے پاس سے گزرے بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر دم کرو اور پھر یہ دعا پڑھو:

بسم اللّٰہ شفاء الحی الحمید من کل حد وحدید وحجر تلید اللھم اشف انہ لاشا فی الا انت

اللہ کے نام سے جو زندہ اور قابل ستائش ہے وہی شفا دینے والا ہے ہر تلخ سے تلوار سے دھاری دار پتھر سے یا اللہ شفاء دے اور تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ رواہ الحسن بن سفیان وابن عساکر عن ابی کھیل الازدی

کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا: لوگوں کے جسموں پر بہت زخم ہیں اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۰۵۸.... قتادہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور سعید بن میسب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ شہداء کو غسل دیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۵۹.... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول کریم ﷺ نے مشرکین کے ساتھ تدبیر (چال) چلی جبکہ تدبیر چلانے کا یہ پہلا واقعہ ہے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۰.... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور غسیل ملائکہ حضرت حنظلہ بن راہب شہید کیے گئے۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۱.... شعبی کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کی ناک زخمی ہوئی آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے نیز حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے بچاتے رہے حتیٰ کہ ان کی انگلی ناکارہ ہوگئی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۲.... شعبی کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اس نے بیٹے کو تلوار دی لڑکا تلوار نہیں اٹھا سکتا تھا چنانچہ عورت نے رسی سے لڑکے کے بازو کے ساتھ تلوار باندھ دی پھر عورت بیٹے کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یارسول! یہ میرا بیٹا ہے یہ آپ کی طرف سے لڑے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو اے بیٹا یہاں سے حملہ کرو چنانچہ دوران جنگ لڑکے کو زخم آیا اور گھائل ہو گیا اس کے پاس نبی کریم ﷺ آئے اور فرمایا: اے بیٹا شاید تم جزع فزع کررہے ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۳.... عروہ کی روایت ہے کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو چھوٹا سمجھ کر واپس کر دیا ان میں عبداللہ بن عمر بن خطاب تھے ان کی عمر چودہ (۱۴) سال تھی اسامہ بن زید، براء بن عازب، عزابۃ بن اوس بنی حارثہ کا ایک شخص زید بن ارقم، زید بن ثابت اور رافع رضی اللہ عنہم تاہم رافع رضی اللہ عنہ نے ایڑیاں اوپر اٹھا کر اپنے آپ کو بڑا ثابت کیا یوں انھیں اجازت مل گئی اور لشکر کے ساتھ چل پڑے جبکہ بقیہ کو مدینہ میں پیچھے چھوڑ گئے اور یہ لوگ مدینہ میں عورتوں اور بچوں کی رکھوالی کرتے رہے۔ رواہ ابن عساکر وسعید بن المنصور

۳۰۰۶۴.... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ اقدس زخمی ہوا آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے شدت پیاس کی وجہ سے آپ گھٹنوں پر جھکا چاہتے تھے اتنے میں ابی بن خلف آیا اور وہ اپنے بھائی امیہ بن خلف کا بدلہ لینا چاہتا تھا بولا! کہاں ہے وہ شخص جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ ذرا میرے سامنے آئے اگر وہ سچا ہے مجھے قتل کرے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے حربہ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ میں حربہ چلانے کی سکت ہے فرمایا: میں نے رب تعالیٰ سے اس کا خون مانگا ہے آپ نے حربہ لیا اور پھر اس کی طرف چل دیئے آپ نے حربہ اس دشمن کی طرف پھینکا۔ حربہ نشانے پر لگا ابی بن خلف زخم کھا کر گھوڑے سے نیچے گرا اس کے ساتھی اسے گھسیٹتے ہوئے لے آئے اور کہا: تجھے کیا ہوا زخم تو گہرا نہیں۔ اس نے کہا: محمد نے اللہ تعالیٰ سے میرے خون کی منت مان رکھی تھی میں اتنا درد پاتا ہوں کہ اگر یہ درد ربیعہ اور مضر کے لوگوں میں تقسیم کیا جائے انھیں بھی کافی ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۰۶۵.... عقال حماد بن سلمہ، ھشام بن عروہ عن ابیہ زبیر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مثل بالا حدیث مروی ہے

۳۰۰۶۶.... عکرمہ کی روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے والد کو غزوہ احد میں ایک مسلمان نے قتل کر دیا جبکہ مسلمان اسے

مشرکین کا فر سمجھ رہا تھا جب رسول ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے اپنی طرف سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دیت دی چنانچہ اس کا نام حسیل یا حسل تھا۔
رواہ ابونعیم

۳۰۰۶۷ ابن شہاب کی روایت ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر صرف چھ آدمیوں کو ہوئی وہ یہ ہیں زبیر، طلحہ سعد بن ابی وقاص، کعب بن مالک، ابودجانہ اور سہل بن حنیف۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۶۸ "مسند علی" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے احد کے دن رسول کریم ﷺ کے دائیں بائیں جبرائیل امین اور میکائیل علیہ السلام کو دیکھا انھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے میں نے انھیں اس سے پہلے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۶۹ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص مسلمانوں کو جلانا چاہتا تھا نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تیر مارو میں نے کمان میں تیر رکھ کر نشانہ درست کیا اور تیر چلایا تیر سیدھا اس شخص کو پیشانی پر جا لگا اور وہ زمین پر گر پڑا گرتے ہی اس کا ستر کھل گیا اس کی یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔
رواہ ابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۰۰۷۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن میں نے ایک تیر مارا ایک خوبصورت شخص نے میرا تیر مجھے واپس کر دیا میں اس شخص کو نہیں جانتا تھا حتیٰ کہ کافی دیر بعد مجھے یقین ہوا کہ یہ کوئی فرشتہ ہے۔ رواہ الو احدی وابن عساکر

۳۰۰۷۱ "مسند طلحہ" قیس بن ابی حازم کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا شل ہاتھ دیکھا جس سے رسول اللہ ﷺ کو بچاتے رہے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة واحمد بن حنبل وابن مندہ وابن عساکر وابونعیم فی المعرفة

۳۰۰۷۲ موسیٰ بن طلحہ کی روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے جسم پر چوبیس (۲۴) زخم دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے آئے تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۷۳ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد میں جب وہ اپنے ہاتھ سے نبی کریم ﷺ کو بچانے میں مصروف تھے آپ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ نوٹ گیا غفلت میں زبان سے "حس" کا کلمہ نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے تو اس دنیا رہتے ہوئے جنت میں اپنا محل دیکھ لیتے جو رب تعالیٰ نے تمہارے لیے بنایا ہے۔ رواہ الدار قطنی فی الافراد وابن عساکر

۳۰۰۷۴ زہری کی روایت ہے کہ غزوہ احد میں جب مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اور مسلمان متفرق ہوئے اور رسول کریم ﷺ کے پاس صرف بارہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باقی رہے ان میں سے ایک حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ ایک مشرک آگے بڑھا اور رسول کریم ﷺ کے چہرہ اقدس پر تلوار سے حملہ آور ہونا چاہتا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ اقدس کے آگے اپنا ہاتھ رکھ دیا جب تلوار ہاتھ پر پڑی زبان سے "حس" کا کلمہ نکلا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ رک جاؤ اگر تم بسم اللہ کہتے کیا اچھا ہوتا؟ اگر تم بسم اللہ کہہ دیتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تمہیں فرشتے اوپر اٹھا لیتے لوگ تمہیں دیکھتے رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۵ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن مجھے ایک تیر لگا میری زبان سے "حس" نکلا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہتے فرشتے تمہیں لے کر فضا میں پرواز کر جاتے اور لوگ تمہیں دیکھتے ہی رہ جاتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۶ "مسند انس بن ظہیر" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ احد کے دن حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے انھیں چھوٹا سمجھ کر فرمایا: یہ چھوٹا لڑکا ہے آپ نے انھیں واپس کرنا چاہا رافع رضی اللہ عنہ کے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا بھتیجا اچھا تیر انداز ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی (رواہ البخاری فی تاریخہ وابن السکن وابن مندہ وابونعیم فی المعرفة اور کہا ہے کہ ظہیر بن رافع کے نام میں کسی وہمی شخص سے تصحیف ہوئی ہے چونکہ صحیح نام اسید بن ظہرا ہے جبکہ الاصابہ میں ہے کہ درست وصواب وہی بات ہے جو جماعت نے کی ہے اور وہ یہ ہے انس بن ظہیر جو کہ اسید بن ظہیر کے بھائی ہیں۔ حدیث کی سند یوں ہے حسین بن ثابت بن انس بن ظہیر عن اختہ سعدی بنت ثابت عن ابیھا عن جدھا انس رضی اللہ عنہ)

# غزوۂ خندق

۳۰۰۷۷ ”مسند عمر“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں غزوۂ خندق کی موقع پر گھر سے نکلی اور لوگوں کے پیچھے پیچھے ہوئی حتیٰ کہ ایک باغیچے میں داخل ہوئی۔ باغیچے میں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کوئی آزمائش پیش آجائے یا تم کسی جنگی چال کے لیے یہاں آئے ہوں بخدا، عمر رضی اللہ عنہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے چاہا کہ زمین شق ہوجائے اور میں اس میں دھنس جاؤں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تم نے بہت باتیں کردیں جنگی چال کہاں ہے اور جنگ سے بھاگنا کہاں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۷۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن ظہر کی نماز پڑھی اور نہ ہی عصر کی نماز حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔ رواہ المخلص فی حدیثہ

# خندق کے موقع پر رجزیہ اشعار

۳۰۰۷۹ مسند براء بن عازب ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ بذات خود (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مل کر) خندق سے مٹی نکالتے رہے حتیٰ کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے اٹے پڑے تھے آپ ﷺ زبان مبارک سے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے یہ رجزیہ اشعار پڑھتے رہے۔

اللھم لو لا انت ماھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا

ان الاولی قد بغوا علینا وان ارادو الفتنۃ ابینا

یا اللہ اگر تیری توفیق نہ ہوتی تو ہم کبھی ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ دیتے اور نہ نمازیں پڑھتے ہم پر سکون اور اطمینان نازل فرما اور لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ ان لوگوں نے ہم پر بڑا ظلم کیا ہے اور یہ جب بھی ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم کبھی بھی اسے قبول نہیں کرتے۔

۳۰۰۸۰ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا خندق میں ایک جگہ بھاری چٹان آگئی جو نہ باہر نکل پائی تھی اور نہ ہی ٹوٹی تھی ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ تشریف لائے جب آپ نے چٹان دیکھی اپنی چادر نیچے رکھی اور ہتھوڑا اٹھالیا پھر بسم اللہ پڑھ کر ہتھوڑا مارا چٹان کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا، اور آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے ملک شام کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا! میں نے شام کے سرخ محلات دیکھ لئے پھر آپ نے دوسری بار ہتھوڑا مارا چٹان دو تہائی ٹوٹ گئی آپ نے ایک بار پھر نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے فارس کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں مدائن کے سفید محلات دیکھ رہا ہوں آپ نے پھر تیسری بار ہتھوڑا مارا اور بسم اللہ پڑھی یوں چٹان کا بقیہ حصہ بھی ٹوٹ گیا آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: مجھے یمن کی کنجیاں دی گئی ہیں بخدا میں اپنی اس جگہ سے یمن کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ رواہ ابن عساکر والخطیب فی المتفق والمفترق

۳۰۰۸۱ ”مسند ثعلبہ بن عبدالرحمن انصاری“ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے چادر پہنائی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے انجام میں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کرکے واپس کیا اور انھیں کچھ غنیمت نہ ملی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزت میں کون اشعار کہے گا؟ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کہوں گا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں کہوں گا فرمایا: تم اچھے اشعار کہہ لیتے ہو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ

میں کہوں گا۔ فرمایا: جی ہاں مشرکین کی ہجو میں اشعار کہو جبرئیل امین تمہاری مدد کریں گے۔ رواہ ابن مندہ وابن عساکر ورجالہ ثقات

۳۰۰۸۳ ''مسند جابر بن عبداللہ'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تین دن تک خندق کھودتے رہے اور کھانا چکھا تک نہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! خندق میں ایک چٹان آ گئی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر پانی ڈالو پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور کدال یا ہتھوڑا لیا پھر بسم اللہ پڑھ کر تین چوٹیں لگائیں چٹان ریزہ ریزہ ہوگئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قریب ہو کر دیکھا کہ آپ نے پیٹ مبارک پر (بھوک کی شدت کی وجہ سے) پتھر باندھ رکھا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۸۴ ''مسند حذیفہ بن یمان'' زید بن اسلم کی روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمہاری صحبت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتا ہوں کہ تم نے نبی کریم ﷺ کو پایا ہم نے انھیں نہیں پایا تم نے انھیں دیکھا جبکہ ہم انھیں نہیں دیکھ سکے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے ایمان کی شکایت کرتے ہیں چونکہ تم نے اللہ کو دیکھا نہیں، بخدا میں نہیں جانتا کہ تم اگر رسول اللہ ... کو پالیتے تم کس حال میں ہوتے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق کی وہ طوفانی رات دیکھی ہے جو شدید بارش اور سخت سردی والی رات تھی یکایک رسول اللہ ﷺ نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا: کون جا کر دشمن کی خبر لائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام کا رفیق بنائے گا۔ چنانچہ ہم میں سے کوئی شخص بھی تیار نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص جا کر دشمن کی خبر لائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا بخدا! مجمع سے کوئی شخص کھڑا نہ ہوا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کوئی شخص جائے اور دشمن کی (جاسوسی کر کے) خبر لائے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں میرا رفیق بنائے گا چنانچہ اس بار بھی مجمع سے کوئی نہ اٹھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ حذیفہ کو بھیج دیں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا تم چپ رہو، بخدا! رسول اللہ ﷺ نے مجھے مخاطب نہیں کیا حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے قتل ہونے کا ڈر نہیں، البتہ مجھے گرفتار ہونے کا ڈر ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم گرفتار نہیں ہوگے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے جو چاہیں حکم دیں فرمایا: جاؤ اور قریش کے مجمع میں داخل ہو جاؤ اور کہو: اے جماعت قریش! لوگ چاہتے ہیں کہ کل کہیں: کہاں ہیں قریش کہاں ہیں لوگوں کے راہنما کہاں ہیں لوگوں کے سردار! آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ شروع کردینا یوں جنگ تمہارے بل بوتے پر ہوگی پھر تم بنی کنانہ کے پاس جاؤ اور کہو: اے جماعت کنانہ! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ کہاں ہیں بنی کنانہ کہاں ہیں تیرانداز آگے بڑھو تم آگے بڑھنا یوں جنگ میں جا ملنا اور جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر تم قیس کے پاس آنا اور کہو: اے جماعت قیس! لوگ چاہتے ہیں کل کہیں کہ: کہاں ہے قبیلہ قیس جو بے مثال شہسوار ہیں کہاں ہیں شہسواروں کے پیشوا آگے بڑھو تم آگے بڑھنا اور جنگ میں جا ملنا یوں جنگ کا پانسہ تمہارے ہاتھ میں ہوگا پھر آپ ﷺ نے مجھے تاکید کی کہ اپنے اسلحہ سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنا حتیٰ کہ تم میرے پاس واپس آ جاؤ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں قریش کی طرف چل دیا اور لشکر کے درمیان جا پہنچا اور ان کے ساتھ مل کر آگ تاپنے لگا میں نے رسول اللہ ﷺ کے بتانے کے مطابق بات کرنے لگا کہ قریش کہاں ہیں؟ کنانہ کہاں ہیں؟ قیس کہاں ہیں؟ حتیٰ کہ سحری کے وقت ابوسفیان کھڑا ہوا اور لات عزیٰ سے مناجات کیں پھر کہا: ہر شخص اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کی تحقیق کرے کہ کون ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میرے پاس ایک شخص بیٹھا آگ تاپ رہا تھا میں نے پھرتی سے اسے پکڑ لیا تا کہ مجھ سے پہلے وہ مجھے نہ پکڑے میں نے کہا: تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں ہوں میں نے کہا: اچھا اچھا ٹھیک ہے حضرت ابوسفیان نے صبح کے آثار دیکھے کہا: آواز دو کہاں ہیں قریش؟ کہاں ہیں لوگوں کے راہنما؟ کہاں میں لوگوں کے پیشوا؟ آگے بڑھو چنانچہ لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے ابوسفیان نے پھر کہا: کہاں ہیں کنانہ تیرانداز آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے پھر کہا: کہاں ہیں قیس کہاں ہیں شہسوار کہاں ہیں گھوڑے دوڑانے والے آگے بڑھو لوگوں نے کہا: یہ بات تو رات کو سنی گئی ہے۔ یہ صورتحال دیکھ کر مشرکین ڈر گئے اور ہمت ہار گئے اللہ تعالیٰ نے تند و تیز آندھی چلائی چنانچہ مشرکین کا کوئی خیمہ نہ رہا جسے ہوا نے الٹ نہ دیا ہو اور ان کا ہر برتن الٹ گیا ہر طرف کوچ کرنے کی صدائیں بلند ہوئیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابوسفیان کو دیکھا اس نے اپنے اونٹ پر چھلانگ لگائی اونٹ بندھا ہوا تھا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں! بخدا! اگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کرنے کی تاکید نہ کی ہوتی میں ابوسفیان پر تیروں کی بارش کر دیتا چونکہ وہ میرے بہت قریب کھڑا تھا چنانچہ قریش رسوا ہو کر چل دیئے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس لوٹ آیا اور ساری کارگزاری آپ کے گوش گزار کی آپ کارگزاری سن کر ہنس پڑے حتی کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک دکھائی دینے لگے۔ رواہ ابو داؤد و ابن عساکر

۳۰۰۸۵۔۔۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا: مشرکین نے ہمیں نماز عصر سے مشغول رکھا چنانچہ آپ نے تاغروب آفتاب نماز نہ پڑھی اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔

رواہ البیھقی فی عذاب القبر

۳۰۰۸۶۔۔۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے اپنی زرہ اتاری پتھروں سے استنجا کیا اور پھر غسل کیا۔ رواہ ابن عساکر وقال رجالہ ثقات والحدیث غریب

۳۰۰۸۷۔۔۔ ''مسند رافع بن خدیج'' ھرمز بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر سب سے اچھا قلعہ بنی حارثہ کا قلعہ تھا نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو اسی قلعہ میں محفوظ کیا اور عورتوں کو تاکید کر دی کہ اگر کوئی شخص تمہارے اوپر حملہ آور ہو تو تلواروں سے اس کی خبر لو چنانچہ بخدان نامی شخص جو بنی حجاش سے تھا گھوڑے پر سوار ہو کر قلعہ کے عین نیچے آ کھڑا ہوا اور عورتوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا ایک بہترین شخص کی طرف نیچے اترو عورتوں نے قلعہ کے اوپر سے تلواریں لہرائیں جنہیں مسلمانوں نے دیکھ لیا مسلمانوں کی ایک جماعت خبر لینے قلعے کی طرف دوڑ پڑی ان میں بنی حارثہ کا ایک شخص ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ بھی تھا اس نے مشرک سے کہا: سامنے آ کر مقابلہ کر۔ چنانچہ ظہیر رضی اللہ عنہ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کی گردن اڑادی پھر سر لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۰۸۸۔۔۔ ہرمز بن عبدالرحمن بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق میں شرکت کرنے کے لیے مجھے اجازت دی اور مجھے ایک چادر بھی اوڑائی۔

رواہ ابن عساکر وفیہ یعقوب بن محمد الزھری ضعیف

۳۰۰۸۹۔۔۔ ابن جہاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے بیٹے نے کہا (ابن جہاد رضی اللہ عنہ کو شرف صحبت حاصل ہے) اے ابا جان! آپ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے ہیں اگر میں آپ ﷺ کو دیکھ لیتا آپ کے ساتھ ایسا اور ایسا برتاؤ کرتا ابن جہاد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹا! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اصلاح کرتے رہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم غزوہ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: جو شخص مشرکین کی خبر لائے گا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا چنانچہ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ اٹھا چونکہ بھوک اور سردی نے لوگوں کو نہایت کسم پرسی کے عالم میں دھکیل دیا تھا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں صرف اس خوف سے نہیں اٹھا کہ ممکن ہے میں آپ کے پاس مشرکین کی خبر نہ لاسکوں آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ آپ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۰۹۰ واقدی ابن ابی عباس بن سہل عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے ہتھوڑا لیا اور پتھر پر ضرب لگائی آپ ﷺ کی ضرب سے پتھر کی کھوکھلی آواز آئی آپ ہنس پڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں ایک قوم سے ہنسا ہوں جس کا تعلق مشرق سے ہے اسے جنت کی طرف بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جا رہا ہے جبکہ وہ جنت میں نہیں جانا چاہتے۔ رواہ ابن النجار

۳۰۰۹۱ ''مسند ابی سعید'' حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دوران ہم ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں سے روک دیئے گئے پھر ہماری کفایت کر دی گئی چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے وکفی اللہ المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا ''اللہ تعالیٰ مومنین کی طرف سے جنگ کے لیے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غالب ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر نماز قائم کی پہلے ظہر کی نماز پڑھی جس طرح کہ اس سے پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھی جس

طرح قبل ازیں عصر کی نماز پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی ایسے ہی جس طرح پہلے پڑھتے تھے، آپ نے یہ نمازیں یہ آیت نازل ہونے سے پہلے پڑھیں "فان خفتم فرجالا او رکبانا" یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو پیادہ پا نماز پڑھ لو یا سوار ہو کر۔ یعنی نماز خوف کے حکم کے نزول سے قبل کا واقعہ ہے۔

رواہ ابوداؤد والطیالسی وعبدالرزاق واحمد بن حنبل وابن ابی شیبة وعبد بن حمید والنسائی وابویعلی وابوالشیخ فی الاذان والبیہقی

۳۰۰۹۲ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے احزاب (لشکروں) پر یوں بددعا کی اللھم منزل الکتاب سریع الحساب هازم الاحزاب اهزمهم وزلزلهم اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے جلد از جلد حساب چکانے والے لشکروں کو شکست دینے والے لشکروں کو شکست دے اور انھیں جھنجھوڑ۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۰۹۳ مصعب کی روایت ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ حدیث سنایا کرتے تھے کہ غزوہ خندق کے دن وہ قلعہ میں ایک بلند جگہ پر تھے جبکہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ عمر بن ابی سلمہ بھی تھے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک اونچی جگہ پر کھونٹا گاڑ رکھا تھا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشرکین پر حملہ کرتے حسان رضی اللہ عنہ کھونٹے پر تلوار سے حملہ کر دیتے اور جب مشرکین ہجوم بنا کر آئے تب بھی کھونٹے پر حملہ کرتے تاکہ یوں لگے گویا حسان رضی اللہ عنہ کسی بہادر دشمن سے لڑ رہے ہیں اور ایک طرح کی مشابہت بھی ہو جائے دیکھنے سے یوں لگے گویا جہاد میں مصروف ہیں وہ ایسا ضعف کی وجہ سے کرتے تھے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ اگرچہ دست و بازو سے جہاد کرنے سے ضعیف تھے لیکن جو جہاد انھوں نے زبان سے مشرکین کے خلاف اشعار کہہ کر کیا ہے اس کی مثال نہیں ملی) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن میں نے ابن ابی سلمہ پر بڑا ظلم کیا وہ مجھ سے دو سال بڑا تھا میں اسے کہتا پہلے تم مجھے اپنی گردن پر اٹھاؤ تاکہ میں تماشا دیکھوں (چونکہ ابن زبیر ۴ سال کے بچے تھے) پھر میں تمہیں اٹھاؤں گا جب اس کے اٹھانے کی باری آتی میں کہتا اس بار نہیں اگلی بار ابھی میں اپنے باپ کو دیکھ رہا ہوں میرے باپ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھ رکھا ہے۔ بعد میں میں نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے مجھ سے پوچھا: تم اس وقت کہاں تھے؟ میں نے کہا: میں ابن ابی سلمہ کی گردن پر تھا اس نے مجھے اٹھا رکھا تھا میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت رسول کریم ﷺ نے میرے لیے اپنے والدین جمع کیے (یعنی فرمایا تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں) ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اسی اثناء میں ایک یہودی قلعہ کی طرف آنکلا اور قلعے پر چڑھنے لگا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حسان! اس یہودی کی خبر لو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں جنگ لڑتا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتا صفیہ رضی اللہ عنہا نے حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اچھا اپنی تلوار مجھے دو حسان رضی اللہ عنہ نے انھیں تلوار دے دی جب یہودی اوپر چڑھ آیا صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حملہ کر دیا اور یہودی کو قتل کر کے اس کا سر تن سے جدا کر دیا پھر حسان رضی اللہ عنہ کو سر دے کر کہا یہ سر نیچے پھینکو چونکہ مرد عورت کی نسبت دور تک پھینک سکتا ہے صفیہ رضی اللہ عنہا چاہتی تھیں تاکہ یہودی کے دوسرے ساتھیوں پر رعب پڑے کہ قلعہ میں بھی پیچھے مسلمان سپاہی موجود ہیں۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

## غزوۂ خندق کے موقعہ پر نمازیں قضاء ہونا

۳۰۰۹۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مشرکین کے ساتھ مصروف جنگ رہے جس کی وجہ سے آپ کی نماز فوت ہوئی آپ نے فرمایا: مشرکین نے ہمیں عصر کی نماز سے مشغول رکھا جو کہ نماز وسطی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور پیٹوں کو آگ سے بھر دے۔

رواہ البیہقی فی السنن فی اعذاب القبر

۳۰۰۹۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ غزوہ احزاب سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اعلان کیا کہ کوئی شخص بھی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ کی بستی میں تاہم بنو قریظہ کے ہاں پہنچنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تاخیر ہوئی اور نماز عصر

فوت ہو جانے کا اندیشہ ہوا اس لیے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رستے ہی میں نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہم وہیں پڑھیں گے جہاں کا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے گو نماز کا وقت نکل جائے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے فریقین میں سے کسی پر نکیر نہیں کی۔

رواہ ابن جریر

۳۰۰۹۶ ''مسند ابن عمر'' حاکم (فی مناقب الشافعی) فضل بن ابی نصر ابوبکر رضی اللہ عنہ احمد بن یعقوب بن عبدالملک بن عبدالجبار قرشی جرجانی ابو العباس احمد بن خالد بن یزید بن غزوان فضل بن ربیع کی اولاد سے ایک شخص سے وہ اپنے باپ سے روایت نقل کرتا ہے اس کا کہنا ہے کہ ہارون الرشید نے مجھے پیغام بھیجا پھر ہارون الرشید کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بلانے کا قصہ ذکر کیا اور اس دعا کا ذکر کیا جو امام شافعی نے کی تھی پھر وہ حدیث پوچھی جسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مالک بن انس، نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر قریش کی لیے بددعا کی جس کے الفاظ یہ ہیں اے اللہ! میں تیرے مقدس نور اور تیری طہارت کی عظمت اور تیرے جلال کی برکت کی ہر طرح کی آفت سے پناہ چاہتا ہوں۔

**کلام:**...... چنانچہ امام بیہقی نے ''کتاب بیان خطا من اخطا علی الشافعی'' میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کی سند موضوع ہے اور اس کے موضوع ہونے میں کوئی شک نہیں چونکہ فضل بن ربیع کا حال مجہول ہے اور اس کی اولاد کا حال بھی مجہول ہے احمد بن یعقوب یہ ابن بنت طرہ قرشی اموی ہے اس کی اس طرح کی بے شمار موضوع احادیث ہیں جن کی روایت کسی طرح حلال نہیں اور نہ وہ روایت حلال ہے جو ہمارے شیخ نے نقل کی ہے اگر وہ اس روایت سے اجتناب کرتے بہت اچھا ہوتا۔ امام شافعی اس طرح کی روایت سے پاکدامن ہیں اسی طرح مالک نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی مبرا ہیں البتہ میں نے یہ حدیث ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی کی کتاب میں دیکھی ہے اس کی سند یوں ہے ابی بکر احمد بن محمد بن موسیٰ محمد بن حسین ابن مکرم عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی کا کہنا ہے کہ ایک دن رشید نے فضل بن ربیع سے کہا۔ پھر حدیث ذکر کی۔ یہ حدیث اپنی سند سے شافعی مالک کے طریق سے ذکر کی ہے اور یہ بھی موضوع ہے۔ نیز ابوبکر محمد بن جعفر بغدادی ابی بکر محمد بن عبید ابونصر مخزومی فضل بن ربیع کی سند سے ذکر کی ہے اور اس میں ذکر نہیں کہ یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے جبکہ پڑھی اسی جیسی روایت ہے یہ انکار نہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا نہیں کی لیکن وہ روایت منکر ہے جو شافعی مالک نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کے طریق سی مروی ہے۔ انتھی۔

۳۰۰۹۷ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: مشرکین نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی نماز عصر سے مشغول رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۰۹۸ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن رسول کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دودھ دے رہے تھے جبکہ آپ کے سینے کے بال غبار آلود تھے اور آپ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

اللھم ان الخیر خیر الاخرہ فاغفر الانصار و المھاجرہ

اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۳۰۰۹۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین نے نبی کریم ﷺ کو غزوہ خندق کے دن چار نمازوں سے مشغول رکھا حتیٰ کہ رات کا بھی کچھ حصہ گزر گیا پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے اذان دی پھر ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی (جب ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے) پھر عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی اور عصر کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور مغرب کی نماز پڑھی پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۰۰ ابن اسحاق، یزید بن رومان، عروہ، عبیداللہ بن کعب بن مالک انصاری کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے دن عمرو بن عبدود اپنے لشکر سے نکل کر باہر آیا تاکہ میدان جنگ کا اندازہ کرے جب وہ اور اس کے شہسوار ایک جگہ رکے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمرو سے کہا اے عمرو! تم نے اللہ تعالیٰ سے قریش کے لیے عہد کر رکھا تھا کہ اگر تمہیں کوئی شخص دو چیزوں کی دعوت دے تو ان میں سے ایک کو اختیار کرے گا۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں عمرو نے کہا: مجھے اسلام کی حاجت نہیں حضرت علی رضی اللہ

عنہ نے فرمایا: پھر میں تمہیں مبارزت (جنگ) کے لیے دعوت دیتا ہوں۔ کہا: اے بھتیجے کیوں بخدا مجھے پسند نہیں کہ میں تمہیں قتل کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بخدا مجھے پسند ہے کہ میں تمہیں قتل کروں۔ اس پر عمرو کو غیرت آئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑا چنانچہ دونوں گتھم گتھا ہوگئے بالآخر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۱ ... عروہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ خندق کے دن مشرکین کا جائزہ لے رہے تھے یہ دن بڑے آزمائش کا دن تھا اس جیسا دن مسلمانوں نے دیکھا نہیں تھا رسول کریم ﷺ زمین پر بیٹھے تھے آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کھجوروں کے خوشے نکلنے کا موسم تھا خوشے دیکھ کر لوگوں کو بہت خوشی ہوتی تھی چونکہ ان کی سال بھر کی معیشت کا دارومدار کھجوروں پر ہوتا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سراوپر اٹھا کر دیکھا انھیں ایک خوشہ نظر آیا اور یہ پہلا خوشہ تھا جو دیکھا گیا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: یا رسول اللہ! فرحت وشادمانی کا خوشہ نمودار ہو چکا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! اپنی عطا کی ہوئی نعمتوں کو ہم سے نہ چھیننا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۰۲ ... عکرمہ کی روایت ہے کہ نوفل یا ابن نوفل غزوہ خندق کے موقع پر گھوڑے سے گر کر ہلاک ہوگیا ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ کو سو اونٹ بطور دیت بھجوائے نبی کریم ﷺ نے دیت لینے سے انکار کردیا اور فرمایا: تم خود ہی اسے لو چونکہ یہ دیت خبث ہے اور وہ جنت کا خبث ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۰۳ ... عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر مشرکین میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور مبارزت کا نعرہ لگایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ! میرا غم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! کھڑے ہو جاؤ، زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو بھی غالب ہوا وہ دوسرے کو قتل کرے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ مشرک پر غالب آگئے اور اسے قتل کردیا پھر اس کا سازوسامان لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ آپ ﷺ نے سازوسامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام میں دے دیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۰۴ ... ”مسند انس“ رسول کریم ﷺ صبح صبح نہایت سردی میں تشریف لائے جبکہ مہاجرین اور انصار خندق کھودنے میں مصروف تھے جب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھا تو فرمایا:

اللهم ان العيش عيش الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة.

یا اللہ درحقیقت زندگی تو آخرت کی زندگی ہے انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواباً کہا۔

نحن الذين بايعوا محمدًا على الجهاد مابقينا ابدا.

ہم نے محمد ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کررکھی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد کرتے رہیں گے۔

۳۰۱۰۵ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے دن فرمایا: یا اللہ! تو نے عبیدہ بن حارث کو بدر میں لے لیا اور حمزہ بن عبدالمطلب کو احد میں لے لیا اور یہ ہے علی یا اللہ مجھے تنہا نہ چھوڑنا بے شک تو بھلائی عطا کرنے والا ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۱۰۶ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ عمرو بن عبدود غزوہ خندق کے موقع پر خندق پر آیا اور اپنا گھوڑ لیے چکر لگا تا رہا بالآخر ایک جگہ سے خندق عبور کر آیا اور کہنے لگا میرے مقابلہ میں کون آئے گا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اس کے مدمقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میں اس کا مدمقابل ہونا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا کوئی شخص اس کا مدمقابل ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ یئے میں اس کا مقابلہ کرتا ہوں چونکہ مجھے دو طرح کی نیکیوں میں اختیار حاصل ہے اگر میں نے اسے قتل کیا تو وہ دوزخ میں چلا جائے گا اور اگر اس نے مجھے قتل کیا میں جنت میں داخل ہوں گا رسول کریم ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا: اے علی! جاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عمرو کے مقابلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے جب اس کے قریب ہوئے اس نے پوچھا اے بھتیجے تم کون ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں علی ہوں، عمرو نے کہا: تیرا باپ میرا شراب کا ساتھی ہے میں تجھے قتل کرنا اچھا نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو نے قسم اٹھا

رکھی ہے کہ تجھ سے جو شخص بھی تین چیزوں کا مطالبہ کرے گا تو اسے ضرور پورا کرے گا سو میں تجھ سے صرف ایک چیز کا مطالبہ کرتا ہوں، عمرو نے استفسار کیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ تو کلمہ شہادت لا الـه الا اللّٰه وان محمد رسول الله کی گواہی دے دے عمرو نے کہا: مجھے تیری رسوائی کا اختیار نہیں چاہئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر واپس چلے جاؤ نہ ہمارے خلاف رہو اور نہ ہمارے ساتھ عمرو نے کہا: میں نے منت مان رکھی ہی کہ میں حمزہ کو قتل کروں گا لیکن وحشی مجھ پر سبقت لے گیا میں نے پھر منت مانی ہے کہ میں محمد کو قتل کروں گا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا پھر نیچے اترو عمرو گھوڑے سے نیچے اترا پھر دونوں کی تلواریں کوندنے لگیں تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کردیا۔ رواہ المحاملی فی امالیہ

۳۰۱۰۷... مہلب بن ابی صفرہ کی روایت ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو خدشہ ہوا کہ ابوسفیان شب خون نہ مار دے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تمہارے اوپر شب خون مارا جائے اور تم حم کا ورد کرو تو مشرکین کی مدد نہیں ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبة

# غزوہ بنی قریظہ

۳۰۱۰۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غزوہ خندق سے فارغ ہو کر واپس لوٹے اسلحہ اتارا اور غسل کیا آپ کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے جبکہ ان کا سر غبار سے اٹا پڑا تھا فرمایا: آپ نے اسلحہ اتار دیا ہے بخدا! میں نے اسلحہ نہیں اتارا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب کس طرف حکم ہے؟ جبرئیل امین نے فرمایا: اب اس طرف کا ارادہ ہے بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا چنانچہ اس وقت رسول کریم ﷺ بنی قریظہ کی طرف چل پڑے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۰۹... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قریظہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر اپنے قلعہ سے نیچے اترے رسول کریم ﷺ نے ان کی تین سو آدمی تہ تیغ کئے اور جو باقی بچے ان سے فرمایا: سرزمین محشر کی طرف چلے جاؤ ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آرہے ہیں یعنی شام کی طرف چنانچہ آپ نے انھیں شام کی طرف چلتا کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۰ شعبی کی روایت ہے کہ اہل قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر مارا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا اللہ! مجھے اسوقت تک موت نہ دے جب تک مجھے ان (قریظہ) سے تشفی نہ ہو جائے چنانچہ بنو قریظہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے مطابق قلعوں سے نیچے اترے آپ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا تھا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۱ عروہ کی روایت ہے کہ بنو قریظہ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر قلعوں سے نیچے اترے چنانچہ انھوں نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا تھا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ان کے فوجیوں کو قتل کیا جائے جبکہ عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور ان کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کردیئے جائیں عروہ کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۲ عکرمہ کی روایت ہے کہ غزوہ بنی قریظہ کے موقع پر ایک یہودی نے مقابلہ کے لیے للکارا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یا رسول اللہ اگر (میرا بیٹا) زبیر مارا جائے مجھے اس پر از حد دکھ ہوگا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جو بھی غالب ہوا وہ دوسرے کو قتل کردے گا چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ یہودی پر غالب ہوگئے اور اسے قتل کردیا اسکا سازوسامان رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو انعام کے طور پر دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۱۳ عکرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خوات بن جبیر کو بنی قریظہ کی طرف گھوڑے پر سوار کر کے بھیجا اس گھوڑے کا نام ''جناح'' تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

# حیی بن اخطب کا قتل

۳۰۱۱۴ محمد بن سیرین کی روایت ہے کہ حی بن اخطب نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کی پشت پناہی نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کو ضامن رکھا غزوہ قریظہ کے دن حی بن اخطب اور اس کا بیٹا لایا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیمانہ پورا پورا دو چنانچہ حکم دیا اور اس کی گردن اڑا دی گئی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی قتل کیا گیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۵ یزید بن اصم کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے لشکروں کو رسوا کر کے واپس کر دیا نبی کریم ﷺ اپنے گھر واپس آئے اور سر دھو رہے تھے کہ اتنے میں جبرئیل امین آ نکلے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے آپ نے اسلحہ کھول دیا ہے حالانکہ فرشتوں نے ابھی تک اسلحہ نیچے نہیں رکھا بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس ہمارے ساتھ چلئے (رسول کریم ﷺ نے اعلان کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بنی قریظہ کے قلعہ کے پاس جا پہنچے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۱۶ ابن شہاب کی روایت ہے کہ بنو قریظہ نے ابوسفیان اور اس کے اتحادیوں کی طرف غزوہ خندق کے موقع پر پیغام بھیجا کہ اپنی جگہ پر ثابت قدم رہو ہم عنقریب مسلمانوں کے پیچھے سے ان کے مرکز پر حملہ کریں گے یہ بات نعیم بن مسعود اشجعی نے سن لی نعیم نے رسول اللہ ﷺ معاہدہ کر رکھا تھا نعیم اس وقت عیینہ بن حصن کے پاس تھا وہ اسی وقت رسول اللہ ﷺ کی طرف چل دیا اور آپ کو وہ تمام خبر کر دی جسے بنی قریظہ اتحادیوں کی طرف بھیجنا چاہتے تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید ہم ہی نے انھیں اس کا حکم دیا ہو نعیم رسول اللہ ﷺ کی بات سن کر اٹھ گیا تا کہ غطفان تک پہنچا دے نعیم ایسا شخص تھا کہ اسے کوئی بات ہضم نہیں ہوتی تھی نعیم جب بنی غطفان کی طرف جانے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے یہ جو کچھ فرمایا ہے اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تو اسے کر گزریئے اگر یہ آپ کی رائے ہے تو بنی قریظہ کا معاملہ اس سے آسان تر ہے کہ آپ کچھ کہیں اور اس میں آپ پر اسے ترجیح دی جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رائے ہے چونکہ جنگ ایک دھوکا اور چال ہے پھر رسول کریم ﷺ نے نعیم کے پیچھے قاصد دوڑایا جب نعیم واپس آ گیا آپ نے اس سے کہا: میں نے جو تم سے ابھی کہا ہے اس کا کسی سے تذکرہ نہ کرنا چنانچہ نعیم چلا گیا اور عیینہ بن حصن کے پاس جا پہنچا عیینہ کے پاس بنی غطفان کے لوگ بھی تھے نعیم نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ محمد ﷺ نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ حق ہے لوگوں نے جواب دیا نہیں کہا: محمد نے مجھے وہی بات بتائی ہے جسے بنو قریظہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے'' کہ شاید ہم ہی نے انھیں اس کا حکم دیا ہے'' پھر محمد نے مجھے کسی سے تذکرہ کرنے سے منع کیا۔ عیینہ ابوسفیان کے پاس آیا اور اسے نعیم کی کہی ہوئی بات بتلا دی ابوسفیان نے کہا: ہم بنی قریظہ کو پیغام بھیجیں گے اور ہم ان سے رہن کا مطالبہ کریں گے اگر انھوں نے ہمیں رہن دے دیا تو وہ سچے ہوں گے اور اگر انھوں نے رہن سے انکار کر دیا تو لامحالہ وہ دھوکا کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بنی قریظہ کے پاس ابوسفیان کا ایلچی آیا اور ان سے رہن کا مطالبہ کیا کہ اگر تم رہن دو گے تو تم محمد اور اس کے ساتھیوں کی مخالفت میں سچے ہو لہٰذا تم اپنے بچوں کو بطور رہن ہمارے حوالے کر دو اور کل صبح لیتے آ ؤ بنی قریظہ نے کہا: اب ہفتہ کی رات داخل ہو چکی ہے لہٰذا ہمیں ایک دن کی مہلت دو تا کہ ہفتے کا دن گزر جائے۔

قاصد یہ پیغام لے کر ابوسفیان کے پاس واپس لوٹ آیا چنانچہ ابوسفیان اور دوسرے سرداروں نے کہا کہ یہ بنی قریظہ کی چال اور دھوکا ہے لہٰذا تم چلو ادھر سے اللہ تعالیٰ نے اتحادیوں پر آندھی بھیج دی حتیٰ کہ ایک شخص بھی ایسا نہیں تھا جو اپنی سواری تک رسائی حاصل کر پاتا۔ یہ اتحادیوں کی شکست تھی اسی وجہ سے علماء نے جنگ میں دھوکا اور چال چلنے کی رخصت دی ہے۔ رواہ ابن جریر

# غزوہ خیبر

۳۰۱۱۷ یحییٰ بن سھل بن ابی خیثمہ کی روایت ہے کہ مظہر بن رافع حارثی شام کے دس غلام لایا تا کہ اس کی زمین میں کام کریں جب خیبر پہنچے تین دن وہاں قیام کیا اس دوران یہودیوں نے غلاموں کو مظہر کے قتل کرنے پر اکسایا اور انھیں یہودیوں نے دو یا تین چھریاں بھی دے دیں

چنانچہ جب خیبر سے نکل کر مقام ثبار پر پہنچے غلاموں نے مظہر پر حملہ کر دیا اور پیٹ کو چاک کر کے اسے قتل کر دیا غلام خیبر واپس لوٹ گئے یہودیوں نے انھیں زادراہ دیا وہ واپس شام جا پہنچے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو انھوں نے فرمایا: میں خیبر کی زمین مسلمانوں میں تقسیم کروں گا اور اموال بھی تقسیم کروں گا اس کی حد بندی کروں گا اور نشان لگا کر یہودیوں کو وہاں سے نکال باہر کروں گا رسول کریم ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قرار نہیں دیگا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی جلاوطنی کی اجازت دی ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۰۱۱۸ ... ''مسند علی'' حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب میں نے مرحب یہودی کو قتل کیا اس کا سر کاٹ کر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا۔ رواہ احمد بن حنبل والعقیلی والبخاری ومسلم

۳۰۱۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر پر چڑھائی کی تو خیبر کے قریب پہنچ کر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں حملہ کے لیے لوگوں کو بھیجا چنانچہ لوگوں نے جم کر حملہ کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور آپ کے ہمراہیوں کو شکست ہوئی یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو کوستے ہوئے اور لوگ انھیں کوستے ہوئے واپس آئے۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ حالت ناگوار گزری آپ نے فرمایا: میں ایک ایسے شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، وہ اہل خیبر سے لڑائی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا اور بھاگے گا بھی۔ لوگوں کو اس شرف کے حاصل کرنے کی طمع ہوئی حتیٰ کہ سراوپر اٹھا کر دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: انھیں آشوب چشم ہے فرمایا: اسے میرے پاس بلاؤ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے میری آنکھیں کھولیں اور آنکھوں میں لعاب ڈال دیا۔ پھر مجھے جھنڈا دیا میں تیزی سے چل پڑا مجھے ڈر تھا کہ آپ کوئی نئی بات نہ کر دیں میں اہل خیبر کے پاس آن پہنچا اور ان پر حملہ کر دیا مرحب رجز پڑھتا ہوا سامنے آیا میں بھی رجز پڑھتا ہوا اس کے مدمقابل ہوا حتیٰ کہ ہماری مڈبھیڑ ہوئی اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اسے قتل کیا اس کے ساتھی شکست خوردہ ہو کر قلعہ بند ہو گئے اور قلعے کا دروازہ بند کر دیا میں دروازے پر آیا اور برابر دروازہ کھولنے میں کوشاں رہا بالآخر اللہ تعالیٰ نے یہ قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة والبزار وسندہ حسن

فائدہ: ... نبی کریم ﷺ خیبر کے مختلف قلعوں کو فتح کرنے کے لیے اعیان مہاجرین کو جھنڈا دیتے تھے یوں ہر روز جس قلعے کا ارادہ کرتے اللہ تعالیٰ اسے فتح کر دیتا چنانچہ قضائے ازل ہی سے یہ مقدر تھا کہ یہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دست راست پر فتح ہوگا۔ یہی بات یوں پوری ہوئی روایت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شان کم نہیں ہوتی چنانچہ پہلی روایت اس کا ازالہ ہے اہل خیبر انجام کار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہی دور میں آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے یہاں سے نکالے گئے یہ فضلیت تو لامحالہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے رہی یہ بات کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں' اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ معاذ اللہ بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت نہیں کرتے تھے یا اللہ اور اللہ کے رسول کو بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت نہیں تھی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات از روئے قدردانی اور حوصلہ افزائی فرمائے۔ اس روایت سے روافض غلط غلط نظریات گھڑ لیتے ہیں اس لیے ان نکات پر تنبیہ کرنی پڑی۔

۳۰۱۲۰ ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا آپ رضی اللہ عنہ جہد مسلسل کے باوجود واپس لوٹ آئے اور قلعہ فتح نہ ہوا دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور یوں فتح ان کے بھی مقدر نہ تھی ابن مسلمہ قتل ہوا اور لشکر واپس لوٹ آیا، رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں (صبح کو) جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے وہ بغیر فتح کیے واپس نہیں لوٹے گا چنانچہ ہم نے رات گزاری اور ہم خوش تھے کہ کل فتح نصیب ہوگی رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی پھر جھنڈا منگوایا ہم میں سے کوئی شخص بھی نہیں تھا جو اس امید میں نہ ہو کہ یہ شرف اسے حاصل ہو حتیٰ کہ اس شرف کے حصول کے لیے میں نے طمع میں سر اوپر اٹھا لیا۔ تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا اور قلعہ ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۲۱۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ خیبر کے قریب پہنچے۔ اہل خیبر گھبرا گئے اور کہنے لگے: محمد اہل یثرب کو لے کر آ گیا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کمان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چڑھائی کے لیے بھیجا یوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوری جدو جہد سے قتال کیا لیکن بغیر فتح کے واپس لوٹ آئے اور آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو اور لوگ انھیں کوستے رہے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ دوسرے دن جھنڈا لینے کے لیے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آرزومند ہوئے تاہم آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اس دن انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا پھر انھیں جھنڈا دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر قلعے کی طرف چل پڑے آپ رضی اللہ عنہ کا اہل خیبر سے سامنا ہوا خصوصاً مرحب کا سامنا کرنا پڑا مرحب یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذا اللیوث اقبلت تلهب

اطعن احیاناً وحینا اضرب

ترجمہ:...... اہل خیبر کو خوب معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں سلاح پوش بہادر اور تجربہ کار ہیں چنانچہ جب شیر مدمقابل ہونے کے لیے سامنے آتے ہیں آگ برسا رہے ہوتے ہیں میں مہارت سے نیزے بھی چلاتا ہوں اور کبھی تلوار کے وار بھی کرتا ہوں۔

چنانچہ مرحب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آمنا سامنا ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر تلوار کا وار کیا تلوار سر کو چیرتی ہوئی اس کے جبڑوں تک جا پہنچی تلوار اس زور سے اس کے سر پر پڑی تھی کہ سارے لشکر نے تلوار چلنے کی آواز سن لی پھر یہودیوں کی ہوا نکل گئی اور یوں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۲۔ "مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی یہ رجز پڑھتا ہوا باہر آیا۔

قدعلمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اطعن احیانا وحینا اضرب

اذا اللیوث اقبلت تجرب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں جب شیر مدمقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں اور کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں جب شیر مدمقابل ہوتے ہیں تبھی آزمائے جاتے ہیں۔

چنانچہ مرحب "ھل من مبارز" کیا کوئی مدمقابل ہے؟ کا نعرہ لگا رہا تھا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کام کون تمام کرے گا؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا کام تمام کرنا چاہتا ہوں اس نے کل میرے بھائی کو قتل کیا ہے بخدا! اس سے میں اپنے بھائی کا بدلہ لوں گا آپ نے فرمایا: چلو اس کے طرف کھڑے ہو جاؤ یا اللہ! اس کی مدد کر جب دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو ان کے درمیان ایک درخت حائل ہو جاتا تاہم مرحب نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پر تلوار سے وار کیا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ڈھال پر تلوار کا وار لیا جس سے ڈھال کٹ گئی لیکن حضرت محمد بن مسلمہ کو ڈھال نے بچا لیا اگلا وار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر کیا اور مرحب کا کام تمام کر دیا۔

رواہ ابو یعلی وابن جریر والبغوی وابن عساکر

۳۰۱۲۳۔ "مسند حسیل بن خارجہ اشجعی" حضرت حسیل بن خارجہ اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں تجارت کا کچھ مال لے کر مدینہ آیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا: اے حسیل! اگر میں تمہیں بیس صاع کھجوریں دوں کیا تم میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے خیبر تک راہبری کرو گے؟ میں نے حامی بھری جب رسول کریم ﷺ خیبر پہنچے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے بیس صاع کھجوریں دیں پھر مجھے

فرمایا: اے فسیل! میرے ساتھ جو شخص بھی تین دن تک رہا ہے وہ ضرور دولت اسلام سے سرفراز ہوا ہے چنانچہ یہ سنتے ہی میں نے اسلام قبول کرلیا۔

رواه الطبرانی وابونعیم

۳۰۱۲۴..... ''مسند ربیعہ بن کعب اسلمی'' ابوطلحہ کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اگر میں کہوں کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں کو چھوتے تھے تو میں یہ کہنے سے خاموش رہا حتی کہ سحری کے وقت اہل خیبر پر حملہ کردیا اور آپ نے فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواه الطبرانی

۳۰۱۲۵..... ''مسند رفاعہ بن رافع'' حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صبح خیبر پہنچے جبکہ اہل خیبر کدالیں اور ٹوکرے لیے کھیتوں کی طرف جارہے تھے جب انھوں نے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا تو الٹے پاؤں واپس لپکے رسول کریم ﷺ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: خیبر اجڑ گیا جب ہم قوم کے پاس جا اترتے ہیں تو ان کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔

رواه احمد بن حنبل والطبرانی

۳۰۱۲۶... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ کی روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے چچا نے غزوہ خیبر کے موقع پر مرحب یہودی کو مقابلہ کے لیے للکارا۔ مرحب نے جواب میں یہ رجز یہ پڑھا۔

قد علمت خیبر انی مرحب
شاکی السلاح بطل مجرب
اذا الحروب اقبلت تلهب

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں اس وقت کہ جب جنگوں کے شعلے بھڑک رہے ہو۔

میرے چچا عامر نے جواب میں یہ رجز پڑھا:

قد علمت خیبر انی عامر
شاکی السلاح بطل مغامر.

پورا خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ پوش بہادر اور نیزے سے کاری ضرب لگانے والا ہوں۔

چنانچہ پھر دونوں میں دو دو وار ہوئے مرحب کی تلوار عامر رضی اللہ عنہ کی ڈھال پر پڑی پھر ان کی اپنی تلوار گھٹنے پر لگی جس سے گھٹنا کٹ گیا اور اسی زخم سے اللہ کو پیارے ہوگئے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: عامر کا عمل ضائع ہوگیا، چونکہ اس نے اپنے آپ کو قتل کیا ہے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! عامر کا عمل باطل ہوگیا؟ فرمایا: کون کہتا ہے میں نے عرض کیا: آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں، آپ نے فرمایا: جس نے کہا ہے اس نے جھوٹ بولا بلکہ ان کے لیے دوہرا اجر وثواب ہے جب وہ خیبر کی طرف نکلے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رجز پڑھتے رہے جبکہ نبی کریم ﷺ ان کے درمیان سواریاں ہانک رہے تھے اور عامر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے۔

تاللّٰه لولا اللّٰه ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا ان الذين قد بغو اعلينا اذا ارادو الفتنة ابينا ونحن عن فضلك ما استغنينا فثبت الا قدام ان لاقينا وانزلن سكينة علينا.

بخدا! اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے ہم صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے جن لوگوں نے ہمارے اوپر سرکشی کی ہے جب وہ کسی فتنہ کے درپے ہوتے ہیں ہم اس فتنے سے پہلو تہی کرجاتے ہیں، ہم تیرے فضل وکرم سے بے نیاز نہیں، ہمیں ثابت قدم رکھ اگر دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہو اور ہمارے اوپر اپنی رحمت نازل فرما۔

رسول کریم ﷺ نے یہ رجز سن کر فرمایا: یہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ! یہ عامر ہیں فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے جس شخص کے لیے بھی مغفرت طلب کی ہے وہ ضرور شہید ہوا ہے جب حضرت عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ نے یہ بات سنی عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش اگر آپ عامر سے کام لینے دیتے۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ پیروی حق کے لیے کھڑے ہوئے اور شہید ہوگئے۔

سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر رسول کریم ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور فرمایا: میں آج ایک ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے چنانچہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر لایا چونکہ انھیں آشوب چشم کی شکایت تھی رسول کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور جھنڈا انھیں دیا چنانچہ قلعہ سے مرحب تلوار لہراتا ہوا نمودار ہوا اور وہ یہ رجز پڑھ رہا تھا:

قد علمت خیبر انی مرحب

شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تلهب

پورا خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش بہادر اور تجربہ کار ہوں جس وقت کہ جنگیں شعلہ زن ہوں، جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رجز پڑھا۔

انا الذی سمتنی امی حیدره

کلیث غابات کریه المنظره

او فیهم بالصاع کیل السندره.

میں وہ ہوں کہ جس کا نام میری ماں نے حیدر (شیر) رکھا ہے میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ جنگلات کا شیر جو نہایت ڈراؤنہ سماں پیش کر رہا ہوتا ہے میں صاع سے پیمانہ پورا پورا ناپ کے دیتا ہوں۔

چنانچہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ نے تلوار سے مرحب کا سر کچل دیا اور فتح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست راست پر ہوئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۷۔۔۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا جب ہم خیبر پہنچے دیکھا کہ اہل خیبر کدالیں اور پھاوڑے لئے اپنے کھیتوں کی طرف جارہے ہیں جب اہل خیبر نے ہمیں دیکھا کہنے لگے: بخدا محمد اور اس کا لشکر آگیا ہے رسول اللہ ﷺ نے نعرہ تکبیر لگا کر فرمایا: جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں اس قوم کا وہ دن بہت برا ہوتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۲۸۔۔۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ صبح صبح خیبر پہنچے تو یہ آیت تلاوت کی:

"انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین"

جب ہم کسی قوم کے پاس اترتے ہیں تو اس قوم کی وہ صبح بہت ہی بری ہوتی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۲۹۔۔۔ ؟ مسند ابی لیلیٰ" رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں یہودیوں کی طرف ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح کرے گا میرے پاس علی کو بلاؤ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پکڑ کر لائے گے چونکہ انہیں آشوب چشم کی شکایت تھی دیکھ نہیں سکتے تھے آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور شفا پانے کی دعا کی پھر جھنڈا نھیں دیا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر کا آخری سپاہی ان سے ملنے نہیں آیا تھا حتیٰ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر قلعہ فتح کر دیا۔

رواہ ابو نعیم فی المعرفة ورجالہ ثقات

## اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والا

۳۰۱۳۰۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا: میں صبح کو جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس دن کے سوا کبھی امارت کی خواہش نہیں ہوئی چنانچہ مجھے ازحد شوق ہوا کہ اس شرف کے لیے مجھے بلایا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو جھنڈا دیا اور فرمایا جاؤ اور جنگ کرو یہاں تک کہ اللہ تمہارے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائے دائیں بائیں توجہ نہیں دینی حضرت علی رضی اللہ عنہ لشکر کو لے کر چل پڑے اور چلتے وقت عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس چیز کی بنیاد پر جنگ لڑوں فرمایا: یہود سے لڑتے رہو تاوقتیکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ جب وہ شہادتین کا اقرار کریں گویا انھوں نے تم سے اپنی جانوں اور اموال کو بچالیا الا یہ کہ کوئی حق ان پر واجب ہوجائے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۰۱۳۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی اور ان کا بھائی ہے اور ان کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والا ہے کی طرف سے خبردار اللہ تعالیٰ نے تم سے کہا ہے: اے یہود کی جماعت اور اہل تورات بلاشبہ تم اسے اپنی کتاب میں پاتے ہو" محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار " محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفاروں کے خلاف بہت سخت ہیں الایۃ۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اور اس کتاب کا واسطہ دیتا ہوں جو تمہارے اوپر نازل کی گئی ہے تمہیں اس ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے قبل ازیں پہلے لوگوں کو من اور سلویٰ عطا کیا اور جس نے تمہارے آباء کے لیے دریا کو خشک کیا حتیٰ کہ تمہیں فرعون سے نجات دی اس کے عمل سے نجات دی مگر یہ کہ تم مجھے خبر دو کہ کیا تم اپنی کتابوں میں پاتے ہو کہ تم محمد پر ایمان لاؤ گے رشد و ہدایت گمراہی سے ممتاز ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف دعوت دیتا ہوں۔

رواہ ابن اسحاق وابو نعیم

۳۰۱۳۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے خیبر فتح کردیا میں نے کہا: یا رسول اللہ! اب ہم کھجوروں سے شکم سیر ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

# باغات بٹائی پر دینا

۳۰۱۳۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کی زمین اور باغات اہل خیبر کو اس شرط پر دے دیئے کہ وہ ان کے اموال میں رسول اللہ ﷺ کے لیے کام کریں گے اور آپ کے لیے اس کا نصف ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۴۔۔۔ مکحول کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تکیہ لگا کر کھانا کھایا ٹوپی پہنی اور چہرہ اقدس پر تازگی آگئی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۳۵۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو حضرت حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مکہ میں میرا مال ہے اور میرا اہل وعیال بھی وہیں ہے میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں اور مجھے کھلی چھٹی دی جائے تاکہ آپ کے متعلق کچھ کہہ کر میں مال لے آؤں۔ رسول کریم ﷺ نے انھیں اجازت دے دی کہ جو جی چاہے کہو چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: تمہارے پاس جو کچھ ہے جمع کرو میں محمد اور اس کے ساتھیوں کی غنیمتیں خریدنا چاہتا ہوں چونکہ انھیں شکست ہوچکی ہے اور ان کے اموال چھین لیے گئے ہیں یہی افواہ مکہ میں عام کردی مسلمان سن کر کبیدہ خاطر ہوئے جبکہ مشرکین فرحاں وشاداں ہوئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جب خبر ہوئی تو پریشانی کے عالم میں ٹانگوں میں کھڑے ہونے کی سکت باقی نہ رہی پھر اپنے غلام کو حجاج رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا اور کہلوا بھیجا کہ تیرا ناس ہو تو نے کیسی خبر لائی ہے اور تو کیا کہتا پھر رہا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خیر و بھلائی کا وعدہ کر رکھا ہے حجاج رضی اللہ عنہ نے جوابا کہا: ابو الفضل رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان سے کہو کہ مجھ سے کہیں خلوت میں ملیں میرے پاس ایسی خبر ہے جس سے وہ خوش ہوجائیں گے چنانچہ غلام واپس لوٹ آیا اور آتے ہی کہا: اے ابوالفضل خوش ہوجائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ خوشی سے اچھل پڑے حتیٰ کہ غلام کی پیشانی چوم لی پھر غلام نے حجاج رضی اللہ عنہ کا پیغام دیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غلام کو انعام میں آزادی سے سرفراز کیا۔ پھر طے شدہ امر کے مطابق حجاج رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انھیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کرلیا ہے اور اہل خیبر کے اموال غنیمت کی مد میں رکھے

ہیں۔اور مسلمانوں میں ان کے حصے تقسیم کر دیئے ہیں رسول کریم ﷺ نے صفیہ بنت حیی کو اپنے لیے منتخب کیا ہے پھر صفیہ کو اختیار دیا کہ انھیں آزاد کر دیں پھر چاہے تو آپ کی زوجیت میں رہے یا اپنے خاندان سے جا ملے۔چنانچہ صفیہ رضی اللہ عنہ نے یہ اختیار اپنایا کہ انھیں آزاد کیا جائے اور اپنی زوجیت میں لے لیا جائے البتہ میں نے یہ افواہی تدبیر محض اپنا مال حاصل کرنے کے لیے کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی لہٰذا آپ تین دن تک یہ خبر مخفی رکھیں پھر جیسے چاہیں افشا کریں چنانچہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے مال ومتاع جمع کیا جس میں زیورات بھی تھے بیوی نے حجاج رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا پھر حجاج رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنے کی تیاری کی۔

تین دن کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے کہا: تمہارے خاوند نے کیا کیا بیوی نے کہا وہ تو فلاں دن یہاں سے روانہ ہو گیا ہے اے ابوالفضل اللہ تعالیٰ آپکو پریشان نہ کرے یقیناً یہ خبر سن کر ہم بھی پریشان ہوئے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جبکہ حالات وہی ہیں جو ہم چاہتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کو فتح میں دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے اگر تمہیں اپنے خاوند کی ضرورت ہے تو اس کے پاس چلی جاؤ۔حجاج رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا بخدا! میں آپ کو سچا سمجھتی ہوں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا میں سچ کہتا ہوں حقیقت وہی ہے جو میں نے تمہیں بتادی ہے پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ قریش کی ایک مجلس کے پاس گئے جبکہ قریش کہہ رہے تھے اے ابوالفضل تمہیں خیر و بھلائی ملے عباس رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اللہ کا شکر ہے مجھے صرف اور صرف خیر و بھلائی ہی ملی ہے مجھے حجاج بن علاط نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خیبر کا علاقہ اپنے رسول کے لیے فتح کر دیا ہے اور اس کے حصے بھی مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے ہیں اور رسول کریم ﷺ نے صفیہ کو اپنے لیے منتخب کیا ہے حجاج نے مجھ سے مطالبہ کیا تھا کہ میں تین دن تک حقیقت حال مخفی رکھوں وہ تو اس طرح کی افواہ پھیلا کر اپنا مال یہاں سے لے جانا چاہتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی پریشانی کو مشرکین پر پلٹ دیا اور مسلمان یہ خبر سن کر فرحاں و شاداں ہو گئے مسلمان جمگھٹا بنا کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو حقیقتِ حال سے آگاہ کیا سن کر مسلمان خوش ہو گئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو رسوا کیا۔

رواہ احمد بن حنبل وابویعلیٰ والطبرانی وابونعیم وابن عساکر وروی النسائی بعضہ

# غزوہ حدیبیہ

۳۰۱۳۶ ...... واقدی کی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حدیبیہ کی فتح سے بڑھ کر اسلام میں کوئی اور فتح عظیم نہیں۔لیکن اس دن مسلمانوں کی آراء کوتاہ تھیں بندے تو جلد باز ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ جلد بازی سے پاک ہے حتیٰ کہ معاملات رب تعالیٰ کے مرضی کے مطابق ہوئے میں نے سہیل بن عمرو کو حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا کہ وہ ذبح گاہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب کھڑا اونٹوں کو آپ کے قریب کر رہا تھا جبکہ آپ ﷺ اپنے دست اقدس سے اونٹوں کا نحر کر رہے تھے پھر حجام کو بلوا کر سر منڈوایا۔میں نے سہیل کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کے بال مبارک چن رہا تھا میں نے اسے دیکھا آپ کے موئے مبارک وہ اپنی آنکھوں پر لگا رہا تھا جبکہ مجھے حدیبیہ کے دن اس کی وہ بات بھی یاد ہے کہ وہ معاہدہ نامہ کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھوانے سے انکار کر رہا تھا اور محمد رسول اللہ ﷺ لکھوانے سے بھی انکار کر رہا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس نے سہیل کو اسلام کی ہدایت سے مالا مال کیا۔رواہ ابن عساکر

۳۰۱۳۷ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کی اور انھیں کچھ دیا بھی اگر اللہ کے پیغمبر ﷺ مجھ پر کسی اور شخص کو امیر مقرر کرتے اور وہ وہی کچھ کرتا جو اللہ کے پیغمبر نے کیا ہے میں قطعاً اس کی بات سنتا اور نہ اس کی اطاعت کرتا، آپ ﷺ نے مشرکین کی یہ شرط تسلیم کر لی کہ کفار سے جو شخص مسلمانوں سے آملے گا مسلمان اسے واپس کر دیں گے اور اور جو شخص کفار سے جا ملے گا کفار اسے واپس نہیں کریں گے۔رواہ ابن سعدہ وسند صحیح

۳۰۱۳۸ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر صلح سے قبل کچھ غلام رسول اللہ ﷺ کی طرف نکل کر آئے آپ ﷺ کو ان

غلاموں کے آقاؤں نے خط لکھا کہ یہ لوگ تمہارے دین میں راغب ہو کر نہیں آئے وہ تو غلامی سے بھاگ کر تمہارے پاس آئے ہیں کچھ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ان کے آقاؤں نے سچ کہا ہے آپ انھیں واپس کر دیں رسول کریم ﷺ سخت غصہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت قریش! میں تمہیں حق بات سے باز رہتے کیوں دیکھ رہا ہوں حتیٰ کہ رب تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے شخص کو مسلط کر دے جو تمہاری گردنیں مارے آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ بندے ہیں جبکہ صلح کے بعد کچھ اور غلام نکل کر آپ کے پاس آئے آپ نے شرط معاہدہ کے مطابق انھیں کفار کی طرف واپس کر دیا۔ رواہ ابو داؤد وابن جریر وصححہ والبخاری ومسلم والضیاء

۳۰۱۳۹ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کو بیت اللہ میں جانے سے روک دیا گیا تو آپ نے اہل مکہ کے ساتھ صلح کر دی اور اس کی شرائط میں یہ تھا کہ آئندہ صرف تین دن رہیں مسلمان تلواریں نیام میں کر کے آئیں اہل مکہ سے اپنے ساتھ کسی شخص کو نہیں لے کر جائیں گے اور جو شخص مکہ میں رہنا چاہے اسے نہیں روکیں گے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ شرائط لکھ دو چنانچہ معاہدہ نامہ کی ابتداء یوں کی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے مشرکین نے اسے پر اعتراض کیا کہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول تسلیم کرتے آپ کی اتباع کر لیتے البتہ یوں لکھو "محمد بن عبداللہ" آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ محمد رسول اللہ مٹادو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بخدا! میں نہیں مٹاؤں گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ جگہ مجھے دکھاؤ چنانچہ آپ نے اپنے دست اقدس سے مٹا دیا اور اس کی بجائے ابن عبداللہ لکھوایا چنانچہ تین دن تک قیام کیا جب تیسرا دن ہوا مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے صاحب سے کہو: آج شرط کا تیسرا اور آخری دن ہے لہٰذا ان سے کہو کہ چلے جائیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا: آپ نے فرمایا: جی ہاں چنانچہ آپ یہاں سے کوچ کر گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۴۰ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر حدیبیہ اترے جو لوگ پہلے پہنچے انھوں نے پانی پی لیا جبکہ بعد میں آنے والوں کے لیے پانی نہ بچا نبی کریم ﷺ کنویں پر بیٹھے پھر ڈول منگوایا پانی لیا اور کلی کر کے کنویں میں پانی ڈالا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی چنانچہ کنویں کا پانی وافر ہو گیا حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۴۱ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ۔ (۱۴۰۰) سو تھی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۰۴۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کی تعداد پندرہ (۱۵) سو تھی۔ ابو نعیم فی المعرفۃ

۳۰۱۴۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہماری تعداد ۱۴ سو تھی اس دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم آج اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابو نعیم

## حدیبیہ کے مقام پر کرامت کا ظہور

۳۰۱۴۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگوں کو شدت پیاس نے سخت تنگ کیا حتیٰ کہ قریب تھا کہ ان کی گردنیں جھڑ جائیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ہم ہلاک ہو گئے آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں میرے ہوتے ہوئے تم ہلاک نہیں ہو گے پھر آپ نے ڈول میں ہاتھ ڈالا ڈول میں مد بھر پانی تھا اس میں انگلیاں پھیلا دیں قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے میں نے کنویں میں پھوٹ پھوٹ کر پانی جاتے دیکھا جو آپ ﷺ کی انگلیوں کے بیچ سے نکل رہا تھا آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے زندہ ہو جا پھر ہم نے سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی سواریوں کو بھی پلایا اپنی مشکیزے بھی بھر لئے رسول کریم ﷺ ہمیں دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا نبی اور اس کا رسول ہوں جو شخص بھی صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا کسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس دن تمہاری تعداد کیا تھی؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چودہ سو (۱۴۰۰) تھے اگر یہ لوگ متنی جاتے تو ان کے لیے کافی ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۴۵ ''مسند جریر بجلی'' جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو قریش کی طرف سے خبر ملی کہ انھوں نے خالد بن ولید کی کمان میں کچھ شہسوار رسول اللہ ﷺ کی راہ میں روڑے اٹکانے کے لیے بھیجے رسول کریم ﷺ نے ان سے مڈبھیڑ کرنا اچھا نہ سمجھا آپ ﷺ ان پر رحم دل تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کون شخص ہے جو متبادل راستے میں ہماری راہنمائی کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر فدا ہو اس کام کے لیے میں تیار ہوں۔ چنانچہ ہم نے یہ راستہ چھوڑ دیا اور متبادل راستے پر چلتے ہوئے ہم حدیبیہ آن پہنچے حدیبیہ ایک کنواں ہے اس میں آپ نے ایک یا دو تیر ڈالے پھر کنویں میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا حتیٰ کہ پانی اتنا اوپر آگیا کہ اگر ہم چاہتے چلو بھر لیتے۔ رواہ الطبرانی

۳۰۱۴۶ ناجیہ بن جندب بن ناجیہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام غمیم پہنچے رسول کریم ﷺ کو خبر پہنچی کہ قریش نے خالد بن ولید کی کمان میں گھوڑ سواروں کا لشکر دے کر رسول کریم ﷺ کی راہ میں رکاوٹ بنانے کے لیے بھیجا آپ ﷺ نے ان کے مدمقابل ہونا اچھا نہ سمجھا آپ کو ان پر رحم بھی آ رہا تھا آپ نے فرمایا: کون شخص ہمیں متبادل راستے پر لے جائے گا میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اس کام کے لیے میں تیار ہوں چنانچہ میں لشکر کو متبادل راستے پر لے کر چلا اور یوں ہم راستہ طے کرتے ہوئے حدیبیہ آ پہنچے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک یا دو تیر کنویں میں ڈالے پھر اس میں لعاب ڈالا پھر دعا کی کنواں پانی سے پھوٹ پڑا اگر ہم چاہتے اپنے پیالے بھر لیتے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابو نعیم

۳۰۱۴۷ ''رفاعہ بن عرابہ جہنی کی روایت ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مقام کدید پہنچے تو کچھ لوگ آپ ﷺ سے اپنے گھر والوں کے پاس جانے کی اجازت چاہنے لگے آپ ﷺ انھیں اجازت دیتے رہے اور فرمایا: اس درخت کا کیا حال ہے جو اللہ کے رسول کے قریب ہے وہ غم سے نڈھال ہے اس کے بعد ہم نے جسے بھی دیکھا وہ رو رہا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص بھی آپ سے اجازت چاہے وہ بے وقوف ہے پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں قسم کھاتا ہوں آپ جب قسم اٹھاتے یوں کہتے: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے تم میں سے جو شخص بھی دولت ایمان سے بہرہ مند ہوا اور پھر وہ درستی پر رہے جنت میں جائے گا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا اور انھیں کوئی عذاب نہیں ہوگا میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت میں اسوقت تک نہیں داخل ہو گے جب تک تم جنت کا حق نہیں ادا کرو گے یہی حال تمہاری بیویوں اور اولاد کا ہے پھر جب نصف رات یا تہائی رات گذر چکی فرمایا: اللہ تعالیٰ اسوقت آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے اور کہتا ہے: مجھ سے جو شخص بھی مانگتا ہے میں اسے عطا کرتا ہوں، جو بھی مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جو بھی مجھ سے بخشش طلب کرتا ہے میں اس کی بخشش کرتا ہوں حتیٰ کہ اسی حال میں فجر ہو جاتی ہے۔ رواہ احمد بن حنبل والدارمی وابن خزیمة وابن حبان والطبرانی

۳۰۱۴۸ ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: ہم غزوہ حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے آپ ﷺ نے سو اونٹوں کا نحر (ذبح) کیا ہم تعداد میں سترہ سو (۱۷۰۰) تھے ہمارے پاس اسلحہ اور گھوڑے بھی تھے آپ کے اونٹوں میں ابوجہل کے اونٹ بھی تھے آپ حدیبیہ جا اترے وہیں قریش نے صلح کی کہ یہی جگہ ہدیوں کے ذبح کرنے کا مقام ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۴۹ ایاس بن سلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبدالعزی اور مکرز بن حفص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تاکہ آپ سے صلح کریں جب رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سہیل بھی ہے تو فرمایا: مشرکین نے تمہارے معاملے کو اور آسان کر دیا ہے تمہارے پاس رشتہ داری کا واسطہ لے کر صلح کرنے آئے ہیں لہٰذا قربانی کے اونٹوں کو اٹھاؤ اور زور زور سے تلبیہ کہو شاید یوں ان کے دل نرم ہو جائیں چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تلبیہ کیا جس سے مضافات کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ چنانچہ یہ لوگ آئے اور صلح کی درخواست کی چنانچہ لوگ اسی لے دے میں مصروف تھے کہ مسلمانوں میں بھی کچھ مشرکین تھے اور مشرکین میں بھی کچھ مسلمان تھے ابوسفیان نے معاہدہ توڑا یکایک دیکھتے ہیں کہ وادی جنگجوؤں اور اسلحہ سے اٹی پڑی ہے سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں چھ مشرکین کو ہانکتے ہوئے لے آیا جبکہ وہ مسلح تھے وہ اپنے نفع ونقصان سے یکسر بے نیاز تھے میں انھیں ہانکتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس لے آیا

آپ ﷺ نے ان سے ساز وسامان چھینا اور نہ انھیں قتل کیا بلکہ معاف کر دیا ہم جھپٹا مار کر مشرکین کے قبضے سے مسلمانوں کو چھڑا لائے ان کے قبضے میں ایک مسلمان بھی نہ چھوڑا پھر قریش نے سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبدالعزی کو صلح کے لیے بھیجا جبکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو صلح کے لیے بھیجا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صلح نامہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ساتھ صلح کی ہے ان شرائط پر کہ دھوکا دہی اور چوری چکاری نہیں ہوگی یہ کہ محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا تجارت کی غرض سے مکہ آئے وہ امن میں ہوگا اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہوگا قریش میں سے کوئی شخص اگر مصر یا شام جاتے ہوئے مدینہ سے گزرے اور وہ تجارت کے لیے جا رہا ہوں وہ امن میں ہوگا اور اس کی جان اور مال محفوظ ہوگا یہ کہ قریش میں سے کوئی شخص اگر محمد کے پاس چلا جائے اسے واپس کیا جائے گا اور محمد کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص قریش کے پاس آجائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا اس شرط پر مسلمانوں کا غصہ دوبالا ہو گیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے جو شخص قریش کے ساتھ جا ملے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کرے اور ان میں سے جو شخص ہمارے پاس آجائے ہم اسے واپس کر دیں گے چونکہ اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب اور نمایاں کرنا چاہتا ہے نیز صلح نامہ میں یہ شرط بھی رکھی گئی کہ اس سال واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور اسی مہینہ میں آئیں ہمارے پاس گھوڑوں پر سوار اور مسلح ہو کر نہ آئیں البتہ مسافر جتنا سامان ساتھ رکھ سکتے ہیں تین دن تک رہیں پھر واپس چلے جائیں یہ کہ ذبح کے اونٹوں کے لیے یہی جگہ ہو ہمارے پاس نہ لائیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہم اونٹوں کو ہانکتے ہیں تم انھیں آگے سے واپس کرنا چاہتے ہو۔

۳۰۱۵۰ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے دن ہماری تعداد چودہ سو یا تیرہ سو تھی اس دن قبیلہ اسلم مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ و ابونعیم فی المعرفۃ

۳۰۱۵۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلح کی ان میں سے ایک سہیل بن عمرو بھی تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سہیل نے کہا: ہم نہیں جانتے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے وہی لکھو جو ہم جانتے ہیں یعنی ''باسمک اللھم'' آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: محمد رسول اللہ کی جانب سے قریش نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے آپ کا اعتبار کر لیتے البتہ اس کی بجائے محمد بن عبداللہ لکھوا آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو: محمد بن عبداللہ قریش نے نبی کریم ﷺ پر یہ شرط عائد کی کہ آپ کے ساتھیوں میں سے جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے اور جو شخص ہم میں سے آپ کے پاس چلا جائے گا آپ اسے واپس کرنے کے مجاز ہوں گے صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم یہ شرط بھی لکھ دیں؟ فرمایا: جی ہاں ہم میں سے جو شخص ان کے پاس چلا جائے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے تو عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

## مراسیل عروہ

۳۰۱۵۲ ... عروہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ حدیبیہ اترے قریش میں کھلبلی مچ گئی رسول اللہ کریم ﷺ نے کسی آدمی کو مکہ بطور ایلچی بھیجنا چاہا آپ نے اس کام کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا تا کہ انھیں بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں قریش پر لعنت بھیجتا ہوں بنی کعب کا کوئی شخص مکہ میں نہیں جو مجھے اذیت پہنچانے پر غصہ ہو آپ عثمان کو بھیج دیں چونکہ مکہ میں ان کے رشتہ دار ہیں وہ سفارت اچھی طرح سے کریں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہی کو قریش کی پاس بھیجا اور فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ ہم جنگ کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں نیز انھیں اسلام کی دعوت دو اور مکہ میں مومن مردوں اور مومن عورتوں کے پاس جاؤ انھیں بشارت دو کہ فتح عنقریب نصیب ہونے والی ہے انھیں خبر دو کہ اللہ تعالیٰ عنقریب دین حق کو غالب کر دے گا حتیٰ کہ دین اسلام کا نام لیوا کوئی شخص نہیں چھپے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رخصت ہوئے اور مقام بلدح میں قریش کے پاس سے گزرے قریش نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ آپ رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں دعوت اسلام دوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاؤں نیز میں تمہیں یہ خبر کرنے آیا ہوں کہ ہم لوگ کسی شخص سے جنگ کرنے نہیں آئے ہم تو عمرہ کے لیے آئے ہیں قریش نے کہا: ہم نے تمہاری بات سن لی اپنا کام کرو اتنے میں ابان بن سعید بن العاص کھڑا ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہا اپنے گھوڑے پر زین درست کی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گھوڑے پر سوار کیا آپ رضی اللہ عنہ کو پناہ دی اور خود ان کے پیچھے سوار ہوگیا حتیٰ کہ مکہ آن پہنچے پھر قریش نے بدیل بن ورقاء خزاعی اور بنی کنانہ کے ایک شخص کو بھیجا پھر عروہ بن مسعود ثقفی آیا (پھر پوری حدیث ذکر کی) پھر عروہ قریش کے پاس آیا اور کہا: محمد اور اس کے ساتھی عمرہ کے لیے آئے ہیں لہٰذا انھیں بیت اللہ میں عمرہ کے لیے جانے دو پھر قریش نے سہیل بن عمرو، حویطب بن عبدالعزیٰ اور مکرز بن حفص کو صلح کے لیے بھیجا انھوں نے آکر رسول کریم ﷺ کو صلح اور معاہدہ کی دعوت دی جب فریقین ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور مشرکین کے پاس جو مسلمان تھے وہ بھی صلح کے انتظار میں تھے اسی اثناء میں فریقین میں سے کسی شخص نے دوسرے فریق کو تیر مارا اور یوں جنگ چھڑ گئی فریقین ایک دسرے پر تیر اور پتھر برسانے لگے چنانچہ فریقین نے ایک دوسرے کے ایلچیوں کو گرفتار کرلیا مسلمانوں نے سہیل بن عمرو اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا اور مشرکین نے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پکڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو (مر مٹنے کی) بیعت کے لیے بلایا، ایک منادی نے اعلان کیا کہ جبرئیل امین رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور آپ کو بیعت کا حکم دیا ہے لہٰذا اللہ کا نام لے کر نکلو اور بیعت کرو مسلمانوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بیعت کے لیے لپک پڑے جبکہ رسول کریم ﷺ ایک درخت کے نیچے کھڑے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس شرط پر بیعت کی کہ بھاگیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو مرعوب کیا اور انھوں نے جن مسلمانوں کو گرفتار کرلیا تھا انھیں چھوڑ دیا اور صلح اور معاہدہ کی دعوت دینے لگے۔

مسلمان کہنے لگے جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے واپس لوٹنے سے پہلے کہ عثمان رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی طرف ہم سے نکل کر جاچکے ہیں انھوں نے بیت اللہ کا طواف کرلیا ہوگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میرا گمان نہیں کہ عثمان نے بیت اللہ کا طواف کیا ہو اور ہم یہاں محصور ہوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! انھیں طوف کرنے میں کیا ممانعت ہے حالانکہ وہ بیت اللہ تک پہنچ گئے ہیں فرمایا: میرا گمان ہے کہ وہ طواف نہیں کرے گا تاوقتیکہ ہم سب مل کر طواف نہ کریں حتیٰ کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ واپس لوٹے۔ مسلمانوں نے کہا: اے ابوعبداللہ کیا تم نے بیت اللہ کا طواف کرلیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم لوگ بدگمانی کا شکار ہوئے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک سال تک مکہ میں قیام کیے رہوں رسول اللہ ﷺ کے بغیر بیت اللہ کا طواف نہیں کروں گا حالانکہ مجھے قریش نے طواف کی دعوت دی تھی میں نے طواف کرنے سے انکار کردیا مسلمانوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ حسن ظن رکھتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر وابن ابی شیبة

۳۰۱۵۳ ... ابواسامہ ھشام اپنے والد عروہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ حدیبیہ کی طرف نکل پڑے صلح حدیبیہ کا واقعہ شوال کے مہینہ میں رونما ہوا چنانچہ جب آپ ﷺ عسفان پہنچے تو آپ کو بنی کعب کا ایک شخص ملا اس نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے قریش کو اس حال میں چھوڑا ہے کہ انھوں نے اپنے تمام خاندان آپ کے خلاف جمع کرلیے ہیں اور انھیں گوشت میں بنایا گیا چورا کھلایا جاتا ہے وہ آپ کو بیت اللہ سے روکنا چاہتے ہیں جب رسول کریم ﷺ عسفان میں نمودار ہوئے تو آپ ﷺ کی قریش کے چھوٹے سے لشکر سے مڈبھیڑ ہوگئی اس کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھی آپ نے خالد بن ولید کی خبر پاتے ہی راستہ تبدیل کردیا حتیٰ کہ مقام غمیم پر پہنچے اور یہاں پہنچ کر لوگوں سے خطاب کیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: امابعد! قریش نے تمہارے خلاف انڈے بچے جمع کرلیے ہیں اور تمہیں بیت اللہ کے پاس جانے سے روکنا چاہتے ہیں۔ تم لوگ جو بہتر سمجھتے ہو مجھے مشورہ دو ہم اہل مکہ کی سرکوبی کرنا چاہتے ہو یا ان قبائل کی جنھوں نے اہل مکہ کی معاونت کی ہے کی عورتوں اور بچوں پر چھاپہ مارنا چاہتے ہو یوں قریش ان کے معاونین شکست خوردہ ہوجائیں گے اگر اہل مکہ ہمارا پیچھا کریں گے رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل کرے گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل مکہ پر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا اور آپ کو غلبہ عطا کرے گا جبکہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! بخدا! ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں کہ انھوں نے اپنے نبی سے کہا تھا: تم

اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جنگ لڑو ہم یہیں بیٹھے رہیں گے لیکن ہم یوں کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا رب جنگ کے لیے جائیں ہم آپ کے شانہ بشانہ لڑیں گے چنانچہ رسول کریم ﷺ مکہ پہنچنے کے ارادہ سے چل پڑے جب حرم کے قریب پہنچے آپ کی جدعاء نامی اونٹنی بیٹھ گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے: اونٹنی تھک گئی جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! اونٹنی نہیں تھکی اسے تو اسی ذات نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے جس نے ہاتھیوں کو آگے جانے سے روک دیا تھا مجھے قریش حرم پاک کی تعظیم کی دعوت دیں اور مجھ سے آگے بڑھ جائیں ایسا نہ ہونے پائے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا جبکہ آپ گھاٹی میں دائیں طرف مڑ گئے اسی جگہ کو ذات الحنظل کہا جاتا ہے حتی کہ آپ حدیبیہ میں آن پہنچے۔ جوں ہی حدیبیہ پہنچے لوگوں نے شدت پیاس کی شکایت کی جبکہ کنویں میں پانی برائے نام تھا آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیا اور فرمایا: اسے کنویں میں گاڑ دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کنویں میں تیر گاڑا کنواں پانی سے پھوٹ پڑا پانی کافی اوپر آ گیا حتی کہ لوگ پانی سے سیر ہو گئے جب قریش نے شور سنا تو انھوں نے بنی حیس کا ایک شخص بھیجا یہ وہ لوگ تھے جو حرم کے جانوروں کی تعظیم کرتے تھے اس نے کہا: جانوروں کو بھیج دو جب اس نے مسلمانوں کی طرف سے کوئی جواب نہ سنا واپس قریش کے پاس چلا گیا اور کہا: اے میری قوم! مسلمانوں نے حرم کے جانوروں کو نشان زدہ کر کے لایا ہے ان کے گلوں میں قلانڈال رکھے ہیں قریش کو ڈرایا دھمکایا اور بیت اللہ کے پاس آنے والوں کی تعظیم کرنے کی ہدایت کی قریش نے اسے سخت وست کہا اور انھیں گالیاں دیں اور کہا: تو گنوار ہے اور اجڈ ہے ہم تجھ پر تعجب نہیں کرتے ہمیں خود اپنے اوپر تعجب ہے جو تمہیں قبل از یں مسلمانوں کے پاس بھیجا میں تم یہیں بیٹھ جاؤ۔

پھر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی سے کہا: تم محمد کے پاس جاؤ اور اپنے پیچھے خیال رکھنا عروہ چل پڑا اور رسول کریم ﷺ کے پاس آ گیا اور کہا: اے محمد! میں نے عرب کا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تمہاری طرح چلا ہو تم اپنے نام لیواؤں کو لے کر آئے ہو اور اپنے خاندان کو ختم کرنا چاہتے ہو تمہیں معلوم ہے کہ میں کعب بن لوی کے پاس سے آ رہا ہوں انھوں نے چیتوں کی کھالیں پہن لی ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ تم جس طرح بھی ان سے تعرض کرو گے وہ اسی طرح تم سے پیش آئیں گے یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہم جنگ وجدل کے لیے نہیں آئے البتہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں اور ذبح کے لیے جانور لائے ہیں تم اپنی قوم کے پاس جاؤ تمہاری قوم اونٹ پالتی ہے اور اونٹ لڑائی سے دور بھاگتے ہیں اب ان کے لیے جنگ میں کوئی بھلائی نہیں چونکہ جنگ ان میں سے چیدہ چیدہ افراد کو ہڑپ کر چکی ہے بیت اللہ تک پہنچنے میں میری رکاوٹ نہ ہونا کہ ہم عمرہ ادا کریں اور لائے ہوئے جانور ذبح کر لیں وہ میرے اور اپنے درمیان مدت مقرر کر دیں ان کی عورتیں اور بچے امن میں ہوں گے مجھے اور لوگوں کو چھوڑ دیں بخدا! میں اس دعوت پر میں ہر گورے اور کالے سے لڑوں گا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پر غلبہ عطا کرے اگر لوگوں نے مجھے پالیا تو یہی ان کی چاہت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر غلبہ دے دیا تو انھیں اختیار ہے (یا تو حد سے بڑھتے ہوئے جنگ کرتے رہیں یا اسلام میں داخل ہو جائیں عروہ یہ گفتگو سن کر واپس لوٹ گیا اور کہا: اے لوگو! تم جانتے ہو کہ سطح زمین پر مجھے تم سے زیادہ محبوب کوئی قوم نہیں تم میرے بھائی ہو اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو میں نے محبت میں تمہارے لیے لوگوں سے مدد طلب کی جب لوگوں نے تمہاری مدد نہ کی میں اپنے اہل وعیال کو لے کر تمہارے پاس آ گیا تاکہ تمہاری غمخواری کر سکوں بخدا! تمہارے بعد مجھے زندگی سے کوئی لگاؤ نہیں تم جانتے ہو میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں میں نے بڑے بڑے سرداروں کو دیکھا ہے، اللہ کی قسم میں نے عقیدت تعظیم واجلال کا جو منظر محمد کے ساتھیوں میں دیکھا وہ کسی بادشاہ یا سردار کے ہاں نہیں دیکھا۔ جب تک اس کے ساتھی اجازت نہ لیں بات نہیں کرتے اگر محمد اجازت دے تب وہ بات کرنے پاتے ہیں، اگر وہ اجازت نہ دے خاموش رہتے ہیں، جب وہ وضو کرتا ہے تو اس کے غسالہ کو اس کے ساتھی سروں پر ملتے ہیں، جب قریش نے عروہ کی گفتگو سنی تو رسول کریم ﷺ کی طرف سہیل بن عمرو اور مکرز بن حفص کو بھیجا اور کہا: محمد کے پاس جاؤ اور دیکھو جو کچھ عروہ نے کہا ہے اگر سچ ہے تو اس سے صلح کر لو اور کہو کہ اس سال واپس چلے جائیں اور بیت اللہ کے پاس کوئی نہ جائے چنانچہ سہیل اور مکرز نبی کریم ﷺ کے پاس آ گئے حالات دیکھ کر صلح کی پیشکش کی آپ نے صلح قبول کر لی اور فرمایا لکھو، بسم اللہ الرحمن الرحیم: قریش نے کہا: بخدا! ہم یہ کسی طرح بھی نہیں لکھیں گے فرمایا کیوں؟ قریش نے کہا: ہم تو "بسمک اللھم" لکھیں گے فرمایا چلو یہی لکھو قریش نے بسم اللہ کے بجائے یہ کلمات لکھے پھر فرمایا: لکھو یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا ہے قریش نے کہا: بخدا ہمیں تو اسی میں اختلاف ہے فرمایا: پھر میں کیا لکھوں قریش نے

کہا: محمد بن عبداللہ لکھو یہی بہتر ہے فرمایا یہی لکھو" چنانچہ یہی لکھا لیا ان کی شرائط میں تھا کہ دھوکا اور فریب نہیں ہوگا یہ کہ جو شخص تمہارے پاس چلا جائے گا تم اسے واپس کروگے اور جو شخص ہمارے پاس آئے گا ہم اسے واپس نہیں کریں گے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے ساتھ داخل ہوگا وہ میری شرائط میں برابر کا شریک ہوگا قریش نے بھی یہی بات کہی: بنو کعب نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ ہیں، جبکہ بنو بکر نے کہا: ہم قریش کے ساتھ ہیں اسی اثناء میں ابوجندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے آئے مسلمانوں نے کہا: ابوجندل ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے حصہ میں ہے سہیل نے کہا: یہ میرے حصہ کا آدمی ہے پھر کہا: چلو صلح نامہ پڑھو۔ چنانچہ صلح نامہ کی رو سے ابوجندل رضی اللہ عنہ مشرکین کے حصہ میں آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجندل! یہ ہے تلوار اور وہ بھی تو ایک آدمی ہے سہیل نے کہا: اے عمر تم نے مجھ پر ظلم کیا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے مجھے ھبہ کردو سہیل نے انکار کیا فرمایا: چلو اسے میری پناہ میں دے دو اس کا بھی انکار کیا مکرز نے کہا: اے محمد ﷺ میں نے اسے تمہاری پناہ میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

## حدیبیہ کے سفر کا تذکرہ

۳۰۱۵۴　خالد بن مخلد، عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز انصاری ابن شہاب عروہ بن زبیر کہتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ اٹھارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے نکلے آپ نے خزاعہ سے ناجیہ کو بطور جاسوس روانہ کیا جب آپ غدیر اشطاط پر پہنچے تو آپ کے جاسوس نے یہ اطلاع کی کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی نے آپ کے لیے لشکر عظیم جمع کرلیا ہے وہ آپ کے سفر کی خبر سن چکے ہیں میں نے انھیں اجتماعی طور پر کھاتے پیتے چھوڑا ہے۔ نیز خالد بن ولید مقدمۃ الجیش کے سواروں کو لے کر آچکا ہے رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ تمہیں قریش کی خبر معلوم ہو چکی ہے نیز خالد بن ولید بھی مقدمۃ الجیش کے ساتھ مقام غمیم میں آن پہنچا ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم اپنی راہ پر چلتے جائیں اور جو ہماری راہ میں رکاوٹ ہے اس سے جنگ کریں یا یہ رائے دیتے ہو کہ ہم متبادل راستہ اختیار کرلیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! حقیقت میں فیصلہ آپ کا فیصلہ ہے۔ اور قابل عمل رائے آپ ہی کی رائے ہے چنانچہ مسلمانوں نے متبادل راستہ اختیار کیا حتی کہ خالد بن ولید نے مسلمانوں کی غبار بھی نہ پائی حتی کہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے اونٹنی مقام بلدح پر پہنچی اور بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: اونٹنی بیٹھ گئی چنانچہ اونٹنی اٹھنے نہیں پاتی تھی لوگوں نے کہا: اونٹنی بیٹھ گئی آپ نے فرمایا: بخدا! یہ اس کی عادت نہیں البتہ اسے ہاتھیوں کو روکنے والے نے آگے بڑھنے سے روک دیا ہے پھر آپ نے فرمایا: بخدا! قریش مجھ سے جس ایسے امر کی درخواست کریں گے کہ جس میں شعار اللہ کی تعظیم ہوتی ہو میں ضرور اسکو منظور کروں گا یہ کہہ کر اونٹنی کو کوچا دیا فوراً اٹھ کھڑی ہوئی وہاں سے ہٹ کر آپ نے حدیبیہ میں قیام کیا گرمی کا موسم تھا پیاس کی شدت ہوئی پانی قلیل تھا گڑھے میں جس قدر پانی تھا وہ کھینچ لیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کردیا اور فرمایا: اسے گڈھے میں گاڑ دو اسی وقت پانی جوش مارنے لگا اور پورا لشکر سیراب ہوگیا۔

اسی دوران بدیل بن ورقاء خزاعی آپ کے پاس سے گزرا اور اس کے ساتھ اس کی قوم کے چند سوار بھی تھے بدیل نے کہا: اے محمد! آپ کی قوم (قریش) نے نواحی حدیبیہ میں پانی کے بڑے بڑے چشموں پر آپ کے مقابلہ کے لیے لشکر عظیم جمع کیا ہے کہ آپ کو کسی طرح مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں کھاتے پیتے ہیں (یعنی طویل قیام کا ارادہ ہے) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے بدیل، ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہم تو عمرہ کرنے کے لیے آئے ہیں تا کہ بیت اللہ کا طواف کریں اگر وہ چاہیں تو میں ان کے لیے صلح کی ایک مدت مقرر کردوں اس مدت میں کوئی ایک دوسرے سے تعرض نہ کرے، اور مجھ کو اور عرب کو چھوڑ دیں اگر میں لوگوں پر غالب آ جاؤں تو چاہیں اس دین میں داخل ہو جائیں اگر بالفرض عرب غالب آجائیں تو تمہاری تمنا پوری ہوگئی۔

بدیل نے کہا: یہ پیغام میں قریش تک پہنچائے دیتا ہوں حتی کہ جب بدیل قریش کے پاس پہنچا تو انھوں نے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟

کہا میں تمہارے پاس رسول کریم ﷺ کے پاس سے آیا ہوں اگر تم چاہو تو اس کی سنی ہوئی بات تمہیں کہوں چنانچہ قریش کے چند نا ہنجار لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی کوئی بات سننے کی حاجت نہیں جبکہ سمجھدار اور دانا لوگوں نے کہا: نہیں بلکہ ہمیں خبر دو چنانچہ بدیل نے ساری بات سنائی اور مدت صلح کا بھی تذکرہ کیا۔

کفار قریش میں اس دن عروہ بن مسعود ثقفی بھی تھا اس نے اچھل کر کہا: اے جماعت قریش کیا تم مجھ سے کوئی بدگمانی رکھتے ہو کیا میں تمہارے لئے بمنزلہ باپ کے اور تم میرے لیے بمنزلہ اولاد کے نہیں کیا میں اہل عکاظ کو تمہاری مدد کے لیے دعوت نہیں دے چکا؟ جب انھوں نے تمہاری مدد سے انکار کیا تو میں اپنی جان اور اپنی اولاد لے کر تمہارے پاس حاضر ہوگیا؟ قریش نے کہا: بلاشبہ تم نے یہ سب کچھ کیا عروہ نے کہا: لہٰذا یہ بدیل جو پیغام لایا ہے اور اسے رسول اللہ ﷺ نے تمہارے اوپر پیش کیا ہے اسے بغیر لیت ولعل کے قبول کرو مجھے محمد کے پاس بھیجو تا کہ میں اس سے مل کر اس معاملہ میں گفتگو کروں قریش نے عروہ کو اجازت دی اور وہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہا: اے محمد یہ تمہاری قوم کعب بن لوی اور عامر بن لوی ہے یہ دودھ دینے والی اونٹنیوں کو لے کر آئے ہیں اور قسمیں کھا رہے ہیں کہ آپ کو بیت اللہ میں نہیں جانے دیں گے حتی کہ تم ان کا صفایا نہ کردوں آپ کو دو باتوں کا اختیار ہے (۱) یہ کہ تم اپنی قوم کو استحصال کردو حتی کہ قوم کے کسی فرد کو باقی نہ چھوڑو (۲) اور یہ کہ آپ سلامتی میں رہیں اور قوم کو بھی سلامت رکھیں میں مختلف قوموں کے لوگ تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں میں ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں ہوں اور نہ ہی ان کے چہرے دیکھے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غصہ میں عروہ کو گالی دی کہ تو لات کی شرمگاہ چوسیں، کیا ہم رسول کریم ﷺ کو چھوڑ دیں گے عروہ نے کہا: خدا کی قسم اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں بدلہ نہیں چکا۔ کا میں تمہیں ضرور جواب دیتا کسی وقت عروہ کو دیت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی مدد کی تھی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے تھے عروہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا جب بھی کوئی بات کرتا تو رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر یہ حالت سخت ناگوار گزری اور نیزے سے عروہ کا ہاتھ پیچھے دھکیل دیا عروہ نے کہا: یہ کون ہے لوگوں نے جواب دیا: یہ مغیرہ بن شعبہ ہیں عروہ نے کہا: اے دھوکا باز یہ تم ہو کیا میں نے تیری دھوکا دہی کو عکاظ کے بازار میں نہیں صاف کیا نبی کریم ﷺ نے عروہ سے وہی بات کہی جو بدیل سے کہی تھی۔

عروہ واپس اپنی قوم کی طرف چل دیا اور آکر کہا: اے جماعت قریش میں بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس گیا ہوں شام میں قیصر کے پاس گیا ہوں حبشہ میں نجاشی کے پاس گیا ہوں اور عراق میں کسریٰ کے پاس گیا ہوں خدا کی قسم میں نے ایسا عظیم بادشاہ کوئی نہیں دیکھا چنانچہ محمد کے ساتھیوں میں کوئی شخص ایسا نہیں جو اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے یا اس کے سامنے کوئی آواز بلند کرے محمد کے وضو کے غسالہ پر اس کے ساتھی مرتے ہیں لہٰذا بدیل تمہارے پاس جو پیغام لایا ہے اسے بغیر کم وکاست کے قبول کرلو بلاشبہ اسی میں اچھائی ہے قریش نے عروہ سے کہا تم بیٹھ جاؤ پھر قریش نے بنی حارث بن مناف کے ایک شخص کو بلایا اسے حلیس کے نام سے پکارا جاتا تھا اس سے کہا: تم جاؤ اور حالات کا جائزہ لے کر آؤ چنانچہ حلیس چل پڑا رسول کریم ﷺ نے جب حلیس کو دیکھا فرمایا: یہ حلیس ہے اور اس کا تعلق ایسی قوم سے ہے جو بیت کی نذر کیے ہوئے جانوروں کی تعظیم کرتی ہے۔ لہٰذا اس کی راہ میں جانوروں کو کھڑا کردو۔

اس کے بعد حلیس کے متعلق اختلاف ہے ابن شہاب کی روایت ہے کہ بعض محدثین کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حلیس سے وہی بات کہی جو عروہ اور بدیل سے کہی تھی بعض کہتے ہیں کہ حلیس نے جونہی ہدی کے جانور دیکھے واپس لوٹ گیا اور قریش سے کہا: میں نے ایسی چیز دیکھی ہے کہ یہ لوگ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں پس ان کی راہوں میں رکاوٹ بننا بدبختی سے کم نہیں ہوگا قریش نے اس سے بھی کہا: تو بیٹھ جا پھر قریش نے مکرز بن حفص بن احنف جو کہ بنی عامر بن لوی سے تھا بھیجا جب نبی کریم ﷺ نے اسے دیکھا فرمایا: یہ فاجر شخص ہے اور ایک ہی آنکھ سے دیکھتا ہے آپ نے اس سے بھی وہی بات کہی جو بدیل عروہ اور اس کے ساتھیوں سے قبل ازیں کہی تھی مکرز نے قریش کو خبر کی اب کی بار قریش نے بنی عامر بن لوی سے سہیل بن عمرو کو بھیجا تا کہ وہی صلح کا معاملہ طے کرے۔ اس نے کہا: مجھے قریش نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ میں صلح نامہ لکھوں جس پر میں اور آپ راضی ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لکھو! بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا: میں اللہ اور رحمن کو نہیں جانتا البتہ وہی لفظ لکھو جو ہم لکھا کرتے تھے یعنی ''باسمک اللّٰھم'' مسلمانوں کو اس پر غصہ آیا اور کہا: ہم اس وقت تک صلح نامہ نہیں لکھتے جب تک تم رحمن اور رحیم کا اقرار نہ

کر لو سہیل نے کہا میں بھی صلح نامہ نہیں لکھوں گا حتی کہ میں یونہی واپس چلا جاؤں گا۔رسول کریم ﷺ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: **باسمک اللھم** یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے کہا: سہیل نے کہا میں اس کا اقرار نہیں کرتا اگر میں آپ کو اللہ کا رسول مانتا آپ کی مخالفت نہ کرتا آپ کی نافرمانی نہ کرتا البتہ محمد بن عبداللہ لکھو مسلمانوں کو اس پر بھی گہرا غم وغصہ ہوا۔آپ نے کاتب سے فرمایا: لکھو: محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو اتنے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یارسول اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں عرض کیا: پھر ہم کیوں اپنے دین کے معاملہ میں پستی کا مظاہرہ کریں۔فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں میں ہرگز اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک طرف کھڑے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! جواب دیا: جی ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم حق پر نہیں ہیں کیا ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟ انھوں نے بھی جواب دیا جی ہاں کہا: پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں اتنی پستی کا مظاہرہ کیوں کریں؟ فرمایا: اے عمر! اپنی رائے کو چھوڑ دو چونکہ نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گا اور نبی کریم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

صلح نامے کی شرائط میں یہ مندرجات تھے یہ کہ ہمارا کوئی شخص جو تمہارے دین پر ہو اور وہ تمہارے پاس آجائے تم اسے واپس کرنے کے مجاز ہو گے اور تمہارا جو آدمی ہمارے پاس آجائے گا ہم اسے واپس کریں گے آپ نے فرمایا: رہی یہ بات کہ ہمارا کوئی آدمی تمہارے پاس چلا جائے سو ہمیں اس کے واپس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں البتہ پہلی شرط ہمیں منظور رہے۔

اسی اثنا میں لوگ یہ شرط سن کر اس پر گفتگو کر رہے تھے اتنے میں حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹتے ہوئے نمودار ہوئے جبکہ ہاتھوں میں تلوار بھی اٹھا رکھی تھی جب سہیل نے ان کا اوپر اٹھایا کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اپنا بیٹا ہے سہیل نے کہا: یہ ہمارے صلح نامہ کا پہلا فیصلہ ہوگا لہٰذا آپ اسے واپس کردیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سہیل ہم نے صلح نامہ ابھی مکمل نہیں کیا ہے سہیل نے کہا: میں کسی بات پر آپ کے ساتھ صلح نہیں کرتا حتی کہ تم لوگ اسے واپس نہ کرو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اسے واپس لے جاؤ، ابوجندل رضی اللہ عنہ نے نہایت حسرت سے مسلمانوں سے کہا: اے مسلمانو! کیا مجھے مشرکین کے پاس واپس لوٹایا جائے گا یوں مشرکین مجھے میرے دین میں سخت آزمائشوں میں مبتلا کردیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوجندل رضی اللہ عنہ کے ساتھ چمٹ گئے جبکہ سہیل نے ابوجندل رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی طرف کھینچنے لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے یہ بھی تو ایک آدمی ہے اور تمہارے پاس تلوار ہے چنانچہ اس شرط کی پاداش میں مشرکین سے جو شخص بھی مسلمانوں کے پاس آتا آپ اسے واپس لوٹا دیتے یوں واپس جانے والوں کی اچھی خاصی جماعت اکٹھی ہوگئی ان میں حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ بھی تھے انھوں نے ساحل سمندر کے قریب ایک جگہ اقامت اختیار کرلی اور قریش کا جو قافلہ بھی شام تجارت کے لیے جاتا اسے لوٹ لیتے قریش نے تنگ آکر نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ جن لوگوں کو واپس کرتے رہے ہیں انھوں نے ہماری ناک میں دم کردیا ہے لہٰذا انھیں اپنے پاس بلوا لو اور یوں اس کڑی شرط کا خاتمہ ہوا۔

ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس سال آپ لوگ واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آئیں اور ہدی کے جانور بھی لا سکتے ہیں نیز عمرہ کی غرض کے لیے آپ کو صرف تین دن قیام کرنے کی اجازت ہوگی اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ لوگوں کو حکم دیا کہ اٹھو جانوروں کو ذبح کرو سر منڈواؤ اور احرام سے حلال ہو جاؤ مگر بیت اللہ اور عمرہ کے شوق میں مسلمانوں میں سے کسی فرد نے حرکت تک بھی نہ کی آپ ﷺ یہ حالت دیکھ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: اے ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہوا جو میں انھیں تین مرتبہ کہہ چکا ہوں کہ جانور ذبح کرو، سر منڈواؤ اور حلال ہو جاؤ مگر کسی نے حرکت تک نہیں کی۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! پہلے آپ خود جانور ذبح کریں حجام کو بلا کر سر منڈوائیں اور حلال ہو جائیں آپ کی دیکھا دیکھی لوگ بھی ایسا کرنے پر مجبور ہوں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو دیکھ کر کود پڑے جانور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سر بھی مونڈنے لگے حتی کہ شدید ازدحام ہوگیا ابن شہاب کہتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ستر اونٹ قربانی کے لیے لائے تھے پھر خیبر سے ملنے والا سارا مال غنیمت آپ ﷺ نے ان لوگوں میں تقسیم کیا جو صلح حدیبیہ میں شامل تھے مال کے اٹھارہ حصے کیے اور ہر سو آدمیوں کو ایک ایک حصہ دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۵۵ عطاء کی روایت ہے کہ ماہ ذی القعدہ میں نبی کریم ﷺ مہاجرین وانصار کے ساتھ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے حتیٰ کہ جب آپ حدیبیہ پہنچے قریش نے رکاوٹ کھڑی کردی اور آپ کو بیت اللہ سے روک دیا قریقین میں نرم وگرم گفتگو ہوئی حتیٰ کہ قریب تھا کہ فریقین میں جنگ چھڑ جاتی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیعت لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد پندرہ سو (۱۵۰۰) تھی آپ نے درخت کے نیچے بیعت لی۔ اسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے قریش سے معاہدہ کیا قریش نے کہا: ہم اس شرط پر معاہدہ کرتے ہیں کہ آپ قربانی اسی جگہ کریں گے حلق کروا کر واپس لوٹ جائیں حتیٰ کہ آئندہ سال ہم آپ کے لیے رکاوٹ نہیں بنیں گے اور بیت اللہ تین دن کے لیے آپ کے لیے خالی چھوڑ دیں گے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا آپ عکاظ چلے گئے وہیں تین دن قیام کیا پھر واپس لوٹ گئے قریش نے ایک شرط یہ بھی طے کی تھی کہ آپ تلوار کے سوا اسلحہ نہیں لاسکتے آپ اپنے ساتھ اہل مکہ کا کوئی شخص لے کر باہر نہیں جائیں گے ورنہ آپ کو قربانی کرنی ہوگی حتیٰ کہ اگلے سال آپ ﷺ انہی دنوں مکہ داخل ہوئے اور اپنے ساتھ قربانی کے جانور بھی لائے لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے آپ مسجد حرام میں داخل ہوئے اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

**لقد صدق اللّٰه رسوله الرؤيا بالحق لتدخلن المسجد الحرام انشا اللّٰه آمنين.**

''بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو مطابق واقع کے ہے تم لوگ انشاء اللہ امن کے ساتھ مسجد میں ضرور جاؤ گے۔''

نیز یہ آیت بھی نازل فرمائی:

**الشهر الحرام بالشهر الحرام**

حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلے میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ حکم بھی دیا کہ مسجد میں اگر قریش آپ سے جنگ کریں تو آپ کے لیے بھی مسجد میں جنگ کرنا حلال ہے حدیبیہ میں صلح کے بعد ابوجندل بن سہل بن عمرو بیڑیوں میں جکڑے ہوئے گھسٹ گھسٹ کر آئے انہیں باپ سہیل بن عمرو نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا آپ ﷺ نے ابوجندل رضی اللہ عنہ باپ کو واپس کردیئے۔ رواہ ابن ابی

۳۰۱۵۶ عطاء کی روایت ہے کہ حدیبیہ والا دن آئندہ سال رسول اللہ ﷺ حرم پاک میں پڑاؤ کا دن تھا۔ رواہ ابن ابی شیبة

# غزوہ فتح مکہ

۳۰۱۵۷ ''مسند صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے سال ابوقحافہ کی ایک بیٹی گھر سے باہر نکلی کچھ گھڑ سواروں کی اس سے ملاقات ہوئی اور کسی شخص نے اس کے گلے سے چاندی کا ہار چھین لیا جب رسول کریم ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا: میں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں کہ میری بہن کا ہار برآمد کیا جائے بخدا! کسی شخص نے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات کا جواب نہ دیا آپ رضی اللہ عنہ نے دوسری بار یہی گذارش کی مگر اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا، یہاں آپ رضی اللہ عنہ نے بہن سے کہا: اے بہن اپنے ہار کو اللہ کی راہ میں باعث ثواب سمجھو بخدا! آج لوگوں میں امانتداری کا احساس کم ہے۔

رواہ البیھقی فی الدلائل

۳۰۱۵۸ زہری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ مکہ میں تھے آپ نے صفوان بن امیہ، ابوسفیان بن حرب اور حارث بن ہشام کو پیغام بھیجا میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے غلبہ عطا کیا ہے اور میں انہیں جانتا ہوں کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا: ''لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین'' آج تمہارے اوپر کوئی بازپرس نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری

مغفرت کرے اور وہ رحم کرنے والا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر مجھے رسول اللہ ﷺ سے حیاء آنے لگی کہ میں نے کیا بات کہہ دی۔
رواہ ابن عساکر

۳۰۱۵۹ ... عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن کپڑے پہنے پھر میں گھر سے چل پڑا اور نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی جبکہ آپ بیت اللہ سے باہر تشریف لا رہے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں کیا کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں نماز ادا کی ہے۔ رواہ ابن سعد الطحاوی

۳۰۱۶۰ ''مسند عثمان'' معان بن رفاعہ سلامی، ابو خلف اعمی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ابن ابی سرح تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابن ابی سرح کو پائے وہ اس کی گردن اڑا دے اگرچہ وہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں نہ چمٹا ہو عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جو معاملہ عام لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے وہ ابن ابی سرح کے ساتھ بھی کیا جائے ابن ابی سرح نے ہاتھ آگے بڑھایا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا، پھر ہاتھ بڑھا کر اس سے بیعت لی اور اسے امن دیا پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا جب میں نے اس سے اعراض کیا تم مجھے دیکھ نہیں رہے تھے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں اشارہ کیوں نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں اشارے اور کنایات کی اجازت نہیں اور نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ خیانت کے لئے اشارہ کرے۔ رواہ ابن عساکر ومعان بن رفاعۃ ضعیف

۳۰۱۶۱ ... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے جبکہ بیت اللہ کے آس پاس تین سو ساٹھ (۳۶۰) بت تھے جن کی اللہ کے سوا پوجا کی جاتی تھی رسول کریم ﷺ نے حکم دیا تو یہ بت اوندھے منہ کر دیئے گئے پھر فرمایا: حق آیا اور باطل بھاگ نکلا بیشک باطل بھاگنے کا سزاوار ہے۔ پھر رسول کریم ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں بیت اللہ میں ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی تصویریں دیکھیں بایں طور کہ ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ میں قسمت کے تیر ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مشرکین کا ناس کرے ابراہیم علیہ السلام تیروں سے قسمت نہیں معلوم کرتے تھے پھر آپ نے زعفران منگوا کر ان تصویروں کو مسخ کر دیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

# فتح مکہ کے موقع پر سیاہ رنگ کا عمامہ

۳۰۱۶۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا۔
رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۶۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا جبکہ آپ بطحاء میں تھے کہ کعبہ میں جاؤ اور جو تصویر بھی پاؤ اسے مٹا دو چنانچہ آپ بیت اللہ میں اس وقت تک داخل نہ ہوئے جب تک کہ ہر تصویر مٹا نہ دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۶۴ حارث بن غزیہ انصاری کی روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں۔ اب بس ایمان ہی بہت ہے اور جہاد ہے متعہ نسواں حرام ہے متعہ نسواں حرام ہے متعہ نسواں حرام ہے پھر دوسرے دن فرمایا: اے خزاعہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر تم کسی شخص کو قتل کر دو گے میں اس کی دیت دوں گا میں اس شخص سے بڑھ کر کسی کو اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہیں سمجھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال سمجھے یا غیر قاتل کو قتل کرے۔ پھر آپ واپس لوٹ گئے اور دوسرے دن فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں جانتا ہوں کہ مکہ اللہ تعالیٰ کی حرمت والی جگہ ہے اور امن والی جگہ ہے نیز اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین جگہ ہے اگر مجھے اس شہر سے نہ نکالا جاتا میں یہاں سے نہ نکلتا اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کی جھاڑیاں کاٹی

جائیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! سوائے اذخر گھاس کے جو سناروں کے لیے لائی جاتی ہے چھتیں ڈھانپنے کے لیے کافی جاتی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے مکہ کا شکار نہ بھگایا جائے مکہ میں گری پڑی چیز کو کوئی شخص اپنے لیے حلال نہ سمجھے البتہ اعلان کے لیے اٹھا سکتا ہے۔ رواہ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۳۰۱۶۵ حارث بن مالک حضرت برصاء لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد تا قیامت جہاد ہوتا رہے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة ابو نعیم

فائدہ:..... اس حدیث کو اس طرح بھی مفہوم عام میں بیان کیا جاتا ہے ''الجهاد ماض الی یوم القیامة'' یعنی جہاد تا قیامت جاری رہے گا۔ از مترجم

۳۰۱۶۶..... ''مسند مسور بن مخرمہ'' ابن اسحاق، زہری عروہ بن زبیر مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عمرو بن سالم خزاعی مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس خزاعہ اور بنی بکر پر ہونے والے ظلم و زیادتی کے متعلق حاضر ہوا اور آپ کو خبر کرنے لگا اس نے اشعار بھی کہے تھے آپ کے پاس حاضر ہو کہ یہ اشعار کہے۔

لا هم انی ناشد محمدا
حلف ابینا وابیه الا تلدا
فوالدا کنا وکنت ولدا
ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا
فانصر رسول اللّٰه نصرا عبدا
فادع عباد اللّٰه یاتوا مددا
فیهم رسول اللّٰه قد تجددا
فی فیلق کالبحر یجری مذبذا
ان قریشا اخلفوک الموعدا
ونقضوا میثاقک المؤکدا
وزعموا ان لست تدعوا احدا
فهم اذل واقل عددا
قد جعلوا لی بکداء مرصدا
هم بیتونا بالو تیر هجدا فقتلونا رکعا وسجدا

ترجمہ:..... اے اللہ! میں محمد ﷺ کو واسطہ دیتا ہوں کہ ہمارے باپ اور ان کے باپ کا پرانا معاہدہ ہے ہم والد تھے اور آپ اولاد تھے وہیں ہم نے اسلام قبول کیا لہٰذا آپ ہم سے دست کش نہ ہوں اے اللہ کے رسول! ہماری مدد کیجئے اور اللہ کے بندوں کو کمک کے لیے بلوائیں انہی میں اللہ کے رسول موجود ہیں وہ یکسر الگ ہوئے ہیں جس طرح سمندر کا پانی جھاگ سے الگ ہوجاتا ہے قریش نے آپ کا معاہدہ توڑ دیا ہے اور آپ کا لیا ہوا پختہ عہد ختم کر دیا ہے چونکہ قریش کا دعویٰ ہے کہ آپ کسی کو اپنے ساتھ نہیں ملاتے یوں آپ بے یار و مددگار ہیں اور آپ کی تعداد بھی کم ہے قریش نے مقام کداء میں میرے لیے گھات لگا رکھی ہے انھوں نے ہمارے اوپر شب مارنے کی چال چلی حتیٰ کہ انھوں نے رکوع اور سجدے میں ہمیں قتل کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمرو بن سالم تمہاری مدد کی جائے گی اتنے میں بادلوں کا ٹکڑا بھٹکتا ہوا فضا کے دوش پر تیرنے لگا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بادلوں کے اس ٹکڑے نے بنی کعب کی مدد میں آسانی کر دی ہے اسی وقت رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تیار ہونے کا حکم دیا اور اپنے

کوچ کرنے کی خبر کو مخفی رکھا اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ انھیں ہماری روانگی کی خبر نہ ہوحتیٰ کہ ان کے علاقے میں قریش کو آن لیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

# عبداللہ بن خطل کا قتل

۳۰۱۶۷..... ''مسند سائب بن یزید'' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ کے دن عبداللہ بن خطل کو قتل کرتے دیکھا عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں تلے دبکا ہوا تھا وہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے نکالا اور اس کی گردن اڑادی گئی۔

۳۰۱۶۸..... ''مسند سہل بن سعد ساعدی'' حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور اہل مکہ پر غلبہ حاصل ہوا تو میں اپنے گھر میں گھسا اور دروازہ بند کردیا پھر میں نے اپنا بیٹا عبداللہ بھیجا کہ محمد ﷺ سے میرے لیے امن کی درخواست کرے چونکہ مجھے ڈر ہے کہ میں قتل کردیا جاؤں گا عبداللہ بن سہیل نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ میرے باپ کو امن دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں اسے اللہ تعالیٰ کا امان ہے لہٰذا وہ سامنے آجائے پھر آپ نے اپنے پاس موجود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو بھی سہیل ملے اس کی طرف تخت نظروں سے نہ دیکھے سہیل کو اب باہر آجانا چاہیے چونکہ سہیل صاحب عقل اور صاحب شرف انسان ہے سہیل جیسا شخص اسلام سے غافل نہیں رہ سکتا وہ سمجھتا ہے کہ جہالت اس کے نفع میں نہیں ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جاکر اپنے والد کو خبر کی سہیل نے کہا: بخدا! محمد جب چھوٹا تھا اس وقت بھی احسان کرتا رہا اور آج جب بڑا ہوا ہے تب بھی احسان کررہا ہے پھر سہیل آپ کے پاس آتے جاتے رہے پھر رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں شریک رہے اور بالآخر جعرانہ کے مقام پر دولت اسلام سے سرفراز ہوئے اس دن رسول کریم ﷺ نے حنین کے مال غنیمت سے سو (۱۰۰) اونٹ سہیل کو دیئے۔ رواہ الواقدی وابن سعد وابن عساکر

۳۰۱۶۹ یحییٰ بن یزید بن ابی مریم سلولی عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا آپ کے پاس حارث بن ہشام آیا اور کہا: اے محمد! تم مختلف خاندانوں کے لوگوں کو لے کر آئے ہو اور ہمیں قتل کروانا چاہتے ہو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: خاموش رہو یہ لوگ تم سے بہتر ہیں چونکہ یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۰ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن صفوان بن امیہ کی بیوی بغوم بنت معدل نے اسلام قبول کرلیا جبکہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھاگ نکلے اور ایک گھاٹی میں آچھپے اپنے غلام یسار سے بار بار کہتے کہ (جبکہ ان کے ساتھ غلام کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا) تیرا ناس ہو دیکھ ذرہ تجھے کوئی نظر آرہا ہے غلام نے کہا: یہ رہا عمیر بن وہب صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں عمیر کو کیا کروں گا بخدا! یہ تو مجھے قتل کرنے آیا ہے اس نے میرے خلاف محمد کی مدد کی ہے عمیر رضی اللہ عنہ صفوان رضی اللہ عنہ کے پاس آن پہنچے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمیر رضی اللہ عنہ! ابھی تک جو کچھ تو کرگزر رہا ہے اس پر بس نہیں کرتا اب مجھے قتل کرنے کے لیے یہاں تک آدھمکا ہے عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابووہب! میں تجھ پر فدا جاؤں میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے۔

قبل ازیں عمیر نے رسول کریم ﷺ سے کہا تھا یارسول اللہ! میری قوم کا سردار بھاگ نکلا ہے تاکہ اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دے، وہ نہایت خوفزدہ تھا کہ آپ اسے امن نہیں دیں گے لہٰذا میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ اسے امن دے دیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ میں نے صفوان کو امن دے دیا۔ چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ صفوان کے پیچھے چل پڑے اور ان کے پاس پہنچ کر کہا: تمہیں رسول کریم ﷺ نے امن دے دیا ہے صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! میں اس وقت تک تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا جب تک کہ تم میرے پاس کوئی نشانی نہیں لے کر آؤ گے عمیر رضی اللہ عنہ نے واپس لوٹ کر رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: میرا عمامہ لیتے جاؤ آپ کا عمامہ وہی چادر تھی جسے رسول

کریم ﷺ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ دوبارہ عمامہ لیے صفوان رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل پڑے اور جب ان کے پاس پہنچے کہا: اے ابووہب! میں ایسی ہستی کے پاس سے آیا ہوں جو سب سے افضل سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ بردبار ہے اس کی عزت تیری عزت ہے اس کی بزرگی تیری بزرگی ہے اس کی بادشاہت تیری بادشاہت ہے تمہارا خاندان ایک میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ بےخوف ہو کر میرے ساتھ چل پڑو۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے خوف ہے کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول کریم ﷺ نے تمہیں اسلام کی دعوت دی ہے اگر تم اسلام میں داخل ہو جاؤ تو بہت اچھا ورنہ رسول ﷺ سے دو مہینوں کی مہلت لے لینا آپ ﷺ تمہیں مہلت دے دیں گے چونکہ آپ نہایت مہربان اور نہایت صلہ رحمی کرنے والے ہیں جبکہ آپ ﷺ نے تمہارے پاس اپنی چادر بھیجی ہے یہ وہی چادر ہے جسے آپ اوڑھ کر مکہ میں داخل ہوئے تھے صفوان رضی اللہ عنہ نے چادر پہچان لی اور کہا: ہاں یہ وہی چادر ہے۔ چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ واپس ہوئے اور جب رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو لوگوں کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے صفوان رضی اللہ عنہ باہر ہی رک گئے؟ اور کہا: مسلمان دن میں کتنی نماز میں پڑھتے ہیں؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پانچ نمازیں پڑھتے ہیں پھر پوچھا: کیا مسلمانوں کو محمد نماز پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا: جی ہاں جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو صفوان رضی اللہ عنہ نے چلا کر کہا: اے محمد! عمیر بن وہب میرے پاس تمہاری چادر لے کر آیا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ تم نے مجھے واپس لوٹ آنے کی دعوت دی ہے اگر تم راضی ہو تو ٹھیک ورنہ مجھے دو مہینے کی مہلت دے دو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابووہب! سواری سے نیچے اترو صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا، میں اس وقت تک نیچے نہیں اتروں گا جب تک تم معاملہ صاف نہ کردو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمہیں چار ماہ تک مہلت ہے۔ صفوان رضی اللہ عنہ سواری سے نیچے اتر آئے۔

پھر آپ نے ھوازن پر چڑھائی کی جبکہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ابھی تک اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ ﷺ نے صفوان رضی اللہ عنہ سے اسلحہ مستعار لینا چاہا۔ عرض کیا: کیا آپ خوشی سے اور رضا مندی سے لینا چاہتے ہیں یا زبردستی رسول کریم ﷺ نے فرمایا بلکہ عاریۃً لینا چاہتا ہوں یہ اسلحہ یعنی ۱۰۰ (سو) زرہیں قابل واپسی ہوں گی چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ نے زرہیں عاریۃً دے دیں آپ ﷺ نے انہیں بھی حنین اور طائف ساتھ جانے کا حکم دیا چنانچہ صفوان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ حنین اور طائف میں رہے پھر رسول ﷺ جعرانہ واپس آگئے اسی اثناء میں آپ ﷺ مال غنیمت میں چل پھر رہے تھے اور صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور مال غنیمت سے بھری ہوئی گھاٹی کو دیکھے جا رہے تھے جو جانوروں بکریوں وغیرہ اموال سے اٹی پڑی تھی صفوان رضی اللہ عنہ بڑے انہماک سے مال غنیمت دیکھے جا رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ انکھیوں سے صفوان رضی اللہ عنہ کو دیکھ رہے تھے پھر فرمایا: اے ابووہب! کیا یہ گھاٹی مال سے بھری ہوئی تمہیں اچھی لگتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سارا مال تمہارا ہے پھر صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اتنی بڑی سخاوت کا مظاہرہ سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ چنانچہ اسی جگہ اور اسی لمحے اسلام لے آئے۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۱۷۱ ..... ابن عبادہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا جھنڈا ہر جگہ ہوتا تھا مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا حتیٰ کہ فتح مکہ کے دن قضاعہ کا جھنڈا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس تھا۔ رواہ ابن عساکر

# عباس رضی اللہ عنہ کا سفر ہجرت

۳۰۱۷۲ ..... ''مسند ابن عباس'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول کی طرف مدینہ کی طرف نکلے تھے اور جب رسول اللہ ﷺ مرالظہر ان کے مقام پر پہنچے وہاں آپ ﷺ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ رواہ البیہقی وابن عساکر

۳۰۱۷۳ ..... واقدی عبداللہ بن جعفر یعقوب بن عتبہ عکرمہ کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مقام

مرالظہر ان پر پہنچے حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کہا: افسوس ہے قریش پر اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوۃ (غلبہ پاکر) داخل ہوئے تو قریش پر ہلاکت آئے گی میں نے رسول کریم ﷺ کا خچر پکڑا اور اس پر سوار ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: خطاب یا کسی اور شخص کو تلاش کر کے لے آؤ تا کہ اسے میں قریش کے پاس بھیجوں اور وہ آپ ﷺ سے آ کر ملاقات کر لیں قبل ازیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں عنوۃ داخل ہوں عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بخدا! میں جھاڑیوں میں گھوم پھر کر کسی انسان کو ڈھونڈ رہا تھا یکایک میں نے باتوں کی آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: بخدا میں نے رات کو جگہ آگ جلتی دیکھی ہے بدیل بن ورقاء نے کہا: یہ تو قبیلہ خزاعہ ہے ابوسفیان نے کہا: خزاعہ کی تعداد بہت تھوڑی ہے انھیں اتنی زیادہ جگہوں میں آگ جلانے کی ہمت کیسے ہوئی اچانک میں دیکھتا ہوں کہ ابوسفیان ہے میں نے آواز دی: اے ابوحنظلہ! اس نے جواب دیا: جی ہاں اے ابوالفضل اس نے میری آواز پہچان لی اور کہا: میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: تیری ہلاکت ہو یہ رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کے ساتھ دس ہزار کا لشکر ہے ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ فدا ہوں کوئی حیلہ ہو سکتا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہے خچر میرے پیچھے سوار ہو جائیں تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا ورنہ بصورت دیگر تو ہتھے چڑھ گیا قتل سے کم تیری سزا نہیں ہوگی ابوسفیان نے کہا: بخدا میری بھی یہی رائے ہے جبکہ بدیل اور حکیم واپس لوٹ گئے۔ ابوسفیان میرے پیچھے بیٹھا، میں اسے لے کر چل پڑا جب بھی مسلمانوں کی کسی آگ کے پاس سے گزرتا مسلمان پوچھتے یہ کون ہے جب مجھے دیکھتے کہتے یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں حتیٰ کہ میں عمر بن خطاب کی جلائی ہوئی آگ کے پاس سے گزرا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا فوراً کھڑے ہو گئے اور کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں عباس ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے جو غور سے دیکھا تو میرے پیچھے ابوسفیان کو بیٹھے دیکھا اور کہا: بخدا یہ تو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہے الحمدللہ! بغیر کسی عہد اور قرار کے ہاتھ آ گیا پھر کیا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سونت لی اور میرے پیچھے ہو لئے جبکہ میں نے خچر کو کو چادیکر ایڑ لگا دی چنانچہ ہم اکٹھے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے۔ عمر رضی اللہ عنہ میرے پیچھے تھے جونہی آپ ﷺ کے پاس پہنچے کہا: یارسول اللہ! یہ رہا اللہ اور اس کے رسول کا دشمن بغیر کسی عہد و پیمان کے ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے مجھے چھوڑ یئے تا کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا: یارسول اللہ! میں اسے پناہ دے چکا ہوں پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لگا رہا جب عمر رضی اللہ عنہ نے زیادہ ہی اصرار کیا میں نے کہا: اے عمر! رک جاؤ اگر کوئی شخص بنی عدی بن کعب سے ہوتا تم ایسی بات نہ کہتے البتہ یہ بنی عبد مناف میں سے ہے تب تمہیں جرات ہو رہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالفضل! چھوڑو بخدا! تمہارا اسلام مجھے خطاب کے کسی بیٹے کے اسلام قبول کرنے سے زیادہ محبوب ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لے چلو میں نے اسے پناہ دے دی میں نے اسے تمہاری وجہ سے پناہ دی ہے اور اسے اپنے پاس رات بسر کراؤ اور صبح دوبارہ ہمارے پاس لاؤ۔

صبح ہوتے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے جونہی ابوسفیان کو دیکھا فرمایا: افسوس! اے ابوسفیان! لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کا ابھی وقت نہیں آیا؟ ابوسفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نہایت ہی حلیم اور کریم اور نہایت ہی صلہ رحمی کرنے والے ہیں خدا کی قسم اگر اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آج ہمارے کچھ کام آتا اور آپ کے مقابلہ میں میں اس سے مدد چاہتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: افسوس اے ابوسفیان! کیا تیرے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ تو مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرے؟ ابو سفیان نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بیشک آپ نہایت حلیم و کریم اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں ابھی تک مہربانی کر رہے ہیں ابھی مجھے اس میں ذرہ تردد ہے کہ آپ نبی ہیں یا نہیں۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں! میں نے ابوسفیان سے کہا: تیرا ناس ہو گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں بخدا قتل کیے جانے سے قبل اس کا اقرار کر لو چنانچہ ابوسفیان نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: **اشهد ان لا اله الا الله وان محمد عبده ورسوله** عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ ابوسفیان صاحب جاہ اور صاحب شرف سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے لہٰذا آپ اس کے لیے کوئی ایسی شیء عطیہ کریں جو اس کے لیے باعث عزت وافتخار ہو آپ نے فرمایا: جی ہاں جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گا وہ امن میں ہو گا اور جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ بھی امن میں ہو گا پھر آپ ﷺ نے عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ اسے لے کر گھاٹی میں سر راہ کھڑے ہو جائیں تا کہ یہ اسلامی لشکر کی شان وشوکت دیکھ سکے چنانچہ جب میں ابوسفیان کو لے کر گھاٹی میں اونچی جگہ کھڑا ہوا اس نے کہا: اے بنی ہاشم کیا ہم سے دھوکا

کرو گے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جولوگ نبوت سے سرفراز ہوتے ہیں وہ دھوکا نہیں کرتے البتہ مجھے تم سے ایک حاجت ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اگر ایسی کوئی بات تھی تو مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا، عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں سمجھتا کہ تم اس راستے سے گزرتے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا اتنے میں قبائل اپنے قائدین کے ساتھ اور مختلف لشکر اپنے جھنڈوں کے ساتھ امڈ پڑے۔

سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ہزار کے لگ بھگ کا دستہ لے کر گزرے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بنی سلیم پر کمان کررہے تھے ان کا ایک جھنڈا حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے اٹھار کھا تھا اور دوسرا حضرت خفاف بن ندبہ رضی اللہ عنہ نے اٹھار کھا تھا تیسرا جھنڈا حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے اٹھایا ہوا تھا ابوسفیان نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ خالد بن ولید ہے ابوسفیان نے کہا: یہ لڑکا فرمایا: جی ہاں۔ جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان کے پاس سے گزرے تو ان کے دستے نے تین مرتبہ نعرہ تکبیر بلند کیا پھر آگے چل پڑے پھر ان کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ پانچ سو کا دستہ لے کر گزرے ان میں مہاجرین اور مضافات کے لوگ شامل تھے ان کے پاس سیاہ رنگ کا جھنڈا تھا جب ابوسفیان کے پاس سے دستہ گزرنے لگا تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ زبیر بن عوام ہے ابوسفیان نے کہا: یہ تمہارا بھانجا ہے فرمایا: جی ہاں پھر قبیلہ غفار کا دستہ گزرا اور یہ آٹھ سو افراد تھے ان کا جھنڈا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اٹھار کھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا اور پھر آگے نکل گیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ بنو غفار ہیں ابوسفیان نے کہا: مجھے ان سے کیا غرض۔ پھر قبیلہ اسلم گزرا یہ دستہ چار سو نفوس پر مشتمل تھا ان کے پاس دو جھنڈے تھے ایک جھنڈا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ نے اٹھار کھا تھا اور دوسرا ناجیہ بن اعجم رضی اللہ عنہ نے جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ اسلم ہے ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے قبیلہ اسلم سے کیا غرض میری ان کے ساتھ کوئی کھنڈت نہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مسلمان لوگ ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ پھر بنو کعب کا پانچ سو افراد کا دستہ گزرا ان کا جھنڈا بشر بن شیبان نے اٹھار کھا تھا پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ بنو کعب بن عمرو ہیں کہا: جی ہاں یہ محمد کے حلیف لوگ ہیں جب یہ دستہ ابوسفیان کے قریب پہنچا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر مزنیہ کا دستہ گزرا یہ دستہ ایک ہزار سپاہیوں پہ مشتمل تھا ان کے پاس تین جھنڈے تھے اور سو کے لگ بھگ گھوڑے تھے ایک جھنڈا نعمان بن مقرن نے دوسرا بلال بن حارث نے اور تیسرا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اٹھار کھا تھا جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی نعرہ تکبیر لگایا پوچھا یہ کون لوگ ہیں فرمایا: یہ قبیلہ مزینہ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل مجھے مزینہ سے کیا غرض، یہ اپنا پورا جمگھٹا لیے آ چکے ہیں پھر جہینہ کا دستہ گزرا جو آٹھ سو نفوس پر مشتمل تھا ان میں چار جھنڈے تھے ایک جھنڈا ابوزرعہ معبد بن خالد کے پاس تھا دوسرا سوید بن صخر کے پاس تیسرا رافع بن مکیث کے پاس چوتھا عبداللہ بن بدر کی پاس جب یہ لوگ ابوسفیان کے محاذی ہوئے انھوں نے بھی تین بار با آواز بلند نعرہ تکبیر لگایا۔ پھر کنانہ یہ بنولیث ضمرہ اور سعد بن بکر دو سو کے دستہ میں گزرے ان کا جھنڈا حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ نے اٹھار کھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے بالمقابل پہنچا اس نے بھی تین بار زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنو بکر ہیں ابوسفیان نے کہا: جی ہاں یہ نحوست والے لوگ ہیں انہی کی وجہ سے تجھ سے ہمارے اوپر چڑھائی کی ہے۔

پھر ابوسفیان نے کہا: بخدا! اس کے متعلق مجھ سے نہ مشورہ لیا گیا اور نہ ہی میں اسے ناپسند کرتا ہوں لیکن یہ ایک معاملہ ہے جو تقدیر میں لکھا جاچکا ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمہارے پر چڑھایا ہے اور تم بھی اسلام میں داخل ہوئے ہو۔

واقدی عبداللہ بن عامر ابوعمرو بن حماس سے مروی ہے کہ پھر بنولیث گزرے ان کی تعداد دو سو پچاس (۲۵۰) تھی ان کا جھنڈا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے اٹھار کھا تھا جب یہ دستہ ابوسفیان کے پاس سے گزرا اس نے بھی تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا: ابوسفیان نے کہا: یہ کون لوگ ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بنولیث ہیں پھر قبیلہ اشجع گزرا یہ آخری دستہ تھا اس میں تین سو نفوس شامل تھے ان کا جھنڈا معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے اٹھار کھا تھا دوسرا جھنڈا نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا ابوسفیان نے کہا: یہ لوگ محمد ﷺ کے عرب بھر میں سب سے زیادہ مخالف تھے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں اسلام ڈال دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ابوسفیان نے کہا: ابھی تک محمد ﷺ نہیں

آ ئے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم اس دستہ کو دیکھ لو جس میں محمد ﷺ ہیں تو تم اسلحہ گھوڑے اور بے مثال مردوں کو دیکھو گے جس کی طاقت کی مثال کہیں نہیں ملتی ابوسفیان نے کہا: میرا خیال ہے کہ یہ طاقت کسی کے پاس نہیں۔ جب رسول کریم ﷺ کا دستہ نمودار ہوا تو یوں لگا جیسے طوفان بلا خیز امڈ آیا ہو گھوڑے غبار اڑاتے ہوئے چلے آ رہے تھے چنانچہ جو شخص بھی گزرا ابوسفیان کہتا: محمد نہیں گزرے؟ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حتی کہ آپ ﷺ اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار تشریف لائے آپ کے ایک طرف ابوبکر اور دوسری طرف اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ ان دونوں سے باتیں کر رہے تھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ ہیں رسول اللہ ان کے دستہ میں مہاجرین و انصار ہیں یہ دستہ چاق و چوبند دستہ ہے اور لوہے کی دیوار کی مانند ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی دستے میں تھے انھوں نے زرہ پہن رکھی تھی اور گرجدار آواز سے باتیں کر رہے تھے ابوسفیان نے کہا: اے ابوالفضل! یہ باتیں کون کر رہا ہے جواب دیا یہ عمر بن خطاب ہیں ابوسفیان نے کہا: بنوعدی کی شان وشوکت بڑھ گئی ہے حالانکہ ان کا قبیلہ قلیل اور بے مقام بے مرتبہ تھا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوسفیان اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بلندی عطا کرتا ہے عمر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اسلام نے عزت وشوکت عطا کی ہے۔ اس دستے میں دو ہزار زرہ پوش تھے رسول کریم ﷺ نے اپنا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا اور سعد رضی اللہ عنہ دستے کے آگے آگے جا رہے تھے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس سے گزرے آواز دی: اے ابوسفیان! آج کا دن لڑائی کا دن ہے آج کعبہ میں قتل وقتال حلال ہوگا۔ آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا چنانچہ جب رسول کریم ﷺ ابوسفیان کے پاس سے گزرے ابوسفیان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ نے اپنی قوم کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے؟ چونکہ سعد اور ان کے ساتھیوں کا یہی خیال ہے۔ آپ ﷺ نے بھی وہی حضرت سعد والی بات کہی کہ اے ابوسفیان آج لڑائی کا دن ہے آج کے دن کعبہ میں قتل وقتال حلال ہے آج اللہ تعالیٰ قریش کو ذلیل ورسوا کرے گا ابوسفیان نے کہا میں آپ کو اپنی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ مہربان اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں سعد پر اعتماد نہیں وہ قریش پر حملہ کر دے گا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو سفیان! آج کا دن رحمت ومہربانی کا دن ہے آج کے دن اللہ تعالیٰ قریش کو عزت دے گا رسول کریم ﷺ نے پیغام بھیج کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور جھنڈا ان سے لے کر حضرت قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا جب سعد رضی اللہ عنہ کو جھنڈا سپرد کرنے کا حکم ملا آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد سے انکار کر دیا اور کہا میں جھنڈا تب دوں گا جب میں کوئی نشانی دیکھوں گا تاہم رسول اللہ ﷺ نے اپنا عمامہ بھیجا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمامہ دیکھ کر جھنڈا اپنے بیٹے قیس رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۴ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ والے سال رسول کریم ﷺ مرالظہر ان کے مقام پر پہنچے تو آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لے کر آئے ابوسفیان نے یہیں اسلام قبول کیا پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! ابوسفیان قوم کا سردار ہے اور فخر کو پسند کرتا ہے اگر آپ اسے کوئی ایسی چیز دے دیں جو اس کے لیے باعث فخر ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا وہ امن میں ہوگا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر دے گا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۷۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فتح مکہ کے لیے تشریف لائے جبکہ رمضان کے دس دن گزر چکے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

# آپ علیہ السلام کا کعبہ میں داخل ہونا

۳۰۱۷۶ ... صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ بخدا! جب صبح رسول کریم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مجھے یوں لگتا ہے گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں چنانچہ آپ کعبہ سے باہر تشریف لائے آپ کے ہاتھ میں کبوتر کی شکل کی ایک مورت تھی جو لکڑی کی بنی ہوئی تھی آپ نے باہر آ کر مورت کو توڑ دیا اور پھر دور پھینک دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۷......صفیہ بنت شیبہ کی روایت ہے کہ مجھے یوں لگتا ہے جیسے فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں اور آپ کے ہاتھوں میں کعبہ کی کنجیاں میں حضرت علی بن ابی طالب اٹھ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! سقایہ اور حجابت (پانی کا کام اور تالا چابی کا شرف ہمیں عطا کریں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان بن طلحہ؟ چنانچہ آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلوا کر کنجیاں ان کے حوالے کردیں۔رواہ ابن عساکر

۳۰۱۷۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ کعبہ کے دروازے میں کھڑے تھے آپ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور لشکروں کو اکیلے اسی نے شکست فاش دی اپنے بندے کی مدد کی۔خبردار! ہر وہ چیز جس کا جاہلیت میں قابل فخر ہونا اعتبار کیا جاتا تھا وہ آج میرے قدموں تلے ہے البتہ وہ عمل اور وہ چیز جس کا تعلق بیت اللہ کی خدمت اور حاجیوں کو پانی پلانے سے تھا وہ اب بھی باقی ہے خبردار قتل عمد اور قتل خطاء کے درمیان ڈنڈے اور پتھر سے بھی قتل ہوتا ہے ایسی صورت میں قاتل مقتول کے ورثاء کو سو اونٹ بطور دیت دے گا ان میں سے چالیس اونٹ ایسے ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۱۷۹......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو اوپر سے داخل ہوئے اور جاتے وقت نیچے سے گئے۔رواہ البزار

۳۰۱۸۰......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو عورتیں چادریں گھوڑوں کے منہوں پر مارنے لگیں رسول کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور کر کے مسکرانے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: حسان نے کیا خوب کہا ہے پھر یہ اشعار پڑھے:

عدمنا خیلنا ان لم تردھا
تثیر النقع موعدھا کداء
ینازعن الأعنۃ مصعدات
ویلطمھن بالخمر النساء

ہم گھوڑوں سے آگے نکل جائیں گے اگر انھیں روکا نہ گیا گھوڑے گرد وغبار اڑاتے آرہے ہیں اور ان کی گزرگاہ مقام کداء ہے تیر گھوڑوں کے لیئے رکاوٹ ہیں اور وہ اوپر چڑھ رہے ہیں جبکہ عورتیں انھیں چادروں سے مار رہی ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مکہ میں اسی راستے سے داخل ہو جس کا حسان نے کہا ہے چنانچہ آپ ﷺ مقام کداء سے داخل ہوئے۔

رواہ ابن جریر

۳۰۱۸۱......ام عثمان بنت سفیان جو کہ شیبہ کے بڑے بڑے بیٹوں کی ماں ہے نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنی تھی انکی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے شیبۃ کو بلایا شیبہ نے کعبہ کا دروازہ کھولا آپ ﷺ اندر داخل ہوئے رکوع کر کے واپس لوٹ آئے اتنے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ساتھی آیا آپ نے فرمایا: میں نے بیت اللہ میں ایک سینگ دیکھا ہے اور میں نے اسے غائب کر دیا ہے چونکہ بیت اللہ میں ایسی کوئی چیز نہیں ہونی چاہے جو نماز کو غافل کرتی ہو۔رواہ البخاری فی تاریخہ وابن عساکر

۳۰۱۸۲......سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ جب فتح مکہ کی رات ہوئی تو لوگ مکہ میں داخل ہوئے لوگ برابر تکبیر تہلیل اور طواف میں لگے رہے صبح ہوئی تو ابوسفیان نے اپنی بیوی ھند سے کہا: کیا تم یہ کچھ اللہ کی طرف سے دیکھ رہی ہو؟ پھر صبح ہوتے ہی ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ھند سے کہا تھا کیا تم سمجھتی ہو کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے؟ جی ہاں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ابوسفیان نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں قسم اس ذات کی جس کی ابوسفیان قسم کھاتا ہے میری یہ بات اللہ اور ھند کے سوا کسی نے نہیں سنی۔رواہ ابن عساکر، سندہ صحیح

فائدہ:......حدیث سے یہ استدلال قطعاً [illegible] رسول اللہ ﷺ (فداہ ابی وامی) عالم الغیب تھے جس طرح کہ بعض جہال نے کیا ہے

چونکہ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ ہے نیز آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آگاہ کردیا تھا۔

۳۰۱۸۳..... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ سے آٹھ ہزار یا دس ہزار کے لشکر جرار کے ہمراہ نکلے تھے؟ ان میں دو ہزار اہل مکہ بھی شامل تھے۔ رواہ ابن ابی شیبة

## کعبہ کی چھت پراذان

۳۰۱۸۴..... عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کعبہ کے اوپر کھڑے ہوکر اذان دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۸۵..... عروہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جعرانہ سے عمرہ کیا جب آپ عمرہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مکہ کا نائب مقرر کیا اور انھیں حکم دیا کہ لوگوں کو حج کے مناسک کی تعلیم دو اور لوگوں میں اعلان کرو کہ اس سال جو شخص حج کرے گا وہ امن میں ہوگا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرسکتا اور نہ ہی کوئی شخص عریاں ہوکر طواف کرسکتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۸۶..... عروہ کی روایت ہی کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں غنائم تقسیم کیے حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

اتجعل نهبي ونهب عبيد
بيت عيينة والا قرع
وما كان حصن ولا حابس
يفوقان مرداس في المجمع
وقد كنت في الحرب ذاتدري
فلم اعط شياء ولم امنع
وما كنت دون امرىء منهما
ومن تضع اليوم لا يرفع.

ترجمہ: ..... کیا آپ میرے تاخت وتاراج کو ان غلاموں کے برابر قرار دیں گے جو عیینہ اور اقرع کے درمیان لوٹ مار مچاتے تھے۔ حالانکہ معرکہ میں مرداس پر نہ حصن کو فوقیت تھی اور نہ ہی حابس کو جبکہ میں جنگ میں قوت ومدافعت والا ہوں پر مجھے کچھ دیا گیا اور نہ روکا گیا اور میں ان دونوں آدمیوں سے کم نہیں تھا لیکن آج جس شخص کا مرتبہ اور مقام گھٹادیا گیا اس کا مقام پھر کبھی بلند نہیں ہوسکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جاؤ اور اس کی زبان کاٹ دو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کی طرف اٹھ کر چل دیئے اور عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ دہائیاں دینے لگے کہ اے مسلمانو! اسلام قبول کرنے کے بعد میری زبان کاٹی جائے گی یا رسول اللہ! آئندہ میں ایسا کبھی نہیں کروں گا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو دہائیاں دیتے دیکھا کہا: رسول اللہ ﷺ نے فی الواقع تمہاری زبان ہی کاٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ میں تمہیں عالیشان جوڑا دیکر تمہاری زبان بند کردوں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۸۷..... ''مسند علی رضی اللہ عنہ'' مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے سب لوگوں کے لیے امن عام کا اعلان کیا ان چھ کے لیے فرمایا کہ انھیں قتل کرو خواہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں وہ یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رہی بات عبداللہ بن خطل کی وہ کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا چنانچہ اس کی طرف حضرت سعید بن حریث اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ لپکے تاہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ پھر تھیلے تھے

کریب رضی اللہ عنہ پر سبقت کر گئے اور عبداللہ بن خطل کو واصل جہنم کر دیا۔ رہی بات مقیس بن صبابہ کی تو مسلمانوں نے اسے بازار میں پایا اور وہیں قتل کر دیا رہی بات عکرمہ کی سو اس نے سمندر کا رخ کیا جب کشتی سمندر میں تیرنے لگی زور کی آندھی چلی اور کشتی ڈانواں ڈول ہونے لگی کشتی کے صاحب سواروں سے کہنے لگے: خالص اللہ کو پکارو چونکہ یہاں تمہارے معبودان کچھ کام نہیں آسکتے عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! جب سمندری طوفان سے صرف اخلاص ربوبیت نجات دیتا ہے تو بر میں بھی رب تعالیٰ کے سوا کوئی نجات دینے والا نہیں یا اللہ! میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر میں سلامت رہا تو میں نکلتے ہی واپس جا کر محمد ﷺ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دوں گا مجھے ان کی طرف سے معافی کی امید ہے چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور دولت اسلام سے سرفراز ہوئے۔ رہی بات عبداللہ بن ابی سرح کی چنانچہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں جا کر پوشیدہ ہو گئے جب رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو عثمان رضی اللہ عنہ انھیں ساتھ لے آئے اور لا کر رسول کریم ﷺ کے قریب کھڑے کر دیئے: عبداللہ نے تین بار سر اٹھا کر دیکھا آپ ﷺ نے ہر بار بیعت کرنے سے انکار کر دیا البتہ پھر آپ نے بیعت لے لی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھدار شخص نہیں جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تم نے اس کی گردن کیوں نہیں اڑادی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں اس کا کیا علم آپ ہمیں اشارہ کر دیتے آپ نے فرمایا: کسی نبی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اشارے کرے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابویعلی

## جاہلیت کا مفاخر کا مدفون ہونا

۳۰۱۸۸..... "مسند اسود بن ربیعہ" حارث بن عبید ایادی کی روایت ہے کہ اسود بن اسود کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار جاہلیت کے خون اور جاہلیت کے مفاخر میرے پاؤں تلے ہیں البتہ وہ امور جو بیت اللہ کی خدمت سے متعلق ہوں جیسے سقایت کا شرف وہ قابل اعتبار ہوگا۔ رواہ ابن مندہ وابو نعیم وقال فی الاصابہ اسنادہ مجھول

۳۰۱۸۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوسفیان تمہارے قریب ہے لہٰذا اسے پکڑنے کے لیے متفرق ہو جاؤ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابوسفیان کو پکڑ لائے آپ نے اس سے کہا: اے ابوسفیان: اسلام قبول کر لو سلامت رہو گے ابوسفیان نے کہا: یارسول اللہ! میری قوم کا کیا بنے گا؟ فرمایا: تمہاری قوم کا جو شخص اپنا دروازہ بند رکھے گا وہ امن میں ہوا عرض کیا: میرے لیے کوئی فخر کی چیز کر دیں فرمایا! جو شخص تمہارے گھر میں داخل ہوگا وہ بھی امن میں ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے سوائے چار آدمیوں کے سب لوگوں کو امن دیا۔ وہ یہ ہیں عبدالعزی بن خطل مقیس بن صبابہ کنانی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ چنانچہ عبدالعزی کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا تھا اسے پردوں سے الگ کر کے قتل کر دیا گیا جبکہ عبداللہ بن سعد کے متعلق ایک انصاری نے نذر مان رکھی تھی کہ وہ اسے جہاں بھی دیکھے گا قتل کر دیگا عبداللہ بن سعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ان کی سفارش کی۔ ادھر انصاری نے تلوار بے نیام کی اور عبد بن ابی سرح کی تلاش میں نکل پڑا جب واپس لوٹا تو انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا تاہم انھیں قتل کرنے سے چوک گیا چونکہ عبداللہ بن ابی سرح رسول اللہ ﷺ کے حلقے میں داخل ہو چکے تھے پھر آپ نے ہاتھ بڑھایا اور ان سے بیعت لے لی پھر انصاری سے فرمایا میں نے تیرا انتظار کیا تاکہ تو اپنی منت پوری کرے انصاری نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ سے ڈر گیا تھا آپ نے آنکھ سے میری طرف اشارہ کیوں نہیں کیا: فرمایا: آنکھوں سے اشارہ کرنا کسی نبی کو زیب نہیں۔

رہی بات مقیس کی چنانچہ اس کا ایک بھائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا وہ (کسی جنگ میں) خطا مقتول ہوا رسول اللہ ﷺ نے بنی فہر کا ایک شخص مقیس کے ساتھ بھیجا تاکہ انصار سے مقتول کی دیت سوال کریں جب دیت جمع کر دی گئی اور دونوں واپس لوٹ آئے ایک جگہ پہنچ کر دونوں نے

آرام کیا فہری سوگیا موقع ملتے ہی مقیس نے بھاری پتھر اٹھا کر فہری کے سر پردے مارا جس سے اس کا سر کچل گیا اور وہ اسی جگہ مرگیا پھر مقیس واپس لوٹ آیا اور یہ اشعار کہے:

شفی النفس من قد بات با لقاع مسندا
تضرج تو بیہ دماء الا خادع
وکانت ھموم النفس من قبل قتله
تلم فتنسینی وطی المضاجع
قتلت به فھر وغرمت عقله
سراة بنی النجار ارباب فارغ
حللت به نذری وادرکت ثورتی
وکنت الی الا وثان اول راجع

ترجمہ:...... ایک شخص جو کھلی جگہ پر ٹیک لگا کر سوگیا تھا اسے قتل کر کے میرے نفس کو شفا ملی ہے دھوکا دینے والوں کے خون سے اس کے کپڑے آلودہ تھے جبکہ اس کے قتل سے قبل میرے نفس نے نرم بستروں کو بھلا دیا تھا میں نے فہری کو قتل کیا ہے اور اس کی دیت بنی نجار کے سرداروں کو دینے کے لئے تیار ہوں اسے قتل کر کے میں نے اپنی نذر پوری کی ہے اور اور اپنا بدلہ لیا ہے اور اب میں سب سے پہلا وہ شخص ہو جو بتوں کی پوجا کی طرف لوٹ رہا ہے۔

رہی بات ام سارہ کی وہ قریش کی آزاد کردہ باندی تھی وہ مدینہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی کوئی حاجت بیان کی آپ نے اس کی حاجت پوری کی پھر اس عورت کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا تا کہ ان پر احسان کرے اور اہل مکہ اس کے اہل وعیال کی حفاظت کریں (خط میں فتح مکہ کی پیشگی خبر دی گئی تھی یہ ایک راز تھا جسے وہ افشا کرنا چاہتا تھا) چنانچہ جبرئیل امین نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس عورت کے پیچھے دوڑایا ان دونوں حضرات نے ایک جگہ عورت کو روک لیا اور اس کی تلاشی لی اور پوچھ گچھ کی لیکن عورت نے صاف انکار کر دیا دونوں حضرات واپس لوٹنے لگے پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: رسول اللہ ﷺ کے منہ سے نکلی ہوئی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں لہٰذا دوبارہ عورت پر دباؤ ڈالو اور اس سے خط لو چنانچہ دونوں حضرات دوبارہ عورت کے پاس لوٹ آئے اور اپنی تلواریں ننگی کر کے اس کے پاس آئے اور کہا: یا تو میں خط دے ورنہ ہم تجھے قتل کر دیں گے پہلے عورت نے انکار کیا لیکن جب بس نہ چلا اس نے یہ شرط لگائی کہ میں اس شرط پر خط دوں گی کہ آپ یہ خط رسول اللہ ﷺ کو واپس نہیں کریں گے انھوں نے عورت کی یہ شرط منظور کر لی عورت نے اپنے بالوں کے گچھے سے خط نکال کر انھیں دیا پھر یہ دونوں حضرات خط لے کر رسول اللہ کے پاس واپس لوٹ آئے اور خط آپ کو دیا آپ نے مرسل کو بلایا اور پوچھا: یہ کیسا خط ہے اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے صرف اس لیے یہ خط لکھا ہے کہ مکہ میں میرے اہل وعیال ہیں میں نے چاہا اہل مکہ پر احسان کر دوں تا کہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء......الا یة: اے ایمان والوں میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۱۹۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے آپ کے سر پر خود (جنگی ٹوپی) تھا جب آپ عین مکہ میں داخل ہوئے خود اتار دیا آپ کو اطلاع کی گئی کہ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔

رواہ ابن ابی شیبة

# کفار کو پناہ دینا

۳۰۱۹۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے ابو عاص بن عبد الشمس کو پناہ دے رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پناہ کی اجازت مرحمت فرمائی ام ھانی بنت ابی طالب نے اپنے بھائی عقیل بن ابی طالب کو پناہ دے رکھی تھی آپ ﷺ نے اس پناہ کو بھی برقرار رکھا (رواہ ابن عساکر ابن عساکر کہتے ہیں کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے چونکہ ام ھانی نے بنی مخزوم کے دو آدمیوں کو پناہ دی تھی)۔

۳۰۱۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: جاؤ اور مقام ''روضہ خاخ'' میں تمہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لیتے آؤ چنانچہ ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے روضہ خاخ تک پہنچے ہمیں یہیں پالان میں بیٹھی ایک عورت ملی میں نے کہا: خط نکالو بولی: میرے پاس کوئی خط نہیں ہم نے کہا: خط نکالو ورنہ ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے چنانچہ دھمکی سنتے ہی عورت نے اپنے بالوں سے خط نکال دیا ہم نے خط لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، خط کھولا گیا اس میں یہ مضمون مندرج تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کے مشرکین کی طرف خط میں بعض اہم امور کو افشار کیا گیا تھا رسول کریم ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے حاطب یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی نہ کیجئے میں قریش میں اٹکا ہوا ہوں فی الواقع قریش سے میرا کوئی تعلق نہیں آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے اہل مکہ کے ساتھ کوئی نہ کوئی تعلقات ہیں جو ان کے اہل وعیال کی حفاظت کا سامان ہیں تاہم مکہ میں میرا کوئی تعلقدار نہیں جب میرا اہل مکہ سے کوئی خونی رشتہ نہیں میں نے چاہا ان پر کوئی احسان کر دوں تاکہ وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں میں نے ایسا کفر کی وجہ سے کیا ہے اور نہ ہی مرتد ہونے کی وجہ سے اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد میں کفر سے راضی ہوا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بول پڑے (اور رگ فاروقی نے جوش مارا) فرمایا: یا رسول اللہ! مجھے چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں یہ منافق ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تحقیق حاطب غزوہ بدر میں شریک رہا ہے اے عمر تمہیں کیا معلوم شاید اللہ تعالیٰ نے نظر رحمت سے اہل بدر کو یہ فرما دیا ہے کہ جو چاہے کرو بلاشبہ میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئے:

یاایھا الذین امنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء الایة

رواہ الحمیدی واحمد بن حنبل والعدنی وعبد بن حمید والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابوعوانة وابو یعلیٰ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن حبان وابن مردویہ وابو نعیم و البیھقی معافی الدلائل

۳۰۱۹۴..... ''ایضاً'' حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا تو یہ راز محض چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک محدود رکھا ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جبکہ لوگوں میں یہ خبر عام کر دی گئی کہ آپ حنین کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں چنانچہ حاطب رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خط لکھ بھیجا کہ رسول کریم ﷺ تمہارے اوپر چڑھائی کرنا چاہتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی خبر کر دی آپ ﷺ نے مجھے اور ابو مرثد کو بھیجا ہمارے پاس تیز رفتار گھوڑے تھے آپ نے فرمایا: روضہ خاخ پر پہنچ جاؤ وہاں تمہیں ایک عورت ملے گی اس کے پاس خط ہوگا وہ خط اس سے لے لو ہم چل پڑے اور مقررہ جگہ جا پہنچے اور یہیں ہمیں ایک عورت ملی، ہم نے عورت سے خط طلب کیا عورت نے کہا: میرے پاس خط نہیں ہے ہم نے عورت کا سامان زمین پر رکھ دیا اور تلاشی لی ہمیں اس کے ساز وسامان سے خط نہ ملا ابو مرثد رضی اللہ عنہ بولے: شاید اس کے پاس خط نہ ہو لیکن ہم نے پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی آپ ہم سے جھوٹ بولتے ہیں ہم نے عورت کو دھمکی دی کہ خط نکالو ورنہ ہم تمہیں ننگی کر دیں گے عورت بولی کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کیا تم مسلمان نہیں ہو ہم نے دوبارہ دھمکی دی خط نکالو ورنہ ہم تجھے ننگی کر دیں گے۔ اب کی بار عورت نے خط اپنے نیفہ سے نکال دیا ایک روایت میں ہے کہ عورت نے شرمگاہ سے خط نکال کر دیا چنانچہ ہم خط لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے خط میں لکھا تھا: حاطب

بن ابی بلتعہ کی طرف سے خط کا مضمون سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: یارسول اللہ! حاطب نے اللہ اور اس کے رسول سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑاتا ہوں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدر میں حاضر نہیں ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ حاضر ہوا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں لیکن اس نے بدعہدی کی ہے اور آپ کے دشمنوں کی پشت پناہی کی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: شاید اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر رحمت کی ہے اور فرمایا ہے کہ تم جو چاہے کرو یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسواتر آئے اور فرمایا: اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ قریش سے میری کوئی قرابت نہیں فقط حلیفانہ تعلقات ہیں میرے اہل وعیال آج کل مکہ میں ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں بخلاف مہاجرین کے کہ مکہ میں ان کی قریش میں قرابتوں کی وجہ سے ان کے اہل وعیال محفوظ ہیں اس لیے میں نے یہ چاہا کہ جب قریش سے میری کوئی قرابت نہیں تو ان کے ساتھ کوئی احسان کروں جس کے صلہ میں وہ میرے اہل وعیال کی حفاظت کریں خدا کی قسم میں پکا مومن ہوں اور میرا اللہ اور رسول پر ایمان ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: حاطب نے سچ کہا ہے لہٰذا اس کی شان میں بری بات مت کہو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یاایھا الذین امنو لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودة

رواہ ابویعلی وابن جریر وابن المنذر وابن عساکر

# تتمہ فتح مکہ

اس میں غزوہ طائف کا ذکر بھی ہے۔

۳۰۱۹۵..... ابن ابی شیبہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ایوب، عکرمہ کی سند سے مروی ہے کہ جب رسول کریم ﷺ اہل مکہ سے رخصت ہوئے اور جاہلیت میں قبیلہ خزاعہ رسول اللہ ﷺ کا حلیف قبیلہ تھا جبکہ قبیلہ بنوبکر قریش کا حلیف تھا چنانچہ بنوخزاعہ رسول کریم ﷺ کی صلح میں داخل تھے اور بنوبکر قریش کی صلح میں داخل تھے خزاعہ اور بنوبکر کے درمیان جنگ چھڑ گئی قریش نے بنوبکر کو باہم کمک پہنچائی حتیٰ کہ اسلحہ دیا اشیائے خوردونوش دیں اور پھر بھی ان کی پشت پناہی کی۔ اس کی پاداش میں بنوبکر کو خزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا اور ان کے بہت سارے جنگجوؤں کو قتل کر دیا قریش خوفزدہ ہوئے کہ مسلمان کہیں معاہدہ نہ توڑ دیں تاہم اس بچاؤ کے لیے قریش نے ابوسفیان سے کہا کہ محمد کے پاس جاؤ اور معاہدے کو مضبوط کرو اور لوگوں میں صلح کراؤ چنانچہ ابوسفیان مدینہ پہنچا رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس ابوسفیان آرہا ہے اور وہ اپنی حاجت پوری کیے بغیر خوش وراضی واپس لوٹ جائے گا ابوسفیان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے ابوبکر! لوگوں سے کہو کہ معاہدے کی پاسداری کریں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اختیار میرے پاس نہیں اس کا اختیار تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے پاس ہے۔ پھر ابوسفیان حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی اسی جیسی بات کہی انھوں نے فرمایا: تم نے معاہدہ توڑ دیا ہے جو معاہدہ میں جدید قدم اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں ڈالے اور جوز بردست ہو اللہ سے منقطع کرے ابوسفیان نے کہا: میں نے آج تک ایسا معاشرہ نہیں دیکھا جو زبردست رائے کا حامل ہو پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا: کیا تم اپنی قوم کی عورتوں کی فرمانروائی کروگی پھر وہی مسئلہ ذکر کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا تھا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس معاملے کا اختیار میرے ہاتھ میں نہیں اس کا اختیار اللہ اور اس کے رسول کے ہاتھ میں ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہ بات کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے آج تک ایسا گمراہ شخص نہیں دیکھا تم لوگوں کے سردار ہو تم خود ہی معاہدہ کو جاری کرواؤ اور لوگوں میں صلح کرواؤ چنانچہ ابوسفیان نے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا اور کہا: میں نے لوگوں میں معاہدے کا اجراء کر دیا پھر مکہ واپس لوٹ گیا اور اہل مکہ کو خبر دی اہل مکہ نے کہا: بخدا! ہم نے آج کی طرح کوئی دن نہیں دیکھا کہ جس میں کسی قوم کا سفیر غیر واضح معاملہ لے کر واپس لوٹے تم ہمارے پاس جنگ کی خبر نہیں لائے کہ ہم کوئی بچاؤ کا سامان کریں نہ تم صلح کی خبر لائے ہو کہ ہم بے خوف ہو جائیں۔

ادھر خزاعہ کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو پوری خبر دی اور مدد مانگی پھر ایک شخص نے یہ شعر پڑھا۔

لا ھم ان نا شد محمدا  حلف ابینا و ابیہ الا تلدا

اے میرے پروردگار! میں محمد ﷺ کو اپنے باپ اور ان کے باپ عبدالمطلب کا قدیم عہد یاد دلانے آیا ہوں۔

رسول کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوچ کرنے کا حکم دیا چنانچہ لشکر راستے قطع کرتے ہوئے مقام "مر" پر پہنچا، ادھر ابوسفیان رات کو نکلا اور مقام "مر" پر آیا اس نے لشکر اور جگہ جگہ آگ جلتی دیکھی کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس کے ساتھیوں نے جواب دیا یہ قبیلہ تمیم ہے ان کے علاقہ میں قحط پڑ گیا ہے آور آسودگی کے لیے ادھر آ نکلے ہیں ابوسفیان نے کہا: بخدا یہ لوگ تو بہت زیادہ ہیں بنو تمیم اتنے کہاں سے ہو گئے جب ابوسفیان کو خبر ہوئی کہ یہ نبی کریم ﷺ ہیں تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے عباس سے ملاؤ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کے پاس آئے ابوسفیان نے اپنا حال سنایا عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو رسول کریم ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ اپنے قبہ میں تھے فرمایا: اے ابوسفیان! اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے ابوسفیان نے اسلام قبول کرلیا پھر عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو اپنے خیمے میں لے گئے صبح ہوئی مسلمان وضو کے لیے بھاگ دوڑ کرنے لگے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابوفضل! لوگوں کو کیا ہوا کیا انھیں کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ لوگ نماز کے لیے تیاری کررہے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو وضو کرنے کو کہا پھر عباس رضی اللہ عنہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی تکبیر کہی لوگوں نے بھی تکبیر کہی پھر رکوع کیا ساتھ مسلمانوں نے بھی رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سر اٹھالیا (ھکذا ھلم جرا) یہ کیفیت دیکھ کر ابوسفیان نے کہا: میں آج تک کسی قوم کو ایسی زبردست اطاعت بجالاتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ ایسی اطاعت رومیوں اور اہل فارس کے ہاں بھی نہیں دیکھی، اے ابوفضل! تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بادشاہت نہیں بلکہ نبوت ہے ابوسفیان نے کہا: ہاں یہ وہی ہے ہاں یہ وہی ہے پھر ابوسفیان نے کہا: افسوس قریش کی ہلاکت آگئی پھر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیں میں قریش کو جا کر دعوت دیتا ہوں اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی فخر کی چیز مقرر کردیں عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر چل دیئے تھوڑا ہی آگے گئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کہا: میرے والد کو واپس لاؤ میرے والد کو واپس لاؤ (عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے چچا ہیں اور چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے) مجھے خوف ہے کہ قریش انھیں کوئی گزند نہ پہنچائیں جس طرح ثقیف نے عروہ بن مسعود کو گزند پہنچایا تھا عروہ نے انھیں دعوت دی اور وہ عروہ کو قتل کرنے کے در پے ہو گئے اگر عباس رضی اللہ عنہ چلے گئے تو اہل مکہ ان پر آگ پھینکیں گے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ اہل مکہ کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: اے اہل مکہ اسلام قبول کرلو سلامت رہو گے بیشک تم نے بڑا انتظار کرلیا رسول کریم ﷺ نے زبیر کو مکہ کے بالائی حصہ سے بھیجا ہے جبکہ خالد بن ولید کو زیریں حصہ سے بھیجا ہے نیز تم لوگ خالد کی یلغار کو جانتے ہو جبکہ قبیلہ خزاعہ بھی مسلمانوں کے شانہ بشانہ ہے سو جو شخص اسلحہ سے دور رہے گا اسے امن دیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اہل مکہ کے ساتھ تیر اندازی ہوئی پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے امن عامہ کا اعلان کیا البتہ چار آدمیوں کو مستثنیٰ کیا وہ یہ ہیں مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن ابی سرح ابن خطل بنی ھاشم کی آزاد کردہ باندی سارہ انھیں خزاعہ قتل کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "الا تقا تلون قو ما نکثو ایمانھم" "تم ان لوگوں کو قتل کیوں نہیں کرتے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ دی ہیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۹۶ .....عکرمہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ تشریف لائے اور کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل کی تصویریں دیکھیں دراں حالیکہ ان کے ہاتھوں میں قسمت کے تیر تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کو قسمت کے تیروں سے کیا لگاؤ اللہ کی قسم ابراہیم علیہ السلام نے کبھی بھی قسمت آزمانے کے لیے تیر نہیں پھینکے پھر آپ نے حکم دیا ایک کپڑا پانی میں گیلا کرکے لایا گیا اور وہ تصویریں مٹادی گئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۱۹۷ .....مجاہد کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول کریم ﷺ تشریف لائے جبکہ کعبہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بت نصب تھے آپ نے بتوں کو اوندھے منہ کردیا پھر رسول کریم ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا: خبردار! مکہ حرمت والا شہر ہے اور تا قیامت حرمت والا

رہے گا مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا البتہ گھڑی بھر کے لیے حرم پاک میرے لیے حلال کیا گیا حرم پاک کی گھاس بھی محترم ہے ہرگز نہ کاٹے جائے حرم کا شکار نہ بھگایا جائے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں حرم میں گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! البتہ اذخر گھاس کی اجازت ہے چونکہ سناروں قبروں اور گھروں کے لیے یہ گھاس کام آتی ہے آپ نے فرمایا: جی ہاں سوائے اذخر کے۔ جی ہاں سوائے اذخر کے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۸... محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ اپنے ایک حجرے سے باہر تشریف لائے اور دروازے پر بیٹھ گئے آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تنہائی میں بیٹھتے تو آپ کے پاس کوئی نہیں آتا تھا تاوقتیکہ آپ خود نہ بلالیں چنانچہ تھوڑی دیر بعد فرمایا: میرے پاس ابوبکر کو بلالاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلالائے اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گئے آپ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے پھر سامنے سے اٹھا کر اپنے دائیں یا بائیں بٹھار ہے پھر فرمایا: عمر کو بلالاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ ان سے بھی کافی دیر تک سرگوشیاں کرتے رہے دوران گفتگو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہوگئی وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ! اہل مکہ کفر کا سرغنہ ہیں ان کا گمان ہے کہ آپ جادوگر ہیں اور کاہن ہیں آپ جھوٹے ہیں اور افترا پرداز ہیں حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چیدہ چیدہ باتیں جو اہل مکہ آپ ﷺ کے خلاف کرتے تھے کہہ ڈالیں پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک طرف بیٹھنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ایک طرف بیٹھ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دوسری طرف پھر آپ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو اصحاب کی مثالیں نہ دوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے چہرہ اقدس حضرت ابوبکر کی طرف کر کے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دودھ میں پڑے گھی سے بھی زیادہ نرم تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں پتھر سے بھی زیادہ سخت تھے لہٰذا معاملہ وہی طے پایا ہے جو عمر کا تجویز کردہ ہے لہٰذا تم لوگ تیاری کرو لوگ اٹھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ہولیے اور کہنے لگے: ابوبکر! ہم عمر سے نہیں پوچھتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کیا سرگوشی کی ہے آپ ہمیں بتادیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے پوچھا کہ مکہ پر چڑھائی کے بارے میں کیا کہتے ہو اور کیا رائے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اہل مکہ آپ کی قوم ہے (گویا میں نے نرمی برتنے کا مشورہ دیا) میں سمجھا شاید آپ میری ہی بات مان لیں گے پھر آپ نے عمر کو بلایا عمر نے کہا: اہل مکہ سرغنہ کفر ہیں حتیٰ کہ اہل مکہ کی ہر برائی بیان کی اور کہا اللہ کی قسم عرب اس وقت تک زیر نہیں ہوں گے جب تک اہل مکہ زیر نہیں ہوتے آپ ﷺ نے تمہیں مکہ پر چڑھائی کرنے کی تیاری کا حکم دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۱۹۹... جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ نے کعبہ کے آس پاس بنی ہوئی تصویروں کو مٹا دینے کا حکم دیا۔

رواہ ابن ابی شیبة

## حدود حرم میں قتل کرنا بڑا گناہ ہے

۳۰۲۰۰... زہری کی روایت ہے کہ بنی دیل بن بکر کے ایک شخص نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لوں ایک دوسرے شخص سے کہا: میرے ساتھ چلو دوسرا بولا مجھے ڈر ہے کہ مجھے خزاعہ قتل کر دیں گے چنانچہ دیلی اسے ساتھ لیتا گیا راستے میں خزاعی ایک شخص ملا اور اسے پہچان لیا خزاعہ کے اس شخص نے دیلی کے پیٹ میں تلوار ماری بولا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ خزاعہ مجھے قتل کر دیں گے رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم (حرمت والا) قرار دیا ہے لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا لہٰذا اس کی حرمت بجالاؤ مکہ گھڑی بھر کے لیے دن کے وقت میرے لیے حلال ہوا ہے تین شخص اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والے ہیں۔ ایک وہ شخص جو مکہ میں قتل کرنے دوسرا وہ شخص جو غیر قاتل کو قتل کرے تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کے کینہ اور بغض کا بدلہ لے میں اس شخص کی دیت

ضرور دلاؤں گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۰۱... یعقوب بن زید بن طلحہ تیمی اور محمد بن منکدر کی روایت ہے کہ مکہ میں فتح کے موقع پر صفا پر تین سو ساٹھ بت تھے مروہ پر ایک بت تھا جبکہ ان کے درمیان کا علاقہ بتوں سے اٹا پڑا تھا اور کعبہ بھی بتوں سے بھرا ہوا تھا محمد بن منکدر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی آپ بتوں کی طرف چھڑی سے اشارہ کرتے اور بت گر جاتے حتیٰ کہ آپ اساف اور نائلہ کے پاس آ گئے یہ دونوں بت کعبہ کے دروازے کے بالمقابل نصب تھے آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ انھیں توڑ ڈالو اور کہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کیا کہیں؟ فرمایا: کہو اللہ تعالیٰ نے وعدہ سچ کر دکھایا۔ اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے ہی نے لشکروں کو ہزیمت دی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۰۲... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی انھیں دیکھ کر صفوان بن امیہ نے حارث بن ہشام سے کہا کیا تم اس غلام کی طرف نہیں دیکھ رہے حارث نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے تو اس کی شکل مسخ کر دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۰۳... ابن ابی ملیکہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابی جہل بھاگ گئے اور سمندر میں کشتی پر جا سوار ہوئے سمندری طوفان کو دیکھ کر ملاح اور کشتی سواروں نے اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارنا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ ہی سے فریادیں کرنے لگے عکرمہ نے توحید پرستی کی وجہ پوچھی کشتی بانوں نے کہا: اس جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز نفع نہیں پہنچاتی عکرمہ رضی اللہ عنہ کہا: یہ ہی تو محمد کا معبود ہے جسے وہ پکارتا ہے مجھے واپس کرو چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اسلام قبول کر لیا جبکہ ان سے پہلے ان کی بیوی اسلام قبول کر چکی تھی اور یہ دونوں اسی نکاح پر برقرار رہے

رواہ ابن عساکر من مراسیل ابی جعفر وابن ابی شیبة

# معاہدہ کی پاسداری

۳۰۲۰۴... ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان معاہدہ تھا جبکہ بنی کعب اور بنی بکر کے درمیان مکہ میں جنگ ہوئی تھی بنی کعب کا ایک شخص فریاد رسی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اشعار پڑھے۔

لاھم انی ناشد محمدا
حلف ابینا وابیہ الا تلدا
فانصر ھداک اللّٰہ نصر اعتدا
وادع عباداللّٰہ یاتو امددا

اے میرے پروردگار میں محمد کو وہ معاہدہ یاد دلاتا ہوں جو میرے اور ان کے باپ کے درمیان ہوا تھا اللہ تمہیں ہدایت دے ہماری زبردست مدد کیجئے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بھی مدد کے لیے بلائیں۔

اتنے میں بادلوں کا ایک آوارہ ٹکڑا گزرا رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: بادلوں کا یہ ٹکڑا بنی کعب کی مدد کا پیغام رساں ہے پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میری تیاری کا سامان کرو اور کسی کو مت بتاؤ تھوڑی دیر بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور انھیں متحرک دیکھ کر پوچھا: کیا وجہ ہے؟ عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تیاری کا حکم دیا ہے پوچھا: کہاں کے لیے عرض کی مکہ کے لیے (جب نبی کریم ﷺ نے تاکیداً فرمایا تھا کہ معاملہ صیغہ راز میں رہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیوں بتا دیا؟ مطلب یہ کہ عوام الناس میں سے کسی کو نہ بتاؤ رہی بات ابوبکر وعمر یعنی خواص کی سو انھیں خود رسول اللہ ﷺ نے بلا کر سب سے پہلے انہی سے مشورہ لیا گویا ضمناً ان کے لیے اجازت ہوگئی المختصر کہ ممانعت اوروں کے لیے تھی یہ حضرات اس سے مستثنیٰ تھے) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! بعد ازیں ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ نہیں رہے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ... کے پاس آ گئے اور ان سے تذکرہ کیا آپ نے

فرمایا: اہل مکہ نے دھوکا کیا ہے اور انھوں نے معاہدہ توڑ دیا ہے پھر آپ مسلمانوں کو لے کر چل پڑے آپ رازداری میں چلے تا کہ اہل مکہ کو خبر نہ ہونے پائے۔

ادھر ابوسفیان نے حکیم بن حزام سے کہا: بخدا! ہم غفلت میں ہیں کیا تم مرالظہر ان تک میرے ساتھ جاؤ گے تا کہ ہمیں کوئی خبر ملے بدیل بن ورقاء کعبی نے کہا میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا ابوسفیان نے کہا اگر چاہو تو جاسکتے ہو چنانچہ یہ تینوں گھوڑوں پر سوار ہو کر چل دیئے چنانچہ اس جگہ پہنچے تاریکی پھیل چکی تھی کیا دیکھتے کہ پوری وادی میں جگہ جگہ آگ جل رہی ہے ابوسفیان نے کہا: اے حکیم! یہ کیسی آگ ہے؟ بدیل نے کہا: یہ بنی عمرو کی آگ ہے انھیں جنگ نے دھوکا میں ڈال دیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: تیرے باپ کی قسم! بنی عمرو بہت کم تعداد میں ہیں جبکہ یہ لوگ تو کہیں زیادہ ہیں۔

اتنے میں ان تینوں کو رسول اللہ ﷺ کے پہرہ داروں نے آن لیا اور یہ انصار کے چند لوگ تھے جبکہ پہرے کی ذمہ داری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سپرد تھی پہرہ دار انھیں پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہنس رہے تھے اور کہا: اگر تم ابوسفیان کو پکڑ لاتے کیا ہی اچھا ہوتا پہرہ داروں نے کہا: بخدا! ہم ابوسفیان کو پکڑ لائے ہیں فرمایا: اسے اپنے پاس گرفتار رکھو صبح ہوتے ہی عمر رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے آئے ابوسفیان کو بیعت کا کہا گیا یہ بولا میرے لیے بیعت کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ورنہ میرا برا حال ہوگا۔ پھر حکیم بن حزام کو بیعت کا کہا گیا چنانچہ انھوں نے بھی بیعت کر لی۔ جب یہ لوگ واپس پلٹے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ابوسفیان شہرت کو پسند کرتا ہے آپ اسے شہرت کی کوئی چیز دے دیں البتہ ابن خطل مقیس بن صبابہ لیثی عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور دو باندیوں کے لیے کوئی امن نہیں انھیں قتل کروا گرچہ یہ کعبہ کے پردوں سے کیوں نہ لپٹے ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ آپ حکم دیں تا کہ ابوسفیان کو سر راہ روک لیا جائے اور وہ اسلامی لشکر کی شان وشوکت دیکھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کو سر راہ روک لیا اور کہا تم یہاں بیٹھو گے تا کہ مسلمانوں کو دیکھو؟ ابوسفیان نے اثبات میں جواب دیا، وہ سمجھا مٹھی بھر مسلمان ہوں گے اس لیے دیکھنے میں کیا حرج اتنے میں قبیلہ جہینہ کا رستہ گزرا ابوسفیان نے کہا: اے عباس! یہ کون لوگ ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ قبیلہ جہنیہ ہے کہا: مجھے جہینہ سے کیا غرض بخدا ان سے ہماری کبھی لڑائی نہیں ہوئی پھر مزنیہ کا دستہ گزرا اس کے متعلق پوچھا کہا: یہ مزنیہ ہے ابوسفیان بولا: میرا مزنیہ سے کیا تعلق میری ان سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی، پھر قبیلہ سلیم گزرا اس کے متعلق پوچھا: عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ سلیم ہے پھر فرداً فرداً کیے بعد دیگرے اسلامی دستے گزرتے رہے بالکل آخر میں رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مہاجرین وانصار کے دستے میں گزرے ابوسفیان نے پوچھا: اے عباس یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ رسول اللہ ﷺ میں مہاجرین وانصار کے ساتھ ابوسفیان بولا: تمہارا بھتیجا عظیم بادشاہ بن گیا ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ یہ نبوت کی شان وشوکت ہے مسلمانوں کی تعداد ۱۰، ۱۲ ہزار کے لگ بھگ تھی۔

## ابوسفیان واپس مکہ لوٹ گیا

رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو دیا ہوا تھا پھر سعد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اپنے بیٹے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کو دے دیا پھر ابوسفیان گھوڑے پر سوار ہو کر آگے نکل گیا حتیٰ کہ ثنیہ میں جا پہنچا اہل مکہ نے پوچھا: تمہارے پیچھے کیا حال ہے کہا میرے پیچھے مسلمانوں کا سیل رواں ہے ایسا شوکت والا لشکر میں نے کبھی نہیں دیکھا، جو شخص میرے گھر میں داخل ہوگا وہ امن میں رہے گا پھر لوگوں کا ہجوم ابوسفیان کے گھر پر امنڈ آیا پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مقام حجون پر آ کر رکے مقام حجون کے اوپر کی طرف ہے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو شہ سواروں کے دستے پر امیر مقرر کر کے مکہ کی بالائی طرف سے روانہ کیے جبکہ حضرت خالد بن ولید کو مکہ کے زیریں حصہ سے روانہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے مکہ! تو اللہ تعالیٰ کی زمین کا سب سے اعلیٰ وافضل حصہ ہے، بخدا! اگر مجھے یہاں سے نہ نکالا جاتا میں بھی نہ نکلتا مجھ سے قبل مکہ کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا میرے لیے دن میں گھڑی بھر کے لیے

حلال ہوا ہے مکہ قابل حرمت ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اس کی گھاس نہ کاٹی جائے اس کا لقطہ نہ اٹھایا جائے البتہ اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے، ابوشاہ نامی ایک شخص نے کہا جبکہ بعض محدثین نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول کیا ہے کہ انھوں نے کہا: یارسول اللہ اس حکم سے اذخر گھاس مستثنیٰ ہے چونکہ اذخر گھاس ہمارے گھروں اور لوہاروں کے کام آتا ہے۔

رہی بات ابن خطل کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا اور وہیں قتل کر دیا گیا جبکہ مقیس بن صبابہ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا اور مروہ کے درمیان پایا بنی کعب کے چند لوگ اسے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھے اس کے چچازاد بھائی نمیلہ نے کہا: اس کا راستہ چھوڑ دو بخدا! جو بھی اس کے قریب آئے گا میں اس کا سر قلم کردوں گا آگے بڑھنے والے چوک گئے اور پیچھے ہٹ گئے پھر خود ہی نمیلہ نے مقیس پر تلوار سے حملہ کر دیا اور تلوار سر پر دے ماری جس سے اس کا سر کٹ گیا اور مقیس ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر گیا نمیلہ نے ایسا اس لیے کیا تا کہ اس کے قتل پر کوئی اور فخر نہ کر سکے پھر رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اتنے میں عثمان بن طلحہ داخل ہوا آپ نے فرمایا: اے عثمان! کہاں ہے بیت اللہ کی چابی؟ کہا وہ میری ماں سلامہ بنت سعد کے پاس ہے رسول اللہ ﷺ نے سلامہ کے پاس آدمی بھیجا سلامہ نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم میں کبھی بھی چابی نہیں دوں گی عثمان نے ماں سے کہا: بخدا معاملہ بدل چکا ہے اگر تو چابی نہیں دے گی مجھے اور میرے بھائی کو قتل کر دیا جائے گا پھر عثمان چابی لے کر چلا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا، چابی نیچے گر گئی اور اس پر کپڑا ڈال دیا اور پھر بیت اللہ کا دروزہ کھولا آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس کے چاروں کونوں میں تکبیر کہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر دونوں ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے امید ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ چابی مجھے عطا کریں گے یوں اس طرح سقایت اور حجابت (یعنی حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف اور دربانی) کا شرف ہمیں مل جائے گا تا ہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں ہے عثمان؟ جو شرف اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے میں اسے باقی رکھنا چاہتا ہوں یہ لو چابی۔

پھر بلال رضی اللہ عنہ کعبہ کی چھت پر چڑھے اور اذان دی خالد بن اسیر نے انھیں دیکھ کر کہا: یہ کیسی آواز ہے لوگوں نے کہا: یہ بلال بن رباح ہے خالد نے کہا: ابوبکر کا حبشی غلام لوگوں نے کہا: جی ہاں، کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ کہتا ہے: **اشهد ان لا الٰه الا الله و اشهد ان محمد رسول الله**۔ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ نے خالد کے باپ اسیر کو یہ آواز نہیں سننے دی اسیر جنگ بدر میں مشرک قتل کر دیا گیا۔

مکہ فتح کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ حنین تشریف لے گئے جبکہ آپ کے مقابلہ کے لیے ہوازن نے اپنے انڈے بچے جمع کر رکھے تھے وہاں پہنچنے پر جنگ چھڑ گئی مسلمانوں کو عارضی شکست ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "**ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا**" "اور غزوہ حنین کے دن جب تمہیں تمہاری کثرت نے عجب میں ڈال دیا تھا جبکہ تمہاری کثرت تمہارے کچھ کام نہ آسکی" پھر رسول اللہ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور کہا: یا اللہ! اگر تو چاہے تو سطح زمین پر تیری عبادت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: "شاهت الوجوه" چہرے قبیح ہو جائیں پھر مٹھی بھر کنکریاں دشمن کی طرف پھینکیں، کنکریاں پھینکی تھیں کہ دشمن الٹے پاؤں بھاگ گیا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں اور ان کے اموال پر قبضہ کر لیا پھر قیدیوں سے کہا: اگر چاہو تو قید میں رہو چاہو تو فدیہ دے کر جان چھڑا لو اہل حنین نے کہا: آج کے دن ہم خاندانی شرافت کو ترجیح دیں گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا جب میں جاؤں تو مجھ سے سوال کرنا میرے پاس جو کچھ ہوا میں تمہیں دوں گا، البتہ مسلمانوں میں سے کسی کو مشکل نہ پیش آئے! جو کچھ میں نے تمہیں دیا ہے اسی کی مثل مسلمانوں نے کہا ہے سوائے عیینہ بن حصن کے۔ اس نے کہا ہے کہ جو میرے لئے ہے وہ میں اسے نہیں دوں گا فرمایا: تو حق پر ہے چنانچہ اس دن اس کے حصہ میں ایک بڑھیا آئی اور وہ بھی نابینا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ ایک مہینہ تک رہا اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ مجھے اہل طائف کے ہاں بھیجیں میں انھیں دعوت دوں گا، فرمایا: اہل طائف تو تمہیں قتل کر دیں گے چنانچہ عروہ اہل طائف کے پاس گئے اور انھیں دعوت الی اللہ دی انھیں ایک مشرک نے تیر مارا اور انھیں قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے عروہ کے متعلق فرمایا: اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کا واقعہ سورت یٰس میں بیان ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل طائف کے مال مویشی پکڑ لو تا کہ انھیں سخت حالات کا مقابلہ کرنا پڑے۔

# مہر نبوت کا دیدار

پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور مقام نخلہ پر پہنچے تو لوگوں نے آپ سے مال مانگنا شروع کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں لوگوں نے اس قدر ہجوم کر دیا حتیٰ کہ آپ کی کمر سے چادر بھی چھین لی اور اس کی پاداش میں مہر نبوت سامنے ہوگئی یوں دکھائی دی جیسے چاند کا ٹکڑا ہو آپ ﷺ نے از روئے ظرافت فرمایا: تمہارا باپ نہ رہے میری چادر مجھے واپس کر دو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس اونٹ اور بکریاں ہوتیں جن سے ان دونوں پہاڑیوں کا درمیانی علاقہ بھرا پڑا ہوتا میں وہ بھی تمہیں دے دیتا اس دن آپ نے تالیف قلب کے طور پر لوگوں کو ایک ایک سو اونٹ تک عطا کیے اس موقع پر انصار نے کہا: کہ ہمیں کچھ نہ ملے آپ ﷺ نے انصار کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم ایسی باتیں کرتے ہو کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، کیا میں نے تمہیں کم مائیگی کے عالم میں نہیں پایا اور اور پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں میری وجہ سے بے پرواہ کر دیا؟ انصار نے کہا: جی ہاں کیا میں نے تمہیں آپس میں دشمن نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انصار نے کہا: جی ہاں، اگر تم کہنا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بھی تو بے یار و مددگار آئے اور ہم نے آپ کی مدد کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہترین اجر دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ بے گھر آئے ہم نے آپ کو ٹھکانا دیا؟ انصار نے کہا، اللہ اور اس کا رسول اس کا بہتر صلہ دینے والے ہیں اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ آپ کسمپرسی کے عالم میں آئے ہم نے آپ کی غمخواری کی؟ انصار نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر صلہ دینے والے ہیں فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ؟ انصار نے عرض کی: جی ہاں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور تم خاص ہو۔

آپ ﷺ نے غنائم پر بنی عبدالاشہل کے بھائی عباد بن رقش کو ذمہ دار بنایا تھا، قبیلہ اسلم کا ایک شخص ننگا آیا اس کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا، کہنے لگا: ان چادروں سے مجھے ایک چادر پہنا دو عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں یہ غنائم مسلمانوں کی ہیں میرے لیے حلال نہیں کہ ان سے تمہیں کچھ دوں؟ اس شخص کی قوم نے کہا: ایک چادر اسے دے دو اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ مال ہمارا ہے اور ہمارا دیا ہوا ہے چنانچہ عباد رضی اللہ عنہ نے اسے ایک چادر دے دی پھر رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے فرمایا: مجھے اس کا کوئی خدشہ نہیں کہ تم نے خیانت کی ہے عباد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اسے چادر نہیں دی حتیٰ کہ اس کی قوم نے کہا: اگر کسی نے کوئی بات کی تو یہ ہمارا مال ہے اور ہمارا دیا ہوا آپ نے تین بار فرمایا: جزاکم اللہ خیرا۔ رواہ ابن ابی شیبة

# غزوہ حنین

۳۰۲۰۵..... "مسند بدیل بن ورقاء" ابن بدیل بن ورقاء اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ حنین کے دن انہیں حکم دیا کہ جعرانہ کی مقام پر قیدیوں اور غنائم کو روک لیا جائے تا کہ آپ ﷺ بھی تشریف لے آئیں چنانچہ قیدی اور غنائم روک دیئے گئے۔

رواہ البخاری فی تاریخه والبغوی وقال فی الاصابة اسنادہ حسن

۳۰۲۰۶..... "مسند براء بن عازب" ابو اسحاق کی روایت ہے کہ ایک شیخ نے براء رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو مارہ! کیا تم لوگ حنین میں پسپا ہو گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ پسپا نہیں ہوئے البتہ کچھ لوگ ہوازن کی بستی کے پاس جمع ہو گئے تھے ہوازن زبردست تیرانداز تھے انھوں نے مسلمانوں کی اس جماعت پر تیروں کی بارش کر دی یہ جماعت کمک لینے رسول اللہ ﷺ کی پاس آ گئی تھی ابوسفیان بن حارث آپ ﷺ کی سواری کی نکیل پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور دعا کی آپ

فرمارہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر فرمایا! یا اللہ! اپنی مدد نازل فرما، اللہ کی قسم جب جنگ زور پکڑتی ہے ہم اس سے ڈر جاتے ہیں بہادر تو وہ ہوتا ہے جو اس میں کود جائے۔ رواہ ابن ابی شیبة وابن جریر

۳۰۲۰۷..... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بخدا! غزوہ حنین کے موقع پر رسول کریم ﷺ پسپا نہیں ہوئے جبکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان آپ کے خچر کی لگام پکڑے رہے آپ ﷺ کہہ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ رواہ ابن ابی شیبة وابونعیم

۳۰۲۰۸..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن ابوسفیان نبی کریم ﷺ کا خچر پکڑے چل رہے تھے جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب.

میں سچا نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں ابن عبدالمطلب ہوں۔

چنانچہ اس دن آپ ﷺ سے بڑھ کر حملہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا گیا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۲۰۹..... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' عبداللہ بن بریدکی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن مسلمانوں کو (عارضی طور پر) پسپا ہونا پڑا اور آپ ﷺ کے پاس صرف زید نامی ایک شخص باقی رہا اس نے آپ کے خچر کی لگام پکڑی ہوئی تھی یہ خچر نجاشی نے آپ کو ہدیۃً بھیجا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زید! لوگوں کو بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے آواز دی اے لوگو! یہ ہیں رسول اللہ ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اس پکار پر کسی نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا: خصوصاً اوس اور خزرج کو آواز دیکر بلاؤ، چنانچہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اوس وخزرج کی جماعت! رسول اللہ ﷺ یہ ہیں تمہیں بلا رہے ہیں چنانچہ اب کی بار بھی کسی نے جواب نہ دیا آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اے زید! تیرا ناس ہو مہاجرین کو بلاؤ چونکہ انھوں نے بیعت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں مجھے بریدہ رضی اللہ عنہ نے حدیث سنائی کہ اس پر ایک ہزار مہاجرین اُمڈ آئے اور اپنی تلواریں بے نیام کرلیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے اور یوں اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۱۰..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو لوگ ثابت قدم رہے ان میں سے ایک ایمن ابن ام ایمن یعنی ایمن بن عبید بھی تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۲۱۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا پھر آپ نے اپنی رکابیں کس لیں اور فرمایا رب کعبہ کی قسم مشرکین کو شکست ہوگئی ہے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۱۲..... ''مسند حارث بن بدل السعدی'' حارث بن بدل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھا آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہزیمت ہوئی البتہ عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حارث آپ کے ساتھ جمے رہے اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمارے چہروں پر مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر ماریں ہمیں شکست ہوئی میں نے دیکھا کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہیں تھا جو ہمارے پیچھے بھاگ نہ رہا ہو۔ رواہ الحسن بن سفیان والطبرانی وابونعیم وابن عساکر

۳۰۲۱۳..... حارث بن سلیم بن بدل کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن میں مشرکین کے ساتھ تھا رسول کریم ﷺ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کے چہروں پر ماریں اور فرمایا شاھت الوجوہ یعنی چہرے قبیح ہو جائیں پھر یکا یک اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کردیا۔

رواہ ابن مندہ وابن عساکر

# دس صحابہ رضی اللہ عنہم کا ثابت قدم رہنا

۳۰۲۱۴..... ''مسند حسین بن علی'' حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ جمے رہے ان میں سے یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالب عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۵..... حسین بن علی کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمے رہے ان میں یہ بھی تھے عباس، علی، ابوسفیان بن حارث، عقیل بن ابی طالبہ عبداللہ بن زبیر بن عبدالمطلب زبیر بن عوام اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۶..... ''مسند ابی سائب خباب'' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے آسمان سے زمین پر ایک آواز سنی جو یوں لگتی تھی جیسے کسی تھال میں کنکریاں پڑنے کی آواز ہوتی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ کنکریاں ماری تھیں اور ہمیں شکست ہوگئی۔ رواہ الطبرانی

۳۰۲۱۷..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حنین کے دن ابوسفیان بن حارث صفوان بن امیہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سو سو اونٹ (تالیف قلب کے طور پر) عطا کیے جبکہ حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ کو ان سے کم اونٹ دیئے اس پر عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے:

انجعل نهبی ونهب العبید
یبن عیینه والاقرع
وما کان بدر ولا حابس
یفوقان مرداس فی المجمع
وما کنت دون امری منهما
ومن یخفض الیوم لا یرفع

کیا آپ نے میرا تاخت وتاراج اور غلاموں کا تاخت وتاراج عیینہ اور اقرع کے برابر کردیا ہے جبکہ بدر اور حابس جنگ میں مرداس پر فوقیت نہیں لے جاتے تھے میں کسی طرح بھی ان دونوں سے کمتر نہیں ہوں لیکن جو شخص آج پست ہوگیا وہ کبھی بھی بلند نہیں ہوسکتا چنانچہ رسول کریم ﷺ نے ان کے لیے بھی سو اونٹ مکمل کر رہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۱۸..... ''مسند سلمہ بن اکوع'' ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم ہوازن کے غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے اسی دوران ہم بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جبکہ ہم میں سے عموماً لوگ پیادہ تھے اور ہم میں کمزور لوگ بھی تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور وہ سرخ اونٹ پر سوار تھا، اس نے اپنے تھیلے سے رسی نکالی اور ایک نوجوان نے اس کا اونٹ باندھ دیا پھر وہ شخص آکر مسلمانوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اس نے مسلمانوں کی کمزوری کا مشاہدہ کرلیا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ان کے پاس سواریاں بھی کم ہیں اٹھ کر اپنے اونٹ کی طرف دوڑ پڑا اس نے اونٹ کھولا پھر بٹھایا اور جلدی سے اس پر سوار ہوکر چل دیا اور اونٹ کو کوچا دے کر بھگانے لگا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص اٹھا اس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور اس شخص کے پیچھے ہولیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا جب میں نے انھیں جالیا تو دیکھا کہ اونٹنی کا سر (جاسوس کے) اونٹ کی سرینوں سے لگتا تھا اور میں اونٹنی کے عین پیچھے تھا پھر میں پھرتی سے آگے بڑھا اونٹ کی لگام پکڑ لی پھر اونٹ کو بٹھایا جب اونٹ نے گھٹنے زمین پر ٹیکے میں نے جھٹ تلوار سونت لی اور لمحہ بھر میں اس کا سر کاٹ دیا یوں وہ ٹھنڈا ہوگیا میں اس کا ساز وسامان اور اونٹ لے کر واپس لوٹ آیا تھوڑی دیر بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: جاسوس کو کس نے قتل کیا ہے؟ مسلمانوں نے جواب دیا سلمہ بن اکوع نے چنانچہ آپ ﷺ نے مقتول کا ساز وسامان مجھے انعام میں دیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۱۹..... ''مسند شیبۃ بن عثمان عبدی صاحب کعبہ'' مصعب بن شیبۃ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا بخدا! میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے نہیں گیا تھا البتہ میں اس لیے گیا تھا تاکہ ھوازن قریش پر چڑھائی کریں اور میں تماشا دیکھوں اسی اثناء میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا یکا یک میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میں ابلق گھوڑوں پر سوار لوگوں کو دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا: اے شیبہ! ان گھڑسواروں کو کسی کافر کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر تین بار فرمایا: یا اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا فرما چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا کہ میرے دل کی دنیا بدل گئی اور سطح زمین پر مجھے رسول اللہ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں تھی چنانچہ مسلمانوں نے بے جگری سے جنگ لڑی جس نے جنگ میں قتل ہونا تھا وہ ہوا پھر نبی کریم ﷺ واپس لوٹے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور عباس رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے اتنے میں عباس رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا: کہاں ہیں مہاجرین عباس رضی اللہ عنہ نے بآواز بلند یہ اعلان کیا رسول اللہ ﷺ یہ ہیں پھر لوگوں نے آپ کی طرف امڈ آنا شروع کیا جبکہ آپ یہ رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے:

انا النبي لا كذب انا ابن عبدالمطلب.

میں سچا نبی ہوں اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر مسلمان اپنی تلواریں ننگی کی ہوئی لوٹ آئے اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب گھمسان کا رن پڑے گا۔ رواہ ابن عساکر

## عباس رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی

۳۰۲۲۰..... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑی ہوئی تھی اسی اثناء میں مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا عباس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی سواری کی لگام برابر پکڑے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو فتح عطا کی اور مشرکین کو شکست دی۔ رواہ الزبیر بن بکار وابن عساکر

۳۰۲۲۱..... حضرت عباس بن مطلب کی روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں آپ کے ساتھ صرف میں اور ابوسفیان بن حارث تھے ہم دونوں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چمٹے رہے آپ سے الگ نہیں ہوئے، آپ خچر پر سوار تھے میں نے لگام پکڑی ہوئی تھی اور برابر خچر کو روک رہا تھا جبکہ خچر مشرکین کی طرف دوڑے جارہا تھا آپ نے مجھے فرمایا: اصحاب سمرہ کو بلاؤ اتنے میں مسلمان واپس لوٹ آئے دیکھا کہ آپ لڑائی کے لیے تیار ہیں آپ نے فرمایا: اب جنگ کے شعلے بلند ہوں گے پھر آپ نے مٹھی بھر کنکریاں اٹھا کر مشرکین کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب کعبہ کی قسم مشرکین ہزیمت خوردہ ہو چکے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کیا وہ وقت مجھے یوں یاد ہے گویا میں ابھی ابھی کھلی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میں آپ کے پیچھے ہوں۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۲..... ابوبکر بن سبرہ ابراہیم بن عبداللہ عبید بن عبداللہ بن عتبہ ایک صحابی سے روایت نقل کرتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ حنین کی مہم سے فارغ ہو کر واپس لوٹے تو آپ کی رضاعی بہن سعد یہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف لائیں آپ نے انھیں دیکھ کر مرحبا فرمایا اور ان کی لیے اپنی چادر بچھائی جب سعد یہ چادر پر بیٹھیں تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے حتیٰ کہ آنسوؤں سے آپ کی ڈاڑھی تر ہو گئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں مجھے ان کی رحمت پر رونا آتا ہے بالفرض اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس احد کے برابر سونا ہو پھر وہ خرچ کردے وہ ان کی رضاعت کا حق ادا نہیں کر سکتا، رہی بات میرے حق کی جو میں نے تم سے لیا ہے وہ تمہارا ہے رہا مسلمانوں کا حق سو وہ انکا اپنا حق ہے میں ان کی دلی رضامندی کے بغیر نہیں لے سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں نے جو بھی لیا تھا وہ دے دیا۔ رواہ عبدالرزاق

**کلام:**..... مغنی میں ہے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن سبرہ موضوع احادیث بیان کرتا تھا۔

۳۰۲۲۳ ابن مسیب کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چھ ہزار کے لگ بھگ مرد اور عورتیں قید کیں اور ابوسفیان بن حارث کو ان پر نگران مقرر کیا۔ رواہ الزبیر بن بکار و ابن عساکر

۳۰۲۲۴ ... عروہ بن محمد بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ عطیہ کی سند سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عطیہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے ھوازن کے قیدیوں کے متعلق رسول اللہ سے بات چیت کی تھی چنانچہ عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا خاندان ہے آپ کے علاوہ سب کو دودھ پلانے والے ہیں ہم نے آج کے دن کے لیے اس رشتہ کو چھپا رکھا ہے ھوازن کی عورتیں آپ کی مائیں ہیں آپ کی بہنیں ہیں اور آپ کی خالائیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بات چیت کی چنانچہ آپ نے قیدیوں کو واپس کر دیا البتہ دو شخصوں نے قیدی واپس کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا: انہیں ساتھ لے جاؤ اور انہیں اختیار دو ان میں سے ایک نے کہا کہ میں بھی اپنا حصہ چھوڑ تا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں اپنا حصہ نہیں چھوڑ تا جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا آپ نے فرمایا: یا اللہ! اس کے حصہ کو بے برکت کر دے چنانچہ وہ جس غلام یا باندی کے پاس سے گزرتا چشم پوشی کر جاتا حتیٰ کہ ایک بوڑھیا کے پاس سے گزرا کہنے لگا: میں اپنے حصہ میں اسے لوں گا چونکہ یہ بستی والوں کی ماں ہے بستی والے گراں بدل دے کر اسے چھڑائیں گے اس پر عطیہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: چلو اسی کو لے لو نہ تو یہ بارونق چہرے والی ہے نہ اس کے پستانوں سے دودھ نکلے گا اور نہ ہی اس کے قرب کی کسی کو خواہش ہوتی ہے ایک بڑھیا ہے جس کی طرف کسی کو رغبت نہیں جب اس شخص نے دیکھا کہ بڑھیا کے لیے کوئی تعرض نہیں کر رہا اس نے اسے بھی چھوڑ دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۲۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اب لڑائی کے شعلے بھڑکیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن آپ ﷺ کے سامنے زبردست حملے کرتے تھے۔ رواہ العسکری فی الامثال

۳۰۲۲۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے دعا تھی یا اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبة

# حنین کے موقع پر آپ علیہ السلام کی بردباری

۳۰۲۲۷ ... ابن شہاب کی روایت ہے کہ عمر بن محمد بن جبیر عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہی کہ حنین سے واپسی کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی تھے پھر اعراب میں آپ تھوڑی دیر کے لیے رک گئے اعراب آپ سے مانگتے تھے حتیٰ کہ اسی عالم میں آپ کی چادر ایک درخت کے ساتھ اٹک گئی رسول اللہ ﷺ رک گئے اور فرمایا: میری چادر مجھے دو اگر میرے پاس ان جھاڑیوں کے بقدر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے نہ جھوٹا پاتے اور نہ بزدل پاتے۔ رواہ ابن جریر فی تھذیب

۳۰۲۲۸ نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حنین سے فارغ ہوئے آپ ثنیۃ الاراکہ کے مقام پر تھے اور لوگوں کو مال دے رہے تھے یوں آپ ﷺ ایک جھاڑی کے پاس جا پہنچے جھاڑی کی ایک ٹہنی سے آپ کی چادر اٹک گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو فرمایا میری چادر مجھے دو، ہم نے چادر آپ کو دی پھر فرمایا! کیا تم مجھ پر بخل کا خوف کرتے ہو قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس ان دو پہاڑوں کے درمیان خلا کے برابر مال ہوتا میں وہ بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا۔

رواہ ابن جریر

۳۰۲۲۹ ... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کیا (یعنی غزوہ حنین) حتیٰ کہ جب ہم واپسی پر مقام بطن نخلہ پر پہنچے تو وہاں آپ کے پاس لوگوں کا ہجوم ہو گیا آپ لوگوں میں الجھے ہوئے تھے کہ ایک درخت کے پاس سے گزرے جس سے اٹک کر آپ کی چادر اتر گئی آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے یوں لگے جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ کے بدن کی سلوٹیں ایسی دکھائی دیتی تھیں جیسے سونے کی لکیریں ہوں فرمایا: اے لوگوں مجھے میری چادر دو کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو بخدا اگر میرے پاس درختوں اور پرندوں کے بقدر چوپائے

ہوتے میں وہ سب تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے بخیل جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ رواه ابو نعیم

۳۰۲۳۰......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین کے موقع پر لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا آپ نے لوگوں کو گائیں اونٹ اور بکریاں دیں حتیٰ کہ جب آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہ رہا اور لوگوں نے پھر بھی آپ کا ہجوم بنائے رکھا فرمایا: اے لوگو! تم کیا چاہتے ہو؟ کیا تم مجھے بخیل سمجھتے ہو؟ بخدا میں بخیل نہیں ہوں نہ بزدل ہوں اور نہ جھوٹا ہوں لوگوں نے آپ کی چادر کھینچ لی حتیٰ کہ آپ کا کاندھا ننگا ہو گیا جب کاندھا مبارک ننگا ہوا مجھے یوں لگا جیسے میں چاند کا ٹکڑا دیکھ رہا ہوں۔ رواه ابن جریر وسنده علي شرط الشيخين

۳۰۲۳۱......ہشام بن زید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے موقع پر ہوازن اور غطفان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف جم غفیر جمع کر لیا جبکہ مسلمانوں کی تعداد دس ہزر (۱۰۰۰۰) کے لگ بھگ تھی نیز مسلمانوں کے ساتھ طلقاء (وہ لوگ جن کی فتح مکہ کے دن جان بخشی کر دی گئی تھے) بھے تھے جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا اس دن نبی کریم ﷺ سفید خچر پر سوار تھے آپ خچر سے نیچے اترے اور فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس دن آپ نے دو مرتبہ آواز دی ان دونوں آوازوں کے درمیان کوئی اور کلام حائل نہیں تھا آپ نے دائیں طرف دیکھا فرمایا: اے انصار کی جماعت! انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر بائیں طرف دیکھا اور فرمایا: اے انصار کی جماعت انصار! نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں اور آپ کے ساتھ ہیں پھر آپ آگے بڑھے فریقین کے درمیان جنگ ہوئی نتیجہ مشرکین کو شکست ہوئی اور مسلمانوں کو مال کثیر غنیمت میں ملا نبی کریم ﷺ نے مال غنیمت (تالیف قلب کے طور پر) طلقاء میں تقسیم کیا اس پر انصار نے کہا: سختی کے وقت ہمیں بلا لیا جاتا ہے اور اموال غنیمت دوسروں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر ہوئی آپ نے انصار کو جمع کیا اور آپ ایک خیمے میں تشریف لے گئے پھر فرمایا: اے جماعت انصار! میں یہ کیا سن رہا ہوں؟ انصار خاموش رہے آپ نے فرمایا: اے جماعت انصار اگر لوگ ایک وادی میں چل رہے ہوں اور انصار کسی دوسری گھاٹی میں چل رہے ہوں میں انصار کی گھاٹی میں چلنے کو ترجیح دوں گا پھر فرمایا: کیا تم راضی ہیں ہو کہ لوگ دنیا لے کر واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول کو اپنے گھروں میں لے کر جاؤ۔ انصار نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

ہشام بن زید کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس واقعہ میں موجود تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہاں غائب ہوتا۔ رواه ابن عساکر وابن ابی شیبة

# ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس خنجر

۳۰۲۳۲......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ حنین کے دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو ہنساتے ہوئے آئے اور وہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ! آپ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا اس نے اپنے پاس خنجر رکھا ہوا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے ام سلیم تم نے خنجر کس لئے رکھا ہوا ہے؟ وہ بولیں: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی دشمن میرے قریب آیا میں اسے زخمی کروں گی۔ رواه ابن ابی شیبة

۳۰۲۳۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حنین سے ملنے والے تاخت وتاراج میں سے رسول اللہ ﷺ نے اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن کو سو سو اونٹ دیئے انصار میں سے کچھ لوگ کہنے لگے: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے غنائم ایسے لوگوں کو دے دی ہیں جن کے خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہے ہیں یا کہا جن کی تلواروں سے ہمارے خون ٹپک رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو خبر ہوئی آپ نے انصار کو پیغام بھیج کر بلوایا جب انصار خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے علاوہ کوئی اور شخص بھی ہے؟ انصار نے عرض کی: نہیں البتہ ہماری بہن کا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: قوم کی بہن کا بیٹا اس قوم کا فرد ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسی ویسی باتیں کرتے ہو؟ کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ بھیڑ، بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں اور تم اپنے گھروں میں محمد ﷺ کو لے کر جاؤ؟ عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم راضی

ہیں آپ نے فرمایا: لوگ عام ہیں اور انصار خاص ہیں اور انصار میری جماعت اور میرے خاص لوگ ہیں اگر ہجرت کی تقدیر نہ ہوتی میں جماعت انصار میں سے ہوتا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۳۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہوازن حنین کے موقع پر اپنے بچے عورتیں اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے آئے اور صفیں بناڈالیں انھوں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کو ان کی کثرت معلوم ہو جب جنگ ہوئی تو مسلمانوں کو عارضی طور پر پسپا ہونا پڑا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول اللہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کوئی تلوار نہیں چلائی اور نہ ہی کوئی نیزہ چلایا اس دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا کافر کا ساز وسامان قاتل کے لیے ہوگا چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور سب کا ساز وسامان انھوں نے لے لیا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک شخص کی کاندھے پر کاری ضرب لگائی ہے اس نے زرہ پہن رکھی تھی زرہ کٹ گئی تھی تاہم میں اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا تھا آپ نے فرمایا: دیکھو کس نے اس کا ساز وسامان لیا ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: میں نے اس کا ساز وسامان لیا ہے آپ قتادہ کو اور کچھ دے دیں اور یہ سامان مجھی کو لینے دیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ مانگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے یا خاموش ہو جاتے تھے آپ اس مرتبہ خاموش رہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بخدا! ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک شیر کے مال کو چھین کر دوسرے شیر کو دے دے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: عمر نے سچ کہا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم سے ملے اور ام سلیم کے پاس خنجر تھا ابوطلحہ نے پوچھا: اے ام سلیم تمہارے پاس یہ کیا ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: میں چاہتی ہوں کہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آیا تو اس سے میں اسے زخمی کروں گی اور اس کے پیٹ میں کچوکے لگاؤں گی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ نے ام سلیم کو نہیں سنا کہ وہ کیا کہتی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا بولیں: یارسول اللہ! طلقاء میں سے ہمارے بعد جو شخص ہوگا میں اسے قتل کروں گی اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کفایت کر دی ہے اور ہمارے حق میں جنگ کا اچھا نتیجہ دیا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

## غزوہ طائف

۳۰۲۳۵..... "مسند صدیق" قاسم بن محمد کی روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر کو غزوہ طائف کی موقع پر ایک تیر لگا جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چالیس دن بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے جان لیوا ثابت ہوا یہ تیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا حتیٰ کہ ثقیف کا وفد آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفد کو یہ تیر دکھایا اور کہا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہنچانتا ہے؟ چنانچہ سعد بن عبید بنی عجلان کے بھائی نے کہا: یہ تیر میں نے بنایا ہے اور اس کے پر بھی میں نے ہی لگائے ہیں اور میں نے ہی یہ تیر چلایا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی تیر ہے جس نے عبداللہ بن ابی بکر کو قتل کیا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے عبداللہ کو عزت بخشی تمہارے ہاتھ سے اور اس کے ہاتھ سے تمہیں کوئی گزند نہیں پہنچنے دیا۔

رواہ البیہقی فی السنن

۳۰۲۳۶..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حنظلہ بن ربیع کو اہل طائف کے پاس بات چیت کرنے کے لیے بھیجا، اہل طائف حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر لے گئے اور اپنے قلعہ میں داخل کرنا چاہتے تھے: یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان لوگوں سے حنظلہ کو واگزار کرا کر لائے گا اس کے لیے اس غزوے جیسا اجر وثواب ہوگا چنانچہ اس کام کے لیے صرف عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اٹھے انھوں نے دشمن کو قلعے کے دروازے پر جالیا قریب تھا کہ وہ لوگ حنظلہ رضی اللہ عنہ کو قلعہ میں داخل کر لیتے لیکن جھپٹ کر عباس رضی اللہ عنہ نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کو ان سے چھین لیا عباس رضی اللہ عنہ زبردست تندھی کے مالک تھے جونہی حنظلہ رضی اللہ عنہ کو لے کر واپس پلٹے قلعہ کے اوپر سے ان پر دشمن نے پتھروں کی بارش برسادی نبی کریم ﷺ عباس رضی اللہ عنہ کی لیے دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ عباس رضی اللہ عنہ صحیح وسلامت نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۳۷......''مسند سعد انصاری'' سعید بن عبید ثقفی کی روایت ہے کہ میں نے ابوسفیان بن حرب کو غزوہ طائف کے دن دیکھا کہ وہ ابویعلیٰ کے باغ میں بیٹھے رہے تھے اور کچھ کھا رہے تھے میں نے آنکھ کا نشانہ لے کر تیر مارا جو سیدھا نشانے پہ جا لگا اور ان کی آنکھ جاتی رہی ابوسفیان اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں میری آنکھ شہید ہو چکی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہو تمہاری آنکھ درست ہو جائے گی اور اگر چاہو کہ اس کے بدلہ میں تمہیں جنت ملے ابوسفیان نے عرض کی: مجھے جنت ملے۔رواہ ابن عساکر

**فائدہ:**......حدیث میں ان بد باطن لوگوں کے شبے کا ازالہ ہے کہ ابوسفیان کبھی بھی دل سے مسلمان نہیں ہوئے محض جان بچانے کے لیے اسلام قبول کر لیا تھا اور ہمیشہ تا وفات نفاق پر رہے بھلا ایک شخص اسلام قبول کرے اور کفر سے تائب ہو جیسا کہ فتح مکہ کے متعلق بے شمار مرویات میں گزر چکا ہے اور پھر اپنی آنکھ کو خدا کی راہ میں شہید کرے پھر شام کی فتوحات میں اہل خانہ کے ساتھ شریک ہو اس کے متعلق لب کشائی کرنا پرلے درجے کی بے ہودگی ہے کیا اسلام ماقبل کی برائیوں کو ختم نہیں کر دیتا۔

۳۰۲۳۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے طائف کے موقع پر مشرکین کے ہر اس غلام کو آزاد کر دیا جو مشرکین کے پاس سے نکل کر آپ کے پاس پہنچ گیا تھا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۳۹......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ غزوہ طائف کے موقع پر دو غلام نکل کر رسول اللہ ﷺ کی پاس آئے آپ نے انھیں آزاد کر دیا ان میں سے ایک حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۰۲۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اہل طائف پر منجنیق نصب کی تھی۔رواہ العقیلی

**کلام:**......حدیث موضوع ہے چونکہ اس کی سند میں عبداللہ بن خراش بن خوکشب راوی ہے امام بخاری اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ منکر الحدیث ہے دیکھئے حسن الاثر ۴۸۰۔

## غزوہ موتہ

۳۰۲۴۱...حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں غزوہ موتہ میں شریک رہا ہوں اس دن میں نے ایک شخص کو مقابلے کے لیے للکارا تاہم وہ میرے مقابلے پر اتر آیا اس کے سر پر خود تھا اور خود میں قیمتی موتی جڑا ہوا تھا اسے للکارنے سے میرا مقصد یہی قیمتی جوہر تھا میں نے اسے قتل کر کے موتی لے لیا پھر جب ہم پسپا ہوئے میں یہ موتی لے کر مدینہ واپس ہوا اور موتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے انعام میں وہ موتی مجھے عطا کر دیا پھر میں نے یہ موتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سو دینار میں فروخت کیا۔

رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۴۲......حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ''سوئے موتہ جیش الامراء'' کو بھیجا، اور تاکید کی کہ تمہارا امیر زید بن حارثہ ہوگا اگر وہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا، اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا جعفر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیسے مان جاؤں کہ آپ مجھ پر زید بن حارثہ کو امیر مقرر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: تم چلو تمہیں کیا معلوم کس میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی رکھی ہے چنانچہ لشکر اسلام روانہ ہو گیا پھر جیسا اللہ نے چاہا وہی انھیں پیش آیا کچھ دنوں بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: لوگوں کو مسجد میں جمع ہو جانے کے لیے اعلان کرو جب لوگ جمع ہو گئے آپ نے فرمایا: یہ خیر کا دروازہ ہے تین بار فرمایا کیا میں تمہیں اس لشکر کے متعلق خبر نہ دوں۔ چنانچہ ہمارا لشکر منزل بہ منزل روانہ ہوا پھر دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا زید شہید ہو گیا لہٰذا تم لوگ اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کی فرمایا: پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا تھام لیا اس نے بردست حملہ کیا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے لیے استغفار کرو لوگوں نے جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے استغفار کیا پھر جھنڈا عبداللہ

بن رواحہ نے سنبھال لیا وہ بھی استقلال سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا میں اس کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں اس کے لیے استغفار کرو چنانچہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا فرمایا: پھر خالد بن ولید نے جھنڈا سنبھال لیا حالانکہ وہ مقررہ کردہ امراء میں سے نہیں، وہ اپنے تئیں امیر بنا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ یہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد کر، اسی لیئے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

پھر فرمایا: چلو جاؤ اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو تم میں سے کوئی شخص بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ سخت گرمی میں لوگ پیادہ وسوار ہر حال میں چل پڑے اسی دوران راستے میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کو سواری پر بیٹھے بیٹھے اونگھ آئی آپ کجاوے میں ایک طرف جھک گئے، میں نے آکر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا، آپ نے میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ابوقتادہ ہوں آپ چلتے رہے پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو اونگھ آ گئی اور کجاوے میں ایک طرف جھک گئے میں نے آکر اپنے ہاتھ سے آپ کو سہارا دیا میرے ہاتھ کی لمس محسوس کی آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: ابوقتادہ ہوں چنانچہ آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا: میں نے آج رات تمہیں مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں البتہ میں سمجھتا ہوں کہ اونگھ نے مشقت میں ڈال دیا ہے اگر آپ تھوڑی دیر کے لیے رک جائیں تاکہ سواری سے نیچے اتر کر نیند پوری کر لیں؟ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ لوگ بے یارو مددگار نہ ہو جائیں عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا ہرگز نہیں ہوگا فرمایا: ہمارے لیے کوئی جگہ تلاش کرو جہاں میں تھوڑی دیر کے لیے نیند کر لوں میں راستے سے ہٹ گیا اور جھاڑیوں کے درمیان مستور جگہ تلاش کر لی میں نے آکر عرض کی یارسول اللہ ﷺ پاس ہی جھاڑیوں میں ایک جگہ ہے اللہ نے رحم فرمایا، میں نے جگہ ڈھونڈ لی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہمراہی راستے سے الگ ہو گئے اور اس جگہ جا کر آرام کیا پھر ہم ایسے سوئے کہ سورج کی تمازت نے ہماری آنکھ کھولی ہم پشیمانی کے عالم میں اٹھے اور نماز کے لیے دوڑ دھوپ کرنے لگے آپ نے فرمایا: آرام سے آرام سے ذرا سورج کو بلند ہونے دو پھر آپ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں پڑھنی ہیں وہ جماعت سے پہلے پڑھ لے چنانچہ جس نے پڑھنی تھیں اس نے پڑھ لیں پھر آپ نے حکم دیا اذان دی گئی اور آپ نے پھر لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم دنیا کے کسی کام میں مشغول ہو کر نماز سے غافل نہیں ہوئے البتہ ہماری روحیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جب چاہتا ہے روحوں کو اپنے قبضہ سے وا کر دیتا ہے غور سے سن لو جس شخص کی بھی یہ نماز فوت ہو جائے وہ اسی طرح کی نماز ادا کرے۔

## برتن پانی سے ابل پڑا

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے شدت پیاس کی شکایت کی فرمایا: اے ابوقتادہ: کوئی پیاس نہیں میرے پاس کوزہ لاؤ میں کوزہ لے آیا آپ نے کوزہ گود میں رکھ لیا پھر آپ نے کوزے پر منہ کیا واللہ اعلم آپ نے کوزے میں پھونکا یا نہیں پھر فرمایا: اے ابوقتادہ مجھے چھوٹا پیالہ لا دو چنانچہ میں کجاوے سے چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپ نے پیالہ کوزے میں انڈیلا پھر فرمایا: لوگوں کو پانی پلاؤ پھر آپ نے آواز بلند فرمایا: جس کے پاس برتن آئے وہ پانی پی لے میں ایک آدمی کے پاس گیا اسے پانی پلایا پھر میں پیالے میں بچا ہوا پانی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا پھر میں نے حلقہ میں موجود سبھی لوگوں کو پلایا پھر میں بچا ہوا پانی لے آیا میں طمع کرتے ہوئے پیالے میں دیکھنے لگا کہ اس میں پانی بچا ہے آپ نے پیالے میں اور پانی ڈالا اور فرمایا: پیو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے شدید پیاس لگی ہوئی ہے، آپ نے فرمایا: پیو مجھے رہنے دو چونکہ میں آج قوم کا ساقی ہوں (اور ساقی آخر میں پیتا ہے) پھر آپ نے پیالے میں پانی ڈالا اور خود پیا پھر اور ڈال کر پیا پھر سوار ہو گئے اور ہم بھی سوار ہو کر چل دیئے۔

آپ نے فرمایا: تم نے اس وقت لوگوں کو کس حال میں پایا جب انھوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور پھر نماز کا وقت بھی ہو گیا تھا؟ میں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا: کیا لوگوں میں ابوبکر اور عمر نہیں اگر لوگ ان دونوں کی اطاعت کرتے رہیں گے تو ہدایت پر قائم رہیں

گے اگران کی نافرمانی کی تو وہ بھی گمراہ ہو جائیں گے آپ نے یہ بات تین بار فرمائی حتیٰ کہ آپ چل دیئے اور ہم چل دیئے جب ہم نحر الظہرہ کے مقام پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ لوگ درختوں کے سائے تلے ہیں ہم ان کے پاس آئے مہاجرین کے کچھ لوگوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے پوچھا: جب تم لوگوں نے اپنے نبی کو گم پایا اور نماز کا وقت بھی ہو گیا تم نے کیا کیا؟ لوگوں نے کہا: بخدا! ہم تمہیں خبر دیتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: ''انک میت وانھم میتون'' آپ نے بھی مرنا ہے اور لوگوں نے بھی مرنا ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنے پاس بلایا ہو لہٰذا آپ نماز پڑھائیں میں جا کر ادھر اُدھر دیکھتا ہوں اگر میں نے کچھ دیکھا ورنہ میں آپ کے ساتھ مل جاؤں گا چنانچہ نماز کھڑی کر دی گئی اور بات یوں ختم ہو گئی۔

رواہ ابن ابی شیبۃ والرویانی ورجالہ ثقات وروی بعضہ البیھقی فی الدلائل

۳۰۲۴۳ ... عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور تاکید فرمائی کہ اگر یہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر بن ابی طالب ہوگا اگر وہ بھی شہید ہو جائے تو عبداللہ بن رواحہ تمہارا امیر ہوگا چنانچہ لشکر منزل بہ منزل آگے بڑھتا گیا اور جھنڈا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے لے لیا دشمن سے جنگ ہوئی دلیری سے لڑتے رہے لیکن شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا وہ بھی ثابت قدمی سے لڑے مگر وہ بھی شہید ہو گئے ان کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی نبی کریم ﷺ کو لشکر کی خبر پہنچی آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، پھر فرمایا: بعد! تمہارے بھائی نے دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے جھنڈا زید بن حارثہ نے اٹھایا اور لڑتا رہا بالآخر وہ شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا سنبھالا وہ بھی دلیری سے لڑتا رہا لیکن وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا پھر جھنڈا اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے سنبھال لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی آپ ﷺ نے جعفر کے گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی مہلت دی پھر آپ تین دن کے بعد آئے اور فرمایا آج کے بعد جعفر پر مت رو پھر آپ نے فرمایا میرے پاس میرے بھائی کے بیٹوں کو لے آؤ چنانچہ ہمیں آپ کے پاس لایا گیا ہم یوں لگتے تھے جیسے چھوٹے چھوٹے چوزے ہوں پھر آپ نے حجام کو بلایا اور آپ نے ہمارے سر منڈوائے پھر آپ نے فرمایا: رہی بات محمد کی سو یہ ہمارے چچا ابو طالب کے زیادہ مشابہ ہے رہی بات عون کی یہ صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یا اللہ! اسے جعفر کا اس کے گھر میں اچھا جانشین بنادے اور عبداللہ کے ہاتھ کے سودے میں برکت عطا فرما آپ نے تین بار یہ دعا فرمائی ہماری ماں آپ کے پاس آئی اور ہماری یتیمی کا تذکرہ کرنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ان بچوں کے فقر وفاقہ کا خوف ہے حالانکہ دنیا وآخرت میں میں خود ان کا ولی ہوں۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی وابن عساکر

۳۰۲۴۴ ابو یسر کی روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ: آپ نے مجھے فلاں کام کے لیے بھیجا تھا چنانچہ جب میں موتہ پہنچا لوگوں نے صفیں بنالیں پھر جعفر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے زرہ پہنی اور جھنڈا ہاتھ میں اٹھالیا پھر آگے آگے چلنے لگے یہاں تک کہ دشمن کو دیکھ لیا پھر گھوڑے سے نیچے اتر آئے اور کہا: یہ گھوڑا اس کے مالک تک کون پہنچائے؟ ایک شخص بولا میں پہنچادوں گا پھر زرہ اتاری اور کہا: یہ زرہ اس کے مالک تک کون پہنچائے گا؟ ایک دوسرا شخص بولا میں پہنچادوں گا پھر آگے بڑھے اور اپنی تلوار سے بہادری کے جواہر دکھاتے ہوئے شہید ہو گئے خبر سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو اتر آئے چنانچہ آپ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ کوئی بات نہ کی پھر عصر کی نماز پڑھائی اور آپ بغیر کوئی بات کئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے آپ نے مغرب وعشاء کی نمازوں میں بھی یہی کیا حالانکہ نماز کے بعد آپ کا معمول ہوتا تھا کہ رخ انور ہماری طرف پھیر لیتے تھے چنانچہ آپ صبح کو حسب معمول نماز کے وقت سے قبل تشریف لائے میں اور ابو عامر بیٹھے ہوئے تھے آپ یہیں آ کر ہمارے درمیان بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک خواب نہ بتاؤں جو میں نے دیکھا ہے؟ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہوا میں نے جعفر کو دو پروں کے ساتھ دیکھا جبکہ اس کا بدن خون آلود تھا زید اس کے آگے تھا ابن رواحہ بھی ان کے ساتھ تھا لیکن ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ان سے

بے رخی کیے ہوا تھا اس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جب جعفر جنگ کے لیے آگے بڑھا اس نے جنگ سے منہ نہیں موڑا اس طرح زید نے بھی جنگ سے منہ نہیں موڑا جبکہ ابن رواحہ نے موڑ لیا تھا۔رواہ ابن اعساکر

۳۰۲۴۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موتہ کی طرف لشکر روانہ کیا اور زید رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا ساتھ تاکید فرمائی کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہوگا اگر جعفر بھی شہید ہو جائے تو ابن رواحہ امیر ہوگا چنانچہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پیچھے رہ گئے انھیں لشکر کے پیچھے دیکھ کر آپ ﷺ نے سبب پوچھا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کے ساتھ تھوڑی دیر گزارنا چاہتا ہوں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام صرف کرنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۴۶ ''مسند عبداللہ بن عمر'' غزوہ موتہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جائے تو جعفر امیر ہو اگر جعفر بھی شہید کر دیا جائے تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوگا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس غزوہ میں میں لشکر کے ساتھ تھا چنانچہ ہم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا چلنے پر دیکھا کہ ان کے بدن پر تلواروں، نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) سے زیادہ زخم آئے ہیں۔رواہ الطبرانی

۳۰۲۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے غزوہ موتہ کے موقع پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن خاموش رہو (میں خود خبر دیتا ہوں) زید نے جھنڈا اٹھایا اور بے جگری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ زید پر رحم فرمائے پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جعفر پر رحم فرمائے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لے لیا اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ عبداللہ پر رحم فرمائے پھر خالد بن ولید نے جھنڈا لے لیا اور تن دہی سے دشمن کا مقابلہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

رواہ یعقوب بن سفیان وابن عساکر

۳۰۲۴۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زید جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم جہاد کے لیے روانہ کیے اور لشکر کا جھنڈا زید رضی اللہ عنہ کو دے دیا چنانچہ یہ تینوں حضرات جنگ میں شہید ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر ملنے سے قبل ہی ان حضرات کے شہید ہونے کی خبر دے دی اور فرمایا: جھنڈا زید کے پاس تھا وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گیا پھر جعفر نے جھنڈا اٹھا لیا وہ بھی شہید ہو گیا پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا اور وہ بھی شہید ہو گیا اس کے بعد جھنڈا سیف اللہ خالد بن ولید نے لے لیا آپ ﷺ لوگوں کو خبر سنا رہے تھے جبکہ آپ کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔رواہ ابویعلیٰ وابن عساکر

# غزوہ تبوک

۳۰۲۴۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں غزوہ طائف کے چھ ماہ بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو غزوہ تبوک کا حکم دیا یہ وہی غزوہ ہے جسے غزوہ ذات العسرہ بھی کہا جاتا ہے چونکہ یہ غزوہ شدید گرمی کے موسم میں پیش آیا جبکہ لوگوں میں نفاق بھی بڑھا ہوا تھا اہل صفہ کی تعداد آئے دن بڑھتی رہتی تھی صفہ ایک مکان تھا جو فقیروں کے لیے بنایا گیا تھا اس میں فقراء جمع رہتے تھے نبی کریم ﷺ اور مسلمانوں کے صدقات ان کے پاس آتے تھے جب کوئی غزوہ پیش آتا تو کوئی ایک شخص ان فقیروں میں سے کسی کو اپنے ساتھ سوار کر لیتا تھا یوں مسلمان ان فقیروں کو ثواب کی نیت سے اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دل کھول کر خرچ کرنے کا حکم دیا جبکہ بہت سارے لوگوں نے دکھلاوے کے لیے خرچ کیا بہت سارے لوگ متذکرہ بالا فقراء کو سوار کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور کچھ تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے تھے اس دن سب سے زیادہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا انھوں نے دو سو اوقیہ چاندی اللہ کی راہ میں لا کر جمع کرائی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سو اوقیہ چاندی لا کر دی جبکہ

حضرت عاصم انصاری رضی اللہ عنہ نے نوے وسق کھجوریں دیں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرا خیال ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے اپنے گھر والوں کے لیے کچھ نہیں چھوڑا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن سے پوچھا: کیا تم نے اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے عرض کی: میں نے اس سے کہیں زیادہ اور کہیں اچھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے آپ نے پوچھا: بھلا اس کی مقدار کیا ہے عرض کی میں نے وہ رزق اور وہ مال گھر والوں کے لیے چھوڑا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۰ ... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ تبوک پہنچے آپ نے وہاں سے علقمہ بن مجزز کو فلسطین روانہ کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۱ ...... حسن رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سب سے آخری غزوہ غزوہ تبوک ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۵۲ ... ابن عائذ کی روایت ہے کہ ولید بن محمد محمد بن مسلم زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے آپ ﷺ رومیوں اور شام کے عرب کفار سے نبرد آزما ہونا چاہتے تھے، حتیٰ کہ جب آپ تبوک پہنچے تو آپ نے بیس پچیس دن یہیں قیام کیا اور یہیں اذرح اور ایلہ کے وفود آپ سے ملنے آئے ان سے جزیہ پر صلح کی پھر آپ تبوک ہی سے واپس لوٹ آئے اس سے آگے تجاوز نہیں کیا۔

رواہ ابن عساکر

# غزوہ ذات السلاسل

۳۰۲۵۳ ...... ابن عائذ، ولید بن مسلم، عبداللہ بن لہیعہ، ابواسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے شام کے مشرق میں غزوہ ذات السلاسل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بلی جو کہ عاص بن وائل کے ننھیال کا خاندان تھا کی طرف روانہ کیا نیز قضاعہ کی ایک جماعت کی سرکوبی بھی اس سریہ سے مقصود تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام مقصود پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ دشمن کی تعداد لشکر اسلام سے کہیں زیادہ ہے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا اور کمک کی درخواست کی چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دستے پر امیر مقرر کر کے بھیجا اس دستے میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ پہنچے ان کے ساتھ مہاجرین اولین تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں امیر ہوں چونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدد مانگی ہے اور آپ نے میری مدد کے لیے تمہیں بھیجا ہے جبکہ مہاجرین نے کہا: تم اپنے ساتھیوں کے امیر ہو اور ہمارا امیر ابوعبیدہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہے لہٰذا میں امیر ہوں جب ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فریقین کے درمیان اختلاف بڑھتا ہوا دیکھا تو کہا مجھے آتے وقت رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی تھی کہ آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا لہٰذا اگر تم میری نافرمانی کرو گے بخدا میں تمہاری اطاعت کروں گا چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت تسلیم کر لی۔ رواہ ابن عساکر

# غزوہ ذات الرقاع

۳۰۲۵۴ ... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے روانہ ہوئے چھ چھ آدمیوں کو سواری کے لیے ایک اونٹ ملا تھا ہم باری باری اونٹ پر سوار ہوتے گویا ہمیں سوار ہونے کی نسبت چلنا زیادہ پڑتا یوں ہمارے پاؤں میں چھالے پڑ گئے اور میرے تو ناخن بھی گر گئے ہم نے بچاؤ کے لئے اپنے پاؤں پر چیتھڑے (کپڑے) لپیٹ لئے اسی لئے اسے غزوہ ذات الرقاع کہا جاتا ہے۔

رواہ ابویعلی وابن عساکر

# جنگ یرموک

۳۰۲۵۵ حبیب بن ابی ثابت کی روایت ہے کہ حارث بن ہشام عکرمہ بن ابی جہل اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ میدان جنگ میں لڑنے کے لئے نکلے جوانمردی اور ثابت قدمی سے لڑتے رہے (اور بدن زخموں سے چور چور تھے) پھر حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے پینے کے لیے پانی مانگا پانی لایا گیا چنانچہ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے پانی کی طرف دیکھا حارث رضی اللہ عنہ نے ساقی سے کہا عکرمہ کو دو عکرمہ رضی اللہ عنہ نے جام ہاتھ میں لیا اتنے میں عیاش رضی اللہ عنہ جام کی طرف دیکھنے لگے فرمایا: جام عیاش کو دو چنانچہ پانی عیاش رضی اللہ عنہ تک پہنچ نہیں پایا تھا کہ وہ اللہ کو پیارے ہو گئے ساقی واپس عکرمہ رضی اللہ عنہ اور حارث رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹتا مگر وہ بھی جام بہشت نوش کرنے کے لئے کوچ کر چکے تھے۔

رواہ ابونعیم و ابن عساکر

**فائدہ:**...... یہ مقام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل تھا بخدا ایثار کی ایسی مثال ان کے سوا کوئی نہیں پیش کر سکتا۔

# غزوہ اوطاس

۳۰۲۵۶ ابو بردہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس پر چڑھائی کے لیے بھیجا چنانچہ درید بن صمہ سے مقابلہ ہوا درید مقتول ہوا اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ گئے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا بنی جشم کے ایک شخص نے تیر مارا جو ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں پیوست ہو گیا میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا ہے انھوں نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا میں جھٹ سے اس شخص کے پاس جا پہنچا میں نے کہا: کیا تو عربی نہیں ہے کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ پھر میں نے اس پر حملہ کر دیا ہماری تلواریں ٹکرائیں بالآخر میں نے اسے قتل کر دیا پھر میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے جس نے آپ کو تیر مارا ہے ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گھٹنے سے تیر نکالو میں نے تیر کھینچ کر نکال دیا پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو اور انھیں میری طرف سے سلام کہو بعد سلام کہو: میرے لئے استغفار کریں پھر ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لشکر کا امیر بنایا اور تھوڑی دیر بعد اللہ کو پیارے ہو گئے جب میں واپس لوٹا رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں چارپائی پر تشریف فرما تھے چارپائی کی رسیوں کے نشانات جسم اقدس پر پڑے ہوئے تھے میں نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کی خبر دی اور عرض کی: ابو عامر نے آپ سے استغفار کی درخواست کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: یا اللہ! اپنے بندے ابو عامر کی مغفرت فرما یا آپ نے اتنے اوپر ہاتھ اٹھائے کہ میں نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر فرمایا: یا اللہ! قیامت کے دن ابو عامر کو نور عظیم عطا فرما، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کریں فرمایا: یا اللہ! عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام ہے) کی مغفرت فرما اور قیامت کے دن اسے بہشت میں داخل فرما ابو بردہ کہتے ہیں: ایک دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے کی اور دوسری دعا ابوموسیٰ کے لیے۔

رواہ ابن عساکر

# غزوہ بنی مصطلق

۳۰۲۵۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اس وقت بنی مصطلق اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے تھے جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کو غنیمت میں ملی تھیں میں گھوڑ سواروں میں تھا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

# سریہ عاصم

۳۰۲۵۸..... "مسند انس رضی اللہ عنہ" حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ انصار کے ستر سے زائد افراد ایسے تھے کہ جب رات چھا جاتی وہ مدینہ میں کسی معلم کے پاس آ جاتے وہیں رات بسر کرتے اور قرآن مجید پڑھتے تھے صبح ہوتی اور جس کے پاس کچھ ہوتا کھا لیتا اور پانی پی لیتا اور جن کے پاس زیادہ خرچ کرنے کی وسعت ہوتی وہ بکری ذبح کر لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے سامنے لٹکا دیتے جب حضرت خبیب رضی اللہ عنہ پر مصیبت نازل ہوئی تو انصار کے ان آدمیوں کو رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا ان میں میرے ماموں حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے چنانچہ یہ لوگ بنی سلیم کی ایک بستی میں آئے، حرام رضی اللہ عنہ نے اپنے امیر سے کہا: کیا ہم اس بستی والوں کو خبر نہ کر دیں کہ ہم ان پر حملہ کرنے نہیں آئے تا کہ جنگ کا خیال ان کے دلوں سے نکل جائے؟ چنانچہ حرام رضی اللہ عنہ بستی والوں کے پاس آئے اور انھیں یہ بات کہی تا ہم ایک شخص نے حرام رضی اللہ عنہ کو پیٹ میں تیر مارا تیر لگتے ہی حرام رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلا: الله اکبر فزت برب الکعبة: اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا چنانچہ مسلمان ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تا ہم کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ رہا۔ ان لوگوں کی شہادت پر رسول اللہ ﷺ کو از حد دکھ اور رنج ہوا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر روز صبح کی نماز میں ہاتھ اٹھا کر بنی سلیم کے لیے بددعا کرتے رہے کچھ عرصہ بعد ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: کیا تمہیں حرام کے قاتل کا کوئی علم ہے؟ اللہ اسے غارت کرے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسا نہ فرمائیں حرام رضی اللہ عنہ کا قاتل مسلمان ہو چکا ہے۔ رواہ الطبرانی وابو عوانة

# سریہ عاصم رضی اللہ عنہ کے متعلقات

۳۰۲۵۹..... "مسند خباب بن الارت" حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے جاسوس بنا کر قریش کے پاس بھیجا تا کہ خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش اتار لاؤں چنانچہ جس درخت پر خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش لٹکی ہوئی تھی میں اس درخت پر چڑھا، لاش کھولی لاش زمین پر گری نیچے اتر کر لاش میں نے بہت تلاش کی لیکن مجھے لاش نہ ملی گویا انھیں زمین نگل گئی (یا آسمان نے اٹھا لیے) چنانچہ آج تک حبیب رضی اللہ عنہ کی بوسیدہ ہڈی کا بھی تذکرہ نہیں کیا گیا۔ رواہ الطبرانی عن عمرو بن امیة الضمری

# سریہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زید بن حارثہ آئے رسول اللہ ﷺ انھیں دیکھ کر اٹھ کر ساتھ اپنے کپڑے بھی لیتے گئے پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا ام قرفہ نے اپنی اولاد میں سے چالیس سوار رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لئے بھیجے تھے رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے بھیجا تھا زید رضی اللہ عنہ کے دستہ نے ام قرفہ اور اس کے بھی آدمیوں کو قتل کیا ام قرفہ کی زرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجی زرہ دو نیزوں کے سہارے مدینہ میں سر راہ نصب کر دی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی عریاں نہیں دیکھا البتہ ایک مرتبہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے فتح یاب ہو کر واپس آئے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی تو آپ ﷺ عریاں اٹھ کر ان کی طرف لپکے اور اپنے کپڑے ساتھ کھینچتے لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

فائدہ:..... حدیث کا یہ مطلب قطعاً نہیں کہ آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس عریاں پہنچ گئے اور اسی حالت میں ان کا بوسہ لیا، بلکہ گھر کی چار دیواری کے اندر اور حجرے کے اندر عریاں ہوئے اور آپ کو عریاں دیکھنے والی صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ تھیں اور دروازے سے نکلنے سے

پہلے پہلے کپڑوں سے ستر کرلیا یا باہر بھی عریاں گئے لیکن واجبی ستر کا اہتمام ضرور کرلیا صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے کبھی عریاں نہیں ہوئے حتیٰ کہ تعمیر کعبہ کے دوران قریش کے عہد میں جب آپ بچے تھے ستر کھل گیا تھا اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اور عریاں ہونے سے بچالیا۔

۳۰۲۶۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ ام قرفہ کی مہم سے فارغ ہو کر زید بن حارثہ واپس آئے رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے زید رضی اللہ عنہ نے دروازے پر دستک دی آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے آپ عریاں تھے اور اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے آپ کپڑے ساتھ کھینچ رہے تھے قبل ازیں میں نے آپ کو کبھی عریاں نہیں دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ دروازے پر آئے زید رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور انھیں گلے لگا لیا پھر مہم کے متعلق پوچھا اور زید رضی اللہ عنہ نے آپ کو فتح کی ساری خبر سنائی۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۶۳ ... عروہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کرکے مدینہ پہنچے تو انصار نے اپنے اردگرد کے حلیف قبائل کو عرب کے طول وعرض میں مختلف قبائل کے ہاں بھیجا جن کے ساتھ انصار کے جنگی کمک کے معاہدے تھے یا جن کے ساتھ جنگ وجدال تھا چنانچہ انصار نے تمام امور سے قبائل کو آگاہ کیا اور رسول اللہ ﷺ نے انصار کو حکم دیا کہ قبائل کے معاہدوں سے دستبردار ہو جائیں اور انھیں جنگ کا اعلان کریں چنانچہ انصار نے ایسا ہی کیا چنانچہ مکہ تک قرب وجوار میں مختلف سرایا بھیجے حتیٰ کہ موتہ جو جذام کا علاقہ ہے یہاں تک بیس سے زائد سرایا بھیجے اور موتہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو چھ ہزار کا لشکر دیکر بھیجا۔ رواہ ابن عائذ وابن عساکر

## سریہ اسامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۶۴ ... عروہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سوئے موتہ حضرت اسامہ بن زید کی امارت میں ایک لشکر بھیجا اس لشکر میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما (ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) جیسے اساطین اسلام بھی شامل تھے کچھ لوگ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر (ان کے لڑکا ہونے کی وجہ سے) طعنے کرنے لگے رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور لوگوں کو جمع کرکے ان سے خطاب کیا فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر طعنے دیتے ہیں جبکہ لوگ قبل ازیں اس کے والد زید کی امارت پر بھی طعنے دے چکے ہیں اللہ کی قسم زید امارت کا سزاوار تھے اور مجھے سب سے زیادہ وہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے مجھے امید ہے کہ اسامہ صالحین میں سے ہے لہٰذا اس سے بھلائی اور خیر خواہی کا سلوک کرو۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۰۲۶۵ ... عروہ کی روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جہاد کے لیے تیاری کی اور ساز وسامان پہلی منزل مقام جرف میں منتقل کردیا جرف پہنچ کر اسامہ رضی اللہ عنہ نے قیام کرلیا چونکہ انھیں رسول اللہ ﷺ کے بیمار ہونے کی خبر پہنچ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تھا لشکر میں مہاجرین بھی تھے۔ حتیٰ کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ موتہ پر جا کر چڑھائی کردو اور فلسطین کی جانب جہاں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا وہاں پر بھی حملہ کرو لوگ جوق در جوق آتے اور آپ سے ملاقات کرتے اور آپ کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رخصت ہوتے رہے، بالآخر آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر صبح یہاں سے کوچ کر جاؤ میں نے تمہیں جہاں حملہ آور ہونے کا حکم دیا ہے وہیں جا کر حملہ کرو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ کو صبح کے وقت افاقہ ہوا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے گا آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں کہ میں رک جاؤں تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفایاب کردے اگر اسی حالت میں میں چلا گیا میرے دل میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تردد رہے گا میں اچھا نہیں سمجھتا کہ آپ کے متعلق پھر لوگوں سے پوچھتا پھروں رسول اللہ ﷺ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۶ ... "مسند صدیق" واقدی عبداللہ بن جعفر بن عبدالرحمٰن بن ازھر بن عوف زہری عروہ کی سند سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اہل ابنی پر صبح صبح حملہ کریں اور ان کے اموال (گھر وغیرہ) جلادیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اسامہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کوچ کر جاؤ اور آپ نے اپنے دست اقدس پر چم کو گرہیں لگا کر بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کو عطا کیا بریدہ رضی اللہ عنہ پرچم لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر کا پہلا پڑاؤ مقام جرف میں کیا چنانچہ لوگ مدینہ سے نکل کر جرف میں لشکر کے ساتھ شامل ہو جاتے اور جسے کوئی تھوڑی بہت مشغولیت ہوتی یا کوئی کام ہوتا وہ فارغ ہو کر لشکر سے جا ملتا چنانچہ مہاجرین سابقین واولین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس لشکر میں شامل نہ ہوا ہو حتیٰ کہ عمر بن خطاب، ابوعبیدہ، سعد بن ابی وقاص، ابو اعور، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم جیسے عمائدین اسلام بھی اس لشکر میں شامل تھے اس لشکر میں قتادہ بن نعمان اور سلمہ بن اسلم بن حریش بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے جبکہ مہاجرین میں سے بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے اس میں عباس بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ پیش پیش تھے اور کہتے تھے اس لڑکے کو مہاجرین اولین پر امیر بنادیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر پرزور تردید کی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر شکایت کی اس پر رسول اللہ ﷺ کو سخت غصہ آیا آپ (بیماری کی حالت ہی میں) گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی تھیں اور اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی پھر منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر فرمایا: امابعد! اے لوگو! میں کچھ چہ میگوئیاں سن رہا ہوں جو اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر کی جارہی ہیں اگر تم نے اسامہ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دیئے ہیں تو قبل ازیں تم لوگ اس کے باپ کو امیر مقرر کرنے پر طعنے دے چکے ہو بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارت کا سزاوار ہے اس کا باپ مجھے محبوب تھا اور یہ بھی مجھے محبوب ہے یہ دونوں (باپ بیٹا) طالب خیر ہیں لہٰذا تمہیں اسامہ کے ساتھ بہتر سلوک کرنا چاہیے چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے یہ واقعہ بروز ہفتہ ۱۰ ربیع الاول کا ہے اس کے بعد مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو الوداع کہہ کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس (صرف میں) چلے جاتے، رخصت ہونے والوں میں عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے رسول اللہ ﷺ ان لوگوں سے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو بھیج دو اسی اثناء میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) آپ ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اسامہ کو یہیں لشکر گاہ ہی میں عارض طور پر قیام کی اجازت مرحمت فرمادیں حتیٰ کہ آپ کی صحت اچھی ہو جائے چونکہ اگر وہ آپ کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلا گیا اس کے دل میں آپ کے متعلق تردد رہے گا؟ آپ نے فرمایا: اسامہ کے لشکر کو جانے دو چنانچہ جو لوگ پس وپیش میں تھے وہ بھی لشکر سے جا ملے یوں گیارہ ربیع الاول کی رات لوگوں نے لشکر گاہ میں گزاری پھر اتوار کو اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ کا بدن بیماری کی وجہ سے بوجھل ہوا جارہا تھا اور آپ پر غشی بھی طاری ہوجاتی تھی اسی دن لوگوں نے آپ کو لدود (ایک دوائی) پلایا تھا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس داخل ہوئے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں اشکبار تھیں آپ کے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور آپ کے اردگرد عورتیں جمع تھیں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے قریب پہنچ کر سر جھکالیا اور آپ کا بوسہ لیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بات نہیں کر سکتے تھے آپ دونوں ہاتھ اوپر آسمان کی طرف اٹھاتے اور پھر اسامہ رضی اللہ عنہ پر ڈال دیتے اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ آپ میرے لیے دعا کررہے ہیں بالآخر میں لشکر گاہ میں چلا گیا پیر کی صبح اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی لشکر گاہ میں تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو آج صبح افاقہ تھا اسامہ رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر روانہ ہوجاؤ۔

## آپ علیہ السلام کو افاقہ

اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو الوداع کہا آپ کو افاقہ تھا اور عورتوں نے آپ کو افاقہ میں دیکھ کر کنگھی کرنی شروع کردی اور عورتیں خوش ہوگئیں اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور عرض کی یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے آج آپ کو افاقہ ہے آج میری ابن خارجہ کے ہاں جانے کی باری ہے آپ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں چنانچہ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اجازت مرحمت فرمائی ابوبکر رضی اللہ عنہ مقام سخ کی

طرف روانہ ہوگئے اور ادھر اسامہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی لشکر گاہ کی طرف چل پڑے اور لوگوں کو بھی لشکر سے جا ملنے کا حکم دیا جب لشکر گاہ میں پہنچ کر لوگوں کو جمع کر کے کوچ کرنے کا حکم دیا حتیٰ کہ کوچ کی تیاریاں مکمل ہوگئیں اسامہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر بس کوچ کرنے لگے تھے کہ اتنے میں ام ایمن (اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا قاصد پہنچ گیا اس نے پیغام لایا کہ ام ایمن کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ آخری وقت ہے چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ مدینہ واپس لوٹ آئے جب آپ ﷺ کے پاس پہنچے آپ دنیا سے رخصت ہونے جا رہے تھے چنانچہ جب سورج بلند ہوا آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ یہ ۱۲ ربیع الاول سوموار کا دن تھا مسلمانوں کا جو لشکر مقام جرف میں جمع تھا وہ بھی مدینہ میں واپس لوٹ آئے حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بھی لپٹا ہوا جھنڈا لے کر واپس لوٹ آئے اور جھنڈا لا کر رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر گاڑ دیا، جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ یہ پرچم اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے جاؤ اور اسے کھولنا نہیں چنانچہ میں جھنڈا لے کر اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا پھر یہ جھنڈا اسی حالت میں میں لے کر بسوئے شام گیا اور جھنڈا برابر لپٹا رہا پھر یہ جھنڈا لے کر میں اسامہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور اسی حالت میں ان کے گھر رہا حتیٰ کہ اسامہ رضی اللہ عنہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

جب عرب کے طول وعرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو بہت سارے لوگ اسلام سے برگشتہ ہو گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم اسی مہم کے لئے روانہ ہو جاؤ جس کے لیے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا چنانچہ لوگ پہلی لشکر گاہ مقام جرف میں جمع ہونے شروع ہوئے بریدہ رضی اللہ عنہ بھی پرچم لے کر لشکر گاہ میں تشریف لائے، قبائل کی ارتدادی حالت دیکھ کر مہاجرین اولین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو مہم کے لیے جانا مناسب نہ سمجھا حتیٰ کہ حضرت عمر عثمان ابوعبیدہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مرتدین نے چاروں طرف سے پر تولنے شروع کر دیئے ہیں لہٰذا اس لشکر کا جانا حالات کے موافق نہیں فی الحال آپ لشکر کو مرتدین کے فتنہ کو رفو کرنے کے لیے بھیجیں تاکہ آپ مرتدین کے فتنہ کا سد باب کر سکیں دوسری بات یہ بھی ہے کہ اکثر لوگ لشکر میں چلے جائیں گے پیچھے مدینہ خالی رہ جائے گا کیا معلوم عورتوں اور بچوں پر کوئی حملہ کر دے یوں جب داخلی شورش ختم ہو جائے گی اور مرکز پر کسی قسم کی یلغار کا امکان نہیں رہے گا تب آپ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دیں، جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو سن لی فرمایا: کیا تم میں سے کسی اور شخص نے بھی کچھ کہنا ہے؟ انھوں نے عرض کی: نہیں ہم نے جو کہنا تھا وہ آپ نے سن لیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے چرند پرند مدینہ میں نوچ لیں میں تب بھی اسامہ کا لشکر ضرور بھیجوں گا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی ہے اور آپ آخر وقت تک اس لشکر کے روانہ کرنے کی تاکید فرماتے رہے ہیں البتہ میں اسامہ سے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بات کروں گا کہ وہ عمر کو ہمارے پاس چھوڑ جائیں چونکہ عمر کے بغیر ہمارا کوئی چارہ کار نہیں بخدا مجھے معلوم نہیں اسامہ ایسا کرے گا یا نہیں۔

## اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اظہار اطمینان

چنانچہ سب ہی لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کرنے کا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پختہ عزم کر لیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ کے ساتھ ان کے گھر تک گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دینے کے متعلق گفتگو کی چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تم خوشی سے عمر کو پیچھے رہنے کی اجازت دیتے ہو؟ عرض کی: جی ہاں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان عام کرایا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اس لشکر کے لئے نکلا تھا وہ ضرور جائے اور پیچھے نہ رہے اگر میں نے کسی کو پیچھے پا لیا میں اسے پیادہ لشکر سے ملاؤں گا جن حضرات مہاجرین نے اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کی تھی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں سختی سے ڈانٹا اور لشکر کے ساتھ جانے کا حکم دیا، چنانچہ لشکر سے پیچھے کوئی شخص نہ رہا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کے ساتھ مشایعت کے لیے

چلے لشکر میں تین ہزار افراد شامل تھے ان میں سے ایک ہزار گھوڑ سوار تھے مقام جرف سے جب لشکر نے جمع کیا اسامہ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھوڑا آگے تک چلتے رہے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو نافذ کیا ہے تمہیں رسول اللہ ﷺ نے تمام تر نصیحت کر دی ہے میں تمہیں مزید کچھ حکم نہیں دیتا اور نہ منع کرتا ہوں اسامہ رضی اللہ عنہ منزل بہ منزل آگے بڑھتے گئے جب کہ قبیلہ جہینہ اور قضاعہ تقریباً پورا ہی اسلام سے برگشتہ ہو گیا تھا جب اسامہ رضی اللہ عنہ مقام وادی القری میں پہنچے تو یہاں سے ایک جاسوس روانہ کیا یہ جاسوس بنی عذرہ کا ایک حریث نامی آدمی تھا چنانچہ جاسوس اونٹنی پر سوار ہو کر لشکر سے پہلے ہی روانہ ہو گیا اور اُبنی جا پہنچا یوں راستہ اور حالات کا جائزہ لے کر جاسوس واپس لوٹ آیا اور اُبنی سے دو دن کی مسافت کی دوری پر اسامہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اس نے خبر دی کہ دشمن غفلت میں ہے اور دشمن نے ہمارے خلاف کوئی جمعیت اکٹھی نہیں کی جاسوس نے یہ بھی کہا کہ اب تمہیں وقت ضائع کیے بغیر بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جانا چاہیے تا کہ دشمن کو جمع ہونے کی فرصت نہ ملے اور یوں ان پر دفعۃً حملہ ہو جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۷ ...... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب رسول کریم ﷺ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا تو آپ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہیں تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور فرمایا:: خبردار! شنید ہے کہ تم لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کر رہے ہو جبکہ تم لوگ قبل ازیں اس کے باپ پر بھی تنقید کر چکے ہو بلا شبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا اس کے بعد اس کا بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے لہٰذا اس کے ساتھ بہتر سلوک کرو چونکہ وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔ سالم کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب بھی یہ حدیث سنائی ضرور کہا: بخدا! سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یعنی رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا کہ اسامہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فاطمہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ رکھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۸ ...... ''مسند صدیق'' سیف بن عمر، زہری، ابوضمرہ وابو عمرو غیرہما حسن ابن ابی الحسن سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر ترتیب دیا لشکر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا امیر مقرر کیا چنانچہ لشکر کے آخری فرد نے خندق عبور نہیں کر پائی تھی کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے اسامہ رضی اللہ عنہ نے لشکر وہیں روک لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کے پاس واپس جائیں اور اجازت لیں کہ میں لشکر لے کر واپس آ جاؤں چونکہ میرے ساتھ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں چونکہ مجھے خوف ہے کہ مشرکین مسلمانوں کو کوئی گزند نہ پہنچائیں انصار نے کہا: اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نہ مانیں تو ہماری بات ان تک پہنچا دیں کہ ہمارا امیر کسی ایسے شخص کو مقرر کریں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسامہ رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں اسامہ کا پیغام دیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے بدن کو کتے اور بھیڑیئے نوچ نوچ کر کھا جائیں میں رسول اللہ ﷺ کے کیے ہوئے فیصلہ کو کسی قیمت رد نہیں کر سکتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے انصار نے کہا ہے کہ آپ کو ان کا پیغام پہنچا دوں کہ آپ کسی ایسے شخص کو امیر مقرر کر دیں جو عمر میں اسامہ سے بڑا ہو انصار اس کا مطالبہ کر رہے ہیں چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے جھٹ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داڑھی پکڑ لی اور فرمایا: اے ابن خطاب تیری ماں تجھے گم پائے اسامہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر مقرر کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اسے معزول کر دوں چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو کر لشکر میں واپس لوٹ آئے اور لوگوں سے کہا: تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں چلو آگے بڑھو، مجھے آج تمہاری وجہ سے خلیفہ رسول اللہ ﷺ سے سخت ڈانٹ پڑی ہے۔

پھر بذات خود ابوبکر رضی اللہ عنہ لشکر کے پاس تشریف لائے تا کہ لشکر کو رخصت کریں اور چند قدم بطور مشابہت کے لشکر کے ساتھ چلیں آپ رضی اللہ عنہ پیدل چل رہے تھے جبکہ اسامہ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سواری کو پکڑے چل رہے تھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے خلیفہ رسول یا تو آپ بھی سوار ہو جائیں یا پھر میں بھی نیچے اتر جاؤں گا؟ فرمایا: بخدا! تم نیچے نہ اترو، بخدا میں سوار نہیں ہوں گا میں تو اس لیے پیدل چل رہا ہوں تا کہ گھڑی بھر کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں میرے قدم غبار آلود ہوں چنانچہ مجاہد کے لیے ہر قدم کے بدلہ میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سات سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اس کے بعد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے لیے چھوڑ دو چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی پھر آپ رضی اللہ عنہ نے لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! رک

جاؤ میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں انھیں یاد رکھو خیانت مت کرو، مال غنیمت میں دھوکا مت کرو، غدر سے اجتناب کرو لاشوں کا مثلہ نہیں کرنا چھوٹے بچے کو قتل نہیں کرنا نہ ہی بوڑھے کو قتل کرنا عورت کو بھی قتل نہیں کرنا باغات نہ کاٹنا اور نہ باغات جلانا پھلدار درخت بھی نہیں کاٹنا بکری گائے اور اونٹ کو ذبح نہ کرنا ہاں اگر انہیں ذبح کرو تو کھاؤ عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرو گے جو گرجوں میں پڑے ہوں گے انھیں اپنے حال پر رہنے دینا عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جو تمہارے پاس برتن لائیں گے جو طرح طرح کے کھانوں سے سجے ہوں گے جب تم اس سے کھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لو عنقریب تم ایسے لوگوں کے پاس جاؤ گے جنہوں نے اپنے سر درمیان سے مونڈ رکھے ہوں گے اور اطراف سے چھوڑے ہوں گے تو تلواروں سے انھیں کچل دینا اب اللہ کا نام لے کر چل پڑو اللہ تعالیٰ تمہیں طعن وطاعون سے محفوظ رکھے۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۶۹..... "مسند صدیق رضی اللہ عنہ" ابن عائذ ولید بن مسلم عبداللہ بن لہیعہ ابوالاسود کی سند سے عروہ کی روایت ہے کہ جب مسلمان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت کرنے سے فارغ ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنی اس مہم کے لیے چلو جس کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا تھا مہاجرین اور انصار میں سے کچھ حضرات نے آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ فی الحال حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر کو روک لیں چونکہ ہمیں ڈر ہے کہ عرب ہمارے اوپر پل نہ پڑیں چونکہ جب عرب کے طول وعرض میں رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر پھیلے گی لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شخصیت زبردست معاملہ فہم تھی فرمایا:! میں اس لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے تب تو میں بڑی جرأت کر بیٹھوں گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر بھی عرب مجھ پر ٹوٹ پڑیں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسامہ کے لشکر کو روک لوں جسے رسول اللہ ﷺ نے خود بھیجا ہے اے اسامہ تم اپنے لشکر کو لے کر چلو اور وہاں پہنچ جاؤ جہاں جہاد کرنے کا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ یعنی فلسطین اور موتہ کی طرف البتہ اگر تم بہتر سمجھو تو عمر کو اپنے دو میں ان سے مشورہ لوں گا اور میری مدد کریں گے اسامہ رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی رخصت کی خبر سن کر عام عرب دین سے پھر گئے اسی طرح عامہ اہل مشرق غطفان، بنو اسد اور عامہ اشجع بھی دین اسلام سے برگشتہ ہو گئے البتہ بنی طے اسلام پر ڈٹے رہے ان حالات کے پیش نظر عام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اسامہ اور ان کے لشکر کو روک لیں اور فی الحال انھیں غطفان اور دیگر مرتدین عرب کی سرکوبی کے لیے بھیجیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صاف انکار کر دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تم لوگوں سے جدا ہوئے چند دن ہی ہوئے ہیں آپ ﷺ تم سے مشورہ لیتے تھے اس پر تمہارے اوپر کوئی حجت نازل نہیں ہوئی تم مشورہ دیتے رہے ہیں نے بھی تم سے مشورہ لیا ہے تمہیں جو ہدایت والی راہ ملے اس کا امتثال کرو اللہ تعالیٰ تمہیں اس گمراہی پر جمع نہیں کرے گا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں جہاد سے افضل کوئی کام نہیں سمجھتا حتیٰ کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو بکری کی رسی دیتا تھا اور اب وہ اس سے انکار کرے گا میں اس سے بھی جہاد کروں گا چنانچہ بھی مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے پر سر جھکا لیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۰۲۷۰..... "مسند حسین بن علی" رسول کریم ﷺ نے بوقت وفات تین چیزوں کی وصیت کی (۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر بہر حال روانہ کیا جائے (۲) مدینہ میں دین اسلام کا نام لیوا ہی رہے کسی دوسرے دین کے پیروکار کو نکال باہر کیا جائے محمد کہتے ہیں تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

رواہ الطبرانی عن محمد بن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:..... دوسری روایت میں ہے کہ تیسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ میرے بعد اختلاف نہ کیا جائے یا نماز کی پابندی کی وصیت کی یا جہاد کرنے کی وصیت کی۔

۳۰۲۷۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اسامہ کا لشکر روانہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ کی مرض الوفات کی وجہ سے لشکر جرف سے آگے نہ جا سکا نیز مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی نے بھی اپنی جھوٹی نبوت کا ڈھونگ رچا رکھا تھا بعض لوگ اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر بھی تنقید کر رہے تھے حتیٰ کہ بیماری میں رسول اللہ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے سر درد کی وجہ سے سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی

تھی آپ نے فرمایا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں خواب دیکھا ہے میں دیکھتا ہوں کہ میرے بازوؤں میں سونے کے دو کنگن ہیں میں نے انھیں سخت ناپسند کیا اور پھینک دیئے میں نے ان کی تعبیر ان دو کذابوں سے لی ہے یعنی صاحب یمامہ اور صاحب یمن میں نے سنا ہے کہ کچھ لوگ اسامہ کی امارت پر تنقید کررہے ہیں بخدا قبل ازیں لوگ اس کے باپ کی امارت پر بھی تنقید کر چکے ہیں بلاشبہ اس کا باپ امارت کا سزاوار تھا اور اسامہ بھی امارت کا سزاوار ہے لہٰذا اسامہ کے لشکر کو چلتا کرو پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے نکل کر مقام جرف میں پڑاؤ ڈال لیا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت آ گئی آپ ﷺ کی صحت یابی کے انتظار میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلالیا۔ رواہ سیف وابن عساکر

۳۰۲۷۲ ... ''مسند اسامہ'' اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ابنی پر حملہ کروں اور ان کے اموال جلاؤں۔

رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد الطیالسی والشافعی و احمد بن حنبل وابوداؤد وابن ماجہ والبغوی والطبرانی

۳۰۲۷۳ ... حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے لشکر کا امیر مقرر کیا۔ رواہ الدارقطنی فی الافراد

## سریہ خالد بن ولید بسوئے اکیدر دومۃ الجندل

۳۰۲۷۴ ... ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دومۃ الجندل کی طرف ایک سریہ روانہ کیا اور فرمایا: تم لوگ اکیدر کو بستی سے باہر شکار کرتا دیکھو گے چنانچہ سریہ مہم سر کرنے چل پڑا اور اکیدر کو اسی حال میں پایا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: مسلمان اکیدر کو پکڑ لائے اور مدینہ میں مسلمانوں کے پاس آ وارد ہوئے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے اکیدر سے کہا: میں تجھے اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم اپنی کتابوں میں محمد ﷺ کا ذکر پاتے ہو؟ وہ بولا! نہیں جبکہ اس کے پہلو میں ایک شخص کھڑا تھا وہ بولا: ہم اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پاتے ہیں۔ اسی شخص نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا ان لوگوں نے ابھی ابھی کفر نہیں کردیا فرمایا جی ہاں پس تم خاموش رہو تم بھی عنقریب کفر پر اتر آؤ گے چنانچہ وہ شخص خاموش ہو کر گھر میں داخل ہو گیا چنانچہ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوی کردیا ایک شخص نے کہا: میں نے تجھے دومۃ الجندل میں کہتے سنا ہے کہ تم عنقریب کفر پر اتر آؤ گے اور یہ مسیلمہ کا خروج ہے کہا: نہیں البتہ وہ آخر زمانہ میں ہوگا۔

رواہ ابن مندہ والحاملی فی امالیہ وابونعیم فی المعرفۃ وابن عساکر

۳۰۲۷۵ ... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف دستہ دیکر بھیجا اور فرمایا: تم عرب کی جس بستی کی پاس سے گزرو اگر ان کی اذان کی آواز سنو تو ان سے تعرض مت کرو، اگر اذان کی آواز نہ سنو تو انھیں اسلام کی دعوت دو اگر اسلام قبول نہ کریں ان پر چڑھائی کردو۔ رواہ الطبرانی عن خالد بن سعید بن العاص

## شاہ اکیدر کی گرفتاری

۳۰۲۷۶ ... ''مسند بجیر بن بجرہ طائی'' ابو معارک شاخ بن معارک بن مرہ بن صخر بن بجیر بن بجرہ معارک بن مرہ بن ضحر، مرہ بن ضحر کی سند سے بجیر بن بجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر کی طرف لشکر دے کر بھیجا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نیل گائے کا شکار کرتے پاؤ گے چنانچہ ہم نے اکیدر کو رسول اللہ ﷺ کی پیشنگوئی کے عین مطابق پایا چاندنی رات میں وہ باہر شکار کے لیے نکلا تھا ہم نے اکیدر کو پکڑ لیا اور اس کا بھائی ہمارے مقابلے پہ اتر آیا ہم نے اسے قتل کردیا اس نے دیباج کی قباء پہن رکھی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے یہ قباء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دی جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے یہ اشعار کہے۔

تبارک سائق البقرات انی
رایت اللہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائدا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

گائیوں کو ہانکنے والی ذات بڑے برکت والی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے کہ وہ ہر ہادی کو ہدایت دیتا ہے جو بھی تبوک والے سے واپس لوٹے گا ہمیں تو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے دانتوں کو گرنے سے محفوظ رکھ۔ چنانچہ بجیر رضی اللہ عنہ کی عمر نوے سال ہوئی اور ان کے منہ میں کوئی دانت ہلا تک نہیں اور نہ کوئی داڑھ ہلنے پائی۔ رواہ ابونعیم وابن مندہ وابن عساکر

۳۰۲۷۷۔۔۔ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ مجھے یزید بن رومان اور عبداللہ بن ابی بکر نے حدیث سنائی کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دومہ کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کندی کی طرف بھیجا اور ان سے فرمایا، تم اسے نیل گائے شکار کرتے ہوئے پاؤں گے خالد رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے تو چاندنی رات میں اس سے ملے وہ اپنے خاندان کے چند افراد کے ساتھ باہر گھوم رہا تھا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کرلیا اس کا بھائی مقابلے پہ اتر آیا اور مقتول ہوا پھر خالد رضی اللہ عنہ اکیدر کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جان بخشی کی اور جزیے پر اس سے صلح کرلی پھر اسے رہا کردیا اور وہ اپنی بستی میں واپس لوٹ آیا، چنانچہ قبیلہ طی کے بجیر بن بجرہ نامی ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کا خالد رضی اللہ عنہ سے کہے ہوئے فرمان کہ "تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے" کا تذکرہ کیا اور یہ اشعار کئے۔

تبارک سائق البقرات لیلا
کذاک اللہ یھدی کل ھاد
فمن یک عائذا عن ذی تبوک
فانا قد امرنا بالجھاد

رواہ ابن مندہ وابونعیم وابن عساکر قال ابن مندہ ھذا حدیث مرسل فی المغازی

۳۰۲۷۸۔۔۔ خالد بن سعید بن عاص کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے خط دے کر روم کے بادشاہ قیصر کے پاس بھیجا جب میں قیصر کے دربار میں پہنچا میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اجازت دو قیصر کو اطلاع کی گئی کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے اور ان پر گھبراہٹ طاری ہوگئی قیصر نے دربان سے کہا: اسے اندر داخل کرو دربان مجھے اندر لے گیا قیصر کے پاس اس کے وزراء اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے نامہ والا دیا قیصر کو نامہ مبارک پڑھ کر سنایا گیا خط میں لکھا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے رسول (ﷺ) کی جانب سے قیصر صاحب روم کی طرف اس پر قیصر کے ایک بھتیجے نے جو گورا نیلگوں آنکھوں والا اور سیدھے لمبے بالوں والا تھا نے کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ خط کے مرسل نے خط کی ابتداء اپنے نام سے کی ہے اور پھر ملک روم (روم کا بادشاہ) کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ چنانچہ خط پڑھا گیا اور ختم کردیا گیا پھر قیصر نے دربار میں موجودین کو چلے جانے کا حکم دیا پھر پیغام بھیج کر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے خط کے متعلق دریافت کیا میں نے اسے خبر کی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلوایا جب پادری نے خط پڑھا بولا: اللہ کی قسم یہ وہی پیغمبر ہے جس کی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں بشارت دی ہے اور جس کے آج تک ہم منتظر تھے قیصر نے کہا: تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا میں تو اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کی اتباع کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ وہ اللہ کا رسول برحق ہے لیکن میں اس کی اتباع کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں ایسا کروں گا تو میری بادشاہت ختم ہوجائے گی اور رومی مجھے قتل کردیں گے۔

رواہ الطبرانی عن دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

۳۰۲۷۹۔۔۔ "مسند ابی سائب خباب" حضرت خریم بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ حیرہ کی سرزمین

مجھے دکھائی گئی میں نے شیماء بنت نفیلہ ازدیہ کو سفید خچر پر سوار دیکھا ہے اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم سرزمین حیرہ میں داخل ہوئے اور میں نے شیماء کو اسی حالت میں پالیا تو وہ میری ہو جائے گی آپ نے فرمایا: اچھا وہ تمہاری ہوئی چنانچہ آپ کی رحلت کے بعد عرب اسلام سے پھر گئے لیکن بنی طے کا کوئی شخص بھی مرتد نہ ہوا ہم قیس سے اسلام پر لڑتے رہے ان میں عیینہ بن حصن بھی تھا اسی طرح ہم بنی اسد سے بھی لڑتے رہے ان میں طلحہ بن خویلد فقعسی بھی تھا: پھر خالد رضی اللہ عنہ مسلیمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا جب ہم مسلیمہ کذاب اور اس کے اتباع سے فارغ ہوئے تو ہم نے بقر کے مضافات کی خبر لی کاظمیہ میں ہرمز جم غفیر کے ساتھ ہمارا مقابل ہوا خالد رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا اور تمام احوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہرمز کا ساز وسامان خالد رضی اللہ عنہ کو انعام میں دیا پھر ہم طف کے راستے پر چلے اور حیرہ میں داخل ہوئے اور حیرہ میں سب سے پہلے ہماری جس سے ملاقات ہوئی وہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ تھی وہ سفید خچر پر سوار تھی اور اس نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا تھا میں فوراً شیماء کے ساتھ لپٹ گیا اور میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ عورت مجھے ہبہ کی ہے خالد رضی اللہ عنہ نے مجھ سے گواہ طلب کیے میں نے گواہ پیش کیے خالد رضی اللہ عنہ نے شیماء میرے حوالے کردی۔ رواہ الطبرانی عن حریم بن اوس

۳۰۲۸۰ ...... ''مسند ابن عباس'' واقدی، ابن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ، ابن عباس و محمد بن صالح، عاصم بن عمر بن قتادہ و معاذ بن محمد، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ و اسماعیل بن ابراہیم موسیٰ بن عقبہ ان تمام اسناد سے حدیث مروی ہے اور اس کا اساس ابن ابی حبیبہ کی حدیث ہے روایت یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو چار سو بیس شہسواروں کے لشکر کا امیر مقرر کر کے بسوئے تبوک دومۃ الجندل کے بادشاہ اکیدر بن عبدالملک کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اکیدر کا تعلق قبیلہ کندہ سے تھا اور نصرانی تھا خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اکیدر کو اپنی گرفت میں کیسے لے سکتا ہوں حالانکہ وہ کلب کے علاقوں کے بیچوں بیچ ہے، جبکہ میرے پاس تھوڑی سی جمعیت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اکیدر کو نیل گائے شکار کرتے پاؤ گے اسے گرفتار کر لینا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اللہ کا نام لے کر چل پڑے، جب اکیدر کے قلعہ کے قریب پہنچے چاندنی رات تھی اور سماں واضح دکھائی دیتا تھا اکیدر گرمی سے بچاؤ کے لیے قلعہ کی چھت پر بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی رباب بنت انیف بن عامر کندیہ بھی تھی، اس کے آس پاس کنیزیں گانا بجا رہی تھیں، پھر اکیدر نے شراب طلب کی اور شکم سیر ہو کر پی اتنے میں نیل گایوں کا ریوڑ نمودار ہوا اور کچھ گائیں قلعہ کے دروازے کو سینگوں سے کھرچنے لگیں اکیدر کی بیوی نے کہا: آج رات کی طرح میں نے کوئی رات نہیں دیکھی جس میں اتنی کثرت سے ہمارے پاس گوشت آیا ہو کیا تم نے ایسی رات دیکھی ہے؟ اکیدر نے کہا: نہیں پھر کہنے لگی ان جیسی گایوں کو کون چھوڑتا ہے؟ اکیدر نے کہا: کوئی نہیں چھوڑتا بخدا! میں نے اتنی کثرت میں کبھی گائیں نہیں دیکھیں میں نے انہی کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رکھے ہیں جنہیں تیار کرنے میں مجھے ایک ماہ سے زیادہ وقت لگا ہے۔ پھر اوپر چھت سے نیچے اترا اور اپنا گھوڑا تیار کرنے کا حکم دیا گھوڑے پر زین ڈال دی گئی چنانچہ اس کے ساتھ اس کے گھر کے بھی چند افراد گھوڑوں پر سوار ہوئے اس کے ساتھ اس کا بھائی حسان اور دو غلام بھی تھے چنانچہ شکار کے اوزار لے کر قلعہ سے باہر نکلے جب قلعے سے تھوڑا آگے پہنچے جبکہ خالد رضی اللہ عنہ کے شہسوار اکیدر اور اس کے ساتھیوں کو نمایاں دیکھ رہے تھے مسلمانوں کے گھوڑوں نے ہنہنانا بند کر دیا حتیٰ کہ کسی گھوڑے نے حرکت تک نہ کی جب اکیدر مسلمانوں کے احاطہ میں آ گیا فوراً اسے پکڑ لیا جبکہ اس کے بھائی حسان نے لڑنا چاہا لیکن مقتول ہوا جبکہ غلام اور دوسرے ساتھی بھاگ کر قلعہ میں داخل ہو گئے حسان نے دیباج کی قباء پہن رکھی تھی جو سونے کے تاروں سے جڑی ہوئی تھی خالد رضی اللہ عنہ نے قباء اتار لی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ارسال کر دی اس قباء کو حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ اکیدر کو زندہ گرفتار کر کے لاؤ اگر وہ جھڑپ پر اتر آئے تو اسے قتل کر دو لیکن بغیر جھڑپ کے اکیدر مسلمانوں کی گرفت میں آ گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں تمہیں قتل سے پناہ دیتا ہوں کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے ہمارے لیے دومہ کا قلعہ کھول دو اور میں تمہیں محفوظ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔ اکیدر نے اس کی حامی بھر لی اکیدر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیڑیوں میں جکڑ رکھا تھا خالد رضی اللہ عنہ اسے قلعہ تک لے گئے اکیدر نے بآواز بلند اہل قلعہ کو پکارا کہ دروازہ کھولو اہل قلعہ نے دروازہ کھولنے کا ارادہ

کیا لیکن اکیدر کے بھائی مصاد نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا اکیدر نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تک اہل قلعہ مجھے بیڑیوں میں دیکھیں گے دروازہ نہیں کھولیں گے، للہذا تم میری بیڑیاں کھول دو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ دروازہ کھلواؤں گا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو میں اس پر تمہارے ساتھ حلم کرتا ہوں اکیدر نے کہا میں دروازہ کھلواتا ہوں بشرطیکہ اہل قلعہ سے تم صلح کرلو خالد رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی پھر اکیدر نے کہا: بدل صلح کے لیے اگر چاہو تو مجھے حکم تسلیم کرو چاہو تم خو فیصلہ کرو خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم جو کچھ دو گے ہم اسے قبول کرلیں گے چنانچہ اکیدر نے دو ہزار اونٹ آٹھ سو غلام چار سو زر ہیں اور چار سو نیزوں پر صلح کی اور خالد رضی اللہ عنہ نے ساتھ یہ شرط رکھی کہ اکیدر اور اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیے جائیں گے اور آپ ﷺ خود ان دونوں کے متعلق فیصلہ کریں گے چنانچہ جب فریقین کا اتفاق ہو گیا اور کی بیڑیاں کھول دی گئیں اکیدر نے قلعے کا دروازہ کھول دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے اور اکیدر کے بھائی مصاد کو گرفتار کر کے بیڑیوں میں جکڑ لیا پھر بدل صلح یعنی اونٹ غلام اور اسلحہ لیا پھر مدینہ واپس لوٹ آئے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکیدر اور اس کا بھائی مصاد بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے جزیہ پر اکیدر کے ساتھ صلح کر لی اور اکیدر اور اس کے بھائی کی جان بخشی کی اور ان کا راستہ چھوڑ دیا آپ ﷺ نے صلح نامہ بھی لکھوایا اور اس پر اپنے ناخن سے مہر لگائی۔رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۱ ... عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (بادشاہ دومۃ الجندل) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اکیدر کے بیٹے کی طرف خط لکھا آپ کے پاس اسوقت مہر نہیں تھی آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔رواہ ابن عساکر

۳۰۲۸۲ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے کہا: اے خالد تیرا ناس ہو تم نے بنی جذیمہ سے وہ سلوک کیا جو جاہلیت کا عیاں کار ہے۔کیا اسلام جاہلیت کی گندگی کو مٹا نہیں دیتا؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو حفص میں نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ مبنی برحق ہے میں نے مشرکین پر حملہ کیا جب وہ مقابلے پر اتر آئے میرے پاس اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں تھا، میں نے انھیں گرفتار کیا پھر تلاوت کی دھار پر لے آیا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون شخص ہے جو عبداللہ بن عمر کو جانتا ہو؟ خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اسے جانتا ہوں بخدا وہ نیک صالح شخص ہے پس عبداللہ بن عمر نے مجھے تمہارے بیان کے الٹ بات بتائی ہے۔ حالانکہ وہ اس لشکر میں تمہارے ساتھ تھا خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اس پر عمر رضی اللہ عنہ طرح دے گئے اور کہا: تیرا ناس ہو رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے لیے استغفار کریں۔رواہ ابو اقدی و ابن عساکر

۳۰۲۸۳ ... قتادہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے بت عزیٰ کو گرانے کے لیے بھیجا اس بت کی دیکھ بھال کا کام بنوسلیم کے سپرد تھا آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ تمہارے پاس ایک عورت آئے گی جو بہت سیاہ لمبے بالوں والی بڑے بڑے پستانوں والی اور کوتاہ قد ہو گی چنانچہ اسی صفات کی عورت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس آئی خالد رضی اللہ عنہ نے تلوار سے اس پر حملہ کیا اور اسے قتل کر دیا پھر خالد رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے آپ نے پوچھا اے خالد تم نے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے اس عورت کو قتل کر دیا ہے آپ نے فرمایا: عزیٰ کا خاتمہ ہوا آج کے بعد عزیٰ کا وجود نہیں رہے گا۔رواہ ابن عساکر

## حضرت جریر رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۴ ... جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس اور اشعث بن قیس کو میرے پاس بھیجا میرا قیام مقام قرقیساء میں تھا ان دونوں نے کہا، امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور انھوں نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھا کیا ہے جو تمہیں معاویہ سے جدا کر دیا میں تمہیں وہی مقام دوں گا جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیتے تھے میں نے جواب میں کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تھا تاکہ اہل یمن سے جہاد کروں اور انھیں اسلام کی دعوت دوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو انھوں نے اپنے اموال اور جانیں محفوظ کر لیں میں ایسے شخص سے جنگ نہیں کروں گا جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو۔چنانچہ حضرات واپس لوٹ گئے۔رواہ الطبرانی

۳۰۲۸۵......جریر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جریر! کیا تم مجھے یمن کے ذی الخلصہ بتکدہ سے راحت نہیں پہنچاتے؟ چنانچہ میں ۱۵۰ اسواروں کا دستہ لے کر بسوئے یمن روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو آگ سے جلا دیا پھر جریر رضی اللہ عنہ نے ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ کو مژدہ سنانے بھیجا ابوارطاۃ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب میں یمن سے روانہ ہوا میں نے ذی الخلصہ کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑا ہے۔

رواہ ابونعیم فی المعرفۃ

۳۰۲۸۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ذی الکلاع بدیع بن باکوراء اور ذی ظلیم حوشب بن طخیہ کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

## حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا سریہ

۳۰۲۸۷......خباب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں رسول کریم ﷺ نے ایک دستہ دیکر بھیجا راستے میں ہمیں شدت سے پیاس لگی جبکہ ہمارے پاس نام کا پانی بھی نہیں تھا ہمارے ایک ساتھی کی اونٹنی بیٹھ گئی یکا یک اس کی ٹانگوں کے درمیان مشکیزے کی مانند کوئی چیز نمودار ہوئی چنانچہ ہم نے سیر ہو کر اس کا دودھ لیا۔ رواہ الطبرانی عن جابر

## سریہ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۸......ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کو بنی صیداء کے عوف ورقانی کی سرکوبی کے لیے بھیجا۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۰۲۸۹......ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور حکم دیا کہ تیاری کرو میں تمہیں آج ہی ایک سریہ کے ساتھ بھیج رہا ہوں یا فرمایا کل صبح انشاء اللہ بھیجوں گا، ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے جب یہ فرمان سنا میں نے کہا: میں صبح ضرور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں گا اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں گا تاکہ عبدالرحمٰن کو کی گئی وصیت سن سکوں چنانچہ میں مسجد میں بیٹھا رہا پھر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوا دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر، عبدالرحمٰن بن عوف اور کچھ دیگر لوگ کھڑے ہیں اور رسول اللہ ﷺ حکم دے رہے ہیں کہ تم لوگ آج رات ہی دومۃ الجندل کی طرف کوچ کر جاؤ اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دو چنانچہ دوسرے لوگ چلے گئے لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے رسول اللہ ﷺ نے ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ دریافت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھی سحری کے وقت کوچ کر گئے تھے اور مقام جرف میں جا ٹھہرے تھے۔ ان کی تعداد سات سو تھی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں سفر پر روانہ ہوتے وقت میری آخری ملاقات آپ سے ہو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سر پر عمامہ پہن رکھا تھا آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے بٹھایا اور اپنے دست اقدس سے ان کا عمامہ کھولا پھر سیاہ عمامہ باندھا اور اس کا شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا پھر فرمایا: اے ابن عوف یوں عماہ باندھنا چاہیے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن پر تلوار لٹکا رکھی تھی پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے روانہ ہو جاؤ جو بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرے اس سے قتال کرو مال غنیمت میں خیانت نہیں کرنی کسی سے دھوکا نہیں کرنا اور بچوں کو قتل نہیں کرنا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رخصت ہو کر چل پڑے اور اپنے

ساتھیوں سے جا ملے پھر لشکر لے کر دومۃ الجندل جا پہنچے جب مطلوبہ بستی میں داخل ہوئے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی چنانچہ تین دن تک انھیں اسلام کی دعوت دیتے رہے تاہم پہلے اور دوسرے دن ان لوگوں نے اسلام سے انکار کیا اور جنگ کا عندیہ دیا البتہ تیسرے دن اصبغ بن عمرو کلبی نے اسلام قبول کر لیا یہ نصرانی تھا اور اپنے قبیلے کا سردار تھا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اطلاع کے لیے خط لکھ کر رافع بن مکیث کو بھیجا اور خط میں رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ میں ان لوگوں میں شادی کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے جواباً لکھا بلکہ اصبغ کی بیٹی تماضر سے شادی کرو چنانچہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے تماضر سے شادی کر لی اور یہیں زفاف ہوئی پھر اسے لے کر واپس لوٹے اور اسی عورت کے بطن سے سلمہ بن عبدالرحمن مشہور تابعی پیدا ہوئے۔رواہ الدار قطنی فی الا فراد وابن عساکر

۳۰۲۹۰ ... عطاء خراسانی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا اور ان کے لیے پرچم اپنے دست اقدس سے باندھا تھا۔رواہ ابن عساکر

## سریہ معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۱ ..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن روانہ کیا میرے ساتھ آپ ﷺ ایک میل سے زیادہ چلے اور فرمایا: اے معاذ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو سچائی کا دامن مت چھوڑو، امانت ادا کرو خیانت ترک کردو پڑوسی کے حقوق کی رعایت کرو نرمی اپناؤ نرم کلام کرو، یتیم پر شفقت کرو قرآن میں سمجھ بوجھ پیدا کرو یوم حساب سے ڈرتے رہو آخرت سے محبت کرو، اے معاذ زمین پر ہرگز فساد مت پھیلاؤ مسلمان کو گالی مت دو جھوٹے کی تصدیق نہ کرو سچے کی تکذیب مت کرو امام عادل کی نافرمانی مت کرو اے معاذ! میں تمہیں ہروقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ ہر گناہ کے لیے توبہ کرتے رہو اگر خفیہ گناہ کیا ہے تو خفیہ توبہ کرو اگر اعلانیہ گناہ کیا ہے تو اعلانیہ توبہ کرو، اے معاذ میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور وہی چیز تمہارے لیے ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں اے معاذ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی میں تمہیں کم سے کم وصیت کرتا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ تا قیامت ہماری ملاقات ہوگی اے معاذ! تم میں سے وہ شخص مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے جو مجھ سے اسی حالت میں ملاقات کرے جس حالت پر میں نے اسے چھوڑا ہے نیز معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان بھی دیا کہ آدمی جس عورت کا مالک نہیں اسے طلاق نہیں ہوتی آدمی جس غلام کا مالک نہیں اسے آزاد بھی نہیں کر سکتا معصیت میں مانی ہوئی نذر کی کوئی حیثیت نہیں اور وہ نذر بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو قطع رحمی میں مانی گئی ہو اور اس چیز کی نذر بھی نہیں جس کا آدمی مالک نہ ہو اور یہ کہ ہر بالغ سے ایک دینار لو یا اس کے برابر کی قیمت کے کپڑے قرآن کو غیر طہارت سے مت چھوؤ جب تم یمن پہنچو گے تو یمن کے نصرانی تم سے پوچھیں گے کہ جنت کی کنجی کیا چیز ہے؟ تم کہو: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ جنت کی کنجی ہے۔رواہ ابن عساکر وفیہ رکن الشافی متروک

۳۰۲۹۲ ... اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جاؤ گے وہ تم سے جنت کی کنجیوں کے متعلق سوال کریں گے، انھیں کہہ دو کہ لا الہ الا اللہ جنت کی کنجیاں ہیں، یہ کلمہ ہر طرح کی رکاوٹ کو توڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ اس کلمے کو لائے گا تو یہ کلمہ ہر طرح کے گناہ پر بھاری رہے گا اے معاذ! اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرو اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند فرمائے گا دنیا کو حقیر سمجھو اللہ تعالیٰ تمہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کر دے گا چنانچہ جو شخص دنیا کو حقیر سمجھتا ہے اور اللہ کے لیے عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکمت کو اس کے دل میں امر کر دیتے ہیں پھر وہ منہ سے جو بات بھی نکالتا ہے اس سے علم کے موتی ٹپک رہے ہوتے ہیں اگر کسی معاملہ میں تمہیں مشکل پیش آئے کسی دوسرے سے پوچھ لو اور شرم نہ کرو مختلف امور میں مشورہ کرتے رہو چونکہ مشورہ کرنے والا بے یارو مددگار نہیں رہتا، جس سے مشورہ لیا جائے اسے امانتدار ہونا چاہئے پھر اجتہاد سے کام لو اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجتہاد میں بھلائی دیکھی تو اس کی توفیق دیگا اگر کوئی معاملہ ملتبس (مشتبہ) ہو تو اسے موقوف کر دو اور رک جاؤ تاوقتیکہ اس کی کوئی صورت واضح ہو جائے یا مجھے لکھ بھیجو ایسا فیصلہ ہرگز نہ کرو جو کتاب اللہ یا میری

سنت کے موافق نہ ہو الا یہ کہ وہ درست اجتہاد پر مبنی ہو۔ خواہش نفس سے دور رہو چونکہ خواہش نفس بدبختوں کا قائد ہے جو انھیں انجام کار دوزخ میں لے جاتا ہے جب تم اہل یمن کے ہاں پہنچو ان میں کتاب اللہ کا نفاذ کرو اور اچھے طریقہ سے ان کی تربیت کرو اہل یمن کو قرآن پڑھاؤ چونکہ قرآن انھیں حق بات اور اخلاق جمیلہ پر ابھارے گا لوگوں کو ان کے مقام پر اتارو اور ان کے مراتب کی رعایت کرو چنانچہ حدود کے معاملہ میں لوگوں میں مساوات ہونی چاہئے خیر و شر میں لوگ برابر نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سستی مت کرو امانت کی چیز خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اسے مالک تک ضرور پہنچاؤ جس شخص کے لیے معافی اور درگزر کی راہ نہیں نکل پاتی اسے اپنی گرفت میں لو نرمی کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو جب تم سے غلطی ہو جائے تو لوگوں سے معذرت کرلو تو یہ کرنے میں عجلت کرو، جب لوگ تم سے جہالت سے پیش آئیں تو معاملہ عیاں کردو تاکہ لوگوں کو بخوبی آگاہی ہو جائے لوگوں کے متعلق دل میں کینہ مت رکھو جاہلی امور کا سختی سے خاتمہ کرو البتہ اس چیز کو باقی رہنے دو جسے اسلام نے اچھا سمجھا ہے۔ غیر اسلامی اخلاق کا اسلامی اخلاق کے ساتھ موازنہ کرو اور اسلامی اخلاق کو غیر اسلامی تہذیب پر مت پیش کرو، لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہو میانہ روی اختیار کرو اور نماز کا اہتمام کرو چونکہ نماز دین اسلام کی بنیاد ہے گویا نماز کو اپنا مقصد بنالو نماز کی مشغولیت کو بقیہ اشغال پر ترجیح دو، لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرو اور لوگوں کو فتنوں میں نہ ڈالو ہر نماز کے وقت کی رعایت رکھو ایسی نماز پڑھاؤ جو ان کے حال کے زیادہ موافق ہو سردیوں میں نماز فجر اندھیرے اندھیرے میں پڑھ لو اور قرات اتنی ہی طویل کرو جس کی لوگوں میں طاقت ہو لوگوں کو اکتاہٹ میں نہیں ڈالنا ایسا نہ ہو کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ناپسند کرنے لگیں سردیوں میں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھ لو عصر کی نماز اول وقت میں پڑھو دراں حالیکہ سورج بالکل واضح ہو مغرب کی نماز اسوقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے گرمی سردی میں مغرب کی نماز ایک ہی وقت پر پڑھو البتہ عذر کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے عشاء کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھو چونکہ رات لمبی ہوتی ہے ہاں البتہ اگر عشاء کی نماز اول وقت میں نمازیوں کی حالت کے لئے موزوں ہو تو اول وقت میں پڑھ لو، گرمی کے موسم میں فجر کی نماز سفیدی کر کے پڑھو چونکہ گرمیوں کی راتیں چھوٹی ہوتی ہیں یوں ایسا کرنے سے سونے والا بھی نماز کو پا سکتا ہے ظہر کی نماز (گرمیوں میں) تب پڑھو جب سایہ بڑھنے لگے اور ہوا میں ٹھنڈک پیدا ہو جائے عصر کی نماز درمیانی وقت میں پڑھو مغرب اس وقت پڑھو جب سورج کی ٹکیہ غائب ہو جائے عشاء کی نماز تب پڑھو جب شفق غائب ہو جائے الا یہ کہ اس کے علاوہ کی صورت لوگوں کے لیے زیادہ باعث راحت ہو لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہو چونکہ وعظ و نصیحت سے عمل میں پختگی پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جس کی طرف سبھی نے لوٹ کر جانا ہے۔ اے معاذ! مجھے دین کے معاملہ میں تمہاری آزمائش کا اعتراف ہے جو تمہارے مال اور سواری کو لے چکی ہے البتہ میں نے ہدیہ تمہارے لیے حلال کیا ہے اگر تمہیں ہدیہ میں کوئی چیز دے اسے قبول کرلو۔

رواہ ابو نعیم و ابن عساکر عن عبید بن صخر بن لوذان الانصاری السلمی

## سریہ عمرو بن مرہ

۳۰۲۹۳۔ حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جہینہ اور مزینہ کو ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب ھاشمی کی سرکوبی کے لیے بھیجا ابو سفیان نے نبی کریم ﷺ کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا جب یہ دستہ تھوڑا آگے گیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ نے کونسی مہم سر کرنے کے لیے دو مینڈھوں کو بھیجا ہے جو جاہلیت میں تیار ہوتے رہے اور پھر اسلام نے انھیں پالیا حالانکہ ان کا بقیہ جاہلیت پر ہے نبی کریم ﷺ نے دستے کو واپس بلانے کا حکم دیا حتیٰ کہ دستہ واپس لوٹ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ نے فرمایا: اے مزینہ جہینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی خبر لو اے جہینہ مزینہ (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے) کی خبر لو، عمرو بن عمر رضی اللہ عنہ کو جہینہ اور مزینہ دونوں پر امیر مقرر کیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر چل پڑو چنانچہ لشکر ابو سفیان بن حارث کی طرف چل پڑا اللہ تعالیٰ نے ابو سفیان حارث کو شکست سے دوچار کیا اور اس کے بہت سارے ساتھی مقتول ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۰۲۹۴ زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کلب غسان اور شام کے مضافات کے کفار کی سرکوبی کے لیے دو سریے بھیجے ان میں سے ایک سریہ کے امیر ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیے دوسرے سریہ پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے سریہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے، روانگی کے وقت رسول کریم ﷺ نے ابوعبیدہ اور عمرو رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہیں کرنا جب دونوں سریے مدینہ سے باہر نکلے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو کو لے کر الگ ہوئے اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور تمہیں چلتے وقت وصیت کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں یا تم میری اطاعت کرو یا میں تمہاری اطاعت کروں؟ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں بلکہ تم میری اطاعت کرو چنانچہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ عمرو رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنے لگے اور عمرو رضی اللہ عنہ دونوں سریوں کے امیر رہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ تردد ہوا (چونکہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور عمرو بن العاص سے رتبہ میں افضل تھے) اور کہا: کیا تم نے نابغہ کے بیٹے کی اطاعت اختیار کر لی اور اسے اپنے اوپر امارت کا اختیار دے دیا اور ابوبکر پر بھی اسی کو امیر تسلیم کر لیا اور ہمارے اوپر بھی اسی کو امیر بنا دیا یہ کیسا فیصلہ کیا؟ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے ماں جائے رسول اللہ ﷺ نے چلتے وقت ہم دونوں کو حکم دیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کریں اور اختلاف سے گریز کریں مجھے خوف ہے کہ اگر میں اس کی اطاعت نہیں کروں گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کا شکار ہو جاؤں گا اور ہمارے درمیان لوگ منقسم ہو جائیں گے بخدا میں تا واپسی اس کی اطاعت کروں گا جب لشکر واپس لوٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میں آج کے بعد عمرو کو تمہارے اوپر امیر نہیں مقرر کروں گا البتہ اسی شخص کو امیر مقرر کروں گا جسے مہاجرین چاہیں گے۔ رواہ ابن عساکر

## سریہ بسوئے بنی قریظہ

۳۰۲۹۵ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب ہم بنی قریظہ کے قلعہ تک پہنچے تو انھوں نے ہمیں دیکھا انھیں جنگ کا یقین ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پرچم قلعے کی دیوار کے عین نیچے گاڑ دیا بنی قریظہ اپنے قلعوں کے اوپر سے سامنے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے اور آپ کی ازواج مطہرات کو گالیاں دینے لگے ہم خاموش رہے اور ہم نے کہا: ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اتنے میں رسول اللہ ﷺ نمودار ہوئے آپ کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی طرف چل دیئے اور مجھے کہا کہ پرچم کے پاس رہو چنانچہ میں جم کر پرچم کے پاس کھڑا ہو گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اچھا نہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ بنی قریظہ کی گستاخیاں سنیں تاہم رسول اللہ ﷺ قلعہ کی طرف چل دیئے آپ کے آگے آگے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! میں یہاں سے نہیں ہلوں گا تاوقتیکہ تم بھوکوں مر جاؤ تم مکار لومڑ کی طرح ہو جو اپنے سوراخ میں گھسا ہوتا ہے (جب سوراخ میں پانی ڈالا جائے یا دھواں کیا جائے لومڑ باہر آ جاتا ہے) بنی قریظہ نے چیخ کر کہا اے ابن حضیر ہم تمہارے دوست ہیں خزرج کے دوست ہیں اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کیا خوب جواب دیا کہا: میرے اور تمہارے درمیان عہد ہے اور نہ ہی دوستی۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

## سریہ بسوئے بنی نضیر

۳۰۲۹۶ محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں بنی نضیر کی طرف بھیجا اور انھیں حکم دیا کہ بنی نضیر کو جلا وطنی کی تین سال کی مہلت

دے دیں۔ رواہ ابن عساکر

# سریہ بسوئے بنی کلاب

۳۰۲۹۷..... محمد بن مسلمہ کی روایت ہے کہ کریم ﷺ نے مجھے تیس سواروں کے دستہ کے ساتھ بنی بکر بن کلاب کی طرف بھیجا دستے میں عباد بن بشر رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے ہمیں حکم دیا کہ رات کو چلیں اور دن کو چھپ جائیں اور منزل مقصود تک پہنچ کر غارتگری ڈال دیں۔ رواہ ابن عساکر

# سریہ کعب بن عمیر

۳۰۲۹۸..... زہری کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت کعب بن عمیر غفاری رضی اللہ عنہ کو پندرہ (۱۵) سواروں کے دستہ کے ساتھ سرزمین شام کے نواح میں ذات اطلاح کی طرف روانہ کیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منزل مقصود پر پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تاہم انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تیروں کی بارش برسا دی جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ صورت حال دیکھی تو دشمن پر حملہ کر دیا حتیٰ کہ سبھی صحابہ شہید ہوئے اور ان میں سے ایک صحابی کسی طرح دشمن سے جان بچا کر نکل آئے اور رسول اللہ ﷺ کو آکر خبر کی آپ کو سن کر بڑا رنج ہوا اور لشکر جرار بھیجنے کا ارادہ کیا لیکن آپ کو خبر ہوئی کہ دشمن وہاں سے کہیں اور نقل مکانی کر چکا ہے آپ نے لشکر بھیجنے کے ارادہ کو ترک کر دیا۔ رواہ الواقدی وابن عساکر

۳۰۲۹۹..... زہری وعروہ اور موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بلقاء کے نواحی علاقہ ذات اباطح کی طرف بھیجا چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ اور ان کے سبھی ساتھی شہید ہو گئے۔ رواہ یعقوب بن سفیان والبیهقی فی السنن وابن عساکر

# متعلقات غزوات

۳۰۳۰۰..... ''مسند بریدہ بن حصیب اسلمی'' بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سریہ روانہ کیا اور سریہ کے ساتھ ایک شخص بھی بھیجا جو آپ کی طرف حالات کی خبریں لکھ کر بھیجے۔ رواہ ابن عساکر و رجالہ ثقات

۳۰۳۰۱..... ''مسند بشیر بن یزید ضبعی'' اشہب ضبعی کہتے ہیں مجھے بشیر بن یزید ضبعی نے حدیث سنائی بشیر بن یزید رضی اللہ عنہ نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے وہ کہتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ذی قار کی جنگ کے دن فرمایا: یہ پہلا دن ہے کہ جس میں عرب نے عجمیوں سے انتقام لیا ہے۔

رواہ البخاری فی تاریخہ وبقی بن مخلد والبغوی وابن السکن والطبرانی وابونعیم

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے الضعیفۃ ۹۷۵۔

۳۰۳۰۲..... ''مسند جابر بن سمرہ'' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ کے ہمراہ روانہ کیا ہمیں شکست ہوئی ان کے پیچھے سعد کو بھیجا اور وہ سوار ہو کر آئے انھیں پنڈلی پر تیر لگا جس سے خون بہہ نکلا میں نے خون بہتے دیکھا ایسے لگا جیسے جوتے کا تسمہ ہو۔ رواہ الطبرانی عن جابر بن سمرۃ

۳۰۳۰۳..... حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عقبہ والی رات میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے میرے ماموں نے مجھے باہر نکالا میں پتھر مارنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ رواہ الطبرانی

۳۰۳۰۴..... ''مسند خباب کنانی'' زہری، سعید بن مسیب حافظ بن خباب کنانی اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا اتنے میں ہمارے پاس سے لشکر جرار گزرا کسی نے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا لشکر ہے۔ رواہ ابونعیم

# رسول اللہ ﷺ کے مراسلات اور معاہدہ جات

۳۰۳۰۵ عبدالملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزام عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ عمرو بن حزام نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جنادہ کے لیے یہ خط لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط محمد اللہ کے رسول کی طرف سے جنادہ اور اس کی قوم کی جانب ہے: جس شخص نے نماز قائم کی زکوۃ ادا کی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے غنائم سے خمس دے اور مشرکین سے الگ رہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ میں ہے۔ یہ خط حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۰۶ مذکورہ بالا سند سے عمرو بن حزام کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حصین بن نضلہ اسدی کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا "بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے حصین بن نضلہ اسدی کی جانب ترمد اور کتیفہ کے علاقے اس کی عملداری میں رہیں گے ان میں اس کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں کرے گا یہ خط مغیرہ رضی اللہ عنہ نے لکھا۔ رواہ ابو نعیم

۳۰۳۰۷ یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب عن ابیہ عن جدہ حاطب بن ابی بلتعہ کی سند سے حدیث مروی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کے پاس بھیجا میں رسول اللہ ﷺ کا خط لے کر مقوقس کے پاس گیا مقوقس نے مجھے ایک مکان میں ٹھہرایا میں کئی دنوں تک اس کے پاس رہا پھر مقوقس نے مجھے اپنے پاس بلایا اس نے اپنے امراء اور وزراء بھی اپنے پاس بٹھا رکھے تھے اس نے کہا: میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم اسے سمجھو میں نے کہا جو کچھ کہنا ہے کہو مقوقس نے کہا: مجھے اپنے صاحب کے متعلق بتاؤ کیا وہ نبی نہیں ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں وہ نبی ہیں اور اللہ کے رسول ہیں مقوقس نے کہا: جب قوم نے تمہارے رسول کو جلاوطن کیا تو پھر کیا وجہ ہے تمہارا نبی ان کے لیے بددعا کیوں نہیں کرتا؟ میں نے کہا: کیا عیسیٰ بن مریم نبی نہیں تھے؟ بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول تھے میں نے کہا: پھر کیا وجہ ہے جب ان کی قوم انھیں پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہتی تھی تاہم اللہ تعالیٰ نے انھیں آسمان پر اٹھالیا انھوں نے اپنی قوم کے لیے بددعا کیوں نہ کی؟ مقوقس نے کہا: بہت اچھا شاباش بلاشبہ تو حکیم ہے اور حکیم کے پاس سے آیا ہے۔ یہ کچھ تحائف ہیں جو میں تمہارے باتھ محمد ﷺ کو بھیجنا چاہتا ہوں حاطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے تین باندیاں ہدیہ میں بھیجیں ان باندیوں میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ماں بھی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک باندی ابوجہم بن حذیفہ عدوی کو ہبہ کردی اور پھر تیسری حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہبہ کردی مقوقس نے عمدہ عمدہ کپڑے اور کچھ خوبصورت نوادرات بھی تحفہ میں بھیجے۔ رواہ ابو نعیم

# ہرقل کو دعوت اسلام

۳۰۳۰۹ "مسند صدیق" شرحبیل بن مسلم ابوامامہ باہلی، ھشام بن عاص اموی، کی سند سے حدیث مروی ہے کہ ھشام بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے ساتھ ایک اور شخص کو روم کے بادشاہ ہرقل کے پاس دعوت اسلام کے لیے بھیجا گیا چنانچہ ہم دمشق جا پہنچے اور جبلہ بن ایھم کے پاس ٹھہرے ہم جبلہ کے پاس داخل ہوئے وہ عالیشان تخت پر بیٹھا ہوا تھا، جبلہ نے اپنا قاصد ہمارے پاس بھیجا تاکہ ہم اس سے بات کریں ہم نے کہا: بخدا! ہم قاصد سے بات نہیں کریں گے ہمیں تو بادشاہ کے پاس بھیجا گیا ہے، اگر بادشاہ ہمیں اجازت دے تو ہم بات کریں گے ورنہ ہم قاصد سے بات نہیں کرتے قاصد نے جبلہ کو خبر کردی چنانچہ ہمیں بات کرنے کی اجازت دے دی اور جبلہ نے کہا: بات کرو چنانچہ ھشام بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس سے بات کی اور اسے اسلام کی دعوت دی جبلہ نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے ھشام رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ میں نے یہ کپڑے پہنے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ یہ کپڑے اس وقت تک نہیں اتاروں گا جب تک تمہیں شام سے باہر نہ کردوں ہم نے کہا: بخدا! یہ جگہ جہاں تو بیٹھا ہوا ہے ہم اسے تجھ سے چھین لیں گے اور تجھ سے یہ عظیم بادشاہت چھین کر چھوڑ دیں گے انشاء اللہ ہمیں محمد ﷺ نے اس کی خبر دی ہے جبلہ بولا: وہ تم نہیں ہو، وہ لوگ تو ایسے ہوں گے جو دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو قیام کریں گے تمہارے روزے کا کیا حال

ہے؟ ہم نے اسے روزے کے متعلق خبر دی چنانچہ گھبرا کر اس نے منہ بسور لیا جبلہ نے کہا: چلو جاؤ پھر اس نے ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجا جو ہمیں بادشاہ ہرقل کے پاس لے گیا: چنانچہ جب ہم ہرقل کے شہر کے قریب پہنچے تو ہمارے راہبر نے کہا: تمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہر میں داخل نہیں ہوں گے اگر تم چاہو ہم تمہیں برذون گھوڑوں اور خچروں پر سوار کر کے لے جاؤ ہم نے کہا: بخدا! ہم اپنی سواریوں پر سوار ہو کر شہر میں داخل ہوں گے چنانچہ دربانوں نے بادشاہ کے پاس پیغام بھیجا کہ عرب کے ایلچی نہیں مانتے وہ اپنی سواریوں پر ہی شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ ہم اپنی سواریوں پر ہی داخل ہوئے ہم نے تلواریں لٹکا رکھی تھیں اور ہم نے سواریاں بادشاہ کے محل کے عین سامنے بٹھائیں بادشاہ ہمیں دیکھ رہا تھا، ہم نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ پڑھا اور پھر نعرہ تکبیر بلند کیا بخدا! ہماری آواز سے محل لرز اٹھا اور یوں لگتا تھا جیسے وہ پتا ہے جسے ہوا ادھر اُدھر ہلا رہی ہے بادشاہ نے ہمیں پیغام بھجوایا کہ تم زبردستی اپنے دین کو ہمارے اوپر نہ پیش کرو بادشاہ نے پیغام بھیجوا کر ہمیں اندر داخل ہونے کو کہا: ہم اندر داخل ہوئے بادشاہ عالیشان بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے پاس اس کے امراء وزراء جمع تھے اس کے پاس موجود ہر چیز سرخ تھی اس نے کپڑے بھی سرخ پہن رکھے تھے ہم اس کے قریب ہوئے وہ ہمیں دیکھ کر ہنسا اور کہا: کیا اچھا ہوگا اگر تم مجھے اپنے مروج طریقے سے سلام کرو بادشاہ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو فصیح عربی میں گفتگو کر رہا تھا اور بہت باتیں کرتا تھا ہم نے کہا: ہمارا طریقہ سلام وہ ہمارے درمیان مروجہ ہے وہ تیرے لیے حلال نہیں اور جو تمہارا مروجہ طریقہ سلام ہے وہ ہمارے لیے حلال نہیں پوچھا: تمہارا سلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: ہم کہا کرتے ہیں: "السلام علیکم" بادشاہ نے کہا: تم اپنے بادشاہ کو کیسے سلام کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے بادشاہ کو بھی یہ سلام کرتے ہیں کہا: بادشاہ کیسے جواب دیتا ہے؟ ہم نے کہا: وہ جواب میں یہی کلمات دہراتا ہے بادشاہ نے کہا: تمہارا عظیم کلام کیا ہے؟ ہم نے کہا: لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔ جب ہم نے یہ کلمہ پڑھا ہرقل بولا: بخدا! ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے یہ کمرہ کپکپا رہا ہے حتی کہ بادشاہ نے چھت کی طرف سر اٹھایا پھر کہا: یہ کلمہ تم جونہی پڑھتے ہو کمرہ کپکپانے لگتا ہے کیا اس کلمے سے تمہارے کمرے بھی کپکپاتے تھے؟ ہم نے کہا: ہم نے اپنے کمروں میں ایسا ہوتے نہیں دیکھا ہمیں اس کا مشاہدہ صرف تمہارے پاس ہو رہا ہے بادشاہ نے کہا: میں چاہتا ہوں تم یہ کلمہ پڑھتے رہو اور کمرہ جھولتا رہے اور اس سے میں اپنی نصف بادشاہت سے نکل جاؤں ہم نے کہا: وہ کیوں؟ چونکہ یہ ایسا ہونے سے عین ممکن ہے کہ یہ معاملہ سزاوار نبوت نہ ہو اور تم لوگوں کی جادوگری ہو۔ پھر ہرقل نے ہم سے مختلف سوالات کیے ہم نے ترکی بہ ترکی ہر ہر سوال کا جواب دیا۔

پھر ہرقل نے کہا: تمہاری نماز اور روزہ کیا ہے؟ ہم نے اس کا جواب بھی دیا، پھر ہرقل نے کہا: اٹھ جاؤ، ہم اٹھ کر چل دیئے پھر ہمیں عالیشان مکان میں ٹھہرایا گیا، ہم اس مکان میں تین دن تک رہے پھر ہمیں اپنے پاس بلایا اور اپنی بات دہرائی ہم نے جواب دہرا دیا، پھر ہرقل نے مربع شکل کی ایک صندوق نما چیز منگوائی اس میں سونے کے چھوٹے چھوٹے گھروندے رکھے ہوئے تھے اور ان میں دروازے بھی تھے بادشاہ نے ایک دروازہ کھولا اور پھر اس سے ریشم کا ایک دیوان نکالا جو رنگت میں سیاہی مائل تھا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی تصویر ایک ایسے شخص کی بنی ہوئی تھی کہ اس کی آنکھیں بڑی بڑی سرینیں موٹی لمبی گردن اس کی داڑھی نہیں تھی اس کے گیسو خدائی تخلیق کا شاہکار تھے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا یہ بھی سیاہی مائل تھا اس میں کسی سفید فام شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس کے بال سیدھے لمبے تھے آنکھیں سرخ بڑا سر خوبصورت داڑھی بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے ریشم کا پرت نکالا پرت پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی اس شخص کی رنگت گہری سفید تھی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی لمبے اور نمایاں رخسار اور داڑھی سفید یوں لگتا تھا، جیسے وہ مسکرا رہا ہے بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں بولا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا! اس گھروندے سے بھی سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک خوبصورت سفید رنگت کی تصویر تھی بخدا! یہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر تھی ہم یہ تصویر دیکھ کر رو دیئے بادشاہ پہلے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا اور کہا: بخدا! کیا یہ وہی شخص ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں یہ ہمارے نبی آخر الزماں ہیں گویا ہم آپ کی طرف دیکھ رہے تھے تھوڑی دیر بادشاہ خاموش رہا اور تصویر کی طرف دیکھتا رہا پھر بولا: یہ آخری

گھر رونده سے البتہ میں نے جلدی کردی تا کہ میں تمہارا امتحان لے سکوں پھر ایک اور گھروندے کا دروازہ کھولا: اس سے ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یوں لگتا تھا کہ وہ شخص گندم گوں ہے اس کے بال سید ھے نسبتاً گھنگھریالے تھے، آنکھیں اندھر دھنسی ہوئی تیز نظر والا چہرے پر ترشی کے آثار نمایاں، دانت باہم جڑے ہوئے ہونٹ سکڑے ہوئے جیسے یہ شخص غصہ میں ہو بادشاہ نے کہا: کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اس تصویر کے پہلو میں ایک دوسری تصویر بھی تھی جو پہلی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے سر پر تیل لگا ہوا تھا پیشانی کشادہ آنکھوں کے درمیان کا حصہ نمایاں تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ ہارون بن عمران علیہ السلام ہیں۔

بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر بنی ہوئی تھی جس شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی وہ گندم گوں تھا بال سیدھے میانہ قد یوں دکھائی دیتا تھا جیسے وہ شخص غصہ میں ہو، بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں بولا: یہ حضرت لوط علیہ السلام ہیں۔ بادشاہ نے پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس گھروندے سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر تھی اس کی رنگت سرخی مائل سفید تھی ستواں ناک چھوٹے رخسار اور چہرہ خوبصورت کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں ایک تصویر تھی جو اسحاق علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کے نیچے ہونٹ پر تل تھا کہا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو خوبصورت چہرے والا اور سفید رنگت والا تھا ستواں ناک خوبصورت قد وقامت اس کے چہرے سے نور کے تارے بٹ رہے تھے اس کے چہرے سے خشوع ٹپک رہا تھا کہا کیا تم اسے پہچانتے ہو ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جو تمہارے نبی کے جدامجد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک تصویر بنی ہوئی تھی جو آدم علیہ السلام کی تصویر کے مشابہ تھی البتہ اس کا چہرہ سورج کی طرح چمک رہا تھا، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، پھر بادشاہ نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا پرت نکالا اس میں بھی ایک شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو دیکھنے سے لگتا تھا کہ اس کی رنگت سرخ پنڈلیاں چھوٹی آنکھیں قدرے چندھیائی ہوئی پیٹ نسبتاً بڑا میانہ قد اور تلوار لٹکائی ہوئی تھی، کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں کہا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام ہیں پھر اس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سفید ریشم کا ایک پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی جو بڑی سرینوں والی لمبی ٹانگیں اور گھوڑے پر سوار تھا کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں کہا یہ حضرت سلیمان بن داؤد ہیں پھر ایک اور دروازہ کھولا اور اس سے سیاہی مائل ریشم کا پرت نکالا اس پر بھی کسی شخص کی تصویر بنی ہوئی تھی یہ کوئی نوجوان سفید فام شخص تھا داڑھی سیاہ جسم پر بال غیر معمولی تھے آنکھیں خوبصورت چہرہ بھی خوبصورت بادشاہ نے کہا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا: نہیں: بولا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

ہم نے تصویریں دیکھ لینے کے بعد کہا یہ تصویریں تمہارے پاس کہاں سے آئی ہیں تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہا کہ واقعی انبیاء کرام کی شکلیں ایسی ہی تھیں چونکہ ہمارے نبی علیہ السلام کی تصویر انبی کی شکل تھی؟ بادشاہ نے کہا: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ انھیں انبیاء کرام جوان کی اولاد میں ہوں گے دکھا دے اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ تصویریں اتاری تھیں یہ تصویریں آدم علیہ السلام کے خزانے میں تھیں اور یہ مغرب شمس میں محفوظ تھیں وہاں سے ذوالقرنین نکال لایا اور اس نے دانیال علیہ السلام کو دیں۔ پھر کہا: بخدا! میں اس بات پر خوش ہوں کہ اپنی بادشاہت سے دستبردار ہو جاؤں اور تمہارے امیر کا ادنیٰ غلام بن جاؤں پھر اسی کی غلامی میں مجھے موت آ جائے، پھر بادشاہ نے ہمیں قیمتی قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا پھر ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا انھیں سنایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سن کر رو دیئے اور کہا: ہرقل بیچارہ مسکین ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے بھلائی چاہتا وہ ایسا کر گزرتا پھر فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ نصرانی اور یہودی محمد ﷺ کی شکل مبارک کو اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی الدلائل قال ابن کثیر ھذا حدیث جید الاسنا دور جالہ ثقات

# وفود کا بیان

۳۰۳۱۰......ابو غدیرہ عبدالرحمن بن خصفۃ ضبی کی روایت ہے کہ ہم بنی ضبہ کے وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے میں نے چھلانگ لگائی اور ان کے پیچھے سوار ہو گیا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کون شخص ہے؟ میں نے جواب دیا: ضبی ہوں فرمایا یہ درشتی کیسی؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین میری درشتی دشمن کے لیے ہے فرمایا: اور دوست پر بھی ہے فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو پھر میری حاجت پوری کی اور فرمایا: اب میری سواری کی پیٹھ فارغ کردو۔ رواہ ابن سعد والحاکم فی الکنی

۳۰۳۱۱......"مسند جابر بن عبداللہ" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے میرے ماموں جد بن قیس رضی اللہ عنہ نے ستر آدمیوں کے ہمراہ اپنے ساتھ سوار کیا یہ انصار کی ایک جماعت تھی اور ان لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا، رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے فرمایا: اے چچا! مجھ سے اپنے ماموں کے متعلق عہد لے لیں۔ چنانچہ انصار کے ان ستر لوگوں نے کہا: ہم سے اپنے رب کے لیے کسی چیز کا سوال کریں اور اپنے لیے بھی جو چاہیں ہم سے سوال کریں آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے لیے تم سے جس چیز کا مطالبہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جس چیز کا تم سے میں اپنے لیے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس چیز سے تم رکتے ہو اس سے مجھے بھی روکتے رہو وفد نے کہا: جب ہم ایسا کریں گے ہمارے لیے کیا ہوگا آپ نے فرمایا: تمہارے لیے جنت ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۲......"مسند جری بن عمرو عذری" جری بن عمرو عذری کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے وثیقہ لکھا کہ تمہارے اوپر ٹیکس ہوگا اور نہ ہی جلا وطنی۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۳......"مسند جزء بن حدرجان بن مالک" جزء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میرا بھائی قداد بن حدرجان بن مالک یمن سے ایک وفد کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے مقام قنونی سے قبیلہ ازد کی ٹولیوں کے ساتھ چلا تا کہ آپ ﷺ کو اپنے اور اپنے مطیعین کے ایمان کی خبر دیں ان میں سے اکثر ان کے خاندان کے لوگ تھے ان کی تعداد چھ سو گھرانوں کے لگ بھگ تھی، چنانچہ قداد اپنے والد حدرجان کا خط لے کر محو سفر ہو گیا راستے میں قداد کی ملاقات رسول اللہ ﷺ کے کسی لشکر سے ہوئی لشکر کے سواروں نے قداد پر حملہ کر دیا قداد نے بارہا کہا کہ میں مؤمن ہوں لیکن لشکر نے اس کی بات قبول نہ کی اور اسے قتل کر دیا ہمیں اس کی خبر ہوئی میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا اور آپ کو ماجرا سنایا اور اپنے بھائی کے قصاص کا مطالبہ کیا اسی موقع پر رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی "یاایھا الذین آمنوا اذ اضربتم فی سبیل اللّٰہ فتبینوا" الایۃ اے ایمان والو! جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی کی دیت میں ایک ہزار دینار دیئے اور میرے لیے ایک سو اونٹوں کا حکم دیا پھر فرمایا: میں تمہیں ایک سو اونٹ اور دیتا لیکن ہم نے اور لشکر بھی بھیجنے ہیں یوں وہم ہو جائے گا کہ مسلمان کی دیت دگنی ہے چنانچہ میں نے سر تسلیم خم کر دیا رسول اللہ ﷺ نے مجھے مسلمانوں کے ایک سریہ پر امیر مقرر کیا اور میں نے قبیلہ طی کی ایک بستی پر حملہ کیا وہاں سے مجھے بہت سارا مال غنیمت میں ملا اور میں اپنے ساتھ چالیس عورتیں بھی قید کر کے لے آیا ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی شادیاں کرا دیں۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۴......"مسند جنادہ بن زید حارثی" سودہ بنت متلمس اپنی دادی ام متلمس بنت جنادہ بن زید سے روایت نقل کرتی ہیں کہ ان کے والد جنادہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بحرین سے اپنی قوم کا وفد لے کر حاضر ہوا ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ ہمارے دشمن مضر اور ربیعہ کے خلاف ہماری مدد کرے تاوقتیکہ وہ اسلام قبول کر لیں آپ نے دعا فرمائی اور ایک ایک وثیقہ بھی لکھا وہ وثیقہ آج بھی ہمارے پاس وجود ہے۔ رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۵......"مسند جندب بن مکیث بن جراد" جندب بن مکیث کی روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی وفد حاضر ہوتا آپ اچھے کپڑے

زیب تن کرتے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اچھے کپڑے پہننے کا حکم دیتے، چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ کی خدمت میں کندہ کا وفد حاضر ہوا آپ نے یمانی جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

رواہ الواقدی وابونعیم

# وفد بنی تمیم

۳۰۳۱۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ بنی تمیم کے (سرکردہ) لوگ اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لے کر رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور باہر کھڑے ہو کر آوازیں لگانے لگے کہ اے محمد! باہر نکلو اور ہمارے پاس آؤ ہماری مدح باعث زینت ہے اور ہمیں گالی دینا سراسر عیب ورسوائی ہے۔ نبی کریم ﷺ ان لوگوں کا شور سن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان ہے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو شرکائے وفد نے کہا: ہم بنی تمیم کے سرکردہ لوگ ہیں ہم تمہارے پاس اپنا ایک شاعر اور ایک خطیب لائے ہیں ہم تمہارے ساتھ مشاعرہ چاہتے ہیں اور تمہارے اوپر اپنا فخر قائم رکھنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں شعر گوئی کے ساتھ نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی ہمیں فخر کرنے کا حکم دیا گیا البتہ اپنے شاعر کو سامنے لاؤ چنانچہ اقرع بن حابس نے ایک نوجوان سے کہا: اے فلاں کھڑا ہو جا اور اپنے اور اپنی قوم کے فضائل بیان کرو نوجوان نے اٹھ کر کہنا شروع کیا: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی مخلوق پر فضیلت دی ہمیں اموال کثرت سے عطا کیے ہم جو چاہیں ان میں کرتے ہیں ہم زمین پر رہنے والوں میں سب سے افضل ہیں اور تعداد میں زیادہ ہیں ہمارے پاس اسلحہ کی بھی بہتات ہے جو ہماری فضیلت اور برتری کا انکار کرے وہ ہمارے دعوی سے اچھا دعویٰ لائے اور ہمارے کام سے اچھا کام کر کے دکھائے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا اٹھو اور اس کا جواب دو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا خاص خطیب تھے ثابت رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر کہنا شروع کیا "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کی میں حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد مانگتا ہوں اس پر ایمان رکھتا ہوں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں پھر ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے بنی نمر کے مہاجرین کو لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت قرار دیا اور لوگوں میں سب سے زیادہ دانشمند قرار دیا پھر کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں محمد ﷺ کا انصار اور وزراء بنایا اور اپنے دین کو عزت بخشی، ہم اسوقت تک لوگوں سے جنگ کرتے رہیں گے جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کریں جس نے بھی اس کلمے کا اقرار کیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی جس نے انکار کیا ہم اس سے جنگ کریں گے یوں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں آسکی شان ہمارے سامنے ہیچ ہے بس میں یہی بات کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔ پھر زبرقان بن بدر نے ایک شخص سے کہا: اے فلاں اٹھو اور اشعار کہو جن میں اپنی اور اپنی قوم کی برتری کا بیان ہو۔ چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے۔

نحن الكرام فلا حي يعادلنا

نحن الرؤوس وفينا يقسم

الربع ونطعم والناس عندا لمحل كلهم

من السيف اذالم يؤنس

القزع اذاابينا فلا يابى لنا احد

انا كذالك عند الفخر نرتفع.

ہم لطف وکرم کے خوگر لوگ ہیں کوئی قبیلہ نہیں جو شرافت وعظمت میں ہمارا ہمسر ہو ہم سردار ہیں اور ہماری سرداری ہمیں میں تقسیم

ہوتی ہے جب قحط پڑتا ہے اور آسمان پر بادلوں کا نام ونشان نہیں ہوتا تب ہم ہی سبھی لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جب ہم انکار کر دیں تو اس کا ہمیں حق حاصل ہے جبکہ کوئی اور ہمارے لیے انکار نہیں کر سکتا ہمیں جب ایسا فخر حاصل ہے تو اسی فخر سے ہمارا مقام بلند ہوا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: حسان بن ثابت کو بلالاؤ چنانچہ ایک صحابی گئے اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ کو مجھ سے کیا کام پڑ گیا قاصد نے کہا: بنو تمیم اپنے ایک شاعر اور ایک خطیب کو لائے ہیں ان کے خطیب نے تقریر کی اور اس کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے قیس بن ثابت کو کھڑا کیا انھوں نے ترکی بہ ترکی جواب دے دیا۔ پھر بنو تمیم کے شاعر نے اشعار کہے اب ان کو جواب دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کو بلایا ہے۔ حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ تم میرے پاس یہ بڑا اونٹ بھیجو جب حسان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسان کھڑے ہو جاؤ اور اس شاعر کو جواب دو عرض کی: یارسول اللہ اسے حکم دیں کہ مجھے اپنا کلام سنائے چنانچہ تمیمی شاعر نے اشعار دوبارہ کہے پھر حسان رضی اللہ عنہ نے کہا اب بھیجے پہ ہاتھ رکھ کر مجھے بھی سنو۔ اور یہ اشعار کہے:

نصرنا رسول اللّٰہ والدین عنوۃ

علی رغم باد من معد وحاضر

بضرب کایزاع المحاض مشاشہ

وطعن کافواہ اللقاح الصوادر

وسل احدا یوم استقلت شعابہ

بضرب لنا مثل اللیوث الخوادر السنا

نخوض الموت فی حومۃ الوغی

اذا طاب ورد الموت بین العساکر

ونضرب ھام الدارعین وننتمی

الی حسب من جذم غسان قاھر

واحیاءنا من خیر من وطی الحصی

واموا تنا من خیر اھل المقابر فلولا حیاء اللہ قلنا تکرما

علی الناس بالخیفین ھل من منافر

ہم نے رسول اللہ ﷺ اور دین حق کی بھرپور مدد کی ہماری مدد کا جادو دشمنوں کے سر چڑھ کر بولا باوجودیکہ معد کے دیہاتی اور شہری ذلیل ورسوا ہوئے دشمن پر ہماری کاری ضرب ایسی ہوتی ہے جیسے دردزہ کا متفرق کردہ پیشاب اور ہمارے دیئے ہوئے زخم ایسے ہوتے ہیں جیسے پیاسی اونٹنیوں کے کھلے ہوئے منہ جو گھاٹ پر وارد ہونا چاہتی ہوں یقین نہیں آتا تو احد سے جا کر پوچھ لو اس کی ہر ہر گھاٹی ہمارے استقلال کا ثبوت دیگی وہاں ہم نے ایسی کاری ضربیں لگائیں ہیں جیسے کچھاروں میں چھپے ہوئے شیروں کے حملے۔ کیا ہم گھسان کی جنگ میں موت کو گلے سے نہیں لگا لیتے جب موت لشکروں کے درمیان خوشی سے گھوم رہی ہوتی ہے، ہم زرہ پوشوں کے سر کچل دیتے ہیں اور پھر تمام تر شرافت اور فضیلت ہماری ملکیت بن جاتی ہے زمین پر چلنے والوں میں سب سے زیادہ ہماری بستیاں اور ہمارے قبیلے افضل واعلیٰ ہیں اور ہمارے مردے قبروں میں پڑے ہوئے سب مردوں سے افضل ہیں اگر مجھے رب تعالیٰ سے حیاء نہ آرہی ہوتی میں تمہیں بتا دیتا کہ لوگوں پر ہمیں کتنی بڑی فضیلت حاصل ہے اگر کسی کو انکار ہے تو وہ سامنے آئے۔

چنانچہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مسکت اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! میں ایک ایسے کام کے لیے آیا ہوں جس کے لیے یہ لوگ نہیں آئے میں اشعار کہتا ہوں تم انھیں سنو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہو چنانچہ اقرع نے یہ اشعار کہے:

اتیناک کیما یعرف الناس فضلنا

اذااختلفو اعند اد کار المکارم

وانا رؤوس الناس من کل معشر

وان لیس فی ارض الحجاز کدارم

وان لنا المرباع فی کل غارۃ

تکون بنجد او بارض التھائم

ترجمہ:...... ہم آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تا کہ لوگوں کو ہماری برتری کا علم ہو جائے خصوصاً اس وقت جب لوگ شرافتوں کے تذکرہ میں اختلاف کر رہے ہوں ہم نہ صرف سرزمین حجاز بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کے سردار ہیں ہمارے پاس سرزمین نجد و تہامہ میں پائی جانے والی تیز رفتار اونٹنیاں ہیں جنھوں نے ابھی تک صرف ایک ہی اگر بچہ جنم دیا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حسان اسے جواب دو حضرت حسان رضی اللہ عنہ جواب دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا:

بنودارم لاتفخروا ان فخرکم

یعودوبالا بعد ذکر المکارم

ھبلتم علینا تفخرون وانتم

لنا خول ما بین قن وخادم

بنو دارم ہمارے اوپر فخر نہیں جتلا سکتے چونکہ تمہارا فخر تمہارے لیے وبال بن جائے گا بعد ازیں کہ تم مکارم کا ذکر کر چکے ہو تمہاری مائیں تمہیں گم پائیں تم ہمارے اوپر فخر جتلا رہے ہو حالانکہ تم ہمارے غلام ہو تم میں سے بعض غلام ہیں اور بعض خادم ہیں۔

یہ شعر کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی دارم کے بھائی تم غنی ہوا گر تمہارے فضائل گنوائے جائیں تم دیکھو گے کہ لوگ انھیں بھول چکے ہیں یوں رسول اللہ ﷺ کی یہ بات بنی تمیم کے لیے حسان رضی اللہ عنہ کے شعر سے زیادہ سخت واقع ہوئی پھر حسان رضی اللہ عنہ دوبارہ اشعار کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

وافضل ما نلتم من الفضل والعلی

ردافتنا من بعد ذکر المکارم

فان کنتم جئتم لحقن دمائکم

واموا لکم ان تقسموافی الماقسم

فلا تجعلو اللہ ندا واسلموا

ولا تفخروا عند انبی بدارم

والا ورب البیت مالت اکفنا

علی راسکم بالمرھفات الصوارم

تم نے جو بڑی بڑی برتریاں اور بلندیاں حاصل کر رکھی ہیں وہ مکارم کے تذکرہ کے بعد ہمارے پچھوڑے میں پڑی ہیں، اگر تم اپنی جانوں اور اموال کو محفوظ بنانے آئے ہو کہ وہ غنیمت میں تقسیم ہونے سے بچے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور

اسلام قبول کرلو اور نبی کریم ﷺ کے پاس دارم کا نام لے کر فخر مت کرو، ورنہ رب کعبہ کی قسم ہمارے ہاتھ تمہارے سروں پر ہوں گے اور ہماری کوندتی ہوئی تلواریں تمہاری کھوپڑیاں چل رہی ہوں گی۔

یہ اشعار سن کر اقرع بن حابس کھڑا ہوا اور کہا: اے لوگو! مجھے نہیں معلوم یہ کیا معمہ ہے ہمارے خطیب نے تقریر کی لیکن ان کے خطیب کی آواز بلند تھی اور کیا خوبصورت تقریر کی ہے ہمارے شاعر نے اپنا کلام پیش کیا لیکن ان کے شاعر کا کلام کیا خوب تھا اور اس کی آواز کتنی زبردست تھی پھر اقرع بن حابس رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے قبل ازیں جو کچھ کہا ہے وہ تمہارے لیے باعث ضرر نہیں۔

رواہ الرویانی وابن مندہ وابو نعیم وقال: غریب تفر دبہ المعلی بن عبد الرحمن بن الحکیم الو اسطی وقال الدارقطنی ھو کذاب ورواہ ابن عساکر

۳۰۳۱۷...... عمران بن حصیر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نہد بن زید کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے نمائندے نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سرزمین تہامہ کے زیریں علاقہ سے آئے ہیں اور ہم درخت کے بنے ہوئے کجاؤں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے او پر کودتے رہے، ہم موسلا دھار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی بناتات ختم ہو چکی ہیں، پیلو کے درخت ختم ہو چکے (چلو ہم ان کے پھل کھا کر گزارا کر لیتے تھے) اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ ٹکڑا دکھائی دیتا ہے ہم بو چھاڑ کی آس لگا بیٹھے ہیں مگر بادلوں کا وہ آوارہ ٹکڑا بانجھ نکلتا ہے ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے جہاں ہر طرف ہلاکت منہ کو لے کھڑی ہوتی ہے ہم کوئی نشیب وفراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے رے ناکامی بوندیں بھی خشک ہو گئیں مضافات پانی سے خالی ہو گئے نباتات اور جڑی بوٹیوں کی جڑیں بھی خشک ہو چکی ہیں جو اونٹ فربہ تھے ان کی فربہی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ٹہنیوں کی طراوت ختم ہو گئی گویا اونٹ ہلاک ہو گئے اور باغات سوکھ گئے یارسول اللہ! ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم کر دیا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے اور جب تک نعار پہاڑ قائم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نام کی کوئی چیز نہیں حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں کوسوں دور بھٹکتی پھرتی ہیں مگر ان کے چرنے کے لیے سبزہ نام کی کوئی چیز نہیں ان کے تھن قحط زدہ ہو چکے ہیں قحط سالی نے ہمارا برا حال کر دیا ہے قحط کی وجہ سے ہمیں پہلے پینا ملتا ہے نہ بعد ہیں۔

وفد کے نمائندے کی غیر مانوس الفاظ سے لبریز تقریر سننے کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یااللہ انہیں نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما ان کے بلوئے جانے والے دودھ میں بھی برکت عطا فرما، ان کی چھاچھ اور ان کے پیمانے میں بھی برکت عطا فرما اور ان کی سرزمین کو شاداب بنادے اور ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کرتا ہے یااللہ ان کی اولاد میں سے جو مؤمن ہو اور نماز قائم کرتا ہو اسے برکت عطا فرما اسے بھی برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور غافل نہ ہو جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ مسلمان ہے اے بنی نہد مضافات کے کفار کے ساتھ تمہارے معاہدے ہیں اور تم بادشاہی ٹیکس دیتے ہو۔

نماز سے غافل نہ رہو زکوٰۃ سے انکار نہیں کرنا جب تک زندہ رہو بے دینی سے گریز کرو جو شخص اسلام پہ کاربند رہتا ہے اس کے لیے وہی کچھ ہے جو کتاب میں ہے جو شخص جزیہ کا اقرار کرتا ہے اس پر زکوٰۃ سے زائد بوجھ پڑتا ہے البتہ اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وفائے عہد اور ذمہ کا پاس ہے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۱۸...... حبیب بن فدیک بن عمرو سلامانی کی روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلامان کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔

رواہ ابونعیم

۳۰۳۱۹...... ابوظبیان عمیر بن حارث ازدی کی روایت ہے کہ وہ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد میں یہ لوگ بھی تھے جحن بن موقع ابو سبرہ مخلف عبد اللہ بن سلیمان، عبد شمس بن عفیف بن زہیر نبی کریم ﷺ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا جندب بن زبیر جندب بن کعب، حارث بن حارث، زبیر بن مخشی، حارث بن عامر، اس وفد کے لیے نبی کریم ﷺ نے وثیقہ بھی لکھا جس کا

مضمون یہ تھا: قبیلہ غامد میں سے جولوگ اسلام لائے ہیں ان کے لیے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں یعنی ان کے اموال اور جانیں محفوظ ہوں گی انھیں جنگوں میں لایا جائے گا اور نہ ٹیکس لیا جائے گا جو اسلام قبول کرے گا اس کے لیے جائیداد کا حصہ۔
رواه الخطيب في المتفق والمفترق وابن عساكر

# تتمہ وفود

۳۰۳۲۰..... ''مسند حصین بن عوف خثعمی'' حصین بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت اسلام کی اور آپ کی خدمت میں اپنے مال کے صدقات پیش کئے نبی کریم ﷺ نے انھیں جائداد میں مختلف علاقے دیئے جن میں بہت سارے چشمے بھی تھے ان جگہوں میں کچھ قابل ذکر یہ ہیں۔ مروت اسناداجرا۔ اصہب عامرہ اھوی مہادسدیرہ نبی کریم ﷺ نے حصین بن مشت پر یہ شرط لگادی کہ چراگاہ سے انتفاع بند نہیں کروگے اور پانی نہیں بیچوگے اور فالتو پانی بیچنے سے بھی احتراز کروگے زہیر بن عاصم بن حصین نے یہ اشعار کہے:

ان بلادی لم تکن املاسا
بهن خط القلم الا نقاسا
من النبی حیث اعطی الناسا
فلم یدع لبسا ولا التباسا

ہمارا علاقہ جنگل اور بیابان نہیں ہمارے علاقے پر قلم کی روشنائی سے خط کھینچا گیا ہے نبی کریم ﷺ نے چونکہ آپ لوگوں کو عطا یا دیئے ہیں اور ان میں کوئی شک وشبہ نہیں چھوڑا۔ رواه الطبراني وابونعيم عن حصين بن مشمت الحماني

۳۰۳۲۱..... ''مسند حوشب ذی ظلیم'' محمد بن عثمان بن حوشب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کیا تو میں نے عبد شر کے ساتھ چالیس سواروں کو روانہ کیا یہ لوگ میرا خط لے کر مدینہ پہنچے اور وہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: تم میں سے محمد کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ ہیں وفد کے نمائندہ عبد شر نے کہا: آپ کونسی تعلیمات لائے میں اگر وہ حق ہیں تو ہم آپ کی پیروی کریں گے آپ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوۃ دو اور اپنی جانوں کو محفوظ بنالو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو عبد شر نے کہا: یہ تو بیعت اچھی تعلیمات ہیں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں بیعت کرلوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ جواب دیا: میرا نام عبد شر ہے فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام عبد خیر ہے آپ نے حوشب ذی ظلیم کی طرف جواباً خط لکھا۔ رواه ابونعيم

۳۰۳۲۲..... ابوحمید کی روایت ہے کہ ایلہ کے حکمران کا ایک قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے خچر تحفہ میں بھیجا اور خط بھی بھیجا تھا رسول اللہ ﷺ نے جواباً خط لکھا اور تحفہ میں چادریں بھیجیں۔ رواه ابن جرير

۳۰۳۲۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جھیش بن اویس نخعی قبیلہ مذحج کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے شرکائے وفد نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم قبیلہ مذحج کی شاخ ہیں پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی جس میں کچھ اشعار بھی ہیں۔ رواه ابونعيم

۳۰۳۲۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جب بحرین کے لوگوں کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد کے ساتھ جارود بھی آیا آپ ﷺ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اسے اپنے قریب بٹھایا۔ رواه ابونعيم

۳۰۳۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قبیلہ نہد کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وفد میں طھفہ بن زہیر بھی تھا اس نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے ان الفاظ میں تقریر کی یارسول اللہ! ہم سرزمین تہام کے زیریں حصہ سے آئے ہیں اور میس کے بنے

ہوئے کجاوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پہاڑی بکرے ہمارے اوپر کودتے رہے ہم موسلا دھار بارش کے متلاشی ہیں چونکہ زمین سے اگنے والی نباتات ختم ہو چکی ہیں پیلو کے درخت جن کے ہم پھل کھاتے تھے ختم ہو چکے ہیں اگر آسمان پر بادلوں کا کوئی آوارہ ٹکڑا دکھائی دیتا ہے ہم پوچھار کی آس لگا بیٹھتے ہیں مگر کیا کریں بادلوں کا وہ ٹکڑا بانجھ نکلتا ہے، ہمیں دور دراز علاقوں میں پانی کی بوند بوند کے لیے گھومنا پڑتا ہے مگر ہر طرف سے ہلاکت ہمارا استقبال کرتی ہے ہم کوئی نشیب اور کوئی فراز نہیں چھوڑتے جہاں پانی کی تلاش میں گھومتے نہ ہوں مگر وائے ناکامی! بوندیں بھی خشک ہو چکی ہیں مضافات پانی سے کلیۃً خالی ہو چکے ہیں نباتات کی جڑیں بھی خشک ہو گئی ہیں جو اونٹ فربہ تھے ان کی فربہی جاتی رہی قحط کی وجہ سے ٹہنیوں کی طراوت ختم ہو چکی ہے اونٹ ہلاک ہوئے جا رہے ہیں اور باغات سوکھ چکے ہیں یارسول اللہ ﷺ ہم بتوں اور ان کی عبادت سے بیزار ہو چکے ہیں دہریت کا عقیدہ ختم ہو چکا ہے اب ہم مسلمانوں کی دعوت میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور شریعت اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں ہم اسلام پر اسوقت تک قائم رہنا چاہتے جب تک سمندر کی موجوں میں تلاطم ہے ہمارے چوپائے شبان کے بغیر گھوم رہے ہیں اور اونٹنیوں کے تھنوں میں دودھ نہیں رہا حتیٰ کہ ایک قطرہ بھی ان کے تھنوں سے نہیں ٹپکنے پاتا ہماری بکریاں سبزے کے لیے کوسوں دور بھٹکتی رہتی ہیں مگران کے تھن قحط زدہ ہو گئے ہیں گویا ان کے تھن بخل کا منہ بولتا ثبوت ہیں چونکہ بکریاں قحط کی ستائی ہوئی ہیں سبزہ ختم ہو چکا ہے تبھی تھنوں میں دودھ نہیں اترتا اب ہمیں پہلے پینا ملتا ہے اور نہ بعد میں۔

رسول کریم ﷺ نے طہفہ کی تقریر سن کر فرمایا: یااللہ بنی نہد کے خالص دودھ میں برکت عطا فرما، ان کے بلوئے جانے والے دودھ دہی لسی اور پیمانے میں بھی برکت عطا فرما۔ ان کی زمینوں کو سرسبز اور شاداب بنادے ان کے درختوں کو پھلوں سے بھر دے ان کے تھوڑے پانی کو زیادہ کر دے یااللہ ان کی اولاد میں جو مومن ہو اور نماز پڑھتا ہو اسے برکت عطا فرما جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اسے بھی برکت عطا فرما۔

پھر آپ نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے بنی نہد کی جانب السلام علیکم، جو نماز قائم کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو زکوٰۃ ادا کرتا ہو وہ مسلمان ہے جو لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتا ہو وہ غافل نہیں ہے تمہارے اوپر زکوٰۃ فرض ہے اور زکوٰۃ میں ہم ردی مال نہیں لیتے (جس طرح بڑھیا مال نہیں لیتے) لاغر اور عمدہ مال تمہارا ہے ہم اسے نہیں لیں گے سواری کے جانور جانوروں کے بچے اور جس گھوڑے کی سواری مشکل ہو وہ سب زکوٰۃ سے فارغ ہیں تمہارے جانوروں کو چراگاہوں سے نہیں روکا جائے گا اور تمہارے غیر مثمر اشجار نہیں کاٹے جائیں گے ہم زکوٰۃ میں دودھ دینے والے جانور بھی نہیں لیں گے جب تک تم حمیت کے طور پر انھیں متروک نہ کردو یہ عہد اس وقت تک برقرار ہے گا جب تک تم اسلام پر قائم ہوا گر تم اسلام سے پھر گئے پھر تمہارے اوپر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو کفر پر عائد ہوتی ہیں۔

رواه الجوزی فی الواهیات وقال لایصح وفیه مجهولون وضعفاء

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے المتناهیة ۲۸۴۔

۳۰۳۲۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ حجاج بن علاط رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذوالفقار نامی تلوار ہدیہ میں دی اور حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے سفید خچر ہدیہ میں دیا۔ رواه ابونعیم

## قتل کعب بن اشرف

۳۰۳۲۷...... واقدی ابراہیم بن جعفر اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مروان بن حکم مدینہ کا گورنر تھا اور اس کے پاس ابن یامین نضری بیٹھا ہوا تھا، مروان نے کہا: کعب بن اشرف کیسے قتل ہو بن یامین نے کہا: اس کا قتل ایک دھوکا اور غدر تھا حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ بوڑھے ہو چکے تھے انھوں نے فرمایا: اے مروان تیرے پاس رسول اللہ ﷺ کو دھوکا باز کہلایا جارہا ہے۔ بخدا ہم نے کعب بن اشرف کو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے قتل کیا ہے جبکہ مجھے اور تمہیں صرف مسجد کی چھت تلے پناہ ملی ہے اے ابن یامین! اگر مجھے تم پر قدرت حاصل ہوئی اور میرے ہاتھ میں تلوار ہوئی میں تیرا سر قلم کروں گا۔ رواه ابن عساکر

# رسول کریم ﷺ کے مراسلات

۳۰۳۲۸... ''مسند حشیش بن دیلمی'' ضحاک، فیروز، حشیش بن دیلمی کی روایت ہے کہ ہمارے پاس زبر بن تحنس نبی کریم ﷺ کا خط لے کر آئے خط میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دین پر قائم اپنے جہاد کے لیے تیار رہنے اور اسود عنسی کی خبر لینے کا حکم دیا آپ نے ہمیں تاکید بھی کی کہ ہم آپ کو بروقت حالات سے آگاہ کرتے رہیں نیز نبی کریم ﷺ نے اہل نجران کے عرب اور عرب میں رہنے والے عجمیوں کو بھی خطوط لکھے چنانچہ مختلف قبائل زیر کر لیے گئے اور اسود عنسی قتل ہوا اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا فرمائی پھر نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹ آئے اور اپنی عملداریوں میں قیام پذیر ہوگئے ہم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی عملداری میں تھے، معاذ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھاتے پھر ہم نے نبی کریم ﷺ کو خط لکھا چنانچہ ہمارا خط جب پہنچا آپ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے ہمارے خط کا جواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا۔ رواہ ابن ماجه وسیف وابن عساکر

۳۰۳۲۹... عمرو بن یحییٰ بن وہب بن اکیدر (دومۃ الجندل کا بادشاہ) عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابن اکیدر کو خط لکھا آپ کے پاس مہر نہیں تھی تاہم آپ نے ناخن سے مہر لگائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۰... سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو خطوط لکھے جن کا مضمون یہ تھا: امابعد! ایسے کلمہ پہ آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے وہ یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کے علاوہ کسی کو رب نہ مانیں اگر تم اس سے روگردانی کرو تو گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کسریٰ نے آپ کا نامہ مبارک چاق کر دیا اور اس میں دیکھا تک نہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہوگا اور اس کی سلطنت بھی پاش پاش ہوگی، رہی بات نجاشی کی سو اس نے ایمان لایا اور اس کے پاس جو لوگ موجود تھے وہ بھی ایمان لے آئے نجاشی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جوڑے ارسال کیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے حال پر رہنے دو رہی بات قیصر کی سو اس نے نامہ مبارک پڑھا اور پھر کہا میں نے سلیمان علیہ السلام کے بعد ایسا خط نہیں پڑھا جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہو پھر قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو اپنے پاس بلایا یہ دونوں سرزمین شام میں تجارت کی غرض سے گئے تھے چنانچہ قیصر نے ان سے نبی کریم ﷺ کے متعلق مختلف سوالات کیے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اس کی اتباع کیسے لوگوں نے کی ہے انھوں نے جواب دیا عورتوں اور کمزور لوگوں نے اس کی اتباع کی ہے ایک سوال یہ بھی کیا کہ مجھے بتاؤ اس کے دین میں داخل ہو کر کوئی شخص اس کے دین سے نکلا بھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا نہیں قیصر بولا: یقیناً وہ شخص نبی برحق ہے وہ میری حکومت پر قبضہ کر لے گا اگر میں اس کے پاس ہوتا اس کے پاؤں دھوتا۔ رواہ ابن ابی شیبة

## ذی یزن کے نام خط

۳۰۳۳۱... عروہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زرعہ بن سیب ذی یزن کو خط لکھا خط کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امابعد، محمد نبی ﷺ کی جانب سے زرعہ بن ذی یزن کی طرف جب میرے قاصدین تمہارے پاس آئیں تو میں تمہیں ان کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہوں۔

رواہ معاذ بن جبل وابن رواحة ومالک بن عبادة وعقبة بن غروان بن منده وابن عساکر

۳۰۳۳۲... حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسریٰ قیصر اور دومہ کے اکیدر کو خطوط لکھے اور انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ رواہ ابویعلی وابن عساکر

۳۰۳۳۳... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی کو خط دے کر قیصر کے پاس بھیجا اور شجاع بن وہب کو منذر بن حارث بن ابی شمر غسانی کی طرف خط دے کر بھیجا۔ رواہ ابن عساکر وابن اسحاق

۳۰۳۳۴..... ابن شہاب عروہ بن زبیر کی سند سے مروی ہے کہ مسور بن مخرمہ نے رسول اللہ کے خطبہ اور عیسیٰ علیہ السلام کا فرستادوں کے بھیجنے کے متعلق خبر دی اور حواریوں کے اختلاف عیسیٰ علیہ السلام کی شکایت اور ہر حواری کا قوم کی زبان میں کلام کرنا اور مہاجرین کا رسول اللہ کی طرف کھڑا ہونا اور مہاجرین نے جو رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ ہمیں حکم دیں اور آپ ہمیں اسی طرح بھیجیں کے متعلق خبر دی عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا: دعوت کا معاملہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر عزم کرلیا ہے لہٰذا چلو اور دعوت دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام (دعوت کا کام) کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع! ہرقل کے پاس جاؤ اور تمہارے ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی بھی جائے گا چونکہ وہ سرزمین شام سے بخوبی واقف ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۵..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اے لوگو! میری طرف سے اس فریضہ کو ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحمت کرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے اسی چیز کی انھیں دعوت دی تھی جس کی میں تمہیں دعوت دیتا ہوں چنانچہ جس کی جگہ قریب ہوتی وہ اسے ناپسند کرتا عیسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ وہ لوگ جس قوم کی طرف بھیجے جاتے انہی کی زبان میں بات کرنے لگتے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا عزم کرلیا ہے چلو اور یہ کام کرو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے شجاع بن ابی وہب تم ہرقل کے پاس جاؤ اور ساتھ دحیہ بن خلیفہ کلبی کو لیتے جاؤ اس میں کوئی حرج نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۳۳۶..... مسور بن مخرمہ کی روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے میری طرف سے دعوت کا فریضہ ادا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر رحم فرمائے عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح اختلاف نہیں کرنا عیسیٰ علیہ السلام نے انھیں اسی چیز کی دعوت دی جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں چنانچہ جس حواری کو قریب کی جگہ میں بھیجتے وہ بخوشی چلا جاتا اگر دور بھیجتے تو بوجھل ہو کر بیٹھ جاتا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کی شکایت کی چنانچہ ہر شخص جس قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ اسی قوم کی زبان میں بات کرنے لگا عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس امر کا تمہارے اوپر عزم کرلیا ہے لہٰذا تم چلو اور یہ کام کرو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم آپ کی طرف سے یہ کام کریں گے آپ ہمیں جہاں چاہیں بھیجیں چنانچہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو کسریٰ کے دربار میں بھیجا سلیط بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یمامہ کے بادشاہ ھوذہ بن علی کی طرف بھیجا حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو عمان کے بادشاہوں جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو قیصر کے پاس بھیجا حضرت شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ کو منذر بن حارث ابی شمر کے ہاں بھیجا حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ چنانچہ یہ سبھی قاصد بن رسول اللہ ﷺ کی رخصت سے پہلے واپس لوٹ آئے البتہ حضرت عمرو بن العاص واپس نہ لوٹ سکے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی رحلت کے وقت بحرین میں تھے۔ رواہ الدیلمی

۳۰۳۳۷..... حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے رسول کریم ﷺ نے روم کے بادشاہ قیصر کے پاس خط دیکر بھیجا چنانچہ میں نے روم پہنچ کر دربانوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد کے لیے اجازت طلب کرو چنانچہ دربانوں نے قیصر سے کہا کہ دروازے پر ایک شخص ہے اس کا خیال ہے کہ وہ اللہ کے رسول کا قاصد ہے چنانچہ درباری سن کر ہکا بکا رہ گئے قیصر نے دربانوں سے کہا: اسے اندر لے آؤ میں اندر داخل ہوا اس کے پاس عیسائی مذہبی پیشوا بیٹھے ہوئے تھے میں نے اسے خط دیا چنانچہ قیصر کو خط پڑھ کر سنایا گیا خط میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی اور اس کے بعد لکھا تھا: محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے قیصر شاہ روم کی طرف خط کی اس طرز سے قیصر کا بھتیجا جو سرخ نیلگوں آنکھوں والا اور سیدھے بالوں والا تھا چیں بجبیں ہوگیا، اور کہا: آج خط نہ پڑھا جائے چونکہ مرسل نے خط میں پہلے اپنا نام لکھا ہے اور پھر ملک روم کی بجائے صاحب روم لکھا ہے۔ بہر حال خط پڑھا گیا پھر دربار میں بیٹھے ہوئے مذہبی پیشواؤں کو وہاں سے چلے جانے کا کہا پھر مجھے اپنے پاس بلایا مجھ سے مختلف سوالات کیے میں نے بحسن وخوبی اسے خبر دی پھر اس نے ایک پادری اپنے پاس بلایا اور جب پادری کو خط پڑھ کر سنایا گیا اس نے کہا: اللہ کی قسم

یہ وہی نبی آخرالزماں ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیں خبر دی ہے اور جس کا ہم انتظار کررہے تھے قیصر نے کہا تم مجھے کیا حکم دیتے ہو؟ پادری نے کہا: رہی بات میری میں اس کی تصدیق کرتا ہوں اور اس کا اتباع اختیار کرتا ہوں قیصر نے کہا: میں جانتا ہوں کہ معاملہ یونہی ہے لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتا چونکہ اگر میں نے ایسا کیا تو میری بادشاہت ختم ہو جائے گی اور رومی مجھے قتل کردیں گے۔

رواہ الطبرانی

# کتاب الثانی از حرف غین

# کتاب الغصب از قسم اقوال

اس کتاب کی بعض احادیث ظلم کے عنوان کے تحت مذکور ہیں جو بعض مذموم اخلاق کے بیان میں ہیں وہیں دیکھ لی جائیں۔

۳۰۳۳۸ انسان کے ہاتھ پر وہ چیز (واپس کرنا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ اسے ادا نہ کردے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن عدی والحاکم عن سمرۃ

کلام:... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الترمذی ۲۱۷ وضعیف ابی داؤد ۶۷

۳۰۳۳۹ جو شخص اپنا مال بعینہ کسی کے ہاں پائے وہ اسے لینے کا حقدار ہے اور خریدنے والا فروخت کرنے والے کا پیچھا کرے۔

رواہ ابوداؤد عن سمرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۲۵۸ وضعیف الجامع ۵۸۷۰

۳۰۳۴۰ جب کسی شخص کا مال گم ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ کسی اور کے ہاتھ میں دیکھے جو اس نے خریدا ہو اصل مالک اس کا حقدار ہے اور مشتری بائع سے ثمن کا مطالبہ کرے۔رواہ البیھقی فی السنن عن سمرۃ

کلام:...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۱ وضعیف الجامع ۵۸۰

۳۰۳۴۱ تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے کسی ساتھی کا مال نہ لے نہ مذاقا اور نہ ہی سنجیدگی (سچ مچ) سے اگر کوئی شخص اپنے ساتھی کا مال لے وہ اسے واپس کرے۔رواہ احمد بن حنبل وابو داؤ والحاکم عن السائب ابن بریدۃ

## حصہ اکمال

۳۰۳۴۲ جو شخص بھی کسی کا مال ہتھیاتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملے گا جبکہ وہ جذام کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن اشعث بن قیس

۳۰۳۴۳ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا مال بغیر کسی حق کے لے لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا ہے۔رواہ احمد بن حنبل عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۴۴ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی دلی رضامندی کے بغیر اس کا عصا بھی لے چونکہ اللہ تعالیٰ نے سختی سے ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر حرام کیا۔رواہ البیھقی فی السنن عن ابی حمید الساعدی

۳۰۳۴۵ کسی شخص کے لیے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں الا یہ کہ وہ اسے دلی رضامندی سے دے دے۔

رواہ احمد بن حنبل والطبرانی والبیھقی عن عمرو بن یثربی

۳۰۳۴۶ ... تم میں سے کوئی شخص بھی اپنے بھائی کا مال نہ خریدے الا یہ کہ وہ بیچنے پر دل سے راضی ہو۔ رواہ الدارقطنی عن انس وضعف
۳۰۳۴۷ ... اگر تم بے آب و گیاہ صحراء میں بھیڑ کو پاؤ کہ تم نے چھری اور آگ اٹھا رکھی ہو اس بھیڑ کو چھوڑ بھی مت۔

رواہ البیھقی عن عمر وبن یثربی

۳۰۳۴۸ ... جس شخص نے اپنے بھائی کے ترکش سے تیر لیا خواہ مزاحا یا سچ مچ، وہ چور ہے تاوقتیکہ تیر واپس نہ کردے۔ رواہ الدیلمی عن ابی ھریرۃ
۳۰۳۴۹ ... جس شخص نے ناحق بالشت برابر بھی کسی دوسرے کی زمین چھینی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔

رواہ ابن جریر عن عائشۃ

۳۰۳۵۰ ... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین ہتھیائی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنا دیا جائے گا۔

رواہ ابن جریر عن ابی ھریرۃ

# ناحق زمین غصب کرنے پر وعید

**کلام:** ..... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۶۸

۳۰۳۵۱ ... جس شخص نے ناحق کسی کی زمین چھین لی تا قیامت زبردستی اس سے زمین کی مٹی اٹھوائی جائے گی۔ رواہ ابن جریر عن یعلیٰ بن مرۃ
۳۰۳۵۲ ... جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین لی حالانکہ وہ اس کا حق نہیں تھا قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنا دی جائے گی اور وہ ساتویں زمین تک دھنستا چلا جائے گا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

رواہ احمد بن حنبل وابن قانع عن سعید بن زید

۳۰۳۵۳ ... جس شخص نے بالشت برابر بھی ناحق کسی کی زمین ہتھیائی تو سات زمینوں تک وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا جس شخص نے کسی قوم کے آزاد کردہ غلام کے حق ولاء کو اس قوم کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت نہ کرے۔ رواہ احمد بن حنبل عن سعید بن زید
۳۰۳۵۴ ... جس شخص نے مکہ کی زمین میں سے بالشت برابر بھی کسی حق کے بغیر لی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قدموں تلے سے زمین ہتھیانے کی جسارت کی۔ جس شخص نے بقیہ زمین میں سے کچھ زمین بغیر کسی حق کے غصب کی وہ قیامت کے دن آئے گا کہ سات زمینوں کا وہ حصہ اس کے گلے کا طوق بنا ہوگا۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس
۳۰۳۵۵ ... جس شخص نے زمین کا کچھ حصہ غصب کیا قیامت کے دن سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔

رواہ الطبرانی عن المسور بن مخرمۃ

۳۰۳۵۶ ... جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی قیامت کے دن سات زمینوں تک اس کے گلے کا ہار بنائی جائے گی۔

رواہ الطبرانی عن ابی شریح الخزاعی وابو نعیم فی المعرفۃ عن سعید بن زید

۳۰۳۵۷ ... جس شخص نے بالشت برابر بھی کسی پر ظلم کر کے اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنائے گے جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ہتھیائے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت نہ دے۔ جس شخص نے کسی قوم کے حق ولاء کو ان کی اجازت کے بغیر اپنی طرف منسوب کیا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب کے سب لوگوں کی لعنت ہو۔ رواہ ابن جریر والحاکم عن سعید بن زید
۳۰۳۵۸ ... جس شخص نے بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی قیامت کے دن وہ زمین اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی وہ سات زمینوں تک دھنسا چلا جائے گا۔ رواہ احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ
۳۰۳۵۹ ... جس شخص نے زمین کی بالشت برابر بھی چوری کی تو وہ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بن جائے گی۔ رواہ عبدالرحمن عن سعید بن زید

۳۰۳۶۰ جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اس کے گلے کا ہار بنائیں گے۔رواہ ابن جریر والطبرانی عن سعید بن زید

۳۰۳۶۱ ...جس شخص نے بالشت برابر بھی زمین کی چوری کی یا اس میں دھوکا دیا قیامت کے دن سات زمینوں تک کا یہ حصہ گردن پر اٹھائے لائے گا۔رواہ ابن جریم والبغوی والطبرانی وابو نعیم وابن عساکر عن یعلیٰ بن مرة الثقفی ابونعیم عن ابی ثابت ایمن بن یعلی الثقفی

۳۰۳۶۲ ...جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے بالشت برابر بھی اس کی زمین غصب کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات زمینوں سے اسے گلے کا طوق بنائیں گے۔رواہ احمد بن حنبل والبخاری ومسلم عن عائشة واحمد بن حنبل والدارمی والبخاری وابن حبان عن سعید بن زید الخطیب عن ابی هریرة والطبرانی عن شداد بن اوس

۳۰۳۶۳ ......جس شخص نے کسی پر ظلم کر کے اس کی بالشت برابر بھی زمین غصب کی وہ اس زمین کو سر پر اٹھائے تا قیامت دھنستا رہے گا۔

رواہ ابونعیم فی الحلیة عن ابن عمر

۳۰۳۶۴ ...جس شخص نے بالشت برابر یا اس سے زیادہ زمین غصب کی قیامت کے دن یہ زمین اس سے زبردستی کھودوائی جائے گی حتیٰ کہ کھودتے کھودتے پانی تک پہنچ جائے پھر زمین کے اس حصہ کو اٹھا کر محشر میں لائے۔رواہ الطبرانی عن یعلیٰ بن مرة

۳۰۳۶۵ ... جس شخص نے ظلماً کسی کی زمین غصب کی تو سات زمینوں سے اس کے گلے کا طوق بنائی جائے گی اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے قتل ہوجائے وہ شہید ہے۔رواہ ابن جریر عن سعید بن زید

۳۰۳۶۶ ......جس شخص نے کسی کی زمین غصب کی اور اس پر ظلم کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔

رواہ الطبرانی عن وائل بن حجر

## زمین غصب کرنے والا لعنت کا مستحق ہے

۳۰۳۶۷ ... جو شخص زمین کی حدود میں دھوکا دے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کرے گا اور نہ سفارش۔رواہ ابن جریر والطبرانی عن کثیر بن عبدالله عن ابیه عن جده

۳۰۳۶۸ ...جس شخص نے بھی بغیر کسی حق کے بالشت برابر بھی زمین غصب کی سات زمینوں تک اس کے گلے کا طوق بنے گی اور اللہ تعالیٰ اس سے نہ فدیہ قبول کریں گے اور نہ سفارش۔رواہ ابن جریر عن سعد

۳۰۳۶۹ ...زمین کی حدود میں اضافہ ہرگز مت کرو چونکہ قیامت کے دن سات زمینوں کی مقدار کے بقدر گردن پر لادے لاؤ گے۔

رواہ ابن جریر عن امیة مولاة رسول الله ﷺ

۳۰۳۷۰ ...تم اسے نصیحت کرو اور اپنے مال کا دفاع کرو۔رواہ ابن قانع عن قابوس بن حجاج عن ابیه

کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرا مال چھیننا چاہتا ہے اس پر آپ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۳۰۳۷۱ جب کوئی شخص اپنا چوری کیا ہوا مال کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو چاہے تو وہ قیمت دے کر اپنا مال لے لے یا پھر چور کا پیچھا کرے۔رواہ ابونعیم عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۲ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چوری شدہ مال جب کسی شخص کے پاس پایا جائے جس پر چوری کی تہمت نہ ہو مالک چاہے تو قیمۃ خرید لے اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔رواہ الطبرانی عن اسید بن حضیر

۳۰۳۷۳ ...جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے عمارت کی قیمت ہوگی اور جس شخص نے بغیر اجازت کے عمارت بنائی اس کے لیے صرف ملبہ ہے۔رواہ ابن عدی و البیهقی فی السنن عن عائشة)

کلام: ...... حدیث ضعیف ہے دیکھئے ذخیرہ۔

٣٠٢٧٤ ...... جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر عمارت بنائی اور اب وہ قوم اسے نکالنا چاہتی ہو تو اس کے لیے عمارت کا ملبہ ہوگا اور اگر اجازت سے عمارت بنائی تو اس کے لیے خرچہ ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق عن حمزہ الجوزی مرسلاً

٣٠٢٧٥ ...... جس شخص کا مال گم ہوگیا یا اس سے چوری ہوگیا وہ اسے کسی شخص کے ہاتھ میں دیکھے وہ اسے واپس لینے کا زیادہ حقدار ہے پھر مشتری بائع سے اس کی قیمت لے لے۔ رواہ احمد بن حنبل والطبرانی عن سمرۃ

## حرف غین ...... کتاب الغصب ...... از قسم افعال

٣٠٢٧٦ ...... مجاہد کی روایت ہے کہ ایک قوم نے دوسری قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر باغات لگائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فیصلہ کیا کہ زمین کے مالکان کاشتکاروں کو باغات کی قیمت دے دیں۔ اگر وہ انکار کریں تو پھر کاشتکار مالکان کو زمین کی قیمت دے دیں۔

رواہ عبدالرازق وابو عبید فی الاموال

٣٠٢٧٧ ...... زاذان کہتے ہیں میں نے ام یعفور سے اس کی تسبیح لی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام یعفور کو اس کی تسبیح واپس کرو۔

رواہ ابن ابی خیثمۃ وابن عساکر

٣٠٢٧٨ ...... حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ سات غزوات کئے ہیں آخری غزوہ حنین ہے میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے بالشت برابر بھی راستہ غصب کرے گا وہ سات زمینوں سے اس کا حصہ اٹھائے گا۔

رواہ ابونعیم وعبدالرزاق

٣٠٢٧٩ ...... از مراسیل ابن سیرین معمر ایوب، ابن سیرین کی سند سے مروی ہے کہ ایک انصاری نے ایک مہاجر کو اپنے گھر میں جگہ دی کچھ عرصہ بعد انصاری کو اپنے گھر کی حاجت پیش آئی اور مہاجر سے گھر کا مطالبہ کیا مہاجر نے دینے سے انکار کر دیا دونوں نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلہ کے لئے حاضر ہوئے انصاری کے پاس گواہ نہیں تھے البتہ مہاجر نے قسم اٹھالی، کچھ عرصہ بعد انصاری مرگیا اور مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا: مہاجر اللہ کی طرف سے اس گھر پر راضی ہے اور میں اللہ کی طرف سے راضی ہوں عنقریب مہاجر نادم ہوکر تمہیں گھر واپس کردے گا تم گھر واپس نہ لو جب انصاری وفات پا گیا مہاجر کو سخت ندامت ہوئی اور انصاری کے بیٹوں کے پاس آیا اور کہا: اپنا گھر لے لو بیٹوں نے گھر لینے سے انکار کر دیا مہاجر نے نبی کریم ﷺ سے اس کی شکایت کی آپ نے بیٹوں کو بلاکر وجہ دریافت کی انھوں نے کہا: ہمارے باپ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ گھر واپس نہ لینا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم سات زمینوں سے اس گھر کو اٹھانے کی طاقت رکھتے ہو تاہم آپ نے انصاری کے بیٹوں کو گھر پہ قبضہ کرنے کا حکم نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی توفیق سے کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال کی جلد ١٠ کا اردو ترجمہ آج صفر المظفر ١٤٣٠ھ بمطابق ١٣ فروری ٢٠٠٩ء بروز جمعۃ المبارک تمام ہوا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ التجاء ہے اس حقیر خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

فقط ...... ابو عبداللہ محمد یوسف تنولی